کنز الایمان

ترجمۃ القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم سورۂ فاتحہ کے اسماء: اس سورۃ کے متعدد نام ہیں فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا،
سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السوال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک
سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔ شانِ نزول: یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شرحبیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اقرأ کہا جاتا ہے ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبریل
نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، فرمائیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی
سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ پہلے سورۂ اقرأ نازل ہوئی۔ اس
سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام
فرمایا گیا ہے۔ احکام: مسئلہ: نماز میں اس سورت
کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لئے
تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے
بقرأت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث
میں ہے قراءۃ الامام لہ قراءۃ امام کا
پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک
میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی
قرأت سننے کا حکم دیا ہے اذا قرئ القرآن
فاستمعوا لہ وانصتوا مسلم شریف کی حدیث
ہے اذا قرأ فانصتوا جب امام قرأت کرے
تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی
مضمون ہے۔ مسئلہ: نماز جنازہ میں دعا یاد نہ
ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے
بہ نیت قرأت جائز نہیں (عالمگیری)۔
سورۂ فاتحہ کے فضائل: احادیث میں
اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں،
حضور نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں
اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی)
ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور
پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت
دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے
ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری
آیتیں (مسلم شریف) سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے
شفا ہے (دارمی) سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر
جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورہ فاتحہ مکی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ

رحمت والا روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

المنزل الاول ع

استعاذہ: مسئلہ: تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں (شامی)۔ مسئلہ: نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ
ہو کر آہستہ اعوذ الخ پڑھنا سنت ہے (شامی)۔ تسمیہ: مسئلہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں، اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و
مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔ مسئلہ: تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں
کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔ مسئلہ: قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۂ براءت کے۔ مسئلہ: سورۂ نمل میں آیت سجدہ کے
بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بالاتفاق اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی، نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً۔ مسئلہ: ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز
کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔ سورۂ فاتحہ کے مضامین: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاق عبادت، توفیق خیر، بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ، اختصاص عبادت،

استعانت طلب رشد آداب دعا صالحین کے حال سے موافقت گمراہوں سے اجتناب و نفرت دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور روز جزا کا صریح و مفصل بیان ہوا اور جملہ مسائل کا اجمالاً۔ مسئلہ سرکار
ابتداء میں تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجا لانا چاہیے۔ مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا و ہر امر ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک
کے بعد (طحطاوی) رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حی قیوم قادر علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جنکو رب العالمین مستلزم ہے دو لفظوں
میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اسکے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں
ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور
اسکے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی
و قدیم کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن
ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا اِیَّاكَ نَعْبُدُ
ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا
ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی
مقبولیت عقیدہ کی صحت پر موقوف ہے۔
مسئلہ نعبد کے صیغہ جمع سے ادائے جماعت بھی
مستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں
محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ
قبول پاتی ہیں۔ مسئلہ اس میں رد شرک بھی ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی
اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ
تو بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ
تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے
باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب
عون الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہیے کہ اس
پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت
کو کارکن دیکھے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و
انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ
ہے کیونکہ مقربان حق کی امداد امداد الٰہی ہے
استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے
وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک
میں اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اور اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں
اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی
جاتی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
معرفت ذات و صفات کے بعد عبادت اسکے بعد دعا
تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے
بعد مشغول دعا ہونا چاہیے حدیث شریف میں بھی
نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (الطبرانی فی الکبیر و

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ بقرہ مدنی ہے اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ف ۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۞۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى

ف ۲ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف ۳ اس میں ہدایت ہے

لِّلْمُتَّقِیْنَ ۞۲ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ

ڈر والوں کو ف ۴ وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں ف ۵ اور

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۞۳

نماز ف ۶ قائم رکھیں ف ۷ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف ۸

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۞۴

تم سے پہلے اترا ف اور آخرت پر یقین رکھیں ف ۹

السنی فی السنن) صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے آل و اصحاب ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب و سنت و قرآن و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور انکے راہ و رسم وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے ترمذی کی روایت ہے کہ مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے
نصاریٰ مراد ہیں مسئلہ ضاد اور ظا میں مباینت ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا لہٰذا غیر المغضوب کو بظا پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن و کفر ہے ورنہ ناجائز مسئلہ جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اسکی
امامت جائز نہیں (محیط برہانی) آمین اسکے معنی ہیں ایسا ہی کر یا قبول فرما۔ مسئلہ یہ کلمہ قرآن نہیں۔ مسئلہ سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی۔ مسئلہ حضرت امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں
آمین اخفا کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے تمام احادیث پر نظر اور تفقہ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جہری روایتوں میں صرف وائل کی روایت صحیح ہے آمین مدبہا کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا

ف۱ سورۂ بقرہ یہ سورت مدنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ کے کہ حج وداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی (خازن) اس سورت میں دو سو چھیاسی آیتیں چالیس رکوع چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں (خازن) پہلے قرآن پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حجاج نے نکالا ابن عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقرہ میں ہزار امر ہزار نہی ہزار حکم ہزار خبریں ہیں اس کے اخذ میں برکت ترک میں حسرت ہے اہل باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے (جمل) بیہقی و سعید بن منصور نے حضرت مغیرہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا وہ آیتیں یہ ہیں چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی اور تین آخر سورت کی مسئلہ طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میت کو دفن کرکے قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو شان نزول اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جاسکے نہ پرانی ہو جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ کہ وہ کتاب موعود یہ ہے ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ نازل فرما کر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی (خازن) ف۲ الٓمّٓ سورتوں کے اول جو حروف مقطعہ آتے ہیں ان کی نسبت قول راجح یہی ہے کہ وہ اسرار الٰہی اور متشابہات سے ہیں ان کی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں ف۳ اس لئے کہ شک اس میں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو قرآن پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل منصف کو اس کے کتاب الٰہی و حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابل شک نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مشتبہ نہیں ہوتا ایسے ہی معاند سیاہ دل کے شک و انکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہوسکتی ف۴ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کے لئے عام ہے مومن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا هُدًى لِّلنَّاسِ لیکن چونکہ انتفاع اس سے اہل تقویٰ کو ہوتا ہے اس لئے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ارشاد ہوا جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی منتفع اس سے سبزہ ہوتا ہے اگرچہ برستی کلر اور زمین بے گیاہ پر بھی ہے تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور عرف شرع میں ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا متقی وہ ہے جو شرک و کبائر و فواحش سے بچے بعضوں نے کہا متقی وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے بعض کا قول ہے تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے بعض کے نزدیک معصیت پر اصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے بعض نے کہا تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی پیروی کا نام ہے (خازن) یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں تقویٰ کے مراتب بہت ہیں عوام کا تقویٰ ایمان لا کر کفر سے بچنا متوسطین کا اوامر و نواہی کی اطاعت خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالٰی سے غافل کرے (جمل) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا تقویٰ سات قسم ہے (۱) کفر سے بچنا یہ بفضلہ تعالٰی ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا یہ ہر سُنّی کو نصیب ہے (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صغائر سے بھی بچنا (۵) شبہات سے احتراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا یہ اخص الخواص کا منصب ہے اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے ف۵ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ سے مُفْلِحُوْنَ تک آیتیں مومنین باخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً ایماندار ہیں اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں اس کے بعد وَمِنَ النَّاسِ سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (جمل) غیب مصدر یا اسم فاعل کے معنی میں ہے اس تقدیر پر غیب وہ ہے جو حواس و عقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہوسکے اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو یہ علم غیب ذاتی ہے اور یہی مراد ہے آیہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ میں اور ان تمام آیات میں جن میں علم غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے اس قسم کا علم غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانع عالم اور اس کی صفات اور نبوات اور ان کے متعلقات احکام و شرائع و روز آخر اور اس کے احوال بعث نشر حساب جزا وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں اور جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے اس دوسری قسم کے غیوب جو ایمان سے علاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہوسکے اور اللہ تعالٰی اپنے مقرب بندوں انبیاء و اولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے یا غیب بمعنی مصدری ہی رکھا جائے اور غیب کا صلہ مومن بہ قرار دیا جائے یا باء کو ملتبسین محذوف کے متعلق کرکے حال قرار دیا جائے پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے جو بے دیکھے ایمان لائیں جیسا حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے دوسری صورت میں معنی یہ ہوں گے جو مومن کے لیس غیبت ایمان لائیں یعنی ان کا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں غائب حاضر ہر حال میں مومن ہیں غیب کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب یعنی دل مراد ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ دل سے ایمان لائیں (جمل) ایمان جن چیزوں کی نسبت ہدایت و یقین سے معلوم ہے کہ یہ دین محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ایمان صحیح ہے عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کے بعد يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ فرمایا ف۶ نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مداومت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرتے اور فرائض سنن مستحبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خلل نہیں آنے دیتے مفسدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے دوسرے باطنی وہ خشوع اور حضور یعنی دل کو فارغ کرکے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہوجانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت پانا ف۷ راہ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ یا مطلق انفاق خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ نذر اپنا اور اپنے اہل کا نفقہ وغیرہ خواہ مستحب جیسے صدقات نافلہ اموات کا ایصال ثواب مسئلہ گیارھویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اسی میں داخل ہیں کہ وہ سب صدقات نافلہ ہیں اور قرآن پاک و کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر و ثواب بڑھاتا ہے مسئلہ مِمَّا میں مِن تبعیضیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق میں اسراف ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے رَزَقْنٰهُمْ کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح ف۸ اس آیت میں اہل کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کی وحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی اور مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے (جمل) مسئلہ جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالٰی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائیں البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہوگئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہوچکا مسئلہ قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جہد صرف کی ہو ف۹ یعنی دار آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا و حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین و اطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شبہ نہیں اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جن کے اعتقاد آخرت کے متعلق فاسد ہیں ۔

ف۱۰ اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اسکے نتائج پر نظر ہو جائے **شانِ نزول** یہ آیت ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لئے ان کے حق میں اللہ تعالےٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علی وجہ الکمال ہے مسئلہ اگر قوم پند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اسکا اجر ملیگا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنھوں نے آپ کی اطاعت نہ کی کفر کے معنی اللہ تعالےٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِیْنَ

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے بیشک وہ جن کی

كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ

قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّ لَهُمْ

نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۷ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ

کے لئے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۲ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے

الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۸ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا

اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳

یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ

اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰

تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا ف۱۵

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱

اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ

سنتا ہے! وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے

اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ

ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے!

ع ۷ وقف لازم

ف۱۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہوگئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔

ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں انکے لئے اول ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ انکے کفر و عناد اور سرکشی و بیدینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کے لئے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحق ملامت ہے۔

ف۱۳ **شانِ نزول** یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا اسلام کا مدعی ہونا نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے مِنَ النَّاسِ فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اسکا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اسلئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے بعض مفسرین نے فرمایا مِنَ النَّاسِ سامعین کو تعجب دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں ف۱۴ اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اسکے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے، وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان انکے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بیدینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لئے علماء نے فرمایا لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِیْقِ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے ف۱۶ مسئلہ کفار سے میل جول ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور انکی خوشی کے لئے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شانِ منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا آجکل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کرلیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہوگئے، اسلام میں اسکی ممانعت ہے ظاہر و باطن

بقیہ صفحہ ۵ : کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے ف۱۷ یہاں اَلنَّاسُ سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں مسئلہ
اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اتباع ہے مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف
ہیں لہٰذا گمراہ ہیں مسئلہ بعض علماء نے اس آیت کو زندیق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (بیضاوی) زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ
وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے ،
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾
اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰ تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا
لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے
مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ
کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب
مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵
صُمٌّ ۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ
بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اترتا پانی
فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ
کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں ۔
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾
کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا
بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے ف۳۰

رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے ف۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آجکل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت صحابہ کو خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے رفقاء کو غیر مقلد ائمہ مجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولان بارگاہ کو مرزائی انبیاء سابقین تک کو قرآنی (چکڑالی) صحابہ و محدثین کو نیچری تمام اکابر دین کو برا کہتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں اس میں دیندار عالموں کے لئے تسلی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے (مدارک) ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی، ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا یہ تبرا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا (خازن) اسی طرح آجکل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالات فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کر دیتا ہے، اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں ۔

ف۲۰ یہاں شیاطین سے کفار کے وہ سردار مراد ہیں جو اغوا میں مصروف رہتے ہیں۔
(خازن و بیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہ فریب و استہزاء اس لئے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مواقع ملیں (خازن) ف۲۱ یعنی اظہار ایمان تمسخر کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفر ہے ۔ شان نزول یہ آیت عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی، ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں کیسا بناتا ہوں جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی رضی اللہ تعالےٰ عنہم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نفاق سے نہیں کی گئیں ، بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہار ایمان و اخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور استہزاء کرتے ہیں (اخرجہ الثعلبی و الواحدی و ضعفہ ابن حجر والسیوطی فی لباب النقول) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے ف۲۲ اللہ تعالےٰ استہزاء اور تمام نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہے یہاں جزاء استہزاء کو استہزاء

بقیہ صفحہ ۶ فرمایا گیا تاکہ خوب دلنشیں ہوجائے کہ یہ سزا اس ناکردنی فعل کی ہے ایسے موقع پر جزا کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے جیسے جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ میں کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملۂ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں ہے ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔

شانِ نزول یہ آیت یا اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہوگئے یا تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت سلیمہ عطا فرمائی حق کے دلائل واضح کئے ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔

فِيهِ ۚ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ

اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

کان اور آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن

اے لوگو ف۳۳ اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا

کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۴ اور جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا

وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ

اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل

ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت

مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٢٣﴾

تو لے آؤ ف۳۸ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَٱتَّقُوا ٱلنَّارَ ٱلَّتِى وَقُودُهَا

پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا

ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا

ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے ف۴۰ اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے

مسئلہ اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔ ف۲۵ یہ اُن کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور ابدی دولت کو حاصل نہ کیا ان کا مآل حسرت و افسوس اور حیرت و خوف ہے اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہار ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہوگئے اور وہ بھی جنہیں فطرت سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان زبان آنکھ سب بیکار ہیں ف۲۶ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مہیب گرج اور چمک ہوتی ہے اسی طرح قرآن و اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر و شرک و نفاق ظلمت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسے ہی کفر و نفاق راہ یابی سے مانع ہیں اور وعیدات گرج کے اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں شانِ نزول منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے جب چمک ہوتی چلنے لگتے جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے آپس میں کہنے لگے خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس میں دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مثل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام انہیں اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں اور جب ان کے مال و اولاد زیادہ ہوتے اور فتوح و غنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دین محمدی سچا ہے اور جب مال و اولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے (لباب النقول للسیوطی) ف۲۷ جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج و چمک جنگل میں مسافروں کو حیران کرتی ہو اور وہ کڑک کی وحشتناک آواز سے باندیشۂ ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو ایسے ہی کفار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشیں مضامین اسلام و ایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرا دیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے ف۲۸ لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہر الٰہی سے خلاص نہیں پا سکتے ف۲۹ جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی ایسے ہی دلائل باہرہ کے انوار ان کی ابصار و بصیرت کو خیرہ کرتے ہیں

بقیہ صفحہ ۷ ف۳۰ جس طرح اندھیری رات اور ابر و بارش کی تاریکیوں میں مسافر متحیر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے، اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ (خازن صاوی وغیرہ)

ف۳۱ یعنی اگرچہ منافقین کا طرزِ عمل اس کا مقتضی تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمع و بصر کو باطل نہ کیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیتِ الٰہیہ کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کرسکتے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں، وہ بے سبب جو چاہے کرسکتا ہے ف۳۲ شئی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ چاہے اور جو تحت مشیت ہو، تمام ممکنات شئی میں داخل ہیں اسلئے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت و ارادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات واجب ہیں اسلئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں، اسی لئے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں ف۳۳ اول سورہ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اسکے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و بغاوت سے بچے اب طریق تحصیل تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ کا خطاب اکثر اہل مکہ کو اور یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا اہل مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن و کافر سب کو عام ہے اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے عبادت وہ غایت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود کی الوہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ بجا لائے، یہاں عبادت عام ہے، اپنے تمام انواع و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفع حدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر کو وجوب عبادت سے ترک کفر لازم آتا ہے۔ ف۳۴ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو ف۳۵ پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو معدوم سے موجود کیا اور دوسری آیت میں اسباب معیشت و آسائش و آب و غذا کا بیان فرما کر ظاہر کردیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے ف۳۶ توحید الٰہی کے بعد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الٰہی و معجز ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالب صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کردے،

ف۳۷ بندۂ خاص سے حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں ف۳۸ یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو ٭

ف۳۹ پتھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناداً انکار کرتے ہیں ف۴۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہوچکی ہے مسئلہ یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بکرمہ تعالیٰ خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں ٭

ف۴۱ سنت الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے، اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالحات یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں (جلالین) مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ
اور اچھے کام کئے کہ اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ف۴۱
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا
جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا (صورت دیکھ کر) کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں
مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ
پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور اُن کیلئے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں ف۴۳
وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا
اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ
کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ
طرف سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ
ہے، اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے
بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸ وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے
مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ
کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور زمین میں فساد
فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
پھیلاتے ہیں ف۵۰ وہی نقصان میں ہیں بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہوگے

(بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلا قید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے از راہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے۔ (مدارک) ف٤٢ جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا اس لیے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو اُن کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ف٤٣ جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانہ عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مبرّا ہوں گی نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز اس کے ساتھ ہی وہ بدمزاجی و بدخلقی سے بھی پاک ہوں گی (مدارک و خازن) ف٤٤ یعنی اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لیے فنا نہیں

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

حالانکہ تم مُردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف٥٠

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے ف٥١ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد)

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ

فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے ف٥٢ اور (یاد کرو)

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ف٥٣ بولے

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا ف٥٤ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ

تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ف٥٥ اور اللہ تعالیٰ

اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ

نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے ف٥٦ پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو

بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ

ان کے نام تو بتاؤ ف٥٧ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف٥٨ فرمایا اے آدم بتا دے انھیں سب

بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ

(اشیاء کے) نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انھیں سب کے نام بتا دیئے ف٥٩ فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں

ف٤٥ شانِ نزول۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیۂ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ اور آیۂ اَوْ كَصَيِّبٍ میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اسکے رد میں آیت نازل ہوئی۔ ف٤٦ چونکہ مثالوں کا بیان مقتضائے حکمت اور مضمون کو دل نشین کرنے والا ہوتا ہے اور فصحائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بیجا ہے اور بیانِ امثلہ حق ہے۔

ع ٣

ف٤٧ يُضِلُّ بِهٖ کفار کے اس مقولہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مثل سے کیا مقصود ہے اور اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے اُن کی تفسیر ہے کہ اس مثل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مکابرہ وعناد ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں اور باوجودیکہ یہ مثل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیم المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظلمت سے تمثیل دی گئی۔ ف٤٨ شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو فسق کے تین درجے ہیں ایک تغابی وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اسکو برا ہی جانتا رہا، دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی، تیسرا جحود کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلے دو درجوں میں جب تک اکبر کبائر شرک و کفر کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اطلاق ہوا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے بعض نے منافق بعض نے یہود۔ ف٤٩ اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں پہلا عہد وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم سے لیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں اس کا بیان اس آیت میں ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ الآیۃ۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اقامت کریں اسکا بیان آیہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں اس کا بیان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ میں ہے۔ ف٥٠ رشتہ و قرابت کے تعلقات مسلمانوں کی دوستی و محبت تمام انبیاء کا ماننا کتب الٰہی کی تصدیق حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا تفرقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا۔ ف٥١ دلائل توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثار قدرت و عجائب حکمت کا ذکر فرمایا اور قباحت کفر دلنشین کرنے کے لیے کفار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مقتضی ہے کہ تم مردہ تھے مردہ سے جسم بے جان مراد ہے ہمارے عرف

(بسلسلہ صفحہ گذشتہ) ابھی بولتے ہیں زمین مردہ ہو گئی عرف میں بھی موت اس معنی میں آتی تو قرآن پاک میں ارشاد ہوا یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا تو مطلب یہ ہے کہ تم بیجان جسم تھے عنصر کی صورت میں پھر غذا کی شکل میں پھر اخلاط کی شان میں پھر نطفہ کی حالت میں اس نے تم کو جان دی زندہ فرمایا پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دیگا پھر تمہیں زندہ کریگا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی پھر تم حساب و جزا کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اپنے اس حال کو جانکر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو در آنحالیکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی اسکے بعد تمہارے لئے وہی موت ہے جو عمر گزرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے اسکے بعد وہ تمہیں اصلی

حیات عطا فرمائیگا پھر تم اسکی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دیگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اسکا خطرہ گزرا ف۵۱ یعنی کانیں سبزے جانور دریا پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھکر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے۔ مسئلہ کرخی و ابو بکر رازی وغیرہ نے خَلَقَ لَکُمْ کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے ف۵۲ یعنی خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پرحکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرما دی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے علیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پیدائش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا ف۵۳ خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فرشتوں

أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے
تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ
ہو ف۶۰ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ
أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ
منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا ف۶۱ اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا
جانا ف۶۲ کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف۶۳ تو شیطان نے اس سے انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے
مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي
وہاں سے انہیں الگ کر دیا ف۶۴ اور ہم نے فرمایا نیچے اترو ف۶۵ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک
الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۶۶ پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے
فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا
تو اللہ نے اسکی توبہ قبول کی ف۶۷ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر جاؤ
فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے نہ کوئی اندیشہ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ
نہ کچھ غم ف۶۸ اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ

کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو مشورہ کی حاجت ہو ف۵۴ ملائکہ کا مقصد اعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو ف۵۵ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہونگے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہونگے ف۵۶ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا ف۵۷ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کرونگا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔

(بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) ف٥٨ اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز و قصور کا اعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ انکا سوال استفسار اً تھا نہ کہ اعتراضاً اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اسکی پیدائش کی حکمت معلوم ہوگئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے ف٥٩ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتادی ف٦٠ ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی و خون ریزی کریگا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحق خلافت وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائیگا مسئلہ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اسکو معلم نہ کہا جائیگا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے ف٦١ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالم روحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کیلئے حصول کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اعتراف اور اپنے مقولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا ان کی سند یہ آیت ہے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (بیضاوی) سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اصح ہے (خازن) مسئلہ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت مسئلہ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدہ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے نہ کہ مسجود لہ مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ و مسجود الیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدہ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف

ع ١٠ / ٤

ع ٥ / ٧

النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ
والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا اے یعقوب کی اولاد ف٦٩ یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر
اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ
کیا ف٧٠ اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ف٧١ اور خاص میرا ہی
فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ
ڈر رکھو ف٧٢ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اُسکی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اسکے
كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَ لَا تَلْبِسُوا
منکر نہ بنو ف٧٣ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو ف٧٤ اور مجھی سے ڈرو اور حق سے
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ اور نماز قائم رکھو
وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ
اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ف٧٥ کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور
تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ اسْتَعِیْنُوْا
اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ف٧٦ اور صبر
بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِیْنَ
اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ف٧٧ جنہیں
یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ف٧٨ اے اولاد یعقوب
اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿٤٧﴾
یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ف٧٩

جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں (مدارک) مسئلہ سجدہ تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کیلئے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلا سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس اور ایک قول میں پانچسو برس سجدہ میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اسکے لئے سجدہ کا حکم معاذ اللہ تعالیٰ خلاف حکمت ہے اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہوگیا مسئلہ آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔ مسئلہ تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے (بیضاوی و جمل) ف٦٢ اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے (جلالین) ف٦٣ ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل وضع کرنا یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا یہاں ظلم خلاف اولیٰ کے معنی میں ہے مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہوجائیگا اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کیلئے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے ف٦٤ شیطان نے کسی طرح حضرت

(بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ) آدم و حوا (علیہما السلام) کے پاس ہو کر کہا کہ میں تمہیں شجر خلد بتادوں حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں انھیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے بایں خیال حضرت حوا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انھوں نے بھی تناول کیا حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لَا تَقْرَبَا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی **ف ۶۵** حضرت آدم و حوا اور ان کی ذریت کو جو ان کے صلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا حضرت آدم زمین ہند میں سر اندیپ کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا جدہ میں اتارے گئے (خازن) حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی (روح البیان) **ف ۶۶** اس سے اختتام عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لیے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کیلئے ہیں اسکے بعد پھر انھیں جنت کی طرف رجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لئے معاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی معین وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انھیں آخرت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ **ف ۶۷** آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے (خازن) طبرانی و حاکم و ابو نعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ الآیۃ کے ساتھ یہ عرض کیا اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَامَتِهٖ عَلَیْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انھیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے اُن کی مغفرت فرمائی **مسئلہ** اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے **مسئلہ** اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی (فتح العزیز) **مسئلہ** توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارک صلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے توبہ کے بعد حضرت جبریل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا سب نے قبول طاعت کا اظہار کیا (فتح العزیز) **ف ۶۸** یہ مؤمنین صالحین کے لئے بشارت ہے کہ انھیں فزع اکبر کے وقت خوف نہ ہو نہ آخرت میں غم وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے **ف ۶۹** اسرائیل یعنی عبد اللہ عبری زبان کا لفظ ہے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے (مدارک) کلبی مفسر نے کہا اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی پھر اِذْ قَالَ رَبُّكَ فرما کر ان کے مبدء کا ذکر کیا اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے سیقول تک ان سے کلام جاری ہے کبھی بملاطفت انعام یاد دلا کر دعوت کی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے کبھی گزشتہ عقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے **ف** یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی دریا کو پھاڑا ابر کو سائبان بنایا ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کر کے شکر بجالاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے **ف** یعنی تم ایمان و طاعت بجالا کر میرا عہد پورا کرو میں جزا و ثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا اس عہد کا بیان آیۂ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ میں ہے **ف ۷۲** **مسئلہ** اس آیت میں شکر نعمت و وفاء عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہیئے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے **ف ۷۳** یعنی قرآن پاک اور توریت و انجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہل کتاب میں پہلے کافر نہ ہو کہ جو تمہارے اتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو **ف ۷۴** ان آیات سے توریت و انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولت دنیا کے لئے مت چھپاؤ کہ متاع دنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے۔ **شان نزول** یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء و علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انھوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر لئے تھے انھیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئیگی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہیگی یہ تمام منافع جاتے رہیں گے اس لیے انھوں نے اپنی کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اوصاف مذکور ہیں تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وغیرہ) **ف ۷۵** اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو **مسئلہ** جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے **ف ۷۶** **شان نزول** علماء یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دین اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انھوں نے کہا تم اس دین پر قائم رہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین حق اور کلام سچا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مشرکین عرب کو حضور کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کے اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہو گئے اس پر انھیں توبیخ کی گئی (خازن و مدارک) **ف ۷۷** یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل و عزم حق پرستی پر بغیر اسکے قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا (۲) طاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغول نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے **ف ۷۸** اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی کی نعمت ملے گی **ف ۷۹** اَلْعٰلَمِيْنَ کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضل جزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہو سکتا اسی لئے امت محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ (روح البیان جمل وغیرہ)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوسکے گی ف۸۰ اور نہ (کافر کے لئے) کوئی

شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ
سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ اُن کی مدد ہو ف۸۱ اور (یاد کرو)

نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ف۸۲ کہ تم پر بُرا عذاب کرتے تھے ف۸۳ تمہارے بیٹوں

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۤءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ف۸۴ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا انعام)

عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
ف۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچالیا اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ
کے سامنے ڈبو دیا ف۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر اس کے

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے ف۸۷ پھر اس کے بعد ہم نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
تمہیں معافی دی ف۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ف۸۹ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
اور حق و باطل میں تمیز کردینا کہ کہیں تم راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ
تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ

ف۸۰ وہ روز قیامت ہے آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفس مؤمن دوسرے سے نفس کافر مراد ہے (مدارک) ف۸۱ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں ف۸۲ قوم قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے یہاں اسی کا ذکر ہے اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آلِ فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں (جمل وغیرہ) ف۸۳ عذاب سب بُرے ہوتے ہیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو اس لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے بُرا عذاب ترجمہ کیا (کما فی الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کئے تھے پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہوگئی تھیں غریبوں پر ٹیکس مقرر کئے تھے جو غروبِ آفتاب سے قبل بجبر وصول کئے جاتے تھے جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کرسکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ) ف۸۴ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوالِ سلطنت کا باعث ہوگا یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کردیا جائے دائیاں تفتیش کے لئے مقرر ہوئیں بارہ ہزار و بروایتے ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے اور مشیتِ الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قوم قبط کے رؤسا نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کئے جاتے ہیں تو ہمیں خدمتگار کہاں سے میسر آئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی ف۸۵ بلا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اسکے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے اگر ذٰلِکُم کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو بلا سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت ف۸۶ یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اسکی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا یہاں آلِ فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ میں حضرت آدم و اولادِ آدم دونوں داخل ہیں (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکمِ الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے صبح کو فرعون انکی جستجو میں لشکرِ گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا بنی اسرائیل نے لشکرِ فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے بحکمِ الٰہی دریا میں اپنا عصا (لاٹھی) مارا اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے پیدا ہوگئے پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل روشندان بن گئے بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آگیا تو دریا حالتِ اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہوگئے دریا کا عرض چار فرسنگ تھا یہ واقعہ بحرِ قلزم کا ہے جو بحرِ فارس کے کنارہ پر ہے یا بحرِ ماورائے مصر کا جس کو اساف کہتے ہیں بنی اسرائیل لبِ دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اسکی شکر گزاری کرنے کے ہم ہی سے زیادہ حقدار ہیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعامِ الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجا لانا مسنون ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین سنت رسول اللہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائیگا ف۸۷ فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے میقات معین کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی اللہ تعالیٰ نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مرصع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کر کے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ کو پوجا (خازن) ف۸۸ عفو کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنیوالوں کو قتل کریں اور مجرم برضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہوجائیں وہ اس پر راضی ہوگئے صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرع و زاری بارگاہِ حق کی طرف ملتجی ہوئے وحی آئی کہ جو قتل ہوچکے شہید ہوئے باقی مغفور فرمائے گئے ان میں کے قاتل و مقتول سب جنتی ہیں **مسئلہ** شرک سے مسلمان مرتد ہوجاتا ہے **مسئلہ** مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے **فائدہ** گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی تیسرے گوسالہ پوجکر مشرک ہوجانا یہ ظلم آلِ فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعد ایمان سرزد ہوئے اس لیے مستحق تو اس کے تھے کہ عذابِ الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہوجائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ف۸۹ اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی استعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی و صالح پیدا ہوئے ف۹۰ یہ قتل اُن کے لیے کفارہ تھا ف۹۱ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دیدیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کے لیے حاضر لائیں حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم آپ کا یقین نہ کرینگے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں اُس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرما دیا **مسئلہ** اس سے شانِ انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترکِ ادب غضبِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مُردے زندہ فرماتا ہے۔ ف۹۲ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہوکر لشکرِ بنی اسرائیل میں پہونچے اور آپ نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد کا مدفن ہے اُسی میں بیت المقدس ہے

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ
تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰ یہ تمہارے پیدا کرنیوالے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان ف۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے ۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا
پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو اور ہم نے ابر

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
کو تمہارا سائبان کیا ف۹۲ اور تم پر مَنّ اور سلویٰ اُتارا کھاؤ ہماری

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
دی ہوئی ستھری چیزیں ف۹۳ اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ف۹۴ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ف۹۵ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ف۹۶ تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
اس کے سوا ف۹۷ تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب اُتارا ف۹۸

(بسلسلہ صفحہ گذشتہ) اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لئے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انھوں نے اس میں پس و پیش کیا اور
جب بجبر و اکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکاب سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے جب اس صحرا میں پہونچے
جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے بدعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام ابر سفید کو اُن کا سایہ بان بنایا جو رات دن اُن کے ساتھ چلتا شب کو اُنکے
لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی میں کام کرتے ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے ناخن اور بال نہ بڑھتے اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اُسکے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
بدلہ اُن کی بے حکمی کا اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ف۹۹
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ف۱۰۲
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
ہم سے تو ایک کھانے پر ف۱۰۳ ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اگائی ہوئی
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ
چیزیں ہمارے لئے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا
فرمایا کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ق
ف۱۰۵ یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور اُن پر مقرر کر دی گئی خواری اور
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
ناداری ف۱۰۷ اور خدا کے غضب میں لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا اُن کی نافرمانیوں اور

ع ۱۳

بھی بڑھتا ف۹۳ مَن ترنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی لوگ اس کو چادروں میں لیکر دن بھر کھاتے رہتے سلویٰ ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اُس کو ہوا لاتی یہ شکار کرکے کھاتے دونوں چیزیں شنبہ کو تو مطلق نہ آتیں باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسب ضرورت جمع کرلو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی ذخیرے جمع کیے وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کردی گئی یہ انھوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب کے ہوئے ف۹۴ اس بستی سے بیت المقدس مراد ہے یا اریحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے وہاں غلے میوے بکثرت تھے ف۹۵ یہ دروازہ ان کے لئے بمنزلہ کعبہ کے تھا کہ اسمیں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفارہ ذنوب قرار دیا گیا ف۹۶ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا متمم ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باعلان ہونی چاہیئے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر

ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے ف۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور
زبان سے (حِطَّةٌ) کلمہ توبہ و استغفار کہتے جائیں انھوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمہ توبہ کے تمسخر سے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ کہا جس کے معنی
ہیں (بال میں دانہ) ف۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی اُمتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے
شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وبا میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وبا سے محفوظ رہیں جب بھی انھیں شہادت
کا ثواب ملے گا ف۹۹ جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدت پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مربع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت
ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعت کثیرہ کو سیراب
فرمانا اس سے بہت اعظم و اعلیٰ ہے کیونکہ عضو انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ اعجب ہے (خازن و مدارک) ف۱۰۰ یعنی آسمانی طعام مَن و سلویٰ کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی
پیو جو تمہیں فضل الٰہی سے بے محنت میسر ہے ف۱۰۱ نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی و دوں ہمتی اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں ف۱۰۲ بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت

(بسلسلۂ صفحۂ گزشتہ) بے ادبانہ تھی کہ پیغمبر اولوالعزم کو نام لے کر پکارا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے **ف۱۰۳** (ایک کھانے) سے ایک قسم کا کھانا مُراد ہے **ف۱۰۴** جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا اِھۡبِطُوۡا **ف۱۰۵** مصر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہو سکتا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لیئے یہ لفظ غیر منصرف ہو کر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡکُ مِصۡرَ اور اُدۡخُلُوۡا مِصۡرَ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اوسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اسکو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اسکی تصریح موجود ہے علاوہ بریں حسن وغیرہ کی قراءت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحف اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لیئے حضرت مترجم قدس سرہٗ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہر معین کے احتمال کو مقدم کیا۔

ع ۷

یَعۡتَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ

حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور

الصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ

ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں اُن کا

اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾

ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ اُنھیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ف۱۱۰

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طور کو اُونچا کیا ف۱۱۲ لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں

بِقُوَّةٍ وَّ اذۡکُرُوۡا مَا فِیۡهِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡۢ

زور سے ف۱۱۳ اور اس کے مضمون یاد کرو اس اُمید پر کہ تمھیں پرہیزگاری ملے۔ پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو

بَعۡدِ ذٰلِکَ ۚ فَلَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ لَکُنۡتُمۡ مِّنَ

اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے

الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡکُمۡ فِی السَّبۡتِ

ف۱۱۴ اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنھوں نے ہفتہ میں سرکشی کی ف۱۱۵

فَقُلۡنَا لَهُمۡ کُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕیۡنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلۡنٰهَا نَکَالًا لِّمَا بَیۡنَ

تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے (اس بستی کا) یہ واقعہ اس کے آگے

یَدَیۡهَا وَ مَا خَلۡفَهَا وَ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی

اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور جب موسیٰ نے اپنی قوم

لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا

سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو ف۱۱۶ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ

ف۱۰۶ یعنی ساگ ککڑی وغیرہ گوناگوں چیزوں کی طلب گناہ نہ تھی لیکن مَن و سلویٰ جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر انکی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء علیہم السلام کے بعد بنی اسرائیل کی لئیمی و کم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا اور تسلط جالوت و حادثۂ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل و خوار ہو گئے اس کا بیان ضُرِبَتۡ عَلَیۡهِمُ الذِّلَّةُ میں ہے **ف۱۰۷** یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو انکی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں **ف۱۰۸** انبیاء و صلحاء کی بدولت جو رتبے انھیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہو گئے اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انھوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہد نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے یہ ان کی اس ذلت و خواری کا باعث ہوئے **ف۱۰۹** جیسا کہ انھوں نے حضرت زکریا و یحییٰ و شعیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے **ف۱۱۰** شان نزول ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی (لباب النقول) **ف۱۱۱** کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے پھر تم نے اس کے احکام کو شاق و گراں جان کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود بالحاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی کتاب کی استدعا کی تھی جس میں قوانین شریعت و آئین عبادت مفصل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بارہا اسکے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اسکے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا **ف۱۱۲** بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکم الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قدر قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم عہد قبول کرو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائیگا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے اس میں صورۃً وفائے عہد پر اکراہ تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا آیت الٰہی اور قدرت حق کی برہان قوی ہے اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بیشک یہ رسول مظہر قدرت الٰہی ہیں یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے **ف۱۱۳** یعنی بکوشش تمام **ف۱۱۴** یہاں فضل و رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیر عذاب (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضل الٰہی و رحمت حق سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمھیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت

اور سلسلۂ مضمون گذشتہ الغیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا ف۱۱۵ شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لیے خاص کردیں اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کردیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڈھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڈھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڈھوں میں قید ہوجاتیں یکشنبہ کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کردیا عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہوگئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہوگئے انکی نسل باقی نہ رہی یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے انکے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بناکر علیحدگی کرلی ان سب نے نجات پائی بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے حق میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سرور سے اٹھکر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا (فتح العزیز) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا معانقہ سنت صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں ف۱۱۶ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کرکے دوسری بستی کے دروازے پر ڈالدیا اور خود صبح کو اسکے خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ

ع ۸ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر
۱۰ فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح
۸ کرکے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہوکر قاتل کو بتادیگا ف۱۱۷ کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی ف۱۱۸ ایسا جواب جو سوال سے

هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ

بناتے ہیں ف۱۱۷ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں ف۱۱۸ بولے اپنے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا

رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ

فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا

بولے اپنے رب سے دعا کیجیے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے

بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی بولے اپنے رب سے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ

دعا کیجیے کہ ہمارے لئے صاف بیان کردے وہ گائے کیسی ہے بیشک گایوں میں ہمکو شبہ پڑگیا اور اللہ چاہے

شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

تو ہم راہ پاجائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی

تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا

کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے

الْــٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاِذْ

اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱ اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اسکی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم

ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ محاکمہ کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے القصہ جب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کیے حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کردیتے کافی ہوجاتی ف۱۱۹ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے مسئلہ ہر نیک کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب باعث برکت ہے ف۱۲۰ یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان و صفت معلوم ہوئی پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اسکا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صغیر السن بچہ تھا اور انکے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا یارب میں اس بچھیا کو اس فرزند کیلیے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اسکے کام آئے انکا تو انتقال ہوگیا بچھیا جنگل میں بحفظ الٰہی پرورش پاتی رہی یہ لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہ صالح و متقی ہوا ماں کا فرمانبردار تھا ایک روز اسکی والدہ نے کہا اے نور نظر تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑی ہے وہ اب جوان ہوگئی اسکو جنگل سے لا اور اللہ سے دعا کر وہ تجھے عطا فرمائے لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اسمیں پائیں اور اس کو اللہ کی قسم دیکر بلایا وہ حاضر ہوئی جوان اسکو والدہ کی خدمت میں لایا والدہ نے بازار میں لے جاکر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اسکی اجازت حاصل کی جائے اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت

اپ سلسلہ صفحہ گزشتہ) میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا اس کی والدہ نے چھ دینار
قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو جوان
نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے
کا حکم دیتے ہیں یا نہیں لڑکے نے یہی کہا فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اسکی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اسکی کھال میں سونا بھر دیا جائے جوان گائے کو گھر لایا اور

تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
چھپاتے تھے تو ہم نے فرمایا اُس مقتول کو اُس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ف۱۲۲ اللہ یونہی مُردے جلائیگا
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو ف۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
سخت ہوگئے ف۱۲۴ تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو اُن سے پانی
مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱۲۵ اور
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
لائیں گے اور اُن میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سُنتے پھر سمجھنے کے بعد
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اسے دانستہ بدل دیتے ف۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے ملیں تو کہیں
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
ہم ایمان لائے ف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا
مسلمانوں سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں

جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اسکے مکان پر پہونچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی **مسائل** اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے مسئلہ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (۴) غیبی فیض قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے (۶) گائے کی قربانی افضل ہے **ف۱۲۱** بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیئے گئے تو انھیں ذبح کرنا ہی پڑا **ف۱۲۲** بنی اسرائیل نے گائے ذبح کرکے اُس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا اسکے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچازاد بھائی کو بتایا کہ اُس نے مجھے قتل کیا اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا اس کے بعد شرع کا حکم ہوا **مسئلہ** قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہیگا **مسئلہ** لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہوگیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا **ف۱۲۳** اور تم سمجھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ مُردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روزِ جزا مُردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے **ف۱۲۴** اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی **ف۱۲۵** باں ہم تمہارے دل اثر پذیر نہیں پتھروں میں بھی اللہ نے ادراک دیا ہے انھیں خوف الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرض کرتا تھا **ف۱۲۶** جیسے انھوں نے توریت میں تحریف کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت بدل ڈالی **ف۱۲۷** **شان نزول** یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں انکا قول حق ہے ہم انکی نعت و صفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤسا یہود ملامت کرتے تھے اس کا بیان وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ میں ہے (خازن)
فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آجکل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے

ف۱۲۸ کتاب سے توریت مراد ہے ف۱۲۹ امانی امنیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے
مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنے سمجھے (خازن) بعض مفسرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ امانی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں

تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
کیا تمھیں عقل نہیں کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر

يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ
کرتے ہیں اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں کہ جو کتاب ف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ف۱۲۹

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں تو خرابی ہے اُن کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے

بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ
لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے

ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
دام حاصل کریں ف۱۳۰ تو خرابی ہے اُن کے لیے اُن کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی اُن کے لیے

مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝٧٩ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً
اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن ف۱۳۱

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کریگا ف۱۳۲

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٠ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمھیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
اور اس کی خطا اُسے گھیر لے ف۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انھیں ہمیشہ اس میں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
رہنا اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ

ف۱۳۰ شان نزول جب سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہوگیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رؤساء کو چھوڑ دینگے اس اندیشہ سے انھوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا۔ مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رو ہیں بال خوب صورت آنکھیں سرگیں قد میانہ ہے اس کو مٹا کر انھوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال اُلجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتاب الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

ف۱۳۱ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے ان کے آباء و اجداد نے گوسالہ پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اسکے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۱۳۲ کیونکہ کذب بڑا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللہ تعالےٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمھارا قول باطل ہوا ف۱۳۳ اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مؤمن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لیے کہ ایمان جو اعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔

ف۱۳۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے انکی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو انکے پاس حاضر رہے **مسئلہ** اگر والدین اپنی خدمت کے لیئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے انکی خدمت نفل سے مقدم ہے **مسئلہ** واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے انکے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں ادب لازم جانے انکی شان میں تعظیم کے لفظ کہے انکو راضی کرنیکی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو اُن سے

نہ بچائے انکے مرنیکے بعد اُن کی وصیتیں جاری کرے انکے لیے فاتحہ صدقات تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے اللہ تعالیٰ سے انکی مغفرت کی دعا کرے ہفتہ وار انکی قبر کی زیارت کرے (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو انکو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے (خازن) ف۱۳۵ اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حق اور سچ بات کہو اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کردو آپکی خوبیاں نہ چھپاؤ ف۱۳۶ عہد کے بعد ف۱۳۷ جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے انھوں نے تو عہد پورا کیا ف۱۳۸ اور تمہاری قوم کی عادت ہی اعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے ف۱۳۹ **شان نزول** توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اسکو مال دیکر چھڑا لیں اس عہد پر انھوں نے اقرار بھی کیا اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے صورت واقعہ یہ ہے کہ نواح مدینہ میں یہود کے دو فرقے بنی قریظہ اور بنی نضیر سکونت کرتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے اوس و خزرج رہتے تھے بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی کہ اگر ہم میں سے

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ ع ۱۱ ۹ ۹

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اور جب ہم نے لیا بنی اسرائیل

بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو

وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

ف۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو ف۱۳۵

وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ف۱۳۶ مگر تم میں کے تھوڑے ف۱۳۷

وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

اور تم روگرداں ہو ف۱۳۸ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور

وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ

اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم

تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ

گواہ ہو پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ

سے ایک گروہ کو اُن کے وطن سے نکالتے ہو اُن پر مدد دیتے ہو اُنکے مخالف کو گناہ اور زیادتی میں

وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ

اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

ف۱۳۹ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں

کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اسکی مدد کریگا اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قریظہ اوس کی اور بنی نضیر خزرج کی مدد کیلیے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایکدوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قریظہ بنی نضیر کو اور وہ بنی قریظہ کو قتل کرتے تھے اور اُن کے گھر ویران کر دیتے تھے انہیں انکے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب انکی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ انکو مال دے کر چھڑا لیتے تھے مثلاً اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قریظہ اوس کو مالی معاوضہ دیکر اسکو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت انکے موقعہ پر آجاتا تو اسکے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے اس فعل پر ملامت کیجاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے انکو بستیوں سے نہ نکالنے انکے اسیروں کو چھڑانیکا عہد کیا تھا تو اسکے کیا معنی کہ قتل و اخراج میں تو درگزر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اس کو حلال جانکر کافر ہو گئے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے **فائدہ** اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب احکام الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنیکے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔

ف۱۴۰ دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قریظہ سنہ ۳ ہجری میں مارے گئے ایک روز میں اُن کے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کردیئے گئے حلیفوں کی خاطر عہد الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے ف۱۴۱ اس میں جیسی نافرمانوں کے لیے وعید شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائیگا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے مژدہ ہے کہ انھیں اعمال حسنہ کی بہترین جزا ملے گی (تفسیر کبیر) ف۱۴۲ اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا اُن پر ایمان لانا اور اُنکی تعظیم و توقیر کرنا

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ

ایسا کرے اس کا بدلا کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ف۱۴۰ اور

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں ف۱۴۱

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ

یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ اُن پر سے عذاب

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ہلکا ہو اور نہ اُن کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی ف۱۴۲

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ

نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو اُن (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷

قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے

وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ

ہیں ف۱۴۹ اور جب اُن کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو اُن کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ښ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ

اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا اُن کے پاس

ع ۱۰ ۴ ۱۰

ف۱۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے اُنکی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعت موسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنیوالے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اسلیے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ربانی علماء اور مجددین ملت کو عطا ہوئی ف۱۴۴ ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مُردے زندہ کرنا اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا پرند پیدا کرنا غیب کی خبر دینا وغیرہ ف۱۴۵ روح قدس سے حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامور تھے آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھالیے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے تائید روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائید روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور ان کے لیے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ف۱۴۶ پھر بھی اے یہود تمھاری سرکشی میں فرق نہ آیا ف۱۴۷ یہود پیغمبروں کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پاکر انھیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انھوں نے حضرت شعیا و زکریا اور بہت انبیاء کو شہید کیا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا کبھی زہر دیا طرح طرح کے فریب باراده قتل کیے ف۱۴۸ یہود نے یہ استہزاءً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو اُن کے دلوں تک راہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے اُن میں قبول حق کی لیاقت رکھی اُن کے کفر کی شامت ہے کہ انھوں نے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنیکے بعد انکار کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبول حق کی نعمت سے محروم ہو گئے ف۱۴۹ یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ف۱۵۰ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں (کبیر و خازن) ف۱۵۱ شان نزول سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ

وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس برے مولوں انہوں

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے ف۱۵۵

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ

اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے ف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

ف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا ف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا ف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر تشریف

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

لایا پھر تم نے اس کے بعد ف۱۶۱ بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے ف۱۶۲ اور یاد کرو جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

تم سے پیمان لیا ف۱۶۳ اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب

ف۱۵۲ یہ انکار عناد و حسد اور حب ریاست کی وجہ سے تھا ف۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہو گئے

ف۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہو گئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے

ف۱۵۵ یعنی انواع و اقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔

ف۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت واہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت واہانت کے ساتھ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ف۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔

ف۱۵۸ اس سے انکی مراد توریت ہے

ف۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہو گیا۔

ف۱۶۰ اس میں بھی انکی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے ف۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد ف۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعت موسوی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی نہ کرتے ف۱۶۳ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا

ف۱۶۴ اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے ف۱۶۵ یہود کے باطل دعاوی میں سے ایک یہ دعوٰی تھا کہ جنت خاص انہی کے لیے ہے اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زعم میں جنت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعوٰی کی بنا پر تمہارے لیے باعث راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہوجاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا ف۱۶۶ یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدت مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لاسکے ف۱۶۷ جیسے نبی آخر الزماں اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَوَفَاۃً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما بالعموم تمام صحابہ کرام اور بالخصوص شہدائے بدر و احد واصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا اِنَّ مَعَنَا قَوْمًا یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ کَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں فی الجملہ اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اسلیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کیلیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کیلیے ذخیرہ سعادت زیادہ کرسکیں اگر گزشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ استغفار کرلیں مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہوکر موت کی تمنا نہ کرے اور درحقیقت حوادث دنیا سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے ف۱۶۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں زِہ ہزار سال یعنی ہزار برس جیو مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص زندگانی سب سے زیادہ ہے ف۱۶۹ شان نزول یہود کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے فرمایا جبریل ابن صوریا نے کہا وہ ہمارا دشمن ہے عذاب، شدت اور خسف اتارتا ہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کرچکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے ف۱۷۰ تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے ف۱۷۱ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔

قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۹۳) قُلْ اِنْ

تم فرمادو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۴ تم فرماؤ اگر

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے تو بھلا

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۹۴) وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو ف۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ف۱۶۶ ان

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (۹۵) وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

بداعمالیوں کے سبب جو آگے کرچکے ف۱۶۷ اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے

عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں سے ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ف۱۶۸

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور وہ اسے عذاب سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ ان کے کوتک

بِمَا يَعْمَلُوْنَ (۹۶) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى

دیکھ رہا ہے تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو ف۱۶۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اُتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت و بشارت

لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۹۷) مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

مسلمانوں کو ف۱۷۰ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل

وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (۹۸) وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ

اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ف۱۷۱ اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں

ع ۱۰

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا
آیتیں ف۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں ان
نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ
میں کا ایک فریق اُسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ف۱۷۳ اور جب اُن کے پاس
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ف۱۷۴ اُن کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ف۱۷۵ تو کتاب والوں سے ایک
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ
گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ف۱۷۶ گویا وہ کچھ علم ہی نہیں
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ
رکھتے ف۱۷۷ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں ف۱۷۸
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
اور سلیمان نے کفر نہ کیا ف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے ف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے
السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ
ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ
اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جبتک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو ف۱۸۱
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ
تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اُس سے
بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ
ضرر نہیں پہونچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے ف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان دے گا

ف۱۷۲ **شان نزول** یہ آیت ابن صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اتباع کرتے۔ ف۱۷۳ **شان نزول** یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کیے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کردیا۔ ف۱۷۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف۱۷۵ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم توریت و زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپکے اوصاف و احوال کا بیان تھا اسلیے حضور کی تشریف آوری اور آپکا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اسکا مقتضی تھا کہ حضور کی آمد پر اہل کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اسکے برعکس انھوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا سدی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کرکے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ ف۱۷۶ یعنی اس کتاب کی طرف بے التفاتی کی سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حریر و دیبا کے ریشمی غلافوں میں زرو سیم کے ساتھ مطلا و مزین کرکے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ ف۱۷۷ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے ایک توریت پر ایمان لایا اور اس نے اسکے حقوق کو بھی ادا کیا یہ مومنین اہل کتاب ہیں انکی تعداد تھوڑی ہے اور اَكْثَرُهُمْ سے انکا پتہ چلتا ہے دوسرا فرقہ جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اسکے حدود سے باہر ہوئے سرکشی اختیار کی نَبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ میں انکا بیان ہے تیسرا فرقہ وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے انکا ذکر بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ہے چوتھے فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تصنع سے جاہل بنتے تھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ میں ان پر دلالت ہے۔ ف۱۷۸ **شان نزول** حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرئیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے انکو اس سے روکا اور انکی کتابیں لیکر اپنی کرسی کے نیچے دفن کردیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلواکر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرئیل کے صلحاء و علماء نے تو اسکا انکار کیا لیکن انکے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم مانکر اسکے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں انکی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ ف۱۸۰ جنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ ف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کر اور اُسپر عمل و اعتقاد کرکے اور اسکو مباح جانکر کافر نہ بن یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کیلئے نازل ہوا جو اسکو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائیگا بشرطیکہ اس جادو میں منافی ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچنے نہ سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اسکے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہیگا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے **مسئلہ** جو سحر کفر ہے اسکا عامل اگر مرد ہے قتل کردیا جائیگا **مسئلہ** جو سحر کفر نہیں مگر اُس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اسکا عامل قطاع طریق کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت **مسئلہ** جادوگر کی توبہ قبول ہے (مدارک)۔ ف۱۸۲ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔

ف۱۸۳ اپنے انجام کار و شدت عذاب کا ف۱۸۴ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ف۱۸۵ شان نزول جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے رَاعِنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ اسکے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انھوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ انکی زبان سے سنکر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں

خَلَاقٍ ۟ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا ف۱۸۳

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا

انہیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵ راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے

وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷ وہ جو کافر ہیں کتابی

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے

مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہی کے لیے ہے آسمانوں و زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی

اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اسکی گردن ماردونگا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جسمیں رَاعِنَا کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم ہوا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور انکی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا

۱۲ ممنوع ف۱۸۶ اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ

ع ۷ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ

۱۲ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربار

نبوت کا یہی ادب ہے مسئلہ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے ف۱۸۷ مسئلہ لِلْکٰفِرِیْنَ میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے ف۱۸۸ شان نزول یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیرخواہی کا اظہار کرتی تھی انکی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیرخواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں (جمل) ف۱۸۹ یعنی کفار اہل کتاب و مشرکین دونوں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ انکے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملی (خازن وغیرہ) ف۱۹۰ شان نزول قرآن کریم نے شرائع سابقہ و کتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انھوں نے اس پر طعن کیے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و انفع ہوتا ہے قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اسمیں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گرما سے سرما کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے تندرستی کو بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیل اسکی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کیلیے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہل کتاب کا اعتراض انکے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑیگی یہ ماننا ہی پڑیگا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام اُن سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کیلیے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے مسئلہ جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسیطرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کیلیے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسکو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اسکا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اسکے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے ہوا تھا ف۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ف۱۹۲

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

وہ ٹھیک راستہ بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ف۱۹۳ کاش تمہیں

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ

ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ف۱۹۴ بعد اس

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم

بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

زکوٰۃ دو ف۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اُسے اللہ

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

جائیگا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ف۱۹۶ یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

اگر سچے ہو ف۱۹۷ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ

ف۱۹۱ شان نزول یہود نے کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایکبارگی نازل ہو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی
ف۱۹۲ یعنی جو آیتیں نازل ہو چکی ہیں اُن کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو
ف۱۹۳ **شان نزول** جنگ اُحد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے انھوں نے کہا نہایت بُری آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پھرونگا اور کفر نہ اختیار کرونگا اور حضرت حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے ایمان ہونے کعبہ کے قبلہ ہونے مومنین کے بھائی ہونے سے پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی
ف۱۹۴ اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسد تھا حسد بڑا ہی عیب ہے **مسئلہ** حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو **مسئلہ** حسد حرام ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں
ف۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے اصلاح نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے
ف۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہونگے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کیلئے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر شبہات انھوں نے اس امید پر پیش کئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح اُن کو جنت سے مایوس کرکے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخر پارہ میں اُن کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے
ف۱۹۷ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا

ف۱۹۸ خواہ وہ کسی زمانہ کسی نسل کسی قوم کا ہو ف۱۹۹ اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخول جنت مرتب ہے عقیدۂ صحیح و عمل صالح پر اور یہ انھیں میسر نہیں ف۲۰۰ شان نزول نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی ف۲۰۱ یعنی باوجود علم کے انھوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی حالانکہ انجیل جسکو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے اسی طرح توریت

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

نیکوکار ہے ف۱۹۸ تو اس کا نیگ اس کے رب کے پاس ہے اور انھیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّ

کچھ غم ف۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور

قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ف۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

پڑھتے ہیں ف۲۰۱ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ف۲۰۲ تو اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳ جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ

ف۲۰۴ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵ ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶ اور ان کے لیے آخرت میں بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

عذاب ف۲۰۷ اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی پاکی ہے اسے ف۲۰۸

جس کو یہودی مانتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ف۲۰۲ مثل اہل کتاب کی طرح ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسے کہ بت پرست آتش پرست وغیرہ انھوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں انہیں جاہلوں میں سے مشرکین عرب بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے ف۲۰۳ شان نزول یہ آیت بیت المقدس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردان کارزار کو قتل کیا ذریت کو قید کیا توریت کو جلایا بیت المقدس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں خنزیر ذبح کیے معاذ اللہ بیت المقدس خلافت فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنایا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگ حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا ف۲۰۴ ذکر نماز خطبہ تسبیح وعظ نعت شریف سب کو شامل ہے اور ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں مسئلہ جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کردے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے ف۲۰۵ مسئلہ مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی ف۲۰۶ دنیا میں انھیں یہ رسوائی

۱۳
ع ۹
۱۴

پہنچی کہ قتل کیے گئے گرفتار ہوئے جلا وطن کیے گئے خلافت فاروقی و عثمانی میں ملک شام ان کے قبضہ سے نکل گیا بیت المقدس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے ف۲۰۷ شان نزول صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی صبح کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منھ کر کے نماز پڑھے اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اس طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہے ایک قول یہ ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق مغرب سب اللہ کا ہے جس طرف چاہے قبلہ معین فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق ہے (خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منھ کر کے دعا کی جائے اسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں ہے اور اَیْنَمَا تُوَلُّوا کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکر الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائیگا اس تقدیر پر وجہ اللہ کے معنی خدا کا قرب و حضور ہے (فتح) ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفار خانہ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لیے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ

بلکہ اُسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹ سب اسکے حضور گردن ڈالے ہیں نیا پیدا

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

فوراً ہو جاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی نشانی ملے

اٰیَةٌؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْؕ تَشَابَهَتْ

ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات اِن کے اُن کے دل ایک

قُلُوْبُهُمْؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

سے ہیں ف۲۱۵ بیشک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے ف۲۱۶ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًاۙ وَّ لَا تُسْـٴَـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہرگز

تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْؕ قُلْ

تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم اُن کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو

الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں

(نصف منزل)

بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو ف۲۰۸ شانِ نزول یہود نے حضرت عزیر کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا سُبْحٰنَهٗ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں ف۲۰۹ اور مملوک ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے جب تمام جہان اُس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہوسکتا ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اُسی وقت آزاد ہو جائیگی ف۲۱۰ جس نے بغیر کسی مثال سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا ف۲۱۱ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے ف۲۱۲ یعنی اہل کتاب یا مشرکین۔ ف۲۱۳ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا شانِ نزول رافع بن خزیمہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سُنیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۱۴ یہ ان آیات کا عناد اً انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں ف۲۱۵ کوری و نابینائی اور کفر و قساوت میں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے ف۲۱۶ یعنی آیاتِ قرآن و معجزات باہرات انصاف والے کو سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالب یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ف۲۱۷ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے اس لیے کہ آپ نے اپنا فرضِ تبلیغ پورے طور پر ادا فرما دیا ف۲۱۸ اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل پر ہیں ف۲۱۹ وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل و ضلالت ف۲۲۰ یہ خطاب امتِ محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (خازن)

ف۲۲۱ **شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اہل سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے ان کی تعداد چالیس تھی بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب ان میں بحیرا راہب بھی تھے معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف و تبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۲۲ اس میں یہود کا رد ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کرکے چھڑالیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں ف۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمین اہواز میں بمقام سوس ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملک نمرود میں لے آئے یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سب آپ کے فضل و شرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہوجاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں ف۲۲۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرماکر دوسروں پر اُس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کردے ف۲۲۵ جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسک حج ہیں مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں مونچھیں کتروانا کلی کرنا ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا مسواک کرنا سر میں مانگ نکالنا ناخن ترشوانا بغل کے بال دور کرنا موئے زیر ناف کی صفائی ختنہ پانی سے استنجا کرنا یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت ف۲۲۶ **مسئلہ** یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں ف۲۲۷ بیت سے کعبہ شریف مراد ہے اور اسمیں تمام حرم شریف داخل ہے ف۲۲۸ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہوکر عذاب سے مامون ہوجاتا ہے حرم کو حرم اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہوجائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائیگا (مدارک) ف۲۲۹ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی بنا فرمائی اور اسمیں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کے لیے ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں (احمدی وغیرہ)

۱۴ ع ۹ ۱۴

بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

اور جو اُس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں ف۲۲۱ اے اولاد یعقوب

اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی

یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّ لَا یُقْبَلُ

لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلا نہ ہوگی اور نہ اُس کو

مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذِ ابْتَلٰۤی

کچھ لیکر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ف۲۲۲ اور نہ اُن کی مدد ہو اور جب ف۲۲۳

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ

ابراہیم کو اُس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ف۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ف۲۲۵ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا

قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ

پیشوا بنانے والا ہوں۔ عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ف۲۲۶ اور یاد

جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

کرو جب ہم نے اس گھر کو ف۲۲۷ لوگوں کیلیے مرجع اور امان بنایا ف۲۲۸ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا

نماز کا مقام بناؤ ف۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو

بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

روزی دے جو اُن میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا

قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ (۱۲۶) وَ

برتنے کو اُسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بہت بُری جگہ ہے پلٹنے کی اور

اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول

مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱۲۷) رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ

فرما ف۲۳۱ بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کرہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا ف۲۳۲

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ

اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر

عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (۱۲۸) رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ

اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج اُن میں ف۲۳۴

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵ اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶

وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (۱۲۹) وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ف۲۳۷ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَاۚ

ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں اسے چن لیا ف۲۳۹

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۳۰) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْۙ

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جبکہ اس سے اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ

ف۲۳۰ چونکہ امامت کے باب میں لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ ارشاد ہوچکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شان ادب تھی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہوسکتا ہے ف۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میسر ہوئی دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما ف۲۳۲ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں ذوق طاعت سیر نہیں ہوتا سبحان اللہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ف۲۳۳ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لیے تعلیم ہے **مسئلہ** کہ یہ مقام قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے ف۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذریت میں یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحاق کی نسل سے ہیں **مسئلہ** سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں بشارت عیسیٰ ہوں اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیے روشن ہوگئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا الحمد للہ علی احسانہ (جمل و خازن) ف۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے ف۲۳۶ حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے ف۲۳۷ ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس و ارواح کو کدورات سے پاک کرکے حجاب اٹھا دیں اور آئینہ استعدادات کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے ف۲۳۸ **شان نزول** علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب ہوگا اور جو ایمان نہ لائے گا ملعون ہے یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کردیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کردیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسول معظم کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی ف۲۳۹ رسالت و خلت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا ف۲۴۰ جن کے لیے بلند درجے ہیں تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامت دارین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت و ملت سے پھرنے والا ضرور نادان و احمق ہے۔

۱۵ ع ۸ ۱۵

قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ

عرض کی میں نے گردن رکھی اسکے لیے جو رب ہے سارے جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور

وَيَعۡقُوۡبُؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ

یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ مرنا

اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَؕ ﴿١٣٢﴾ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ يَعۡقُوۡبَ

مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف٢٤١ جب یعقوب کو

الۡمَوۡتُۙ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِىۡؕ قَالُوۡا نَعۡبُدُ

موت آئی جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا

جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباؤ ابراہیم و اسمٰعیل ف٢٤٢ و اسحٰق کا ایک خدا

وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿١٣٣﴾ تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡۚ لَهَا مَا

اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں یہ ف٢٤٣ ایک امت ہے کہ گزر چکی ف٢٤٤ ان کے لیے ہے

كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٣٤﴾ وَ

جو انھوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور

قَالُوۡا كُوۡنُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى تَهۡتَدُوۡا ؕ قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ

کتابی بولے ف٢٤٥ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین

حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٣٥﴾ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ

لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف٢٤٦ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر

اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ

جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب

ف٢٤١ شان نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انھوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی (خازن) معنٰی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے ف٢٤٢ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آبا میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لیے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں ف٢٤٣ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد ف٢٤٤ اے یہود تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ ف٢٤٥ شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤسا یہود اور نجران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسٰی تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے اسکے ساتھ انھوں نے حضرت سید کائنات محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انجیل و قرآن کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف٢٤٦ اس میں یہود و نصارٰی وغیرہ پر تعریض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملت ابراہیم پر ہونے کا دعوٰی جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود و نصارٰی سے یہ کہہ دیں قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا الاٰیۃ۔

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ
اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾
رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری
هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ ط
ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ انکی طرف سے تمہیں کفایت کریگا اور وہی ہے سنتا جانتا ف۲۴۸
صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
ہم نے اللہ کی رینی لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رینی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں
قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ
تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی ف۲۵۱ اور ہماری کرنی ہمارے
لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ
ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ تم یوں کہتے ہو کہ
اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ
ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور اُن کے بیٹے
كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ
یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳ اور اس سے بڑھکر
اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں سے

ف۲۴۷ اور اُن میں طلب حق کا شائبہ بھی نہیں

ف۲۴۸ یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح وظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہوکر رہی کفار کے حسد وعناد اور ان کے مکائد سے حضور کو ضرر نہ پہونچا حضور کی فتح ہوئی بنی قریظہ قتل ہوئے بنی نضیر جلاوطن کیے گئے یہود ونصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا۔

ف۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اس طرح دین الٰہی کے اعتقادات حقہ ہمارے رگ وپے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب وقالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے ظاہر میں اس کے آثار اوضاع وافعال سے نمودار ہوتے ہیں نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں

ف۲۵۰ شان نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۵۱ اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے

ف۲۵۲ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت وطاعت خالص اُسی کے لیے کرتے ہیں تو ہم مستحق اکرام ہیں ف۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اعلم ہے تو جب اس نے فرمایا مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا تو تمہارا یہ قول باطل ہوا ف۲۵۴ یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور اُن کے یہ نعت وصفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دین مقبول اسلام ہے نہ یہودیت ونصرانیت۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

بے خبر نہیں وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا اُن کے لیے اُن کی کمائی

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور تمھارے لیے تمھاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ

اب کہیں گے وف۲۵۵ بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس

كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ

پر تھے وف۲۵۶ تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے وف۲۵۷ جسے چاہے

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

سیدھی راہ چلاتا ہے اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمھیں کیا سب امتوں میں افضل کہ

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا

تم لوگوں پر گواہ ہو وف۲۵۸ اور یہ رسول تمھارے نگہبان و گواہ وف۲۵۹ اور اے محبوب

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَی

اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے وف۲۶۰ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر اُن پر

الَّذِيْنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جنھیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمھارا ایمان اکارت کرے وف۲۶۱ بیشک اللہ

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ

آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کی طرف منہ کرنا وف۲۶۲

وف۲۵۵ **شانِ نزول** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انھوں نے طعن کیے کیونکہ یہ انھیں ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے ایک قول پر یہ آیت مشرکین مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اسکی خبر دینا غیبی خبروں میں سے ہے طعن کرنیوالوں کو بیوقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر معترض ہوئے باوجودیکہ انبیاء سابقین نے نبی آخر الزماں کے خصائص میں آپکا لقب ذوالقبلتین ذکر فرمایا اور تحویل قبلہ اسکی دلیل ہے کہ یہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور معترض ہونا کمال حماقت ہے وف۲۵۶ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جسکی طرف آدمی نماز میں منھ کرتا ہے یہاں قبلہ سے بیت المقدس مراد ہے وف۲۵۷ اُسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض بندے کا کام فرماں برداری ہے وف۲۵۸ دنیا و آخرت میں **مسئلہ** دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن و کافر سب کے حق میں شرعًا معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے **مسئلہ** اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اسکے مطابق عمل کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اسکی تعریف کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اسکی برائی کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اسکے لیے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہداء (گواہ) ہو پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی **مسئلہ** یہ تمام شہادتیں صلحاء امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات انکی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہونگے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہونگے اور کفار سے فرمایا جائیگا کیا تمھارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانیوالے نہیں آئے تو وہ انکار کرینگے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کرینگے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انھیں تبلیغ کی اس پر ان سے اقامۃً للحجۃ دلیل طلب کی جائیگی وہ عرض کرینگے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دیگی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انھیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کرینگے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء نے فرض تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائیگا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے وف۲۵۹ امت کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعے احوال امم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکرم الٰہی نور نبوت سے ہر شخص کے حال اور اسکی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مطلع ہیں **مسئلہ** اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے **مسئلہ** ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے

ایسلسلہ رصفحہ گذشتہ) تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں فائدہ یہاں شہید بمعنی مطلع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قال اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ف۲۶۰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تحویل کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف۲۶۱ شان نزول بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا فائدہ نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیل ایمان ہے ف۲۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳ اور وہ جنہیں کتاب

الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ

اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور اے سننے

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

والے کسے باشد اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

ستمگار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے

اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں ف۲۷۰

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع ۱۷ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ

(اے سننے والو) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کیلئے توجہ کی ایک سمت

هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ف۲۷۱

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

ف۲۶۳ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رُو بقبلہ ہونا فرض ہے۔

ف۲۶۴ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیرے جائیں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔

ف۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو نافع ہو سکتی ہے جو کسی شبہہ کی وجہ سے منکر ہو یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انھیں اس سے کیا نفع ہوگا۔

ف۲۶۶ معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیئے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔

ف۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے یہود تو صخرۂ بیت المقدس کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفخ روح حضرت مسیح واقع ہوا (فتح) ف۲۶۸ یعنی علماء یہود و نصاریٰ ف۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو تمام الیقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف باسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیۂ یَعْرِفُوْنَهٗ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اسکی کیا شان ہے انہوں نے فرمایا کہ اے عمرؓ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں اُن کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب

توریت میں بیان فرمائے ہیں بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ غیر محل شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے۔ ف۲۷۰ یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماء اہل کتاب کا ایک گروہ اس کو حسداً و عناداً دیدہ و دانستہ

چھپاتا ہے مسئلہ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے ف۲۷۱ روز قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔
ف۲۷۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو نماز میں اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔
ف۲۷۳ اور کفار کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں
ف۲۷۴ اور براہ عناد بیجا اعتراض کریں۔
ف۲۷۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ف۲۷۶ نجاست شرک و ذنوب سے
ف۲۷۷ حکمت سے مفسرین نے فقہ مراد لی ہے
ف۲۷۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکر لسانی تسبیح تقدیس ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعت الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لیے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثنا و قراءت تو ذکر لسانی ہے اور خشوع خضوع اخلاص ذکر قلبی اور قیام رکوع و سجود وغیرہ ذکر بالجوارح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم طاعت بجا لا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے

جَمِيعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ف۲۷۲

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ

اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ف۲۷۳ مگر جو ان میں ناانصافی کریں ف۲۷۴

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِىْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِىْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ف۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ف۲۷۶

عند المتاخرین ۱۱

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ؕ

ع ۳

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ف۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِىْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِىْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۱۸ ۵ ۲

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ف۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

صبر اور نماز سے مدد چاہو ف۲۷۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بالجہر کو بھی اور بالاخفاء کو بھی ف۲۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقا و صلوٰۃ حاجت داخل ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ف ۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں

وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

ہاں تمہیں خبر نہیں ف ۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَ

اور بھوک سے ف ۲۸۲ اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ف ۲۸۳ اور

بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا

خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم

لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف ۲۸۴ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں

وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک صفا اور مروہ

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

ف ۲۸۵ اللہ کے نشانوں سے ہیں ف ۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں

عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

کہ ان دونوں کے پھیرے کرے ف ۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا

شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

صلہ دینے والا خبردار ہے بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو

وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ

چھپاتے ہیں ف ۲۸۸ بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر

ف ۲۸۰ **شان نزول** یہ آیت شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہوگیا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف ۲۸۱ موت کے بعد ہی اللہ تعالٰی شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے ان کی ارواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں انہیں راحتیں دی جاتی ہیں ان کے عمل جاری رہتے ہیں اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں **مسئلہ** اللہ تعالٰی کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید وہ مسلمان مکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں ہی میں رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا طلب علم سفر حج غرض راہ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ

ف ۲۸۲ آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔

ف ۲۸۳ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر بھوک سے رمضان کے روزے مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالٰی ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یارب فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا فرماتا ہے اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو **حکمت** مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر آسان ہوجاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہوجائے ف ۲۸۴ حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالٰی کفارہ گناہ بناتا ہے ف ۲۸۵ صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے مقابل جانب شرق واقع ہیں مروہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہ زمزم ہے بحکم الٰہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان

یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا

اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں

وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان بیشک

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے اُن پر لعنت ہے اللہ

وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ

اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰ ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۲۹۱

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بیشک آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین

وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں

بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اُتار کر

فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪

مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے

وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں

رضائے الٰہی کے لیے ان مقبول بندوں نے صبر کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خورد سال تھے تشنگی سے جب ان کی جاں لبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محل اجابت دعا بنایا ف۲۸۶ شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلٰثہ صفا مروہ منیٰ مساجد یا ازمنہ جیسے رمضان اشہر حرم عید فطر و اضحٰی جمعہ ایام تشریق یا دوسرے علامات جیسے اذان اقامت نماز با جماعت نماز جمعہ نماز عیدین ختنہ یہ سب شعائر دین ہیں ف۲۸۷ شان نزول زمانہ جاہلیت کیا صفا و مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے عہد اسلام میں بت تو توڑ دیے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لیے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الٰہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت اٹھا دیے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائر دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا

ع ۱۹ ۱۱ ۳

مسئلہ سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے

مسئلہ صفا و مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔

مسئلہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنا چاہیے اور اگر مکہ کا ساکن ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کے لئے احرام باندھ کر آئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ ف۲۸۸ یہ آیت علماء یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیت رجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے مسئلہ علوم دین کا اظہار فرض ہے ف۲۸۹ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے تمام بندے مراد ہیں ف۲۹۰ مومن تو کافروں پر لعنت کریں ہی گے کافر بھی روز قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مسئلہ اس آیت میں اُن پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے مسئلہ گنہگار مسلمان پر بالتعیین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے ف۲۹۱ شان نزول کفار نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ تجزی ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لیے مثل نہ نظیر الوہیت اور ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قسیم نہیں اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابو داؤد

وترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت دوسری الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الآیہ ۲۹۲ کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لیے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا اور پہاڑ دریا چشمے معادن جواہر درخت سبزہ پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر

لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ

حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں

اللّٰہِ اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَہُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا

کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت

لِّلّٰہِ ؕ وَ لَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّۃَ

نہیں اور کیسے ہو اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جبکہ عذاب ان کی آنکھوں کی سامنے آئیگا اس لئے کہ

لِلّٰہِ جَمِیۡعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ

سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا

اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا وَ رَاَوُا الۡعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتۡ بِہِمُ

اپنے پیرؤوں سے ۲۹۳ اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی اُن سب کی ڈوریں

الۡاَسۡبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ

۲۹۴ کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے

مِنۡہُمۡ کَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا ؕ کَذٰلِکَ یُرِیۡہِمُ اللّٰہُ اَعۡمَالَہُمۡ حَسَرٰتٍ

جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا اُن کے کام ان پر حسرتیں

عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ مَا ہُمۡ بِخٰرِجِیۡنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ کُلُوۡا

ہو کر ۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے لوگو کھاؤ

مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ

جو کچھ زمین میں ۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاۡمُرُکُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَ الۡفَحۡشَآءِ وَ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور

رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں اُن سے باربرداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مُردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائب حکمت ودیعت ہیں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور ابر اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر براہین قوی ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بیشمار وجوہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب اُمور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے موجد ہے قادر و حکیم جو بمقتضائے حکمت و مشیت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں وہ معبود بالیقین واحد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اسی مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے

ع ۲۰

اگر ہوں تو ایک ہی شئے کے وجود میں دو مؤثروں کا تاثیر کرنا لازم آئیگا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مفتقر ہونے کو کیونکہ علت جب مستقلہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور دونوں کو علت مستقلہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئیگا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین مجتمع ہوگئیں اور یہ محال ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شئے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شئے ایک ہی حال میں موجود و معدوم دونوں ہوگی یا دونوں نہ ہوگی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود ہی ہوگی یا معدوم ایک ہی بات ہوگی اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا الٰہ نہ رہا اور اگر معدوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا الٰہ نہ رہا لہٰذا ثابت ہوگیا کہ الٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں ۲۹۳ یہ روز قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے ۲۹۴ یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں اُن کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں یا باہمی موافقت کے عہد ۲۹۵ یعنی اللہ تعالٰی ان کے بُرے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہوگی کہ انہوں نے یہ کام کیوں کیے تھے

ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے پھر وہ مساکن و منازل مؤمنین کو دیئے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہوگی
ف۲۹۶ یہ آیت اُن اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحار وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو

أَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا
یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ
مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ
کے اتارے پر چلو ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ
كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ
ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں کی کہاوت
كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ
اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے ف۲۹۹
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا
بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾
ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف۳۰۱
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ
اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار ف۳۰۲ اور خون ف۳۰۳ اور سور کا گوشت ف۳۰۴ اور وہ جانور جو
بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ف۳۰۵ تو جو ناچار ہو ف۳۰۶ نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو
إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ جو چھپاتے ہیں ف۳۰۷ اللہ کی اتاری کتاب
الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي
اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ف۳۰۸ وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی

حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوۃ کردے حضور نے فرمایا اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مستجاب الدعوۃ ہو جاؤ گے اُس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے (تفسیر ابن کثیر)۔

ف۲۹۷ توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔

ف۲۹۸ جب باپ دادا دین کے اُمور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔

ف۲۹۹ یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دل نشین کر کے ارشاد فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

ف۳۰۰ یہ اس لیے کہ وہ حق بات سن کر منتفع نہ ہوئے کلام حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔

ف۳۰۱ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔

ف۳۰۲ جو حلال جانور بغیر ذبح کیے مر جائے یا اس کو طریق شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اُسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اس کے بال سینگ ہڈی پٹھے سُم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مسئلہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا ف۳۰۴ مسئلہ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا ف۳۰۵ مسئلہ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے مسئلہ اور اگر نام خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا تو مکروہ ہے مسئلہ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیاء کے لیے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں (تفسیر احمدی) ف۳۰۶ مضطر وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوف جان ہو خواہ تو شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔

ف۳۰۷ شانِ نزول یہود کے علماء و رؤسا جو اُمید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور اُن کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہے گی اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت اور آپ کے وقت نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی مسئلہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ

بھرتے ہیں ف۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے یہ اس لیے کہ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ

اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اُتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ف۳۱۰

لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

وہ ضرور پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

مغرب کی طرف کرو ف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال

ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِيْنَ

دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور

وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

گردنیں چھوڑانے میں ف۳۱۳ اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ

جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت

ف۳۰۸ یعنی دنیا کے حقیر نفع کیلئے اخفاء حق کرتے ہیں

ف۳۰۹ کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مال حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے اُنہیں آتش جہنم میں پہنچائے گا۔

ف۳۱۰ شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط تاویلیں کیں بعض نے تحریفیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور ان کا اختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے بعض سحر بعض کہانت۔

ف۳۱۱ شانِ نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے

ع ۲۱ / ۵

بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاریٰ نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرما دیا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہو گیا (مدارک) مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مؤمنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کے ساتھ رب قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔

ف۳۱۲ اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی و قیوم علیم حکیم سمیع بصیر غنی قدیر ازلی ابدی واحد لاشریک لہ ہے دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہو گا اعمال کی جزا دی جائے گی مقبولانِ حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے پل صراط پر گزر ہو گا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں تیسرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اُن کی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام چوتھے کتب الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داؤد پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئیں اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تیس حضرت ادریس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں اُن کی صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں نبیین بصیغۂ جمع مذکر سالم ذکر فرمایا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیسا کہ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا الآیۃ سے ثابت ہے۔ ایمان مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ مَا جَآءَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں اللہ پر ایمان لایا

اوران تمام امور پر جو سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے (تفسیر احمدی) ف۳۱۳ ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا اسکے چھ مصرف ذکر کئے گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان تھا **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہوکر دے (کذا فی حدیث عن ابی ہریرۃ) **مسئلہ** حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا ایک صلہ رحم کا (نسائی شریف) ف۳۱۴ **شان نزول** یہ آیت اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور ایک کے بدلے دو کو قتل کریگا زمانہ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی کے عادی تھے عہد اسلام میں

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

تم پر فرض ہے ف۳۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۳۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ

ف۳۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے ف۳۱۸ اس کے لیے

اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو ف۳۱۹ کہ تم کہیں

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال

خَیْرَا ۚۖ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور ف۳۲۰

عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ

یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ف۳۲۱ اس کا گناہ

عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾ؕ فَمَنْ خَافَ

انہیں بدلنے والوں پر ہے ف۳۲۲ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا

یہ حالت حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے قرآن کریم میں قصاص کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں آیت کے اول میں قصاص کے وجوب کا بیان ہے ف۳۱۵ اس سے ہر قاتل عمد پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو مسلمان کو یا کافر کو مرد کو یا عورت کو کیونکہ قتلٰی جو قتیل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے ہاں جس کو دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائیگا (احکام القرآن)۔

ف۳۱۶ اس آیت میں بتایا گیا کہ جو قتل کریگا وہی قتل کیا جائیگا خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اور اہل جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اکتفا نہ کرتے اس کو منع فرمایا گیا۔

ف۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولی مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر اولیاء مقتول تقاضا کرنے میں نیک روش اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال کا بیان ہے (تفسیر احمدی) **مسئلہ** ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہیگا (جمل) **مسئلہ** اگر مقتول کے تمام اولیاء قصاص معاف کردیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا **مسئلہ** اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے (تفسیر احمدی) **مسئلہ** ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل گرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں ف۳۱۸ یعنی بدستور جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے ف۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی ف۳۲۰ یعنی موافق دستور شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے **مسئلہ** ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر وارث کے لئے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترک وصیت سے افضل ہے (تفسیر احمدی) ف۳۲۱ خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں اگر وہ وصیت موافق شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔

ف۳۲۲ اور دوسرے خواہ وہ موصی ہوں یا موصیٰ لہٗ بری ہیں کہ وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی موصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصیٰ لہٗ یا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لئے باطل کو بدلا ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقت وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلاف شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے ف۳۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت خورد و نوش و مجامعت ترک کرے (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شوال ۲ھ کو فرض کیے گئے (درمختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں زمانہ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔

مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ

کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۳۲۳

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ف۳۲۴ تم پر روزے فرض

الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۲۵

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

گنتی کے دن ہیں ف۳۲۶ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو ف۳۲۷

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ

تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک

مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ

مسکین کا کھانا ف۳۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۳۲۹ تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ

لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ف۳۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

ف۳۳۱ لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى

میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ

ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر

ف۳۲۵ اور تم گناہوں سے بچو کیونکہ یہ کسر نفس کا سبب اور متقین کا شعار ہے۔

ع ۲۲

ف۳۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ

ف۳۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایام منہیہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، دونوں عیدین اور ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ **مسئلہ** مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ **مسئلہ** جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے **مسئلہ** حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے **مسئلہ** جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

ف۳۲۸ **مسئلہ** جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہو اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو چھیتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے **مسئلہ** اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ **مسئلہ** اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے ف۳۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے ف۳۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے ف۳۳۱ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم میں نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم تمام رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے یہ نزول تئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

ف۳۳۲ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو
ف۳۳۳ اسمیں طالبان حق کی طلب مولیٰ کا بیان ہے جنھوں نے عشق الٰہی پر اپنے حوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انھیں قرب و وصال کے مژدہ سے شادکام فرمایا **شان نزول** ایک جماعت صحابہ نے جذبۂ عشق الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے اس پر نوید قرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دور والے سے دوری رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں منازل قرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے ؎ دوست نزدیک تر از من بمن ست ؛ وین عجب تر کہ من از وے دورم

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ
نے تمھیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں
اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ
ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انھیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان
لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی
لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے
نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ
حلال ہوا ف۳۳۵ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ
اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ
تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا
فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
ف۳۳۶ تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ
ف۳۳۹ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو
الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ
پھٹ کر ف۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۱ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم
عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ
مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی

ف۳۳۴ دعا عرض حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر لبیک عبدی فرماتا ہے مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اسکے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اسکی حاجت روائی میں اسلیئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے اسی لیئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے **مسئلہ:** ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔

ف۳۳۵ **شان نزول** شرائع سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشاء تک حلال تھا بعد نماز عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں یہ حکم زمانۂ اقدس تک باقی تھا بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی انمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور دربارگاہ رسالت میں عرض حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی اور بیان کر دیا گیا کہ آئندہ کیلئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا۔

ف۳۳۶ اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبل اباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اسکی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرما دی گئی ف۳۳۷ یہ امر اباحت کے لیے ہے کہ اب وہ ممانعت اٹھا دی گئی اور لیالی رمضان میں مباشرت مباح کر دی گئی ف۳۳۸ اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیئے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت موافق حکم شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوز نہ ہو (تفسیر احمدی) ایک قول یہ بھی ہے کہ جو اللہ نے لکھا اسکو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرت عبادت اور بیدار رہ کر شب قدر کی جستجو کرنا ف۳۳۹ یہ آیت صرمہ بن قیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالت روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کر کے انھیں بیدار کیا انھوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس زمانہ میں سو جانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آ گئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب کھانا پینا مباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انابت و رجوع کے باعث قربت حلال ہوئی ف۳۴۰ رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کھانا پینا

رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ
غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے ف۳۴۱ اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا
ہے کہ بحالت روزہ خورونوش و مجامعت میں سے ہر ایک کے ارتکاب سے کفارہ لازم ہوجاتا ہے (مدارک) مسئلہ علماء نے اس آیت کو صوم وصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔
ف۳۴۲ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے مسئلہ مردوں کے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ
بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور آپس میں ایک دوسرے کا
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ
ناجائز طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں ف۳۴۴
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا
تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶ گھروں
الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ
میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں
مِنْ اَبْوَابِهَا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
دروازوں سے آؤ ف۳۴۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو
اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
ف۳۴۸ ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰ اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ
بڑھنے والوں کو اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور انہیں نکال دو ف۳۵۲
مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ
جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳ اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵ اور اگر تم سے لڑیں

اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے مسئلہ
معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے مسئلہ
عورتوں کا اعتکاف انکے گھروں میں جائز ہے
مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے
جسمیں جماعت قائم ہو مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے
ف۳۴۳ اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا
حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے
یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا ۲۳
حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی ع
گواہی یا چغلخوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے ۷
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے
لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اسکو حکام تک لے جانا
ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے
دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا
رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام رس لوگ ہیں
وہ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں حدیث
شریف میں مسلمان کو ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی
ہے ف۳۴۴ شان نزول یہ آیت حضرت معاذ
بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل
ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے ابتداء میں
بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے
یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے پھر گھٹنے لگتا
ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک
ہوجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے
مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا
تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود
چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔
ف۳۴۵ چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان
فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں
کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں

زراعت تجارت لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں
کیونکہ اول میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے
کہ مہینہ ختم پر ہے پھر اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک و ہر زبان کے لوگ
پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں ف۳۴۶ شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اسکے دروازہ سے داخل نہ ہوتے اگر ضرورت
ہوتی تو پچھیت توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۴۷ خواہ حالت احرام ہو یا غیر احرام ف۳۴۸ ۶ھ میں صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصد عمرہ مکہ
مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سال آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روز مکہ مکرمہ خالی کردیا جائے گا چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا کیلئے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفائے عہد نہ کریں گے اور حرم مکہ میں شہر حرام یعنی ماہ ذی القعدہ میں جنگ کریں گے اور مسلمان بحالت احرام ہیں اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانۂ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہ حرام میں نہ حالت احرام میں تو انہیں تردد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۴۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی ابتدا کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اعزاز کیلئے لڑو یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ ابتدا کریں یا نہ کریں یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں اُن سے لڑو اس صورت میں ضعیف بوڑھے بچے مجنون اپاہج اندھے بیمار عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
تو انہیں قتل کرو ف۳۵۶ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں ف۳۵۷ تو بے شک اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۳۵۸ تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ
ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۳۵۹ جو تم
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪
پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ
میں خرچ کرو ف۳۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۳۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ
بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو ف۳۶۲ پھر اگر
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
تم روکے جاؤ ف۳۶۳ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے ف۳۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ
جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۳۶۵ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے

ف۳۵۰ جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو یا جن سے تم نے عہد کیا ہو یا بغیر دعوت کے جنگ کرو کیونکہ طریقہ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں (تفسیر احمدی)۔

ف۳۵۱ خواہ حرم ہو یا غیر حرم۔

ف۳۵۲ مکہ مکرمہ سے۔

ف۳۵۳ سال گزشتہ چنانچہ بروز فتح مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔

ف۳۵۴ فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا۔

ف۳۵۵ کیونکہ یہ حرمت حرم کے خلاف ہے۔

ف۳۵۶ کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی

ف۳۵۷ قتل و شرک سے۔

ف۳۵۸ کفر و باطل پرستی سے۔

ف۳۵۹ جب گزشتہ سال ذی قعدہ ۶ھ میں مشرکین عرب نے ماہ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی اُن سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے توفیق الٰہی سے ۷ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں موقع ملا کہ تم عمرۂ قضا کو ادا کرو

ف۳۶۰ اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور نیکیاں

ف۳۶۱ راہ خدا میں انفاق کا ترک بھی سبب ہلاک ہے اور اسراف بیجا بھی اور اس طرح اور چیز بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتّٰی کہ بے ہتھیار میدان جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا مسئلہ علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے ف۳۶۲ اور ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لئے بے سستی و نقصان کامل کرو حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اس کے لئے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے مسئلہ حج بقول راجح ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں احرام وقوف عرفہ طواف زیارت حج کے واجبات مزدلفہ میں وقوف صفا و مروہ کے درمیان سعی رمی جمار اور آفاقی کے لئے طواف رجوع اور حلق یا تقصیر عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہے حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) افراد بالحج وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے (۲) افراد بالعمرہ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لئے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ
سر میں کچھ تکلیف ہے ف۳۶۶ تو بدلہ دے روزے ف۳۶۷ یا خیرات ف۳۶۸ یا قربانی
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ف۳۶۹ اس پر قربانی ہے
مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ
جیسی میسر آئے ف۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے ف۳۷۱ اور
سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے
اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ف۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے ف۳۷۳ تو جو ان میں حج کی نیت کرے
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا
ف۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ف۳۷۵ حج کے وقت تک اور تم جو
مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَ
بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے ف۳۷۶ اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ف۳۷۷ اور
اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱

ع ۲۴ ۸

حج وعمرہ کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو قِران یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج وعمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اسکے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے (مسکین وفتح) مسئلہ اس آیت سے علماء نے قران ثابت کیا ہے ف۳۶۳ حج یا عمرہ سے بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور محرم ہو جانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم احرام سے باہر آجاؤ۔

ف۳۶۴ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے۔

ف۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔

ف۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لئے مجبور ہو اور سر منڈالے۔

ف۳۶۷ تین دن کے۔

ف۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لئے پونے دو سیر گیہوں۔

ف۳۶۹ یعنی تمتع کرے۔

ف۳۷۰ یہ قربانی تمتع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تمتع کرنیوالا فقیر ہو عید اضحی کی قربانی نہیں جو فقیر ومسافر پر واجب نہیں ہوتی۔

ف۳۷۱ یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کرکے بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ ذی الحجہ کو رکھے

ف۳۷۲ مسئلہ اہل مکہ کیلئے نہ تمتع ہے نہ قران اور حدود مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں ذوالحلیفہ ذات عرق جحفہ قرن یلملم ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے ذات عرق اہل عراق کے لئے جحفہ اہل شام کے لئے قرن اہل نجد کے لئے یلملم اہل یمن کے لئے۔

ف۳۷۳ شوال ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی حج کے افعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔

ف۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم وواجب کرے احرام باندھکر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی چلا کر اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے ف۳۷۵ رفث جماع یا عورتوں کے سامنے ذکر جماع یا کلام فحش کرنا ہے نکاح اسمیں داخل نہیں مسئلہ محرم یا محرمہ کا نکاح جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔ فسوق سے معاصی وسیات اور جدال سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ ف۳۷۶ بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقویٰ اور بجائے جدال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو ف۳۷۷ شان نزول بعض یمنی حج کیلئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچکر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب وخیانت کے مرتکب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لیکر چلو اوروں پر بار نہ ڈالو سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ لو جس طرح دنیوی سفر کے لئے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لئے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے ف۳۷۸ یعنی عقل کا مقتضا خوف الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے ف۳۷۹ شان نزول بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے۔

عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ
مشعر حرام کے پاس ف۳۸۲ اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے
قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ
تم بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ
وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيۡتُمۡ
پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام
مَّنَاسِكَكُمۡ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِكۡرًا ؕ فَمِنَ
پورے کرچکو ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ اس سے زیادہ اور
النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ
کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ
خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى
نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں
الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓٮِٕكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا
آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف۳۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ
كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ
ہے ف۳۸۸ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف۳۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں ف۳۹۰
فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثۡمَ
تو جلدی کرکے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں
عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾
پرہیزگار کے لیے ف۳۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

ف۳۸۰ عرفات ایک مقام کا نام ہے جو موقف ہے ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم و حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لیے اس دن کا نام عرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لیے اس دن کا نام عرفہ ہے **مسئلہ** عرفات میں وقوف فرض ہے کیونکہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں ف۳۸۱ تلبیہ و تہلیل و تکبیر و ثنا و دعا کے ساتھ یا نماز مغرب و عشاء کے ساتھ ف۳۸۲ مشعر حرام جبل قزح ہے جس پر امام وقوف کرتا ہے **مسئلہ** وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ موقف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے ف۳۸۳ طریق ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے ف۳۸۴ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔

ف۳۸۵ طریق حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے اسی روز منیٰ سے عرفات آئے بعد زوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کرکے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے اس جمع کیلئے امام اعظم ضروری ہے اگر امام اعظم نہ ہو یا گمراہ بد مذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبل قزح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اول وقت اندھیرے میں پڑھے وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطن عرنہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے جب صبح خوب روشن ہو تو روز نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی ۷ مرتبہ رمی کرے پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کتروائے پھر ایام نحر میں سے کسی دن طواف زیارت کرے پھر منیٰ آکر تین روز اقامت کرے اور گیارھویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اسکے بعد ہے پھر جمرۂ عقبہ ہر ایک کی سات سات مرتبہ پھر اگلے روز ایسا ہی کرے پھر اگلے روز ایسا ہی پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے (تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے)

ف۳۸۶ زمانہ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اسکے ذوق شوق کے ساتھ ذکر الٰہی کرو **مسئلہ** اس آیت سے ذکر جہر و ذکر جماعت ثابت ہوتا ف۳۸۷ دعا کرنیوالوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلب دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہیں دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں **مسئلہ** مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کیلئے اسلیے اسکی یہ دعا بھی امور دین سے ہے ف۳۸۸ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ف۳۸۹ عنقریب قیامت قائم کرکے بندوں کا حساب فرمائیگا تو چاہیئے کہ بندے ذکر و دعا و طاعت میں جلدی کریں (مدارک و خازن) ف۳۹۰ ان دنوں سے ایام تشریق اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور رمی جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے ف۳۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنیوالوں کو گنہگار بتاتے تھے بعض رہ جانے والے کو قرآن پاک نے بیان فرمادیا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یُشْهِدُ

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر

اللّٰهَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی

اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین

فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا

میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ

یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ

کی ف۳۹۳ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ف۳۹۴

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ یٰۤاَیُّهَا

اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ف۳۹۵ اور شیطان کے قدموں پر

الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

نہ چلو ف۳۹۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کہ تمہارے

جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ

ہیں ف۳۹۸ مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور

ف۳۹۲ **شانِ نزول**: یہ اور اس سے اگلی آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت لجاجت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا اور در پردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور اُن کی کھیتی کو آگ لگا دی۔

ف۳۹۳ گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی طرف التفات نہ کرنا مراد ہے (خازن)۔

ف۳۹۴ **شانِ نزول**: حضرت صہیب بن سنان رومی مکۂ مکرمہ سے ہجرت کر کے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہو جائے گا اگر تم میرا مال چاہو جو مکۂ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتا دوں تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتا دیا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جاں فروشی بڑی نافع تجارت ہے۔

ف۳۹۵ **شانِ نزول**: اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی کے بعض احکام پر قائم رہے شنبہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعت موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) ف۳۹۶ اس کی وساوس و شبہات میں نہ آؤ ف۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ف۳۹۸ ملت اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ف۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں۔

قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

کام ہو چکے اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں ف۴۰۰ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۴۰۱

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے کافروں کی نگاہ میں

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۴۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں ف۴۰۳ اور ڈر والے ان سے

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

اوپر ہوں گے قیامت کے دن ف۴۰۴ اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

لوگ ایک دین پر تھے ف۴۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ف۴۰۶

وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور ڈر سناتے ف۴۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۴۰۸ کہ وہ لوگوں میں

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف۴۰۹

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے ف۴۱۰ آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

والوں کو وہ حق بات سوجھادی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ

ف۴۰۰ کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو ان کے صدق نبوت کی دلیل بنایا ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا۔

ف۴۰۱ اللہ کی نعمت سے آیات الٰہیہ مراد ہیں جو سبب رشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور حضور کی نبوت و رسالت کا بیان ہے یہود و نصاریٰ کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے۔

۲۵ ع ۱۴ ۹

ف۴۰۲ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔

ف۴۰۳ اور سامان دنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود و عمار بن یاسر و صہیب و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخر کرتے تھے اور دولت دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔

ف۴۰۴ یعنی ایماندار روز قیامت جنات عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار۔

ف۴۰۵ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہد نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں (خازن)۔

ف۴۰۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی (مدارک و خازن)۔

ف۴۰۷ کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا (خازن)

ف۴۰۸ جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت حضرت داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن

ف۴۰۹ یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان و کفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود و نصاریٰ سے واقع ہوا (خازن)۔

ف۴۱۰ یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی ف۴۱۱ پہنچی انھیں
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف۴۱۲ اور اس کے ساتھ کے
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد ف۴۱۳ سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
ف۴۱۴ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
کرو ف۴۱۵ بیشک اللہ اسے جانتا ہے ف۴۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا
ناگوار ہے ف۴۱۷ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات
شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۴۱۸ تم سے پوچھتے ہیں
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم ف۴۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۴۲۰ اور اللہ

ف۴۱۱ اور جیسی سختیاں ان پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں **شانِ نزول** یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انھیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں بخاری شریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایۂ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے ہماری کیوں مدد نہیں کرتے فرمایا تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے اُن کے گوشت نوچے جاتے تھے اور ان میں کی کوئی مصیبت انھیں اُن کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔

ف۴۱۲ یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور اُن کے فرمانبردار مومن بھی طلبِ مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اصحاب بھی لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت و بلا ان کے حال کو متغیر نہ کر سکی

ف۴۱۳ اس کے جواب میں انھیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا۔

ع ۲۶ ۶ ۱۰

ف۴۱۴ **شانِ نزول** یہ آیت عمرو بن جموح کے جواب میں نازل ہوئی جو بڑے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انھوں نے حضور سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں اس آیت میں انھیں بتا دیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اسکے یہ ہیں **مسئلہ** آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ) ف۴۱۵ یہ ہر نیکی کو عام ہے انفاق ہو یا اور کچھ اور باقی مصارف بھی اس میں آ گئے۔

ف۴۱۶ اسکی جزا عطا فرمائیگا ف۴۱۷ **مسئلہ** جہاد فرض ہے جب اسکے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ ف۴۱۸ کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے تو تم پر لازم ہے کہ حکمِ الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو ف۴۱۹ **شانِ نزول** سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا انکا خیال تھا کہ وہ روز جمادی الاخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اسکے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۲۰ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انھیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی انکے نزدیک وہ دن ماہِ حرام رجب کا نہ تھا **مسئلہ** ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیہ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔

ف۴۲۱ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو سال حدیبیہ کعبہ معظمہ سے روکا اور آپکے زمانۂ قیام مکہ معظمہ میں آپکو اور آپکے صحابہ کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی
ف۴۲۲ یعنی مشرکین کا کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجد حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں ف۴۲۳ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح
نہیں اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذر معقول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں ف۴۲۴ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اسکے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ

کو نکال دینا ف۴۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۴۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۴۲۳ اور

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ

ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۴۲۴ اور تم میں

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت

اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

گیا دنیا میں اور آخرت میں ف۴۲۵ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اس میں ہمیشہ رہنا وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ

مہربان ہے ف۴۲۵ الف تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ

اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ف۴۲۶ تم سے پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

کیا خرچ کریں ف۴۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ف۴۲۸ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان

ان سے ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی سعی کرتے رہیں گے اِنِ اسْتَطَاعُوْا سے مستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہٖ تعالٰی وہ اپنی اس مراد میں ناکام رہیں گے۔

ف۴۲۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثنا و امداد جائز نہیں (روح البیان وغیرہ) ف۴۲۵ شان نزول الف۔ عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے انکی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لئے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اسکا کچھ ثواب بھی نہ ملیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انکا عمل جہاد مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوار رحمت الٰہی رہنا چاہیئے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی (خازن) مسئلہ يَرْجُوْنَ سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الٰہی ہے۔

ف۴۲۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے رزقنا اللہ تعالٰی اتباعھم شراب ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا

گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اسکی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور
گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین
نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالٰی کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ کہ میں نے
شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اسکی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی
کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اسکو بے غیرتی سمجھتا تھا چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اسکو کمینہ پن خیال کرتا تھا مسئلہ
شطرنج تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں (روح البیان) ف۴۲۷ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ

سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۴۲۸ یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو، ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لیکر باقی سب راہ خدا میں تصدق کر دیتے تھے یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہوگیا۔

ف۴۲۹ کہ جتنا تمہاری دنیوی ضرورت کے لیئے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفع آخرت کے لیے خیرات کر دو (خازن) ف۴۳۰ کہ ان کے اموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے **شان نزول** آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور انکا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لیئے پکایا اور اس

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ

فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو ف۴۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے

الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ

ہیں ف۴۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ

اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ

بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں ف۴۳۱

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے ف۴۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف۴۳۳ اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ف۴۳۴ اور اللہ جنت اور

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ وَيَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ

نصیحت مانیں اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم ف۴۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور اُن سے نزدیکی نہ کرو جب تک

میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہوگیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا یہ صورتیں دیکھکر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اسکا کھانا اسکے اولیا اپنے کھانے کے ساتھ ملائیں تو اسکا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لیئے ملانے کی اجازت دی گئی۔

ف۴۳۱ **شان نزول** حضرت مرثد غنوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپکے پاس آئی اور طالب وصال ہوئی آپ نے بخوف الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی) بعض علما نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا مدعی ہو (خازن)۔

ع ۲۷ ۵ ۱۱

ف۴۳۲ **شان نزول** ایک روز حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے خوب وضو کرتی اور نماز پڑھتی ہے حضور نے فرمایا وہ مؤمنہ ہے آپ نے عرض کیا تو اسکی قسم جس نے آپکو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں اسکو آزاد کر کے اسکے ساتھ نکاح کرونگا اور آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مشرکہ حرہ عورت تمہارے لیئے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے اس پر نازل ہوا وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو ف۴۳۳ یہ عورت کے اولیاء کو خطاب ہے **مسئلہ** مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔

ف۴۳۴ تو ان سے اجتناب ضروری اور انکے ساتھ دوستی و قرابت ناروا ف۴۳۵ **شان نزول** عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ انکی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اسکے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور افراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔

يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ

پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو اُن کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاؤُكُمْ

بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو ف۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ف۴۳۷

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَ

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو ف۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں

تُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَّا يُؤَاخِذُكُمُ

صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا

اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ

ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے

قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ

ف۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی

تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقَاتُ

اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے ف۴۴۰ اور طلاق والیاں

ف۴۳۶ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاءِ شہوت کا ف۴۳۷ یعنی اعمال صالحہ یا جماع سے قبل بسم اللہ پڑھنا ف۴۳۸ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اس لئے یہ کام کرہی نہیں سکتا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھائے تو اس کو چاہیئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیئے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے مسئلہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

ف۴۳۹ مسئلہ قسم تین طرح کی ہوتی ہے لغو غموس منعقدہ لغو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کرکے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

ف۴۴۰ شان نزول زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جاتے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھالیتے تھے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کرلیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لئے چار مہینے کی مدت معین فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لئے یا غیر معین مدت کے لئے ترک صحبت کی قسم کھالے جس کو ایلا کہتے ہیں تو اس کے لئے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لئے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاق بائن واقع ہوگئی مسئلہ اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے (تفسیر احمدی)۔

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ف۴۴۱ اور اُنھیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۴۲ اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں ف۴۴۳
الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ
اور اُن کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں ف۴۴۴
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ
اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے موافق ف۴۴۵ اور مردوں کو ان پر فضیلت
دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ
ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۴۶ دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے
اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
ف۴۴۷ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۴۸ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۴۹ اس میں سے کچھ واپس لو
شَیْـًٔا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا
ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ
ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
حدیں ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی
ظالم ہیں پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک

ف۴۴۱ اس آیت میں مطلقہ عورتوں کی عدت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ مَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ میں ارشاد ہے اور جن عورتوں کو خرد سالی یا کبرسنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہوں ان کی عدت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدت و طلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدت تین حیض ہے۔

ف۴۴۲ وہ حمل ہو یا خون حیض کیونکہ اس کے چھپانے سے رجعت اور ولد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔

ف۴۴۳ یعنی یہی مقتضائے ایمانداری ہے

ف۴۴۴ یعنی طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رسانی کا قصد کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لئے کرتے تھے۔

۲۸ ع ۷ ۱۴

ف۴۴۵ یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔

ف۴۴۶ یعنی طلاق رجعی **شان نزول** ایک عورت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رجعت کرتا رہیگا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دیگا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ طلاق رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں۔

ف۴۴۷ رجعت کرکے۔

ف۴۴۸ اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدت گزر کر عورت بائنہ ہو جائے۔

ف۴۴۹ یعنی مہر ف۴۵۰ طلاق دیتے وقت ف۴۵۱ جو حقوق زوجین کے متعلق ہیں ف۴۵۲ یعنی طلاق حاصل کرے **شان نزول** یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت بن قیس ابن شماس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں جمیلہ نے اس کو منظور کیا ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں **مسئلہ** خلع طلاق بائن ہوتا ہے **مسئلہ** خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے **مسئلہ** اگر جدائی کی طلبگار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ
دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۴۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۴۵۴
اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے ف۴۵۵ تو اس وقت تک یا
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بھلائی کے ساتھ روک لو ف۴۵۶ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو ف۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا
بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۴۵۸ اور
تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ
اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو ف۴۵۹ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے ف۴۶۰ اور وہ جو
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا
تم پر کتاب اور حکمت ف۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
پوری ہوجائے ف۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ف۴۶۴ جبکہ آپس
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
میں موافق شرع رضامند ہوجائیں ف۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے

ف۴۵۳ مسئلہ: تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہوجاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہوسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزرے۔

ف۴۵۴ دوبارہ نکاح کرلیں۔

ف۴۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو۔

شان نزول: یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی رجعت کرلیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے۔

ف۴۵۶ یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو۔

ف۴۵۷ اور عدت گزر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہوجائیں۔

ف۴۵۸ کہ حکم الٰہی کی مخالفت کرکے گنہگار ہوتا ہے۔

ف۴۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو۔

ف۴۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

ف۴۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام قرآن و سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔

ع ۲۹ ۳ ۱۳

ف۴۶۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔

ف۴۶۳ یعنی ان کی عدت گزر چکے

ف۴۶۴ جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے۔

ف۴۶۵ اپنے کفو میں مہر مثل پر کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراض و تعرض کا حق رکھتے ہیں۔

شان نزول: معقل بن یسار مزنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری شریف)

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو ف۴۶۶ پورے دو برس
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ
اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷ اور جس کا بچہ ہے ف۴۶۸
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَاۚ
اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائیگا مگر اسکے مقدور بھر
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖۗ وَعَلَى
ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ
والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں
تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِؕ
دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جبکہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں

ف۴۶۶ بیان طلاق کے بعد یہ سوال طبعاً سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا اس لئے یہ قرین حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو احکام ہیں وہ اس موقعہ پر بیان فرما دیئے جائیں لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ)

ف۴۶۷ یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی خازن وغیرہ)۔

ف۴۶۸ یعنی والد۔ اس انداز بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

ف۴۶۹ مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لئے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لئے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر باجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا (تفسیر احمدی و مدارک) المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے ف۴۷۰ یعنی اس کو اس کے خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے ف۴۷۱ زیادہ اجرت طلب کرکے ف۴۷۲ ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کرلینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہونچے۔

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں ف۴۷۳

فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾

اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو

أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن

یا اپنے دل میں چھپا رکھو ف۴۷۴ اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں

لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے

مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾

دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ

تم پر کچھ مطالبہ نہیں ف۴۷۷ تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا

تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ

کوئی مہر مقرر کر لیا ہو ف۴۷۸ اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾

لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰

ف۴۷۳ حاملہ کی عدت تو وضع حمل ہے جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس عدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمین کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے اور جو طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔

ف۴۷۴ یعنی عدت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔

ف۴۷۵ اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لئے تمہارے واسطے تعریض مباح کی گئی۔

ف۴۷۶ یعنی عدت گزر چکے۔

ف۴۷۷ مہر کا۔

ع ۳۰ ۱۴

ف۴۷۸ شان نزول یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں ہاتھ لگانے سے مجامعت مراد ہے اور خلوت صحیحہ اسی کے حکم میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعد دخول مہر مثل لازم ہو جائے گا۔

ف۴۷۹ تین کپڑوں کا ایک جوڑا ف۴۸۰ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبل دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا ہر مطلقہ کے لئے مستحب ہے (مدارک)

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور اُن کے لئے کچھ مہر مقرر

لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا

کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱

الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَ

یا وہ زیادہ دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾

آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾

نگہبانی کرو سب نمازوں کی ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا

پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور

يَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ

بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے ف۴۸۹

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا

مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کیلئے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے

ف۴۸۱ اپنے اس نصف میں سے۔

ف۴۸۲ نصف سے جو اس صورت میں واجب ہے۔

ف۴۸۳ یعنی شوہر۔

ف۴۸۴ اس میں حسن سلوک و مکارم اخلاق کی ترغیب ہے۔

ف۴۸۵ یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں۔

ف۴۸۶ حضرت امام ابو حنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ف۴۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔

ف۴۸۸ اپنے اقارب کو۔

ف۴۸۹ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدت تو یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا لہذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔

ف۴۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکم الٰہی سب وہیں مر گئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انھیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہیئے ف۴۹۱ اور موت سے بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ ۳۱ ع ۷ ۱۵

پرہیزگاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو اے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ

محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انھیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انھیں زندہ فرمادیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

اکثر لوگ ناشکرے ہیں ف۴۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۴۹۱ اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔ ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ف۴۹۲

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ

تو اللہ اس کے لیے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشایش کرتا ہے ف۴۹۳ اور تمہیں

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ نصف

اسی کی طرف پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ف۴۹۴

اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ

جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کردو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے

هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا

فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں

لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ

کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور

ف۴۹۲ یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائیگا اور بہت زیادہ پائیگا۔

ف۴۹۳ جس کے لیئے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیئے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنیوالے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔

ف۴۹۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انھوں نے عہد الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بدافعالی انتہا کو پہنچی ان پر قوم جالوت مسلط ہوئی جس کو عمالقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انھوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے آدمی گرفتار کیئے طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندان نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انھیں علم توریت حاصل کرنیکے لیئے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا شمویل کہکر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہدیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریلؑ نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہو گئے اور انھوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انھوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیئے ایک بادشاہ قائم کیجیئے (خازن وغیرہ)۔

ف۴۹۵ کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) ف۴۹۶ جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔
ف۴۹۷ طالوت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپکا نام طول قامت کی وجہ سے طالوت ہے حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (خازن وجمل)۔

أَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ
اپنی اولاد سے ف۴۹۵ تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور
اللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ۝٢٤٦ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے
لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ؕ قَالُوٓا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ
طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸ اور ہم اس سے
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹ فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ
ف۵۰۰ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝٢٤٧ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ
دے ف۵۰۲ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی
أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی
اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ
چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے
إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝٢٤٨ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۙ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ
اگر ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ف۵۰۵ بولا بیشک اللہ
مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے

ف۴۹۸ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں
ف۴۹۹ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحب مال ہونا چاہیے
ف۵۰۰ یعنی سلطنت وراثۃً نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی پر ہے اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثۃً ہے
ف۵۰۱ یعنی نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں علم و قوت سلطنت کیلئے بڑے معین ہیں اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے۔
ف۵۰۲ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔
ف۵۰۳ جسے چاہے غنی کر دے اور وسعت مال عطا فرما دے اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کیلئے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے (خازن و مدارک)
ف۵۰۴ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں انکے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپکے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا

ع ۳۲ / ۱۶ / ۶

حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اسمیں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور آپکے کپڑے اور آپکی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور انکی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپکے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھکر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اسکی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انکی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اسکو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اسکی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے انکی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت انکی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھکر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اسکو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کیلئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھکر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لیے

آمادہ ہوگئے کیونکہ تابوت پاکر انھیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کیے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے انکی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے فائدہ تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں ف۵۰۵ یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے۔
ف۵۰۶ یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدت تشنگی کے وقت جو اطاعت حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہیگا اور سختیوں کا مقابلہ کرسکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔

فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا

وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلّو اپنے ہاتھ سے لے لے ف۵۰۶ تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں

مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

نے ف۵۰۷ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت

الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا

نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا

اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ

کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

الصّٰبِرِیْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا

صابروں کے ساتھ ہے ف۵۰۸ پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے

صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ

بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو ف۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ف۵۱۰

عَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا ف۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ف۵۱۲

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾

تو ضرور زمین تباہ ہوجائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بیشک رسولوں میں ہو

ف۵۰۷ جنکی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلّو انکے اور انکے جانوروں کیلئے کافی ہوگیا اور ان کے قلب و ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گزر گئے اور جنھوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے ف۵۰۸ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے ف۵۰۹ حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اسکی قوت جسامت دیکھکر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہ زور عظیم الجثہ قدآور تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دونگا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہوگئے صف قتال قائم ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھکر مارا وہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو لاکر طالوت کے سامنے ڈال دیا تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کردیا ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت ہوئی (جمل وغیرہ) ف۵۱۰ حکمت سے نبوت مراد ہے ف۵۱۱ جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا ف۵۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے (خازن)۔

ف۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ما سبق میں اور خاص اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ میں فرمایا گیا ف۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں وصف نبوت میں سب شریک یکدگر ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے (خازن و مدارک) ف۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں (جمل) ف۵۱۶ وہ حضور پر نور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپکو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بیشمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا۔ درجوں بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی امت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا دوسری آیت میں فرمایا لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ کَآفَّةً اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی قرب خاص معراج آپ کو ملا علمی و عملی کمالات میں آپکو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپکو عطا ہوئے (مدارک جمل، خازن بیضاوی وغیرہ) ف۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا بیماروں کو تندرست کرنا مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ ف۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے ف۵۱۹ یعنی انبیاء کے معجزات ف۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہو جاتی ف۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور یہی خدا کی شان ہے ف۵۲۲ کہ انھوں نے زندگانی دنیا میں روز حاجت یعنی قیامت کے لیے کچھ نہ کیا ف۵۲۳ اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اسکی بہت فضیلتیں وارد ہیں ف۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا ف۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص و عیب سے پاک ف۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک ہے کہ جب سارا جہان اسکی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں پہاڑوں پتھروں درختوں جانوروں آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں ف۵۲۷ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
یہ ف۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ف۵۱۴ ان میں
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کسی سے اللہ نے کلام فرمایا ف۵۱۵ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا ف۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
کھلی نشانیاں دیں ف۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے اسکی مدد کی ف۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں
مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ف۵۱۹ ولیکن وہ مختلف ہو گئے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟
ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا ف۵۲۰ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا ع ۵
مگر اللہ جو چاہے کرے ف۵۲۱ اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ
دیے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ کافروں کے لیے دوستی اور
لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ف۵۲۲ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۵۲۳
اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ف۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ف۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
اور جو کچھ زمین میں ف۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ف۵۲۷ جانتا ہے

ہیں شفاعت کریں گے انھیں بتادیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی شفاعت نہیں کرسکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مؤمنین ہیں ف۵۲۸ یعنی ماقبل و ما بعد
یا امور دنیا و آخرت ف۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء و رسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ
رَّسُوْلٍ (خازن) ف۵۳۰ اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو فلک

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ف۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ
مگر جتنا وہ چاہے ف۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ف۵۳۰ اور

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵ لَاۤ اِكْرَاهَ فِى
اُسے بھاری نہیں اُنکی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ف۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں ف۵۳۲

الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے

وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ
اور اللہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا

لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵۶ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ
نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ
ف۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں - یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ
ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اُسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر

اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ
ف۵۳۵ کہ اللہ نے اُسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جبکہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷

البروج کے نام سے مشہور ہے ف۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے الٰہیت میں واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے تحیز و حلول سے منزہ اور تغیر اور فتور سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی ملک و ملکوت کا مالک اصول و فروع کا مُبدِع قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذون کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے تمام اشیاء کا جاننے والا جلی کا بھی اور خفی کا بھی کلی کا بھی اور جزئی کا بھی واسع الملک والقدرۃ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا ف۵۳۲ صفات الٰہیہ کے بعد لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ فرمانے میں یہ اشعار ہے کہ اب عاقل کے لیے قبول حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اول اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے ف۵۳۴ کفر و ضلالت کی ایمان و ہدایت کی روشنی اور ف۵۳۵ غرور و تکبر پر ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اُس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا اس کا نام نمرود بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے ایک خدا ناشناس

ع ۳۴ / ۲ — منزل ۱

کے لیے بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اُس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا جس نے اُس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ
رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے اس کے وجود سے بے خبر
رہنا کمال جہالت و سفاہت اور انتہائی بدنصیبی ہے یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور
شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی اختیار کی.

ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا اُن میں سے ایک کو قتل کیا ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا مارتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جلانا ہے یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت وحیات پیدا کرنا قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا عقلاً پر اسی سے ظاہر ہوگیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شان دعویٰ پیدا ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت وحیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور میں نہیں اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی تو اس سے سہل کام ہی کر دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے ف۵۳۹ یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعویٰ کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ

بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَؕ

پورب سے تو اس کو پچھم سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش اڑ گئے کافر کے

وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۚ(۲۵۸) اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ

اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اُس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر ف۵۴۰

وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَاۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

اور وہ ڈھئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت

مَوْتِهَاۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَؕ

کے بعد تو اللہ نے اُسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا

قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بُو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں

وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا

اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًاؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۲۵۹) وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ

کر سکتا ہے اور جب عرض کی ابراہیم نے ف۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائے گا

ف۵۴۰ بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں گزرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انھیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھیے کہ ویسا ہی ہے اس میں بُو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھیے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا تھا اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے ۔ وہ نابینا ہو گئی تھی آپ کے گھر کی باندی تھی اور اُس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے اُس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں انھیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی

آپ دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی وہ بینا ہوئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اُٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اُس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہوگئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اُس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہوگئی لوگ اُٹھے اور آپ کے پاس آگئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر

دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اُس کا جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جمل)۔

٣٥ ع ٣ ٣

ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر اُن پر دیواریں آپڑیں۔

ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جو ارجھا میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مُردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یارب مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور اُن کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ

فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ف۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵۴۴ فرمایا

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلا لے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

پر رکھ دے پھر انہیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶ اور جان رکھ کہ اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۴۷ اُس

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۴۸ ہر بال میں سو دانے ف۵۴۹

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ

اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۵۰ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں

مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

نہ تکلیف دیں ف۵۵۱ اُن کا نیگ اُن کے رب کے پاس ہے اور اُنھیں نہ کچھ اندیشہ ہو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ف۵۵۲ اس خیرات

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے

رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سُن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلت کی علامت کیا ہے انھوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالٰی آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دُعا کی (خازن) ف۵۴۳ اللہ تعالٰی عالم غیب وشہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان ویقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک وشبہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی وجمل وغیرہ) ف۵۴۴ اور انتظار کی بے چینی رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انھیں بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیئے اور اس مجموعہ کے کئی حصہ کیے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اُڑے اور ہر ہر جانور کے

اجزاء علٰحدہ علٰحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے سبحان اللہ ف۵۴۷ خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ابواب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفاخانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصال ثواب کے لئے تیجہ دسویں بیسویں چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے ف۵۴۸ اگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لئے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے یہ مضر ہے یہ درد کی دافع ہے ماں باپ نے پالا عالم نے گمراہی سے بچایا بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل ف۵۴۹ تو ایک دانہ کے سات سو دانہ ہو گئے اسی طرح راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے ف۵۵۰ شان نزول یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لئے اور نصف راہ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے ف۵۵۱ احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اس کو مکدر کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا مفلس تھا مجبور تھا نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا ف۵۵۲ یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ

ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ

کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ف۵۵۵

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں

الْكٰفِرِیْنَ (۲۶۴) وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے

اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۲۶۵) اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس ایک باغ ہو

نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ

کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے

كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَاۤ

پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتوان بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر

اپنا مال ریاکاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو ف۵۵۵ یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لئے نہ تھے ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر ف۵۵۷ یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے ف۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے ف۵۶۰ گرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لئے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب معاش کے قابل نہیں رہتا ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دار و مدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے

ف۵۶۴ وہ باغ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت و یاس کی کیا انتہا ہے یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدت حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالے ان اعمال کو نامقبول کردے اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کردے (مدارک و خازن)

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

ایک بگولا جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں

ع ۳۶ ۴

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

کہ کہیں تم دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا

کچھ دو ف۵۶۶ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا

الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا

ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی

فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا

الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ

ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰ اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور

وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ

فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے ف۵۷۲ جسے چاہے

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے

أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ

مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ف۵۷۳ یا منت مانو ف۵۷۴

نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِنْ

اللہ کو اس کی خبر ہے ف۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے
ف۵۶۶ مسئلہ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے (خازن و مدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو (تفسیر احمدی)
ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معاون وغیرہ
ف۵۶۸ شان نزول بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ
ف۵۶۹ کہ اگر خرچ کروگے صدقہ دوگے تو نادار ہو جاؤ گے ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ و صدقہ نہ دینے کا اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کرسکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے آجکل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مصر ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر ف۵۷۲ حکمت سے یا قرآن و حدیث و فقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت (مدارک و خازن) ف۵۷۳ نیکی میں خواہ بدی میں ف۵۷۴ طاعت کی یا گناہ کی نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یارب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے یا فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے (رد المحتار) ف۵۷۵ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

ف۵۷۶ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لیے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کرکے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کرکے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کرکے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے (مدارک)

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ
خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
سب سے بہتر ہے ف۵۷۶ اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں

خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
کی خبر ہے انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ف۵۷۷ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ
اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے ف۵۷۸ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیے جاؤ گے

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ان فقیروں کے لیے جو راہ خدا میں روکے گئے ف۵۷۹ زمین میں چل نہیں سکتے

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
ف۵۸۰ نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب ف۵۸۱

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا ف۵۸۲ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ف۵۸۳ ان کے لیے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس

ف۵۷۷ آپ بشیر و نذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد آپ پر لازم نہیں شان نزول قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۵۷۸ تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ ف۵۷۹ یعنی صدقات مذکورہ جو آیۂ وما تنفقوا من خیر میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت الٰہی پر روکا شان نزول یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ ف۵۸۰ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں۔ ف۵۸۱ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں ف۵۸۲ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے چہرے پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں ف۵۸۳ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک رات میں ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائدہ آیت کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کرکے دینے سے افضل ہے۔

ع ۳۷

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو سود کھاتے ہیں ف۵۸۴

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ

قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو

الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ

ف۵۸۵ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ

اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ

وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ف۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ف۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي

کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ف۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو ف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے

الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خیرات کو ف۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار بیشک وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر

ف۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہشمند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کار پرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں ف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اُس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے ف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مؤاخذہ نہیں۔
ف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے جو چاہے ممنوع و حرام کرے بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے ف۵۸۸ مسئلہ جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے ف۵۸۹ اور اسکو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ جہاد نہ صلہ ف۵۹۰ اُس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
مسلمان ہو ۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ

وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ
اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ
۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اُسے مہلت دو آسانی تک

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو ۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ
جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اُن پر ظلم نہ ہوگا ۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠
لین دین کرو ۵۹۷ تو اُسے لکھ لو ۵۹۸ اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اُسے اللہ نے سکھایا ہے ۶۰۰ تو اُسے لکھ دینا چاہیے اور

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔـا ۭ
جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے ۶۰۱

---

۵۹۱ شان نزول: یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبے بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں ۵۹۲ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبے چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تائب ہوئے۔

۵۹۳ زیادہ لے کر۔

۵۹۳ راس المال گھٹا کر۔

۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اسکو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کردینا سبب اجر عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا

ع ۳۸ / ۸ / ۶

۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت ربوٰا نازل ہوئی

۵۹۷ خواہ وہ دین مبیع ہو یا ثمن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کرلی جائے اس بیع کے جواز کے لئے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے ۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا ۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رو رعایت ف۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو وثیقہ نویسی کا علم دیا بے تغییر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لایضار کاتب سے منسوخ ہوئی ف۶۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان کرسکتا

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے ف۶۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف۶۰۳ تو ایک مرد

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو ف۶۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ف۶۰۵

وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا

(یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ

ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹

ف۶۰۲ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے

ف۶۰۳ مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احمدی)

ف۶۰۴ جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔

ف۶۰۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفاء افضل ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہوکر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی شاق و گراں ہوگی

ف۶۰۷ یہ مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے

ف۶۰۸ یُضَآرَّ میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حق کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل زیادتی و کمی کریں ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔

ف۶۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقعہ نہ ملے تو اطمینان کے لئے ف۶۱۱ یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالتِ سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جَو لئے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے ف۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا ف۶۱۳ اِس امانت سے دَین مراد ہے ف۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحبِ حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لئے طلب کئے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تأمل نہ کریں ف۶۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے ف۶۱۶ بدی ف۶۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیثِ نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مؤاخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انھیں عمل میں نہ لائیں یا اُن کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا اور انھیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اسکو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائیگا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیۂ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ اور حدیثِ حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اُس پر عقاب کیا جاتا ہے مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اسکو معاف فرمائیگا

عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱ اور اگر تم میں ایک

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کردے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

اُس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۲۸۳ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اسکا حساب لے گا ف۶۱۷

اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

تو جسے چاہے گا بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

چیز پر قادر ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫

اور ایمان والے سب نے مانا ف۶۲۰ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫

ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اسکے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر

ع ۴

ف۶۱۸ اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو ف۶۱۹ اپنے عدل سے ف۶۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلا، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اسکے جملہ شرائع و احکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی ف۶۲۱ یہ اصول و ضروریاتِ ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد احد ہے اسکا کوئی شریک و نظیر نہیں اسکے تمام اسمائے حسنیٰ و صفاتِ علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شئے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان لانا اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا

اسکی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں ف٦٢٢ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کیا ف٦٢٣ تیرے حکم و ارشاد کو
ف٦٢٤ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں ف٦٢٥ اور ہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں
ف١ سورہ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمے چودہ ہزار پانچسو بیس حروف ہیں ف٢ شان نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی
جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا
سید جس کا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم
اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خور و نوش اور رسد کے
کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا
ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام
علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم
اسکے علم اور اسکی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا
اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتیں
پوشاکیں پہنکر بڑی شان شکوہ سے حضور سید عالم
صلے اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے
اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ
الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نماز عصر ادا فرما رہے
تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انہوں
نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر
نماز شروع کردی فراغ کے بعد حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع
کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام
لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے حضور
علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعویٰ
جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا
ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پرستی
روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انہوں
نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے
ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں
جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے انہوں نے
اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب
حی لایموت ہے اس کے لئے موت محال ہے
اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت
آنے والی ہے انہوں نے اس کا بھی اقرار
کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب
بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اسکی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ف٦٢٤ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ
إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا
اگر ہم بھولیں ف٦٢٥ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس
لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں
ع ٤٠ ٣ ٨ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾
پر ہمیں مدد دے

سُوْرَةُ آلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا
سورہ آل عمران مدنی ہے اور اس میں ف١ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں
الۗمّۗ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ف٣ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ﴿٣﴾
اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۥ إِنَّ الَّذِيْنَ
لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو
کی آیتوں سے منکر ہوئے ف٤ ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب

روزی دینے والا ہے انہوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں
نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا
ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انہوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب
ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورہ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفات الٰہیہ میں حی بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت
ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے ف٣ اس میں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں۔

ف۴ مرد، عورت، گورا کالا خوب صورت بدشکل وغیرہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے

اِنْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا

بدلہ لینے والا ہے اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ

فِی السَّمَآءِ ۝۵ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ

آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ

اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری

مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ

اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جنکے معنی میں اشتباہ ہے ف۸

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا

ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱ اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم

اللّٰهُ ؔ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے

رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ

ہے ف۱۶ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے

اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸

کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ

اے رب ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کرنیوالا ہے ف۱۸ اس دن کیلئے جس میں کوئی شبہ نہیں ف۱۹ بیشک اللہ کا وعدہ نہیں

پھراتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھراتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار یعنی اُس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اُسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اُسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہوجاتا ہے۔

ف۵ اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور اُن کی عبادت کرتے تھے۔

ف۶ جسمیں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں

ف۷ کہ احکام میں اُن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں اُنھیں پر عمل

ف۸ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں اُن میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے

ف۹ یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں

ف۱۰ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل)

ف۱۱ اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل)

ف۱۲ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل و خازن)

ف۱۳ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے

ف۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں اُن میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا۔ تواضع لوگوں سے۔ زہد دنیا سے مجاہدۂ نفس کے ساتھ (خازن)

ف۱۵ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنیٰ اسکی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے

ف۱۶ محکم ہو یا متشابہ

ف۱۷ اور راسخ علم والے کہتے ہیں

ف۱۸ حساب یا جزا کے واسطے

ف۱۹ وہ روز قیامت ہے۔

الْمِيعَادَ ۝٩ ۘع إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

بدلتا ف۲۰ - بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ اُن کے مال اور

لَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝١٠

اُن کی اولاد اللہ سے اُنھیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا طریقہ انھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝١١ قُلْ

تو اللہ نے اُن کے گناہوں پر اُن کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت - فرما دو

لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ

کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا

الْمِهَادُ ۝١٢ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

بچھونا - بیشک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ

کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶ کہ اُنھیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں

وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي

اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷ بے شک اس میں عقلمندوں کے لیے ضرور دیکھ کر

الْأَبْصَارِ ۝١٣ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی اُن خواہشوں کی محبت ف۲۸ عورتیں اور بیٹے

وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے

ع ۹

ف۲۰ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا نجات پائے گا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اُس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو السعود وغیرہ) ف۲۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہوکر۔

ف۲۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کرکے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انھوں نے کہا کہ قریش تو فنونِ حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کیے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے اُن پر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا ف۲۳ اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مؤمنین (جمل) ف۲۴ جنگ بدر میں ف۲۵ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اُن کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار ف۲۶ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی اُن کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور اُن کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (جمل) ف۲۷ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو ف۲۸ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا
إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا

پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ف۳۱ بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لئے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ

ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ

ستھری بی بیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۳۴

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے

النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَ

عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور

الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸

وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہوکر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳

النصف

ف۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہیئے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو۔

ف۳۰ جنت تو چاہیئے کہ اس کی رغبت کیجئے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے ف۳۱ متاع دنیا سے

ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابل نفرت چیز سے پاک ف۳۳ اور یہ سب سے اعلی نعمت ہے ف۳۴ اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔

ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔

ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو ف۳۸ شان نزول احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہو گئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے

ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوی کو باطل کر دیا ف۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے۔

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ

اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرمادو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے

لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور اَن پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب

اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾

تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے

ع ۲ / ۱۱ / ۱۰

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ

وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸

وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا

دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا

آخرت میں ف۴۹ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰی كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ

کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر

یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہوکر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳ انہیں اسلئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں

ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہوچکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ اُمّیین میں داخل ہیں انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سرِ نیاز خم کیا یا باوجود براہین بیّنہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح انہیں دینِ حق کی طرف بلایا جاتا ہے ف۴۷ وہ تم نے پورا کر ہی دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ اُن کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس ۴۳ نبیوں کو قتل کیا پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کردیا اس آیت میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں ف۴۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہوجاتے ہیں۔ ف۵۰ کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچائے۔ ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں مِنَ الْکِتٰب سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے ف۵۲ شانِ نزول اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس دین پر ہیں فرمایا ملّت ابراہیمی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہوجائیگا اس پر نہ جمے اور منکر ہوگئے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مراد ہے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کردینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لئے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو باُمید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے توریت منگائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اسکو پڑھا اسمیں آیت رجم آئی جسمیں سنگسار کرنے کا حکم تھا عبداللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا حضرت عبداللہ ابن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کئے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۵۳ کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی۔

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا
ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۵۴ اور اُن کے دین میں انھیں فریب دیا اُس جھوٹ نے جو

يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ۟ وَوُفِّيَتۡ
باندھتے تھے ف۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انھیں اکٹھا کریں گے اُس دن کے لیے جس میں شک نہیں ف۵۶ اور ہر جان کو

كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر اے اللہ ملک

الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَ
کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور

تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ

شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۶﴾ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ
کرسکتا ہے ف۵۷ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے ف۵۸

وَتُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ
اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے ف۵۹ اور جسے چاہے

تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ
بے گنتی دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں

مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِىۡ
مسلمانوں کے سوا ف۶۰ اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا

شَىۡءٍ اِلَّآ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَ
مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور

ف۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں ف۵۵ اور اُن کا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۵۶ اور وہ روزِ قیامت ہے ف۵۷ شانِ نزول فتح مکہ کے وقت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

ف۵۸ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ف۵۹ زندے سے مردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مؤمن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان اور زندہ پرند سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایماندار سے مردہ دل کافر ف۶۰ شانِ نزول حضرت عبادہؓ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل اُن سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ف۶۱ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انھیں رازدار بنانا ان سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ۔ تم فرمادو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ

معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

پر اللہ کا قابو ہے ۔ جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

مُحْضَرًا ۖ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا

وف٦٢ اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ

بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ

ہوتا وف٦٣ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے ۔ اے محبوب تم فرمادو

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ

کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا وف٦٤ اور تمہارے گناہ بخش دیگا

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا وف٦٥ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ

اللہ کو خوش نہیں آتے کافر ۔ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور

إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ

ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے وف٦٦ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے وف٦٧

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ

اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔ جب عمران کی بی بی نے عرض کی وف٦٨ اے رب میرے میں تیرے لئے منّت

وف٦٢ یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی وف٦٣ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا وف٦٤ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کررہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہوگئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرماں برداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے وف٦٥ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہوسکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی وف٦٦ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے وف٦٧ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی وف٦٨ عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے یہ مریم کی والدہ ہیں۔

ف۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اُس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اُس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہمزلف تھے فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہوگئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لئے

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾
مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
پھر جب اُسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو
بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ
کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ف۷۲ اور
اِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا
میں اُسے اور اسکی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے - تو اُسے اُسکے
رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ
رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۳ اور اُسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۴ اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ
جب زکریا اُس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے ف۷۵ کہا اے
يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
بے گنتی دے ف۷۶ - یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ
میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا - تو فرشتوں
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ
نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے

حاضر کردوں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہوگئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لئے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لئے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا۔

ف۷۰ حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہوسکے گی۔

ف۷۱ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں ف۷۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں

ف۷۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھدیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اس لئے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں ان کا سب سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا ف۷۴ حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

ف۷۵ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا ف۷۶ حضرت مریم نے صغر سنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ اُن کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا **مسئلہ** یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں اُمید منقطع ہوجانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے ف۷۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کرکے دعا کی ف۷۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے

اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انھوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ میں بیان فرمائی گئی۔

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا
یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف٧٩ تصدیق کریگا اور سردار ف٨٠ اور ہمیشہ کیلئے عورتوں سے بچنے والا اور

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ
نبی ہمارے خاصوں میں سے ف٨١ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف٨٢

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ
اور میری عورت بانجھ ف٨٣ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ف٨٤ عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی کردے ف٨٥ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر

اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾
اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف٨٦ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اُس کی پاکی بول۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف٨٧ اور خوب ستھرا کیا ف٨٨

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ
اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف٨٩ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف٩٠

اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمھیں بتاتے

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
ہیں ف٩١ اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ
میں رہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ف٩٢ اور یاد کرو

ف٧٩ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے کُن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور اُن پر سب سے پہلے ایمان لانے اور اُن کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انھیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمھارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

ف٨٠ سید اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم ومطاع ہو حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں اُن کے رئیس تھے ف٨١ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہ تعجب عرض کیا۔

ع ۴
۱۱
۱۲

ف٨٢ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی،
ف٨٣ ان کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ کہ بیٹا کس طرح عطا ہوگا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے ف٨٤ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں،
ف٨٥ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تاکہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں ف٨٦ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جسم میں جوارح صحیح وسالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو ف٨٧ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لئے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح ان کے لئے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریا کو اُن کا کفیل بنانا یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے ف٨٨ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانہ عوارض سے ف٨٩ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔
ف٩٠ جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہوگیا ف٩١ اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ف٩٢ باوجود اس کے آپکا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا کیے گئے۔

ف۹۳ یعنی ایک فرزند کی ف۹۴ صاحب جاہ و منزلت ف۹۵ بارگاہِ الٰہی میں ف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل ف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجّال کو قتل کریں گے ف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے ف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے ف۱۰۰ جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اُڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجود کہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں ف۱۰۱ جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امرِ علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدقِ نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضرِ خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا نام ہے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا رو دار ہوگا ف۹۴ دنیا اور آخرت میں اور قرب والا ف۹۵

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۹۶ اور پکی عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۗ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا

اور اللہ سکھائے گا کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا

اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ

بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے

طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى

اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو ف۱۰۱ اور میں مُردے جلاتا ہوں

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ

اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ف۱۰۳

ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذنِ الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ اُن کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللّٰهِ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انھیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور انھوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انھیں سکراتِ موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا اور باذن اللہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی اُلوہیت کے قائل تھے ف۱۰۳ جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مُردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو میں اسکی تمہیں خبر دیتا ہوں اسی سے ثابت ہوا کہ غیب

کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیئے تیار کر رکھا
آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے آپ انھیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لیئے اٹھا رکھی ہے بچے گھر
جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور اُن سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر
ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے

انھوں نے کہا سور ہیں فرمایا ایسا ہی ہوگا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امورِ غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ **ف۱۰۴** جو شریعت موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت مچھلی کچھ پرند۔ **ف۱۰۵** یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے اس میں نصاریٰ کا رد ہے۔

ف۱۰۶ یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انھوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ اُن پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انھوں نے کفر کیا۔

ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔ **ف۱۰۸ مسئلہ** اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔

ع ۵ ۱۳ ۱۳

ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔

ف۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے اُن کے مکر کا یہ بدلہ دیا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بے شک ان باتوں میں تمہارے لیئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ
اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیئے کہ حلال کروں تمہارے لیئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں
عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾
ف۱۰۴ اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو
إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّا
بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو **ف۱۰۵** یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب
أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ
عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا **ف۱۰۶** بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾
نے کہا **ف۱۰۷** ہم دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں **ف۱۰۸**
رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٣﴾ وَ
اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور
مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي
کافروں نے مکر کیا **ف۱۰۹** اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے **ف۱۱۰** یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ
مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا **ف۱۱۱** اور تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا **ف۱۱۲** اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے پیروؤں کو **ف۱۱۳**
جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ
قیامت تک تیرے منکروں پر **ف۱۱۴** غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو اُن کے قتل کے لیئے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔
مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنیٰ میں ہے اسی لیئے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیئے ہو تو مذموم ہوتی ہے
مگر اُردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے اس لیئے ہرگز شانِ الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنیٰ خدع کے معروف ہو گیا ہے اس لیئے عربی میں بھی شانِ الٰہی میں
اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنیٰ میں ہے **ف۱۱۱** یعنی تمہیں کفار قتل نہ کر سکیں گے (مدارک وغیرہ) **ف۱۱۲** آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت
کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہونگے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہوگی پھر
آپ کا وصال ہوگا وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر

نازل ہوں گے یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہونگے ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں ف۱۱۴ جو یہود ہیں ف۱۱۵ شان نزول
نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول
اور اس کے کلمے جو کواری بتول عذراء کی طرف القا کیے گئے نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾
تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو
فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا
تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا
وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور
الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾
اچھے کام کیے اللہ ان کا نیگ انہیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے
ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ
یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت
عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾
اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ف۱۱۵ اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہوجا وہ فوراً ہو جاتا ہے
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ
اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ
بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی
لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦١﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ
لعنت ڈالیں ف۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱۱۷ اور

وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔

ف۱۱۶ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہوجاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہوجاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔
ف۱۱۷ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔

وف۱۱۸ اس میں نصاریٰ کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی وف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں وف۱۲۰ نہ حضرت عیسیٰ کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو۔

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وف۱۱۸ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى

پھیریں تو اللہ فسادیوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی

كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ

طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے وف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی

شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

کو نہ کریں وف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا وف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے باب میں کیوں

فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

جھگڑتے ہو توریت و انجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد تو کیا

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

تمہیں عقل نہیں وف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو تم ہو وف۱۲۳ اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا وف۱۲۴ تو اس میں

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

وف۱۲۵ کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے وف۱۲۶

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان

مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

تھے اور مشرکوں سے نہ تھے وف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے

ع ۶ ۹ ۱۴

وف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان کو بنایا کہ انھیں سجدے کرتے اور اُن کی عبادتیں کرتے تھے۔

وف۱۲۲ شانِ نزول نجران کے نصاریٰ اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علمائے توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ اُن کے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی اُن کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

وف۱۲۳ اے اہلِ کتاب تم۔

وف۱۲۴ اور تمھاری کتابوں میں اُس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔

وف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔

وف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ وف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
زیادہ حق دار وہ تھے جو اُن کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی
لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں
تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ
خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴ وہ جو ایمان والوں
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ
پر اترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہوجاؤ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ
شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو تم فرمادو کہ
اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۳۷ (یقین کاہے کا نہ لاؤ) اسکا کہ کسی کو ملے ف۱۳۸ جیسا تمہیں ملا
اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ
یا کوئی تم پر حجت لاسکے تمہارے رب کے پاس ف۱۳۹ تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے

ف۱۲۸ اور اُن کے عہد نبوت میں اُن پر ایمان لائے اور اُن کی شریعت پر عامل رہے۔

ف۱۲۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۱۳۰ اور آپ کے اُمتی۔

ف۱۳۱ شانِ نزول: یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ اُن کی ہوس خام ہے وہ ان کو گمراہ نہ کرسکیں گے۔

ف۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور اُن کا دین سچا دین۔

ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کرکے

ف۱۳۴ اور انھوں نے باہم مشورہ کرکے یہ مکر سوچا۔

ع ۸
۱۵

ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۱۳۶ شانِ نزول: یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ اُن کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہوجائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرماکر اُن کا یہ راز فاش کردیا اور اُن کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہوگئے

ف۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے ف۱۳۸ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف فضیلت ف۱۳۹ روز قیامت۔

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۷۳ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے - اپنی رحمت سے ف۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۴۱

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۷۴ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے - اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اُس کے

تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کردیگا ف۱۴۲ اور اُن میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس

لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جبتک تو اسکے سر پر کھڑا رہے ف۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ

لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

اَن پڑھوں ف۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک ف۱۴۵

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷۶ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں - جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ اُن سے بات کرے ف۱۴۶

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ

نہ اُن کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور اُن کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۷ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

دردناک عذاب ہے ف۱۴۷ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں

ف۱۴۰ یعنی نبوت و رسالت سے ف۱۴۱ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن) -

ف۱۴۲ شان نزول یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ اُن میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کردیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اُوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی اُن کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مُکر گیا۔ ف۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے ف۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں کا۔ ف۱۴۵ کہ اُس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اُن کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں -

ف۱۴۶ شان نزول یہ آیت یہود کے احبار اور اُن کے رؤسا ابو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف و حیی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق اُن سے توریت میں لیا گیا اُنھوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اسکے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھدیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ اُنھوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔ ف۱۴۷ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ اُن سے کلام فرمائے اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت کرے نہ اُنھیں گناہوں سے پاک کرے اور اُنھیں دردناک عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے قسم کھائے اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اُسے کتاب
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ فرشتوں
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع
اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے ف۱۵۴
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ
پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا
لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

ف۱۴۸ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انھوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا ف۱۴۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔
شان نزول نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انھیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمدؐ آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں
حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لیے بھیجا۔

ع ۸ ۹ ۱۶

ف۱۵۱ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں۔
ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔
ف۱۵۳ اللہ تعالیٰ یا اُس کا کوئی نبی
ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

ف۱۵۵ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں
ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۵۷ اس طرح کہ اُن کے صفات و احوال اُس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

ف۱۵۸ اس کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ

ف۱۶۱ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

ف۱۶۴ اور اُسی کی طرف پھریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کے بیٹوں پر

وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

اور جو کچھ ملا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم اُن میں

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اُسی کے حضور گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ

دین چاہیگا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہو گئے ف۱۶۶

وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا

اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں ف۱۶۸ اور اللہ

ف۱۵۸ عہد ف۱۵۹ اور آنے والے نبی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے ف۱۶۰ خارج از ایمان۔

ف۱۶۱ بعد عہد لیئے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔

ف۱۶۲ ملائکہ اور انسان وجنات۔

ف۱۶۳ دلائل میں نظر کرکے اور انصاف اختیار کرکے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔

ف۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقتِ یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دیگا

ف۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصارٰی نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہوگئے

ف۱۶۶ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلے سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مُقِر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔

ف۱۶۷ یعنی سید انبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

ف۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے

يَهۡدِي الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ

ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے

لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا

اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں

لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا

نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے اس

مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

کے بعد توبہ کی وف۱۶۹ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ

وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے وف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوۡبَتُهُمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَ

اور وہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے وف۱۷۱

هُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا وَّلَوِ

ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ

افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾

اپنی خلاصی کو دے ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَمَا تُنۡفِقُوۡا

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو وف۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ

مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

کرو اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

وف۱۶۹ اور کفر سے باز آئے شان نزول حارث ابن سوید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

وف۱۷۰ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے

وف۱۷۱ اس حال میں یا وقت موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

ع ۹ ۱۱ ۱۷

وف۱۷۲ بر سے تقویٰ و طاعت مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے اُن سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کردیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انھیں اپنے اموال میں بیرحاء (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے میں اسکو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور بنی عم میں اسکو تقسیم کردیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لئے ایک باندی خرید کر بھیجو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لئے اُس کو آزاد کردیا۔

لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ
مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا
قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ
توریت اُترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت لاکر پڑھو اگر
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
سچے ہو ف۱۷۳ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۷۴
ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا
تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم
مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ
کے دین پر چلو ف۱۷۵ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى
سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے
لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ
جہان کا راہنما ف۱۷۶ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں
كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
آئے امان میں ہو ف۱۷۹ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾
چل سکے ف۱۸۰ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۸۱
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ
تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲ اور تمہارے کام

وقف جبرئیل علیہ السلام

ف۱۷۲ **شانِ نزول** یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملت ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لاسکے ان کا کذب ظاہر ہوگیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے **فائدہ** حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔

ف۱۷۴ اور کہے کہ ملت ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کئے تھے

ف۱۷۵ کہ وہی اسلام اور دین محمدی ہے۔

ف۱۷۶ **شانِ نزول** یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت و قبلۂ عبادت ہے مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکۂ معظمہ میں واقع ہے حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا

ف۱۷۷ جو اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہوجاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتّٰی کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہوجاتا ہے انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک و خازن و احمدی) ف۱۷۸ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں ف۱۷۹ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جنایت کرکے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اسکو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے

ف۱۸۰ **مسئلہ** اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام

اس قدر ہونا چاہیئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیئے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی ف۱۸۱ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے ف۱۸۲ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقِ نبوت پر دلالت کرتی ہیں

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ

ف۱۸۳ اُسے جو ایمان لائے اُسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا

اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ

ف۱۸۵ اور تم کیونکر کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور

فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ

تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا

گیا اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۱۸۶ سب

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا ف۱۸۷ اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے ف۱۸۸ اور تم

ف۱۸۳ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرکے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے ف۱۸۴ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے ف۱۸۵ شانِ نزول اَوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں اُن کے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لا کر باہم شیر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمنِ اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور اُن کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ اُن کی مجلس میں بیٹھ کر اُن کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا ع ۱۰ اور اسکی فتنہ انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پا کر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے اُن کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۸۶ حَبْلَ اللّٰہِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اُس کو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے ف۱۸۷ جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہو گئے اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقہ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اسکے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور ممنوع ہے ف۱۸۸ اور اسلام کی بدولت عداوت دُور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتی کہ اَوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اسکے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹا دی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جنگجو قبیلوں میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے۔

عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف۱۸۹ تو اس نے تمہیں اس سے بچادیا ف۱۹۰ اللہ تم سے یوں ہی اپنی

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

کریں ف۱۹۱ اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ف۱۹۳ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف۱۹۴ اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

ان کے لئے بڑا عذاب ہے جس دن کچھ منہ اونجالے ہونگے اور کچھ منہ کالے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے ف۱۹۵ کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ف۱۹۶

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور وہ جن کے

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

منہ اونجالے ہوئے ف۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم

ف۱۸۹ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے ف۱۹۰ دولت ایمان عطا کرکے ف۱۹۱ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے ف۱۹۲ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے ف۱۹۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا مسئلہ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔

ف۱۹۴ اور حق واضح ہوچکا تھا۔

ف۱۹۵ یعنی کفار ان سے توبیخاً کہا جائے گا

ف۱۹۶ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روز میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے بلیٰ کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روز میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنھوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے عکرمہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے ف۱۹۷ یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرمہٖ تعالیٰ وہ فرحان و شاداں ہونگے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہونگے داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا۔

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو ف۱۹۹ اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ
بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
ایمان لاتے ف۲۰۰ تو اُن کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں ف۲۰۱ اور زیادہ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
کافر وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ف۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ

الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا
پھیر جائیں گے ف۲۰۳ پھر اُن کی مدد نہ ہوگی اُن پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں اماں نہ پائیں

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
ف۲۰۴ مگر اللہ کی ڈور ف۲۰۵ اور آدمیوں کی ڈور سے ف۲۰۶ اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
اور اُن پر جمادی گئی محتاجی ف۲۰۷ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لئے کہ نافرماں بردار اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ
سرکش تھے سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں ف۲۰۸

ع ۱۱ ۸ ۲

ف۱۹۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔

ف۱۹۹ اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شانِ نزول یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا

ف۲۰۰ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر

ف۲۰۱ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصارٰی میں سے۔

ف۲۰۲ زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے شانِ نزول یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤسا یہود ان کے دشمن ہوگئے اور انھیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کر دیا کہ زبانی قیل و قال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے

ف۲۰۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں گے یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔

ف۲۰۴ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام ہی بنکر رہے

ف۲۰۵ تھام کر یعنی ایمان لاکر

ف۲۰۶ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انھیں جزیہ دے کر ف۲۰۷ چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غنائے قلبی میسر نہیں ہوتا ف۲۰۸ شانِ نزول جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبارِ یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ بُرے لوگ ہیں اگر بُرے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی عطاء کا قول ہے کہ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ سے چالیس مرد اہلِ نجران کے بتیس ۳۲ حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دینِ عیسوی پر تھے پھر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کافر ہوئے اُن کے مال اور اولاد ف۲۱۲ ان کو اللہ سے کچھ نہ بچالیں

شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا
گے اور وہ جہنمی ہیں اُن کو ہمیشہ اُس میں رہنا ف۲۱۳ کہاوت اُس

يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ
کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴ خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ
ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی بُرا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی ف۲۱۵ اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں

لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
بناؤ ف۲۱۶ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

ف۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد ف۲۱۰ اور دین میں مداہنت نہیں کرتے ف۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن سلام اور اُن کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کرکے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے۔

ف۲۱۲ جن پر انھیں بہت ناز ہے۔

ف۲۱۳ شانِ نزول یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے رؤساء نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و اُحد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے اُن سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں۔

ف۲۱۴ مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤسا پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیوں کہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لئے ہوگا یا نفع اخروی کے لیے اگر محض نفع دنیوی کے لئے ہو تو آخرت میں اُس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اسکا عمل دکھاوے اور نمود کے لئے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پا سکتا ان لوگوں کے لئے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے

ف۲۱۵ یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کر دیتا ہے ف۲۱۶ اُن سے دوستی نہ کرو محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں شانِ نزول بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔

ف۲۱۷ غیظ و عناد ف۲۱۸ تو اُن سے دوستی نہ کرو ف۲۱۹ رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر ف۲۲۰ اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں ف۲۲۱ اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۲۲ یہ منافقین کا حال ہے ف۲۲۳ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست ف۲۲۴ اور اُس پر وہ رنجیدہ ہوں ف۲۲۵ اور ان سے دوستی و محبت نہ کرو **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقوٰی کام آتا ہے ف۲۲۶ بمقام مدینہ طیبہ بقصدِ اُحد ف۲۲۷ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لئے انہوں نے بقصدِ انتقام لشکرِ گراں مرتب کر کے فوج کشی کی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکرِ کفار اُحد میں اترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اُس مشورہ میں عبداللہ بن اُبی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لئے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ ہی میں قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب اُن سے مقابلہ کیا جائے یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر اُن اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اُس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمائیے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے حضور نے فرمایا کہ نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبل جنگ اُتار دے مشرکین اُحد میں چہار شنبہ پنجشنبہ کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو اور بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکر اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت سے آکر حملہ کرے اس لئے حضور نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور کیا
ع ۱۲ ۱۱ ۳
فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست مگر عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کئے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو عمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پرواہ نہ کی اس عبداللہ بن اُبی کے ساتھ تین سو منافق تھے اُن سے اُس نے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آجائے اُس وقت بھاگ پڑو تاکہ لشکرِ اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع اُن منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن اُبی منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالٰی نے اُن کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لئے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالٰی نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ و رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالٰی نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲۲۸ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ ف۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ف۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا
چاہتے ہو ف۲۱۹ اور وہ تمہیں نہیں چاہتے ف۲۲۰ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں
اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ
کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۲۲۲ اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو کہ
مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ
مر جاؤ اپنی گھٹن میں ف۲۲۳ اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ
بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ف۲۲۴ اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ف۲۲۵ تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ
خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ف۲۲۶ اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
کے مورچوں پر قائم کرتے ف۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
کہ نامردی کر جائیں ف۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
چاہیئے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے ف۲۲۹ تو
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
اللہ سے ڈرو کہیں تم شکرگزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾
تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اُتار کر
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ
پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ف۲۳۰ اور یہ فتح
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لئے اور اسی لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۲۳۱ اور مدد نہیں مگر
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ف۲۳۲ اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
ف۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں
شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ
یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور
لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے اور

جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضورؐ کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا۔

ف۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔

ف۲۳۰ چنانچہ مؤمنین نے روزِ بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔

ف۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی و اضطراب نہ ہو۔

ف۲۳۲ تو چاہیئے کہ بندہ مسبب الاسباب پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔

ف۲۳۳ اس طرح کہ اُن کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کئے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔

ف۲۳۴ مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا ف۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے ف۲۳۶ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعت الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہوسکتا ف۲۳۷ توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔

يعذب من يشاء والله غفور رحيم ﴿۱۲۹﴾ يا أيها الذين

جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان اے ایمان والو

آمنوا لا تأكلوا الربا أضعافا مضاعفة واتقوا الله لعلكم

سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ

تفلحون ﴿۱۳۰﴾ واتقوا النار التي أعدت للكافرين ﴿۱۳۱﴾ وأطيعوا الله

تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے ف۲۳۵ اور اللہ و رسول

والرسول لعلكم ترحمون ﴿۱۳۲﴾ وسارعوا إلى مغفرة من ربكم

کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی بخشش اور ایسی

وجنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقين ﴿۱۳۳﴾ الذين

جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے ف۲۳۹

ينفقون في السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر

عن الناس والله يحب المحسنين ﴿۱۳۴﴾ والذين إذا فعلوا

کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی

فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم

بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲

ومن يغفر الذنوب إلا الله ولم يصروا على ما فعلوا و

اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر

هم يعلمون ﴿۱۳۵﴾ أولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات

اڑ نہ جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳

۱۳ ع ۹ ۱۴

ف۲۳۸ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کر دیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے معانی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کونسی زمین اور کونسا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش۔

ف۲۳۹ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوچکیں موجود ہیں ف۲۴۰ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا ف۲۴۱ یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو ف۲۴۲ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لئے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبۂ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے ف۲۴۳ شان نزول تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈر یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیگ ہے ف۲۴۴

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آ چکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ

پرہیزگاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ

بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰

وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا

اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ

یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ

دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے ف۲۵۲ اور کافروں کو

الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ

مٹا دے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا

الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

منھ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اُس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لیے بہتر جزا ہے۔

ف۲۴۵ پچھلی امتوں کے ساتھ جنھوں نے حرص دنیا اور اس کے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انھیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہِ راست پر نہ آئے تو انھیں ہلاک و برباد کر دیا۔

ف۲۴۶ تاکہ تمھیں عبرت ہو۔

ف۲۴۷ اس کا جو جنگ احد میں پیش آیا۔

ف۲۴۸ جنگ اُحد میں۔

ف۲۴۹ جنگ بدر میں باوجود اس کے انھوں نے پست ہمتی نہ کی اور اُن سے مقابلہ کرنے میں سُستی سے کام نہ لیا تو تمھیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہئیے۔

ف۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔

ف۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی۔

ف۲۵۲ اور انھیں گناہوں سے پاک کر دے

ف۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لیے شہادت و تطہیر ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور اُن کا استیصال ہے۔

ف۲۵۴ کہ اللہ کی رضا کے لئے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روزِ اُحد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔

ف۲۵۵ شانِ نزول جب شہدائے بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد پر جانے کے لئے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ

اور محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ

اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ

بے حکم خدا مر نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور دنیا کا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اُسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے

مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ

دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا

خدا والے تھے تو نہ سست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا

کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے

ع ۱۴ ۵

ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔

ف۲۵۷ اور ان کے متبعین اُن کے بعد ان کے دین پر باقی رہے شانِ نزول جنگ اُحد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی اُمتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔

ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمتِ اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں ف۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصولِ دنیا مقصود ہو۔

ف۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے ف۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہئے ف۲۶۴ یعنی حمایتِ دین و مقاماتِ حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے۔

فِیْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

اپنے کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِؕ وَ اللّٰهُ

تو اللہ نے انھیں دنیا کا انعام دیا ف۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی ف۲۶۸ اور نیکی والے

یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ

اللہ کو پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ف۲۶۹

كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ

تو وہ تمھیں اُلٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے ف۲۷۱ بلکہ اللہ

مَوْلٰىكُمْۚ وَ هُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ

تمھارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًاۚ وَ

میں رعب ڈالیں گے ف۲۷۲ کہ انھوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری اور

مَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُرا ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمھیں

اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ

سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ف۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور

تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ عَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَؕ

حکم میں جھگڑا ڈالا ف۲۷۴ اور نافرمانی کی ف۲۷۵ بعد اس کے کہ اللہ تمھیں دکھا چکا تمھاری خوشی کی بات ف۲۷۶

مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَۚ ثُمَّ

تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ف۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر

ع ۱۵ ۵ ۶

ف۲۶۵ یعنی تمام صغائر و کبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے۔

ف۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے۔

ف۲۶۷ یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ۔

ف۲۶۸ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام۔

ف۲۶۹ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک۔

ف۲۷۰ کفر و بے دینی کی طرف۔

ف۲۷۱ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز اُن کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔

ف۲۷۲ جنگ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو انھیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انھیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انھیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضلہٖ تعالےٰ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہے

ف۲۷۳ جنگ اُحد میں۔

ف۲۷۴ کفار کی ہزیمت کے بعد حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے

ف۲۷۵ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے

ف۲۷۶ یعنی کفار کی ہزیمت

ف۲۷۷ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا

ف۲۷۸ جو اپنے امیر عبداللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا۔

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو
تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بیشک اس نے تمہیں معاف کردیا اور اللہ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ
مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ
نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے
بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً
کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک
نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ
جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور ایک گروہ کو ف۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵
أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ
اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے سے گمان کہتے
هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ
کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷
يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ
اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس
لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي
ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے

ف۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔

ف۲۸۰ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ۔

ف۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرکے آپ کو غم پہونچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔

ف۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ روز احد نیند ہم پر چھاگئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی۔

ف۲۸۳ اور وہ جماعت مؤمنین صادق الایمان کی تھی۔

ف۲۸۴ جو منافق تھے۔

ف۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے وہاں مؤمنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مؤمنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزہ باہرہ تھا۔

ف۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہوگئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔

ف۲۸۷ فتح و ظفر قضا و قدر سب اسی کے ہاتھ ہے۔

ف۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متاسف ہونا ف۲۸۹ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر۔

بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰

وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اسے کھول دے

وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۵۴) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ

جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴

وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (۱۵۵) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اور بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

والو ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر

فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ

یا جہاد کو گئے ف۲۹۶ کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ

اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جِلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۱۵۶) وَ لَىٕنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ

اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (۱۵۷) وَ

یا مرجاؤ ف۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور

ف۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔

ف۲۹۱ اخلاص یا نفاق۔

ف۲۹۲ اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔

ف۲۹۳ اور جنگ احد میں بھاگ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔

ف۲۹۴ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔

ف۲۹۵ یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین

ع ۱۶ / ۷

ف۲۹۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہوگئے۔

ف۲۹۷ موت و حیات اسی کے اختیار ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے

ف۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے۔

ف۳۰۰ یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اس کی طرف لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ میں اشارہ ہے

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان

مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى

ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

ف۳۰۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا

جو پھر تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے اور کسی

كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ

پھر ہر جان کو ان کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ

اللہ کی مرضی پر چلا ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہو گا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے

دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف وَرَحْمَةٌ میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں اشارہ ہے۔

ف۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رأفت و رحمت ہوئی کہ روز احد غضب نہ فرمایا۔

ف۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے۔

ف۳۰۳ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

ف۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا **مسئلہ** اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا (مدارک و خازن)۔

ف۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیئے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔

ف۳۰۶ اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے ف۳۰۷ کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے ف۳۰۸ اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین امت ف۳۰۹ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ف۳۱۰ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جدا نیک کا الگ بد کا الگ۔

و۳۱۱ منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدم درایت و قلت فہم و نقصانِ عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی

ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا و۳۱۱ مسلمانوں پر کہ اُن میں انہیں میں سے و۳۱۲ ایک

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

رسول و۳۱۳ بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے و۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ہے و۳۱۵ اور انہیں کتاب و حکمت

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ

سکھاتا ہے و۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے و۳۱۷ کیا جب

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ

تمہیں کوئی مصیبت پہنچے و۳۱۸ کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو و۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی و۳۲۰

هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَآ

تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی و۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾

مصیبت جو تم پر آئی و۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں و۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اسلئے کہ پہچان کرا دے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

ایمان والوں کی۔ اور اسلئے کہ پہچان کرا دے انکی جو منافق ہوئے و۳۲۴ اور اُن سے و۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ و۳۲۶ اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ

لڑو یا دشمن کو ہٹاؤ و۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو اُن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ

دل میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں و۳۲۸ وہ جنھوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں و۳۲۹

و۳۱۲ یعنی اُن کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور اُن کے لیئے باعث فخر و شرف جس کے احوال زہد و ورع راست بازی دیانت داری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ واقف ہیں۔

و۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

و۳۱۴ اور اس کی کتاب مجید فرقان حمید اُن کو سناتا ہے باوجودیکہ اُن کے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے

و۳۱۵ کفر و ضلالات اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکات رذیلہ و ظلمات نفسانیہ سے۔

و۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔

و۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے

و۳۱۸ جیسی کہ جنگ اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔

و۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔

و۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

و۳۲۱ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیئے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا و۳۲۲ اُحد میں و۳۲۳ مومنین و مشرکین کی و۳۲۴ یعنی مُومن و منافق ممتاز ہو گئے و۳۲۵ یعنی عبداللہ بن ابی بن ابی سلول وغیرہ منافقین سے و۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لئے و۳۲۷ اپنے اہل و مال کو بچانے کے لیئے و۳۲۸ یعنی نفاق و۳۲۹ یعنی شہدائے اُحد جو نسبی طور پر اُن کے بھائی تھے اُن کے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے۔

ف۳۳۰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے ف۳۳۱ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اُسی دن ستر منافق مرگئے ف۳۳۲ شان نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہدائے اُحد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں اُن میں رہتے ہیں جب اُنھوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اُنھیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (ابو داؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں۔

ف۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو انکے جسم تر و تازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ)۔

ف۳۳۴ فضل و کرامت اور انعام و احسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہادت دی۔

ف۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان و تقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روز قیامت امن اور چین کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔

ف۳۳۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم شریف حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے ف۳۳۷ شان نزول جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابو سفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انھیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کرکے انھوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ اُحد کے زخموں سے چور چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابو سفیان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۳۳۸ یعنی نعیم بن مسعود اشجعی نے ف۳۳۹ یعنی ابو سفیان وغیرہ مشرکین نے۔
ف۳۴۰ شان نزول جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابو سفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا

وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ

کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی

الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي

ہی موت ٹال دو اگر سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے

سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ

ف۳۳۲ ہرگز انھیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا

اُس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن

بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾

سے نہ ملے ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ

خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر

أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا

مسلمانوں کا ف۳۳۶ وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انھیں زخم

أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾

پہنچ چکا تھا ف۳۳۷ ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

وہ جن سے لوگوں نے کہا ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ

ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان

ع ۱۶/۸

انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہل مکہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انھوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقعہ پر ابوسفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دونگا نعیم نے مدینہ پہنچکر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اُن سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ
اور فضل سے ف۳۴۱ کہ اُنھیں کوئی بُرائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ
اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے
اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
ف۳۴۴ تو اُن سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶
وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ
اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ
بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ
بڑا عذاب ہے وہ جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا
يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
کچھ نہ بگاڑیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان
كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ اُن کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انھیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں
اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ
جس پر تم ہو ف۳۵۱ جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ف۳۵۲ ستھرے سے ف۳۵۳ اور اللہ کی

نہ آئیگا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ضرور جاؤنگا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لیکر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۴۱ بامن و عافیت منافع تجارت حاصل کر کے

ف۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔

ف۳۴۳ کہ اس نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے

ف۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود اشجعی نے کیا۔

ف۳۴۵ یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔

ف۳۴۶ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔

ف۳۴۷ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤسا یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے

ف۳۴۸ اس میں قدریہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بہ ارادۂ الٰہی ہے۔

ف۳۴۹ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے

ف۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کر کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب ف۳۵۱ اے کلمہ گویان اسلام ف۳۵۲ یعنی منافق کو ف۳۵۳ مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کیگئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کیگئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہونچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمھیں اس کی خبر نہ دے دوں

عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم

باز آؤ گے پھر منبر سے اُتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ
شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے
مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
وا۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ وا۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں وا۳۵۶ اس چیز میں جو اللہ نے انہیں
مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ
اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کیا تھا قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا وا۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا وا۳۵۸
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ
اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
محتاج ہے اور ہم غنی وا۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے اُن کا کہا وا۳۶۰ اور انبیاء کو ان کا
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ
ناحق شہید کرنا وا۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ بدلا
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ
ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى
وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک

ع ۱۸ / ۹ وقف لازم

وا۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔

وا۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے

وا۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔

وا۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائیگا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

وا۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی اُن سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے وا۳۵۹ یہود نے آیہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وا۳۶۰ اعمال ناموں میں وا۳۶۱ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء میں گستاخی کرنے والا شان الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ۳۶۲ تم فرمادو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی

قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ

نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر

صٰدِقِيْنَ ۝۱۸۳ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

سچے ہو ۳۶۳ تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۱۸۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

گئی ہے جو صاف نشانیاں ۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ۳۶۵ لیکر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی

الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر

النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے

الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

۳۶۶ بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ۳۶۷ اور بیشک ضرور تم

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى

اگلے کتاب والوں ۳۶۸ اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے

كَثِيْرًا ۗ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۸۶

اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو ۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کردینا

ف۳۶۲ شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔

ف۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہوگیا کہ تمہارا یہ دعوی جھوٹا ہے

ف۳۶۴ یعنی معجزات باہرہ۔

ف۳۶۵ توریت و انجیل۔

ف۳۶۶ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملے نے بے حجاب کردی آدمی زندگانی پر مفتون ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کردیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیات باقی اور اخروی زندگی کے لیے سخت مضرت رساں ہوا حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لیے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے

ف۳۶۷ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہوجائے مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہوجائے ف۳۶۸ یہود و نصاری ف۳۶۹ معصیت سے۔

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انھوں نے اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

کئے ف۳۷۱ تو کتنی بُری خریداری ہے ف۳۷۲ ہرگز نہ سمجھنا انھیں جو خوش ہوتے ہیں

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

عذاب سے دُور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں

لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ

ف۳۷۵ عقلمندوں کے لیے ف۳۷۶ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور

عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی

ف۳۷۰ اللہ تعالیٰ نے علماء توریت وانجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح کرکے سمجھادیں اور ہرگز نہ چھپائیں

ف۳۷۱ اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت وانجیل میں مذکور تھے۔

ف۳۷۲ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روز قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی **مسئلہ** علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

ف۳۷۳ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انھیں عالم کہا جائے **مسئلہ** اس آیت میں وعید ہے خودپسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انھیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

ع ۱۹ ۹ ۱۰

ف۳۷۴ اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔

ف۳۷۵ صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی۔

ف۳۷۶ جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب وغرائب کو اعتبار واستدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔

ف۳۷۷ یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یاد الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہئے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے ف۳۷۸ اور اس سے ان کے صانع کی قدرت وحکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ف۳۷۹ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
مدد گار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرمادے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ
اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ف۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ف۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ
ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
تم آپس میں ایک ہو ف۳۸۳ تو وہ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
اتار دوں گا اور ضرور انھیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں ف۳۸۴

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾
اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ف۳۸۵ تھوڑا برتنا

ف۳۸۰ اس منادی سے مراد یا سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وارد ہے یا قرآن کریم۔

ف۳۸۱ انبیاء و صالحین کے کہ ہم ان کے فرماں برداروں میں داخل کئے جائیں

ف۳۸۲ وہ فضل و رحمت۔

ف۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

شانِ نزول ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔

ف۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے

ف۳۸۵ شانِ نزول مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاع قلیل ہے اور انجام خراب۔

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں رہیں

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ

اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ف۳۸۶ اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور جو اُن کی طرف اُترا ف۳۸۷

وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

اُن کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ف۳۸۸ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں

ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ

لیتے ف۳۸۹ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا

الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫

ہے اے ایمان والو صبر کرو ف۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۲۰

نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ مِائَةٌ وَّ سَبْعٌ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ وَّ سَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

ف۱ سورۂ نساء مدنی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ایک سو ستتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو ف۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

ف۳۸۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریئے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسم اقدس میں بوریئے کے نقش ہوگئے ہیں یہ حال دیکھکر حضرت فاروق رو پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ دریافت کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسول خدا ہو کر اس حالت میں. فرمایا کیا تمھیں پسند نہیں کہ اُن کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔

ف۳۸۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی اُن کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لئے استغفار فرمایا. سبحان اللہ کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین حبشہ حجاز میں سامنے پیش کردی جاتی ہے منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ف۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ۔

ف۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں

ف۳۹۰ آپ کے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا۔

ف۱ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو ستتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس ۳۰۴۵ کلمے اور سولہ ہزار تیس ۱۶۰۳۰ حروف ہیں ف۲ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ
وٖ۳ اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلادیئے
نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو وٖ۴ بیشک اللہ ہر وقت
كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
تمہیں دیکھ رہا ہے اور یتیموں کو ان کے مال دو وٖ۵ اور ستھرے وٖ۶
الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
کے بدلے گندا نہ لو وٖ۷ اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ
حُوْبًا كَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا
بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے وٖ۸ تو نکاح میں لاؤ
مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ
جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار وٖ۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا
برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے
تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
کہ تم سے ظلم نہ ہو وٖ۱۰ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو وٖ۱۱ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی
عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا
سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اُسے کھاؤ رچتا پچتا وٖ۱۲ اور بے عقلوں کو وٖ۱۳
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے

وٖ۳ ابوالبشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کرکے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اُڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعداد میں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الٰہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لئے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین انہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لئے پیدائش کی نسبت اُسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمت الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی اُن کے خواب کے وقت نکالی اور اُن سے اُن کی بی بی حضرت حوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوا بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبت جنسیت دل میں موجزن ہوئی اُن سے فرمایا تم کون ہو انہوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لئے پیدا کی گئی ہو عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کے لئے تو آپ اُن سے مانوس ہوئے وٖ۴ انہیں قطع نہ کرو حدیث شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔

وٖ۵ شان نزول ایک شخص کی نگرانی میں اُس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وٖ۶ یعنی اپنے حلال مال وٖ۷ یتیم کا مال جو تمہارے لئے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لئے حلال و طیب ہے اور یہ حرام و خبیث وٖ۸ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے وٖ۹ آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت و معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت

کے منتظر رہتے اس آیت میں انھیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے اُنھیں بتایا گیا
کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک
قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انھیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو اُن کے حق میں
ناانصافی ہونے سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کرسکو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب اُن کا بار

نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمھیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی **مسئلہ** تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بی بیاں تھیں حضور نے فرمایا ان میں سے چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بی بیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔

ف۱۰ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ بی بیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی پرانی باکرہ ثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنی یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

ف۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کرلیا ہو تو انھیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں

ف۱۲ **مسئلہ** عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جز ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے

فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٥ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى

اور انھیں اُس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا

ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو اُن کے مال اُنھیں

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ

سپرد کردو اور اُنھیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ

اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا

کھائے پھر جب تم ان کے مال انھیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ کرلو

عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧ وَاِذَا

اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۱۷ پھر

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین ف۱۸ آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی

مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا

کچھ دو ف۱۹ اور اُن سے اچھی بات کہو ف۲۰ اور ڈریں ف۲۱ وہ لوگ اگر

اُنھیں مجبور کرنا اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طِبْنَ لَكُمْ فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا ف۱۳ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف
پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر اُن پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے ف۱۴ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم
ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمھیں سپرد کیا جائیگا ف۱۵ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں ف۱۶ یتیم کا مال کھانے سے ف۱۷ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت
میں اس رسم کو باطل کیا گیا ف۱۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو ف۱۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے ف۲۰ اس میں عذر جمیل وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں اس آیت میں میت
کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول معروف کہنے کا حکم دیا زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت
ایک بکری ذبح کراکے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی

تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ تیجہ جس کو سویم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ
کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کرسکے باوجودیکہ اتنا صاف
قرآن پاک میں موجود تھا لیکن اُنھوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللہ ہدایت کرے۔

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو اُن کا کیسا اُنھیں خطرہ ہوتا تو چاہیئے کہ اللہ سے

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں ف۲۴ اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

ع ۱ / ۱۰ / ۱۲

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵ تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے ف۲۷

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ

پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو اُن کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ

وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں ف۳۲

السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ

تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور

اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے

ف۲۱ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں۔

ف۲۲ اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو۔

ف۲۳ مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اُسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذریت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔

ف۲۴ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے روز قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منھ سے اور اُن کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔

ف۲۵ ورثہ کے متعلق۔

ف۲۶ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو۔

ف۲۷ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال اُن کا۔

ف۲۸ یا دو۔

ف۲۹ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے ف۳۰ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے ف۳۱ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اسکا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی ف۳۲ سگے خواہ سوتیلے ف۳۳ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا۔

ف۳۴ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ف۳۵ اس لئے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔

ف۳۶ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی کئی ہونگی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا ف۳۷ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ ف۳۸ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیئے اُن میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے ف۳۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کر کے مسائل فرائض وارث کئی قسم ہیں اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں جنکے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک زیادہ ہوں تو سب کے لیئے دو تہائی۔ پوتی اور پر پوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اسکے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائیگی کچھ نہ پائیگی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور اُن میں مرد و عورت برابر حصہ پائینگے اور بیٹے پوتے اور اس سے ماتحت کے پوتے باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ پائیگا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائیگا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث مابقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پر پوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیئے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو مجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے مجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائیگا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پر پوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائیگا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی عصبات وہ وارث ہیں جن کے لیئے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں اُن میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ

چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۳۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو اُن کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۳۷ جو وصیت تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے

امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ

وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳۸ میت کی

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

وصیت اور دَین نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا ہو ف۳۹ یہ اللہ کا ارشاد ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ

اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۴

حدوں سے بڑھ جائے اللہ اُسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۰

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں اُن پر خاص اپنے میں کے ف۴۱ چار مردوں کی گواہی لو

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۲ یہاں تک کہ

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

انھیں موت اُٹھا لے یا اللہ ان کی کچھ راہ نکالے ف۴۳ اور تم میں جو مرد عورت

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۴ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو اُن کا پیچھا چھوڑ دو بیشک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴۵ وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ اُنھیں کی

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ

ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ف۴۶ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ اُن کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۴۷

جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کے مثل ہے۔

ف۴۰ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گزرے گا۔

ف۴۱ یعنی مسلمانوں میں کے۔

ف۴۲ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں۔

ف۴۳ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے جو مفسرین اس آیت میں اَلْفَاحِشَۃُ (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا (خازن و جلالین و احمدی)

ف۴۴ جھڑکو گھڑکو بُرا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو (جلالین و مدارک و خازن وغیرہ)۔

ف۴۵ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت وَالَّذٰنِ لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورۂ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔

ف۴۶ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔

ف۴۷ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیْنَ

یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ اُن کی

یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾ یٰۤاَیُّهَا

جو کافر مریں اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًاؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ

والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍۚ

اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲

وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـٴًـا

اور اُن سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو

زَوْجٍۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـٴًـاؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ

ف۵۶ اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اُس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اُسے واپس لوگے

بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى

جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے ف۵۹ اور کیونکر اُسے واپس لوگے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے

بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ

سامنے بے پردہ ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے

مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًاؕ وَ سَآءَ

نکاح نہ کرو ف۶۱ مگر جو ہو گزرا وہ بیشک بے حیائی ف۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت

ف۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی (احمدی) ف۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں ف۵۰ شانِ نزول زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقارب کی بی بیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کردیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مرجائیں تو یہ اُن کے وارث ہوجائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی ف۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لیے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہوکر مہر واپس کردے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔

ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ اُن کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کرسکتی اس کو منع فرمایا گیا۔

ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں۔

ف۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اُس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذا و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔

ف۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے اُمور میں۔

ف۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔

ف۵۵ ولد صالح وغیرہ۔

ف۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔

ف۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو سبحان اللہ خلیفۂ رسول کے شانِ انصاف اور نفس شریف کی پاکی رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ آمین ف۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ف۵۹ یہ اہلِ جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہوکر جو کچھ لے چکی ہے واپس دیدے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا ف۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہوجاتا ہے۔ ف۶۱ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اسکی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا ف۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہو کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کرکے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔

ف۶۳ اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے اُن میں سات تو نسب سے حرام ہیں ف۶۴ اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دُور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں ف۶۵ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں ف۶۶ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں ف۶۷ دودھ کے رشتے شیرخواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اسکے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیرخواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیرخواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیرخواری) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیرخوار کی ماں اور اسکی لڑکی کو شیرخوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیرخوار کا باپ اور اس کا باپ شیرخوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیرخواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیرخوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیرخوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیرخوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔

ع ۳ / ۸ / ۱۴

سَبِیْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ

بری راہ ف۶۳ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں ف۶۴ اور بیٹیاں ف۶۵ اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں

وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ف۶۶ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ف۶۷ اور دودھ کی

الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ

بہنیں اور عورتوں کی مائیں ف۶۸ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف۶۹ اُن بی بیوں سے

الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘

جن سے تم صحبت کرچکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں ف۷۰

وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ١ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں ف۷۱ اور دو بہنیں

الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ١ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۳﴾

اکٹھی کرنا ف۷۲ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ١ۚ كِتٰبَ

اور حرام ہیں شوہردار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری مِلک میں آجائیں ف۷۳ یہ اللہ کا

اللّٰهِ عَلَیْكُمْ١ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

نوشتہ ہے تم پر اور اُن ف۷۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو

مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ١ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

قید لاتے ف۷۵ نہ پانی گراتے ف۷۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً١ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ

ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہوجائے

ف۶۸ یہاں سے محرمات بالصہریۃ کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بی بیاں بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہوجاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی اُن سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو) ف۶۹ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کیلئے شرط نہیں ف۷۰ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔

ف۷۱ اس سے متبنّٰی نکل گئے اُن کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔

ف۷۲ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کئے جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لئے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لئے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا ف۷۳ گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لئے بعد استبراء حلال ہیں اگرچہ دارالحرب میں اُن کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تباین دارین کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہوچکی شانِ نزول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے اُن سے قربت میں تامل کیا، اور

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۷۴ محرمات مذکورہ ف۷۵ نکاح سے یا ملک یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں مسئلہ اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہوسکتا

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ

تو اُس میں گناہ نہیں ف۷۷ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے اور تم میں

يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا

بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ

جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں ایمان والی کنیزیں ف۷۸ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو ف۷۹ اُنکے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسبِ دستور اُنکے

بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

مہر اُنھیں دو ف۸۱ قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

قید میں آجائیں ف۸۳ پھر بُرا کام کریں تو اُن پر اُس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر

الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے ف۸۶

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی روشیں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ

بتادے ف۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے

يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا

رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت

ف۷۶ اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مدنظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کرکے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے۔

ف۷۷ خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کردے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کردے۔

ف۷۸ یعنی مسلمانوں کی ایماندار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لئے حلال ہے معنیٰ یہ ہیں کہ جو شخص حرہ مومنہ سے نکاح کی مقدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا

ف۷۹ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔

ف۸۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو۔

ف۸۱ اگرچہ مالک اُن کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ اُن کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ اُن کے مالکوں کی اجازت سے مہر اُنھیں دو۔

ف۸۲ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ف۸۳ اور شوہر دار ہو جائیں ف۸۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے کیونکہ حرہ کے لیے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ رجم قابل تنصیف نہیں ہے ف۸۵ باندی سے نکاح کرنا ف۸۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک پیدا ہوگی۔

ف۸۷ انبیاء و صالحین کی۔

ف۸۸ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ ف۸۹ اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے ف۹۰ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور اُن کی طرف سے صبر بھی نہیں ہو سکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد اُن پر غالب آجاتے ہیں ف۹۱ چوری خیانت غصب

جوا سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی ممانعت ہے۔

عَظِيمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ
الگ ہو جاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور

ضَعِيفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ إِلَّآ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَ
ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۹۲ اور

لَا تَقْتُلُوٓا أَنْفُسَكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ
اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو

عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ
آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا
ف۹۴ تو تمہارے اور گناہ ف۹۵ ہم بخش دینگے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ
جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے ان کی کمائی سے

مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۭ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْئَلُوا اللّٰهَ
حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷ اور اللہ سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لیے

ف۹۲ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔

ف۹۳ ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفس واحد کی طرح ہیں مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

ف۹۴ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا مثل قتل زنا چوری وغیرہ کے۔

ف۹۵ صغائر مسئلہ کفر و شرک تو نہ بخشا جائیگا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔

ف۹۶ خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اسکی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ یہ ممنوع ہے بندے کو چاہئے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے شان نزول جب آیت میراث میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہئے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے ف۹۷ ہر ایک کو اُس کے اعمال کی جزاء۔ شان نزول۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

ف۹۸ اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

مال کے مستحق بنا دیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۹۸

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع

انہیں اُن کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

مرد افسر ہیں عورتوں پر ف۹۹ اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

فضیلت دی ف۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے ف۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۱۰۲ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو ف۱۰۳ تو

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

انہیں سمجھاؤ اور اُن سے الگ سوؤ اور انہیں مارو ف۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ اِنْ

خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰

ف۹۹ تو عورتوں کو اُن کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی سرانجام دہی کریں

ع ۵ / ۸ / ۲

شانِ نزول: حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور اُن کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۰۰ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و جمعہ و تکبیر و تشریق اور حدود و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی

ف۱۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔

ف۱۰۲ اپنی عفت اور شوہروں کے گھر مال اور اُن کے راز کی

ف۱۰۳ انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کی اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں

ف۱۰۴ ضرب غیر شدید

ف۱۰۵ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری دعا قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیر دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مجتنب رہنا چاہیے

ف۱۰۶ اور تم دیکھو کہ سمجھانا علیحدہ سونا، مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی

ف۱۰۷ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے۔

ف۱۰۸ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے مسئلہ: پنچوں کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں

ف۱۰۹ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی ربوبیت میں نہ اس کی عبادت میں

ف۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرنا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہوگیا۔

ف۱۱۱ حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری و مسلم) ف۱۱۲ حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہوں گے جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مثل ہے ف۱۱۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں (بخاری و مسلم) ف۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ف۱۱۵ اور مسافر و مہمان حدیث: جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھے اُسے چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے (بخاری و مسلم)۔

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى

اور رشتہ داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ

اور دور کے ہمسائے ف۱۱۳ اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی

اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ

غلام سے ف۱۱۶ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰىهُمُ

بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾

دیا ہے اُسے چھپائیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰ اور ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا

اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ف۱۲۱ تو کتنا

فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ کے دیے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ

ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے

ف۱۱۶ کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدر ضرورت دو۔ حدیث: رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بد خلق داخل نہ ہوگا (ترمذی)۔

ف۱۱۷ متکبر خود بیں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔

ف۱۱۸ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے شح یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی کھلائے جود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے

ف۱۱۹ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔

ف۱۲۰ بخل کے بعد صرف بے جا کی بُرائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔

ف۱۲۱ دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اُس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن)۔

ف۱۲۲ اس میں سراسر اُن کا نفع ہی تھا۔

ف۱۲۳ اُس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی اُمتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں ف۱۲۴ کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری اُمت ف۱۲۵ کیونکہ جب وہ اپنی خطاء سے مکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو اُن کے مونھوں پر مُہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائیگی وہ اُن کے خلاف شہادت دیں گے ف۱۲۶ شانِ نزول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اُس میں کھانے کے بعد شراب پیش کیگئی بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہو گئے اُس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی اُس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیئے کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ میں دونوں جگہ لا کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اُس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں اُن کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا گیا ف۱۲۷ جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کرلو ف۱۲۸ اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو ف۱۲۹ یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے ف۱۳۰ یعنی جماع کیا ف۱۳۱ اُسکے استعمال پر قادر نہ ہونے خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اُس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ۔ درندہ۔ دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث ف۱۳۲ یہ حکم مریضوں۔ مسافروں جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لیئے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ف۱۳۳ طریقۂ تیمم: تیمم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد ریتا پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ

مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

بڑا ثواب دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

ایک گواہ لائیں ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بناکر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اُسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں یا تم میں سے کوئی

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

قضائے حاجت سے آیا ہو ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور پانی نہ پایا ف۱۳۱

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ

تو پاک مٹی سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳ بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶ کہ تم بھی راہ سے

ع ۶ / ۹ / ۳

مار کر چہرہ پر پھیرلیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اُسی طرح تیمم سے حتی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ شانِ نزول غزوۂ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں اُترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مشعر ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اس میں ہدایت ہے کہ حضور کے ازواج کی خدمت مؤمنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی

خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے سبحان اللہ ف۱۳۴ و دیہ کہ توریت سے انھوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہوگئے شانِ نزول یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کرکے بولتے ف۱۳۵ حضور کی نبوت کا انکار کرکے ف۱۳۶ اے مسلمانو ف۱۳۷ اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کردیا تو چاہیے کہ اُن سے بچتے رہو ف۱۳۸ اور جس کا
کارساز اللہ ہو اُسے کیا اندیشہ ف۱۳۹ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں فرمائے ف۱۴۰ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو ف۱۴۱ کہتے ہیں۔

السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ
بھٹک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۷ اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳۸ اور

كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنئے آپ

مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ
سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور راعنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
وہ ف۱۴۶ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور

لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
مگر تھوڑا ف۱۴۷ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ
کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونھوں کو ف۱۴۹ تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾
یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر ف۱۵۰ اور خدا کا حکم ہو کر رہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے

ف۱۴۲ یہ کلمہ ذو جہتین ہے مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو۔ ف۱۴۳ باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے ف۱۴۴ حق سے باطل کی طرف ف۱۴۵ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے اُن کے خبث ضمائر کو ظاہر فرما دیا ف۱۴۶ بجائے ان کلمات کے اہل ادب کے طریقہ پر ف۱۴۷ اتنا کہ اللہ نے انھیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں ف۱۴۸ توریت۔
ف۱۴۹ آنکھ ناک کان ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر ف۱۵۰ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انھیں ملعون کہتی ہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں بعض آخرت میں بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہوگئی بعض کہتے ہیں ابھی انتظار ہے بعض کا قول ہے کہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انھوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سُنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منھ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی
خدمت میں حاضر ہو سکوں گا یعنی اس خوف سے انھوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انھیں آپ کے رسول برحق ہونے کا یقینی علم تھا اسی خوف
سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سُن کر مسلمان ہوگئے۔

يَشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ

ف۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ

تم نے انھیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۱۵۲ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ

ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر ف۱۵۳ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ف۱۵۴

وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

اور یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنھیں کتاب کا ایک

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے

كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰۗىِٕكَ

ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائیگا ف۱۵۵

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾

کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو لوگوں کو تل بھر نہ دیں

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸ تو

اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انھیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹

ف۱۵۱ معنٰی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مرجائے تو اس کے لیے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرف شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔

ف۱۵۲ یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصارٰی کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دین داری اور صلاح و تقوٰی اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منھ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔

ع ۸ ۴

ف۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دیجائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

ف۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبول بارگاہ بتاکر

ف۱۵۵ شان نزول یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انھوں نے شیطان کی اطاعت کرکے بتوں کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف نے کہا تمھیں ٹھیک راہ پر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ان پر لعنت فرمائی کہ انھوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا

ف۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالٰی نے اُن کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ

ف۱۵۷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے

ف۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں

ف۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔

ف۱۶۰ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۱۶۱ اور ایمان سے محروم رہا ف۱۶۲ اس کے لئے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے ف۱۶۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابلِ نفرت چیز سے پاک ہیں ف۱۶۴ یعنی سایہ جنت جس کی راحت و آسائش رسائیِ فہم و احاطۂ بیان سے بالاتر ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۶۰ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی

سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا

آگ ف۱۶۲ جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ

ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انھیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

عنقریب ہم انھیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے

اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

ان کے لیے وہاں ستھری بی بیاں ہیں ف۱۶۳ اور ہم انھیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ

ف۱۶۴ بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انھیں سپرد کرو ف۱۶۵ اور یہ کہ جب تم

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ

لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ف۱۶۶ بیشک اللہ تمھیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا

وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ

اور حکم مانو رسول کا ف۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں ف۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا

ع نشست

ف۱۶۵ اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں اُن کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔

ف۱۶۶ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے حدیث شریف میں ہے انصاف کرنے والوں کو قربِ الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے شانِ نزول بعض مفسرین نے اس کی شانِ نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادمِ کعبہ سے کعبۂ معظمہ کی کلید لے لی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انھیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمھاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابلِ وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبداللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو چکے تھے اور انھوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

ف۱۶۷ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ف۱۶۸ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔

شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت

وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى
پر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے اُنھیں نہ

الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ
دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اُس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے

قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا
اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ

اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۶۰﴾
اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انھیں دور بہکاوے ف۱۷۰

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ
اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم

الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ ۚ فَكَیْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ
دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب اُن پر کوئی

مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ
افتاد پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم

اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا
کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ
تو تم اُن سے چشم پوشی کرو اور انھیں سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا

ع ۹ / ۵

ف۱۶۹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں ایک وہ جو ظاہر حدیث سے ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے اولی الامر میں امام امیر بادشاہ حاکم قاضی سب داخل ہیں خلافت کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافتِ ناقصہ خلفاءِ عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لیئے ہم پر اُن کی اطاعت بھی لازم ہے

ف۱۷۰ شانِ نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دینگے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیئے اس نے باوجود مدعیٔ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لیئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لیئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے

ف۱۷۱ جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا

ف۱۷۲ کفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اعراض کر کے کیا

ف۱۷۳ اور وہ عذر و ندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیا اُس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا۔

ف۱۷۴ جو ان کے دل میں اثر کر جائے ف۱۷۵ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیئے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور اُن کی اطاعت فرض ہو تو جو اُن کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے
رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے ف۱۷۶ معصیت و نافرمانی کرکے ف۱۷۷ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت
کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول

اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے **مسئلہ** قبر پر حاجت کے لیئے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے **مسئلہ** بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے **مسئلہ** مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے ف۱۷۸ معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے **شانِ نزول** پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی

قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیئے کہ اللہ کے حکم سے اسکی اطاعت کی

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا

حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان

تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ

لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا

اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ

اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ف۱۷۹ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے

فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے ف۱۸۰ تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی

مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ

ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۷۹ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیئے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا **شانِ نزول** ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی فرماں برداری کی۔

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

فضل کیا یعنی انبیاء ف۱۸۱ اور صدیق ف۱۸۲ اور شہید ف۱۸۳

وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝۶۹ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

اور نیک لوگ ف۱۸۴ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے

اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝۷۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ

اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو ف۱۸۵

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝۷۱ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ

پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائیگا ف۱۸۶

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ

پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝۷۲ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمھیں اللہ کا فضل ملے ف۱۸۷

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

تو ضرور کہے ف۱۸۸ گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۳ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا تو انھیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے جو

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۷۴ وَ

پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے اور

ف۱۸۱ تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہونگے
ف۱۸۲ صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
ف۱۸۳ جنھوں نے راہ خدا میں جانیں دیں۔

ع ۱۱

ف۱۸۴ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شان نزول حضرت ثوبان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہونگے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرماں برداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا
ف۱۸۵ دشمن کی گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں
ف۱۸۶ یعنی منافقین
ف۱۸۷ تمھاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے
ف۱۸۸ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ
تمھیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۱۸۹ اور کم زور مردوں
الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا
اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّاۙۚ
بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دیدے۔
وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ(۷۵) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ
اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ
اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں
فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا۠(۷۶)
تو شیطان کے دوستوں سے ف۱۹۱ لڑو بے شک شیطان کا داؤں کمزور ہے ف۱۹۲
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو ف۱۹۳ اور نماز قائم رکھو
وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ
اور زکوٰۃ دو پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا ف۱۹۴ تو اُن میں بعضے
یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةًۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا
لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ف۱۹۵ اور بولے
لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍؕ
اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ف۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا

ف۱۸۹ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمھارے پاس کوئی عذر نہیں۔

ف۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنھیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ اُن کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مددِ الٰہی کی دعائیں کرتے تھے یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انھیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی۔

ف۱۹۱ اعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لئے

ع ۶

ف۱۹۲ یعنی کافروں کا اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔

ف۱۹۳ قتال سے۔ شانِ نزول مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انھوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔

فائدہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔

ف۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا۔

ف۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے ف۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے یہ سوال وجہ حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا نہ بطریق اعتراض اسی لئے ان کو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جوابِ تسکین بخش عطا فرما دیا گیا۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَ
تم فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ف۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور
لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ
تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا ف۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی ف۱۹۹ اگرچہ
فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
مضبوط قلعوں میں ہو اور اُنھیں کوئی بھلائی پہنچے ف۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف
عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ
سے ہے اور انھیں کوئی برائی پہنچے ف۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ف۲۰۲
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ
معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو
اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ
بُرائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵ اور اے محبوب ہم نے تمھیں سب لوگوں کیلئے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ
رسول بھیجا ف۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا ف۲۰۸
وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫
اور جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمھیں اُن کے بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو اُن میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو

ف۱۹۷ زائل و فانی ہے ف۱۹۸ اور تمھارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تامل نہ کرو ف۱۹۹ اور اُس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مر جانے سے راہ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہو۔

ف۲۰۰ ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی۔

ف۲۰۱ گرانی قحط سالی وغیرہ۔

ف۲۰۲ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انھیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

ف۲۰۳ گرانی ہو یا ارزانی قحط ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے۔

ف۲۰۴ اس کا فضل و رحمت ہے۔

ف۲۰۵ کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

ف۲۰۶ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے۔

ف۲۰۷ آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اتباع فرض ہے۔

ف۲۰۸ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بد دینوں کی طرح اُس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسی بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ف۲۰۹ اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا۔

ف۲۱۰ شانِ نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

ف۲۱۱ اُن کے اعمال ناموں میں اور اُس کا انہیں بدلہ دیگا ف۲۱۲ اور اُس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین
کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشا راز کر دیا ہے اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں ف۲۱۳ اور زمانۂ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن
پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف
نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زباندانوں کے کلام میں دیکھا جاتا

تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ

اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ
غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ
اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا
اور اگر تم پر اللہ کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے

قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب اللہ کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دئیے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ
اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللہ

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ
کی آنچ سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب سے کڑا جو اچھی سفارش کرے ف۲۲۸ اس کے لیے اس میں سے

لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ
حصہ ہے ف۲۲۹ اور جو بُری سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے

ہے کہ کوئی بہت ملیح اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مرتبت پر ہے۔

ف۲۱۴ یعنی فتح اسلام۔

ف۲۱۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر۔

ف۲۱۶ جو مفسدے کا موجب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

ف۲۱۷ اکابر صحابہ جو صاحب رائے اور صاحب بصیرت ہیں۔

ف۲۱۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے۔

ف۲۱۹ مسئلہ مفسرین نے فرمایا اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بنص قرآن حاصل ہو اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہیئے

ف۲۲۰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

ف۲۲۱ نزول قرآن۔

ف۲۲۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے۔

ف۲۲۳ وہ لوگ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور قس بن ساعدہ۔

ف۲۲۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ۔

ف۲۲۵ شان نزول بدر صغریٰ کی جنگ جو ابو سفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کیلئے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کے لئے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے ف۲۲۶ انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس ف۲۲۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہو گئے ف۲۲۸ کسی سے کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافق شرع تو ف۲۲۹ اجر و جزا۔

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا

حصہ ہے ف۲۳۰ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم

بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾

اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہدو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ف۲۳۱

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ف۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں

فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

دو فریق ہوگئے ف۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اوندھا کردیا ف۲۳۴ ان کے کوتکوں کے سبب ف۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ

اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا

دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اس کے لیے راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہوجاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہوجاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست

اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

نہ بناؤ ف۲۳۶ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو انہیں پکڑو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّ

اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ

لَا نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ

نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں

ف۲۳۰ عذاب وسزا ف۲۳۱ مسائل سلام: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام وجواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول، اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج چوسر تاش گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے **مسئلہ** آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے **مسئلہ** بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں ف۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے ف۲۳۳ شان نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی انکے باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ف۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے ف۲۳۵ ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں ف۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ف۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہوجائے ف۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں ف۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعوی کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

معاہدہ ہے ف۲۴۰ یا تمھارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا اپنی

قَوْمَهُمْؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْۚ فَاِنِ

قوم سے لڑیں ف۲۴۲ اور اللہ چاہتا تو ضرور انھیں تم پر قابو دیتا تو وہ بیشک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَۙ فَمَا جَعَلَ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝٩٠ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

تمھیں اُن پر کوئی راہ نہ رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَاۚ

امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انھیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ

پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ف۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

انھیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمھیں صریح

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝٩١ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

اختیار دیا ف۲۴۸ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ

خَطَـًٔاۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

بہک کر ف۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْاؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ف۲۵۰ مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ ف۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمھاری دشمن

ف۲۴۰ یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عویمر اسلمی سے معاملہ کیا تھا۔

ف۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر۔

ف۲۴۲ تمھارے ساتھ ہو کر۔

ف۲۴۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا۔

ف۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔

ف۲۴۵ شان نزول مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ اُن سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انھیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۱۲ / ۹

ف۲۴۶ شرک یا مسلمانوں سے جنگ۔

ف۲۴۷ جنگ سے باز آ کر۔

ف۲۴۸ اُن کے کفر غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب۔

ف۲۴۹ یعنی مؤمن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اُس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد میں مسلمان پر پڑا یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان

ف۲۵۰ یعنی اُس کے وارثوں کو دی جائے وہ اُسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دَین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی

ف۲۵۱ جو خطاءً قتل کیا گیا۔

ف۲۵۲ یعنی کافر و ف۲۵۳ لازم ہے اور دیت نہیں ف۲۵۴ یعنی اگر مقتول ذمّی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا ف۲۵۵ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ف۲۵۶ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایام تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلاعذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ **شانِ نزول** یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزین ہوئے اُن کی ماں کو اس سے بہت بے قراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش رضی اللہ عنہ کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لے کر تلاش کے لئے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش رضی اللہ عنہ کو پالیا اور ان کو ماں کے جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش رضی اللہ عنہ نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیاش رضی اللہ عنہ کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤنگا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دونگا اس کے بعد عیاش رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور انھوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث رضی اللہ عنہ بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے نہ انھیں حارث رضی اللہ عنہ کے اسلام کی اطلاع ہوئی قبا کے قریب عیاش رضی اللہ عنہ نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا اے عیاش تم نے بہت بُرا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل اُن کے اسلام کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

ہو ف۲۵۲ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

کہ تم میں اُن میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

مسلمان مملوک آزاد کرنا ف۲۵۴ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ف۲۵۵ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ف۲۵۶

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

یہ اللہ کے یہاں اُس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ف۲۵۷ اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ

اُس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

تو مسلمان نہیں ف۲۵۸ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں

كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ

ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ف۲۵۹ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ف۲۶۰ تو تم پر

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

تحقیق کرنا لازم ہو ف۲۶۱ بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں

ف۲۵۷ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے **فائدہ** خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لئے جہنم ہے **فائدہ** خلود کا لفظ مدت طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ ابد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خلود بمعنی دوام آیا ہے تو اس کے ساتھ ابد بھی ذکر فرمایا گیا ہے **شانِ نزول** یہ آیت مقیس بن ضبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا ف۲۵۸ یا جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ابوداؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا **مسئلہ** اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی

یہ کہے کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم کیا جائیگا جب تک کہ وہ
اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضرور ہے ف۲۵۹ یعنی جب تم اسلام
میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمۂ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر لیے گئے تھے اور تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا
چاہیے شانِ نزول یہ آیت مرداس بن نہیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہل فدک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ان کی طرف آ رہا ہے

تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھیرے رہے جب انھوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انھوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہل فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کے لیے اظہار ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا
ع ۱۴
عرض کیا حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اس کے اہل کو واپس کریں۔

ف۲۶۰ کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا۔

ف۲۶۱ تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو۔

ف۲۶۲ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں مجاہدین کے لیے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں حدیث بخاری میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے

اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ
والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ
اللہ نے جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اُس کی طرف

مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سے درجے اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾
کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنھیں نہ کوئی تدبیر

حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ
بن پڑے ف۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف

ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انھیں عذر نے روک لیا ہے ف۲۶۳ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے
والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے ف۲۶۴ جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے ف۲۶۵ بغیر عذر کے ف۲۶۶ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت میں
سو درجے مہیا فرمائے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں ف۲۶۷ شانِ نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں
ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی
اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے ف۲۶۸ مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے
اپنے فرائضِ دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اسکے لیے جنت واجب ہوئی

اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہما وسلم کی رفاقت میسر ہوگی ف۲۶۹ زمین کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی ف۲۷۰ کہ وہ کرم ہے اور کریم جو اُمید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائیگا ف۲۷۱ شانِ نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمیرہ لیثی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کرکے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھیروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چارپائی پر لے کے چلے مقام تنعیم میں آکر ان کا انتقال ہوگیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر پاکر صحابۂ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور

عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فرمائے ف۲۷۲ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا

یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ

وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ

اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ

ف۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو

فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ

تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو

اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں

وَ اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ

اور اے محبوب جب تم اُن میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵ پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیئے کہ ان

مَّعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ

میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر تم سے

وَ لْتَاْتِ طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْا

پیچھے ہو جائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور

حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ

چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۸۲ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور

مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لئے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲۷۲ اس کے وعدے اور اسکے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا مسئلہ طلبِ علم جہاد۔ حج۔ زیارت طاعت۔ زہد و قناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لئے ترکِ وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

ع ۱۴ ۱۱

ف۲۷۳ یعنی چار رکعت والی دو رکعت ف۲۷۴ مسئلہ خوفِ کفار قصر کے لئے شرط نہیں حدیث یعلی بن امیہؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابلِ تملیک نہیں ہیں اُن کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیانِ حال ہے شرطِ قصر نہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ان یفتنکم بغیر ان خفتم کے ہے صحابہؓ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدتِ سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اُسکے سفر میں قصر ہوگا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے ف۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲۷۶ اس میں جماعتِ نماز خوف کا بیان ہے شانِ نزول جہاد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نمازِ ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نمازِ عصر جب مسلمان اس نماز کے لئے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں

قتل کر دو اُس وقت حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ الآیہ ف۲۷۷ یعنی حاضرین
کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انھیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے ف۲۷۸ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں
فریقوں کے لیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے ف۲۷۹ یعنی دونوں سجدے کر کے رکعت پوری کر لیں ف۲۸۰ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں ف۲۸۱ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔

اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ
اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ف۲۸۳ اور
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى
تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو
اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۲۸۴ بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری
عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ
اور کروٹوں پر لیٹے ف۲۸۵ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ
مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو
اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ
اگر تمہیں دکھ پہونچتا ہے تو انھیں بھی دکھ پہونچتا ہے جیسا تمہیں پہونچتا ہے اور تم اللہ سے وہ اُمید
اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ
رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۲۸۷ اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ
طرف سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲۸۸ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف۲۸۹ اور دغا والوں
لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا

ف۲۸۲ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہر حال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قرات کے پڑھے اور سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرات کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے حضور کے بعد بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے **مسائل** حالت سفر میں اگر صورت خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

۱۵ ع ۱۴ ۱۲

ف۲۸۳ شان نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویرث بن حارث محاربی یہ خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منھ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ف۲۸۴ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لیے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذر میں ہتھیار

رَّحِيمًا (١٠٦) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۲۹۰ بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا (١٠٧) يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ

نہیں چاہتا کسی بڑے دغاباز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور

لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ

اللہ سے نہیں چھپتے ف۲۹۱ اور اللہ ان کے پاس ہے ف۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا (١٠٨) هَا أَنتُمْ

کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ف۲۹۳ اور اللہ اُن کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ

هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ

جو تم ہو ف۲۹۴ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (١٠٩) وَمَن يَعْمَلْ

سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی

سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا (١١٠)

بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اُسی کی جان پر پڑے اور اللہ علم و حکمت

حَكِيمًا (١١١) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ

والا ہے ف۲۹۵ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ف۲۹۶ پھر اُسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے

احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (١١٢) وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ

اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ف۲۹۷

کھول رکھنے کی اجازت دی گئی ف۲۸۵ یعنی ذکر الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں ہو یا تری میں سفر میں اور حضر میں غنا میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمۂ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر ثنا دعا سب داخل ہیں ف۲۸۶ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے ف۲۸۷ شان نزول اُحد کی جنگ سے جب ابو سفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ احد میں حاضر ہوئے تھے انھیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انھوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اُس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۸۸ شان نزول انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن اُبیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کر لیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لئے انھوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح و قدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں)۔

ف۲۸۹ اور علم عطا فرمائے علم الیقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر

ع ۱۶ / ۱۳

فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اُس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق و حوادث آپ کے پیش نظر کر دیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے ف۲۹۰ معصیت کا ارتکاب کر کے ف۲۹۱ حیا نہیں کرتے ف۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ف۲۹۳ جیسے طعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت ف۲۹۴ اے قوم طعمہ ف۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا ف۲۹۶ صغیرہ یا کبیرہ ف۲۹۷ تمھیں نبی و معصوم کر کے اور رازوں پر مطلع فرما کے۔

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ف۲۹۸

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۲۹۹ اور اللہ نے تم پر کتاب ف۳۰۰ اور حکمت اُتاری

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۳۰۲

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ف۳۰۳ مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات

اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ
اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو رسول کا خلاف کرے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ف۳۰۴ اللہ اُسے نہیں بخشتا

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ
کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۳۰۵ اور جو اللہ کا شریک

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ
ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے

ف۲۹۸ کیوں کہ اس کا وبال انہیں پر ہے۔

ف۲۹۹ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے لئے معصوم کیا ہے۔

ف۳۰۰ یعنی قرآن کریم

ف۳۰۱ اُمورِ دین و احکامِ شرع و علومِ غیب **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے

ع ۱۰

ف۳۰۲ کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا

ف۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے

ف۳۰۴ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراطِ مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعتِ مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔

ع ۳ ۱۷ ۱۴

ف۳۰۵ **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اُس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اُس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تائب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت نص صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اُس کی توبہ و ایمان مقبول ہے۔

اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ
مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷ جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ
ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹ قسم ہے میں ضرور بہکادونگا اور

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
ضرور انھیں آرزوئیں دلاؤنگا ف۳۱۰ اور ضرور انھیں کہونگا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ف۳۱۱ اور ضرور انھیں کہونگا

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ
کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دینگے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا
وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انھیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ف۳۱۳ اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا
شیطان انھیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اُس

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انھیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ
اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ
تمہارے خیالوں پر ہے ف۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۳۱۶ جو بُرائی کریگا ف۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور

ف۳۰۶ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات۔ عزیٰ۔ منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی اُنثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اِلَّا اوثانا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قراءت میں اِلَّا اُثُنًا آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔

ف۳۰۷ کیونکہ اسی کے اغواء سے بت پرستی کرتے ہیں۔

ف۳۰۸ شیطان۔

ف۳۰۹ اُنھیں اپنا مطیع بناؤں گا۔

ف۳۱۰ طرح طرح کی کبھی عمرِ طویل کی کبھی لذاتِ دنیا کی کبھی خواہشاتِ باطلہ کی کبھی اور کبھی اور۔

ف۳۱۱ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کرلیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کرلیتے اور اس کو بحیرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔

ف۳۱۲ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔

ف۳۱۳ اور دل میں طرح طرح کی اُمیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے۔

ف۳۱۴ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے ف۳۱۵ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمھیں نفع پہونچائیں گے۔

ف۳۱۶ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔

ف۳۱۷ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے۔

ف۳۱۸ یہ وعید کفار کے لئے ہے ف۳۱۹ مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخلِ ایمان نہیں ف۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ف۳۲۱ جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیم کی شریعت و ملت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت میں داخل ہے اور خصوصیات دین محمدی کے اس کے علاوہ ہیں دین محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرع محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دین محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار ف۳۱۸ اور جو کچھ

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۳۱۹ تو وہ جنت میں داخل کیے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

جائیں گے اور انھیں تل بھر نقصان نہ دیا جائیگا اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

لئے جھکا دیا ف۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر ف۳۲۱ جو ہر باطل سے جدا تھا اور

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ف۳۲۲ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ

اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ف۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں ف۳۲۴

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

کہ تم انھیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے ف۳۲۵ اور انھیں نکاح میں بھی لانے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور ف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

حق میں انصاف پر قائم رہو ف۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی

ف۳۲۲ خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لئے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا۔

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

ف۳۲۳ اور وہ اس کے احاطہ علم و قدرت میں ہے احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کیلئے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔

ف۳۲۴ شان نزول زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیت میراث نازل ہوئی تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہونگے آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انھیں ان عادتوں سے منع فرمایا ف۳۲۵ میراث سے ف۳۲۶ یتیم ف۳۲۷ ان کے پورے حقوق ان کو دو۔

عَلِيمًا ﴿١٢٧﴾ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا
خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ف۳۲۸
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ
تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں ف۳۲۹ اور صلح خوب ہے ف۳۳۰
وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ
اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۳۳۱ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ
کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر
النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر میں
كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٢٩﴾
لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا
اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہوجائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردیگا ف۳۳۷ اور اللہ کشائش والا
حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا
حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بیشک تاکید فرمادی ہم
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ
نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸ اور اگر
تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ
کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ

ف۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کردے یا کم کردے۔

ف۳۲۹ اور اس صلح کے لئے اپنے حقوق کا بکم کرنے پر راضی ہوجائیں۔

ف۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے۔

ف۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کرکے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔

ف۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور برعایت حق صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انھیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں۔

ف۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا۔

ف۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مقدرت میں نہیں کہ ہر امر میں تم انھیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کرکے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

ف۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے پہننے پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے ف۳۳۶ زن و شو باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہوجائے یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اس طرح وہ ف۳۳۷ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ف۳۳۸ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و شریعت پر قائم رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے ف۳۳۹ تمام جہان اس کے فرماں برداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں سراہا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ

ہے کارساز اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لیجائے ف۳۴۱ اور اوروں کو لے آئے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

اور اللہ کو اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾

کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے

وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو

وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾

اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷ اور اس کتاب پر جو اپنے ان

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ

رسول پر اُتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اُتاری ف۳۴۹ اور جو

ف۳۴۰ تمام خلق سے اور اُنکی عبادت سے۔

ف۳۴۱ معدوم کردے۔

ف۳۴۲ معنی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہی ہو تو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثواب آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لیئے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔

ف۳۴۳ کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے۔

ع ١٩ / ٨ / ١٦

ف۳۴۴ حق بیان میں اور جیسا چاہئے نہ کہو۔

ف۳۴۵ ادائے شہادت سے۔

ف۳۴۶ جیسے عمل ہونگے ویسا بدلہ دے گا

ف۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصارٰی سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعوٰی کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد و اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مؤمنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسٰیؑ پر اور توریت پر اور عزیرؑ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اُس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۴۸ یعنی قرآن پاک پر اور اُن تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالٰی نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۳۴۹ تو وہ ضرور

ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انھیں بخشے ف۳۵۱

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا

نہ انھیں راہ دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ اُن کے لیے دردناک عذاب

اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ف۳۵۲ کیا اُن کے پاس عزت

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ

ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ف۳۵۳ اور بے شک اللہ

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

تم پر کتاب ف۳۵۴ میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ف۳۵۵

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو ف۳۵۶ بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا

جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ

کرے گا وہ جو تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے

ف۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔

ف۳۵۰ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرکے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کرکے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انھوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ اُن پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر اُن کی موت ہوئی۔

ف۳۵۱ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جب کہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔

ف۳۵۲ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحبِ قوت اور شوکت سمجھ کر اُن سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور اُن کے ملنے سے طلبِ عزت باطل۔

ف۳۵۳ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین۔

ف۳۵۴ یعنی قرآن۔

ف۳۵۵ کفار کی ہم نشینی اور اُن کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور اُن کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔

ف۳۵۶ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۳۵۷ اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو اُن سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ف۳۵۸

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا ف۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ف۳۶۰ قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾
فیصلہ کردیگا ف۳۶۱ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ف۳۶۲

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ف۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اور جب نماز کو کھڑے ہوں ف۳۶۴ تو ہارے جی سے ف۳۶۵ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى
مگر تھوڑا ف۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ف۳۶۷ نہ اِدھر کے نہ اُدھر

هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا
کے ف۳۶۸ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا ف۳۶۹

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کرلو ف۳۷۰ بے شک منافق

فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ف۳۷۱ اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں

ف۳۵۷ اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔

ف۳۵۸ کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔

ف۳۵۹ اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور اُن کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو (یہ منافقوں کا حال ہے)۔

ع ۷ ۱۷

ف۳۶۰ اے ایماندارو اور منافقو۔

ف۳۶۱ کہ مؤمنین کو جنت عطا کریگا اور منافقوں کو داخل جہنم کرے گا۔

ف۳۶۲ یعنی کافر مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے علماء نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلا پاکر مالک نہیں ہوسکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا (جمل)۔

ف۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔

ف۳۶۴ مؤمنین کے ساتھ۔

ف۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوق طاعت اور لطف عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے۔

ف۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد

ف۳۶۷ کفر و ایمان کے۔

ف۳۶۸ نہ خالص مؤمن نہ کھلے کافر

ف۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو ف۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ ف۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

ف۳۷۲ نفاق سے ف۳۷۳ دارین میں ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آگئی چغل خوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بُری بات سے گالی مراد ہے۔

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
نے توبہ کی ف۳۷۲ اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیئے کرلیا تو یہ مسلمانوں
مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا
کے ساتھ ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا اور اللہ
یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۷﴾
تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا ف۳۷۴ مگر مظلوم سے ف۳۷۵ اور
كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
کسی کی بُرائی سے درگزرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ف۳۷۶ وہ جو
یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ
اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں ف۳۷۷
رُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّیُرِیْدُوْنَ
اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ف۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ
اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ف۳۷۹ اور ہم نے
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
کافروں کے لیئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اس کے

ف۳۷۵ کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چرایا یا غصب کیا۔ شانِ نزول ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھ کو بُرا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اُٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۷۶ تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

ف۳۷۷ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔

ف۳۷۸ شانِ نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا ف۳۷۹ بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچا سکتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

ف۳۸۰ مرتکب کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے معتزلہ صاحب کبیرہ کے خلود عذاب کا عقیدہ رکھتے ہیں اس آیت سے اُن کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا ف۳۸۱ مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے ف۳۸۲ براہ سرکشی ف۳۸۳ یکبارگی شان نزول یہود میں سے کعب بن اشرف و فنحاص بن عازوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لیئے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انھیں عنقریب اللہ اُن کے ثواب

اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْــَٔــلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

دے گا ف۳۸۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ دکھا دو تو انھیں کڑک نے آ لیا ان کے گناہوں پر

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

پھر بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ اُن کے پاس آ چکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

ف۳۸۷ اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے اُن پر طور کو اونچا کیا

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

اُن سے عہد لینے کو اور اُن سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور اُن سے فرمایا کہ

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا

ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹ اور ہم نے اُن سے گاڑھا عہد لیا ف۳۹۰ تو اُن کی

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ

کیسی بد عہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لیئے کہ وہ آیات الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳ بلکہ اللہ نے انکے کفر کے سبب اُنکے دلوں پر مہر لگا دی ہے

ف۳۸۴ یعنی یہ سوال ان کا کمال جہل سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں اُن کے باپ دادا بھی گرفتار تھے اگر سوال طلب رشد کے لیئے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے۔

ع ۲ ۱۱

ف۳۸۵ اس کو پوجنے لگے۔

ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق پر واضح الدلالۃ تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن خوئے بد را بہانہ بسیار بجائے اطاعت کرنے کے انھوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کر دیا۔

ف۳۸۷ جب اُنھوں نے توبہ کی اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لیئے توقع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ انھیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔

ف۳۸۸ ایسا تسلط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لیئے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انھوں نے اطاعت کی۔

ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمھارے لیئے حلال نہیں نہ کرو سورۂ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔

ف۳۹۰ کہ جو انھیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی ممانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انھوں نے اس عہد کو توڑا۔

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ اُن کے زعم میں بھی انھیں اس کا کوئی استحقاق نہ تھا ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہو سکتا۔

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا

تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے کہ انھوں نے کفر کیا ف۳۹۴ اور مریم پر بڑا بہتان

عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

اٹھایا اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ

ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انھوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اُنکی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اُسکی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انھیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًۢا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ

ف۳۹۸ مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بیشک انھوں نے اسکو قتل نہیں کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۴۰۱

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اُس کی

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا

شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے ف۴۰۴ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ

طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾

اُن کے لئے حلال تھیں ف۴۰۵ اُن پر حرام فرما دیں اور اس لیے کہ انھوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ف۴۰۶

ف۳۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی ف۳۹۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی

ف۳۹۶ جس کو انھوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجودیکہ اُن کا یہ خیال غلط تھا۔

ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں۔

ف۳۹۸ جو حقیقت حال ہے۔

ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔

ف۴۰۰ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔

ف۴۰۱ صحیح و سالم بسوئے آسمان احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انھوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے اُن کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کریں گے اُس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیگا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا ف۴۰۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انھوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انھوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں اُن کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے ف۴۰۴ نقض عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا ف۴۰۵ جن کا سورۂ انعام کی آیہ وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا میں بیان ہے

ف۴۰۶ رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔

بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ
اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں

الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ
جو اُن میں علم میں پکے ف۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ
طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۴۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ
والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ
ثواب دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح

وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ف۴۰۹ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ
اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور

هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ
ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
آگے ہم تم سے ف۴۱۰ فرما چکے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۴۱۱ اور اللہ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ
موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۴۱۲ رسول خوشخبری دیتے ف۴۱۳ اور ڈر سناتے ف۴۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ

ف۴۰۷ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صائب اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ف۴۰۸ پہلے انبیاء پر۔

ف۴۰۹ شانِ نزول یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لیے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُن پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ
۲۲
والسلام کے سوا بکثرت انبیاء
ع ۱۰
ہیں جن میں سے گیارہ کے
۲
اسماءِ شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے اُن کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے۔

ف۴۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں ف۴۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی ف۴۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا ف۴۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ف۴۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو۔

ف۴۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾
کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۴۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور
يَشْهَدُوْنَؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۶ اور اللہ کی راہ سے
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
روکا ف۴۱۷ بیشک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بیشک جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۸
وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾
اور حد سے بڑھے ف۴۱۹ اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۴۲۰ اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًاؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
مگر جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے
يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ
اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول ف۴۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۴۲۲ تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں
وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی
فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى
نہ کرو ف۴۲۳ اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ف۴۲۴ مسیح عیسیٰ

الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہونچنا میسر نہیں ہوتا۔

ف۴۱۶ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے۔

ف۴۱۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے)۔

ف۴۱۸ اللہ کے ساتھ۔

ف۴۱۹ کتاب الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے۔

ف۴۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔

ف۴۲۱ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۴۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔

ف۴۲۳ شان نزول یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسیٰ روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو ان کے نزدیک اٰلہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بولص تھا اور اسی نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص بھی نہ کریں۔

ف۴۲۴ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقاد حق پر رہو کہ۔

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ
مریم کا بیٹا ف۴۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ ف۴۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک
مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف۴۲۷ اور تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو
لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا
اللہ تو ایک ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور اللہ کافی کارساز
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ
مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ مقرب
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
مزدوری انہیں بھرپور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت اور
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ
کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس

ع ۲۳ / ۹ / ۴

ف۴۲۵ ہے اور اس محترم کے لیے اس کے سوا کوئی نسب نہیں۔

ف۴۲۶ کہ کُن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امر الٰہی سے پیدا ہو گئے

ف۴۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں

ف۴۲۸ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفر محض ہے۔

ف۴۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔

ف۴۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہو سکتا۔

ف۴۳۱ شانِ نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لیے یہ عار کی بات نہیں، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

ف۴۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا۔

ف۴۳۳ عبادت الٰہی بجا لانے سے

ف۴۳۴ دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔
ف۴۳۵ یعنی قرآن پاک ف۴۳۶ اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا ف۴۳۷ کلالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ف۴۳۸ شان نزول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا انھیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمھاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔
مسئلہ مریضوں کی عیادت سنت ہے۔
مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔
ف۴۳۹ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔
ف۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۴۳۴ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا ف۴۳۵ تو وہ جو
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اللہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انھیں اپنی رحمت اور اپنے
وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۱۷۶﴾ یَسْتَفْتُوْنَكَ
فضل میں داخل کرے گا ف۴۳۶ اور انھیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ
قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ
پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمھیں کلالہ ف۴۳۷ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۴۳۸
وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ
اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے ف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی
لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ
اولاد نہ ہو ف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر
كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ
بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر
یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۷۷﴾ ع ۲۴
اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
سورہ مائدہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ
اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو ف۲ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

ف۱ سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ کے کہ یہ آیت روز عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں ف۲ عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لیے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انھیں عقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔

ف۳ یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے ف۴ مسئلہ: خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئیگا ف۵ اس کے دین کے معالم معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو ف۶ ماہ ہائے حج جن میں قتال زمانہ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا ف۷ وہ قربانیاں ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں ف۹ حج و عمرہ کرنے کے لئے شان نزول شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤنگا اور انہیں بھی لاؤنگا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنیوالا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لیکر آیا اور غادر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانیوالا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لیکر بارادۂ حج نکلا سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرض نہ چاہیئے۔

ف۱۰ یہ بیان اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔

ف۱۱ یعنی اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا ان کے اس معاندانہ فعل کا تم انتقام نہ لو۔

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ

مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴

اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ف۵

اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ

اور نہ ادب والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں

الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًاؕ وَ اِذَا

ف۸ اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں ف۹ اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْاؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْاۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے ف۱۱ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

التَّقْوٰى۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ

کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ(۲) حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ

اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف۱۳ مردار اور خون اور

لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ

سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے

وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ۫ وَ

مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور

ف۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجا لانا بر اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عدوان (زیادتی) کہلاتا ہے ف۱۳ آیت اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ میں جو استثنا ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لیے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے دوسرے بہنے والا خون تیسرے سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزا چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال وطیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ
جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے
اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ
آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف۱۴ تو اُن سے نہ ڈرو اور
اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر اپنی نعمت
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ
پوری کر دی ف۱۶ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ
گناہ کی طرف نہ جھکے ف۱۸ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ
اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
اُن کے لئے کیا حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ
ف۲۰ انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تمہارے لئے رہنے دیں ف۲۱ اور اس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کو
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
حساب کرتے دیر نہیں لگتی آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ
ف۲۳ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں

وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ مَآ اُهِلَّ بِهٖ کو اگر وقت ذبح کے ساتھ مقید نہ کریں تو اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ کا استثنا اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیر وقت ذبح میں غیر خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ سے حلال ہوگا غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو لاٹھی پتھر ڈھیلے گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو نویں وہ جسے کسی درندہ نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انھیں باقاعدہ ذبح کرلو تو وہ حلال ہیں دسویں وہ جو کسی تھان پر عبادۃً ذبح کیا گیا جیسے کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کیے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لیے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے گیارھویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لیے پانسہ ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکم الٰہی جانتے۔ ان سب کی ممانعت فرمائی گئی۔

ف۱۴ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہوگئے ف۱۵ اور امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کردیئے اسی لیئے اس آیت کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمھیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اُس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے فرمایا کون آیت اُس نے یہی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اُس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکرگزاری ہے ف۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ف۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک

پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے وٓ۱۹ جنکی حرمت قرآن و حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ طیّبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ **شانِ نزول** یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لئے حلال ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ع ۱ / ۵ / ۵

وٓ۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب انہیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو معلّم کہتے ہیں وٓ۲۱ اور خود اس میں سے نہ کھائیں۔ وٓ۲۲ آیت سے جو مستفاد ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہونچا ہو تو اس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور معلّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہونچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا معلّم کے ساتھ غیر معلّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے **مسئلہ** تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھکر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے وٓ۲۳ یعنی ان کے ذبیحے **مسئلہ** مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ وٓ۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لئے شرط نہیں وٓ۲۵ نکاح کرکے وٓ۲۶ ناجائز طریقہ پر مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے وٓ۲۷ کیونکہ مرتد ہونے سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں وٓ۲۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کیے جاتے ہیں **فائدہ** سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

مسلمان وٓ۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب

قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے وٓ۲۵ نہ مستی نکالتے

وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اور نہ آشنا بناتے وٓ۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب

عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے وٓ۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو وٓ۲۸ تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ

وٓ۲۹ اور سروں کا مسح کرو وٓ۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ وٓ۳۱ اور اگر

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ

تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو وٓ۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ

میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو

مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٦ وَ

ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو اور

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ

یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۳۳ اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا ف۳۴

إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُورِ ۝٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا

گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُونَ ۝٨ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝١٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ

وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر

اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے

بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔

ف۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔

ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔

ف۳۲ مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتی کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا ف۳۳ کہ تمہیں مسلمان کیا ف۳۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں۔

ف۳۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں ف۳۶ اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے ف۳۷ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کے لیے نہیں (خازن)۔

ف۳۸ شانِ نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پاکر آیا اور چھپ کر اُس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچائیگا حضور نے فرمایا اللہ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرادی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا کہ کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (تفسیر ابو السعود)

ع ۲ ٦

أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

اُن کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۳۹ اور ہم نے اُن میں

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ

بارہ سردار قائم کیے ف۴۰ اور اللہ نے فرمایا بے شک میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو

وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ

اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ

اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ

کو قرضِ حسن دو ف۴۲ بے شک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ

لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ

ضرور سیدھی راہ سے بہکا ف۴۳ تو اُن کی کیسی بد عہدیوں ف۴۴ پر ہم نے انہیں

لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ

لعنت کی اور اُن کے دل سخت کر دئیے اللہ کی باتوں کو ف۴۵ اُن کے ٹھکانوں

مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ اُن نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۴۶ اور تم ہمیشہ اُن کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع

عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ

ہوتے رہوگے ف۴۷ سوا تھوڑوں کے ف۴۸ تو انہیں معاف کردو اور اُن سے درگزرو ف۴۹

ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔

ف۴۰ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔

ف۴۱ مدد و نصرت سے۔

ف۴۲ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔

ف۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ارضِ مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارضِ مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اُن کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں اُن پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کرکے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جو اریحا کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تجسّس احوال کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحبِ ہیبت و شوکت ہیں یہ اُن سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آکر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے ف۴۴ کہ انہوں نے عہدِ الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی ف۴۵ جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئیں ہیں ف۴۶ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں ف۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقضِ عہد اور رسولوں کے ساتھ بد عہدی ان کی اور ان کے آبا کی قدیم عادت ہے ف۴۸ جو ایمان لائے ف۴۹ اور جو کچھ اُن سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو شانِ نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنھوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انھیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے ان کے

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ف۵۲ اور عنقریب اللہ انھیں

اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
بتادے گا جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾
اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انھیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انھیں سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ
دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے

مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
ف۶۰ تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کرسکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے

عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔

ف۵۱ انجیل میں اور انھوں نے عہد شکنی کی

ف۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کیے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔

ف۵۳ یعنی روزِ قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔

ف۵۴ یہودیو و نصرانیو۔

ف۵۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۵۶ جیسے کہ آیت رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔

ف۵۷ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔

ف۵۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔

ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔

ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیح کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ و تعالی اللہ عما یقولون علوًا کبیرًا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ

مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ

کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ

سب کچھ کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ

أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ

کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم

بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ

آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ

اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام

مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ

ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت

قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر

ف۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

ف۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انھوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اُن کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا

ف۶۳ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہوگے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔

ف۶۴ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۶۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچسو انہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت و قطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے

ع ۳

ف٦٦ مسئلہ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات وثمرات کا سبب ہے اِس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود ومستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ

یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ف٦٦ اور تمہیں بادشاہ کیا ف٦٧ اور تمہیں وہ دیا

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ف٦٨ اے قوم اِس پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ

داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف٦٩ کہ

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ

نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں ۔

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

تو ہم وہاں جائیں دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف٧٠ اللہ نے انہیں

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

نوازا ف٧١ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف٧٢ ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا

غلبہ ہے ف٧٣ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے ف٧٤

يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

اے موسیٰ ہم تو وہاں ف٧٥ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ

اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں

ف٦٧ یعنی آزاد و صاحب حشم وخدم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد اُن کی غلامی سے نجات حاصل کرکے عیش وآرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا۔

ف٦٨ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلویٰ اُتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ

ف٦٩ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اِس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اُس کے گرد وپیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔

ف٧٠ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا ف٧١ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ انھوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشا نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افشا کیا تھا ف٧٢ شہر کے ف٧٣ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبابرین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ف٧٤ بنی اسرائیل ف٧٥ جبارین کے شہر میں۔

ف٧٦ اور ہمیں ان کی صحبت اور قرب سے بچا یا یہ معنی کہ ہمارے اُن کے درمیان فیصلہ فرما ف٧٧ اس میں نہ داخل ہو سکیں گے ف٧٨ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لیے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ اُن پر عقوبت تھی سوائے حضرت موسٰی و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارق عادات میں سے ہے جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسٰی علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا من و سلوٰی عطا فرمایا اور لباس خود اُن کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت سفر اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے لئے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک ابر بھیجا اور تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکا اور کہا گیا ہے کہ تیہ میں ہی حضرت ہارون و حضرت موسٰی علیہما السلام کی وفات ہوئی حضرت موسٰی کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا ف٧٩ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماء سیر و اخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ

٤ ع ٧ ٨

وقف لازم

النصف

إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ (٢٥)

مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ ف٧٦

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي

فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے ف٧٧ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں

الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ (٢٦) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

زمین میں ف٧٨ تو تم اُن بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ

نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف٧٩ جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا ف٨٠ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے

اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (٢٧) لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا

جسے ڈر ہے ف٨١ بیشک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں

أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ف٨٢ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک ہے سارے

الْعٰلَمِينَ (٢٨) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوأَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ

جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ف٨٣ اور تیرا گناہ ف٨٤ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو

أَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰؤُا الظّٰلِمِينَ (٢٩) فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ

دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اُس کے نفس نے اُسے

قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِينَ (٣٠) فَبَعَثَ اللّٰهُ

بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اُسے قتل کر دیا تو رہ گیا نقصان میں ف٨٥ تو اللہ نے ایک

پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا ف٨٠ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے ف٨١ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا کیا دخل ہے ف٨٢ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں

تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لیے کہ ف۸۳ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا ف۸۴ جو اس سے پہلے تونے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا ف۸۵ اور متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف۸۶ مروی ہے کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے

غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ؕ

کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶

قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِىَ

بولا ہائے خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی

سَوۡءَةَ اَخِىۡ‌ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِيۡنَ‌ ۛۚ ‏﴿۳۱﴾‏ مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ‌ۛ ؕ

کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے

كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ

بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے

اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا

یا زمین میں فساد کئے ف۸۸ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک

فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ

جان کو جلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بے شک ان کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں

ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ‏ ﴿۳۲﴾‏ اِنَّمَا

کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بیشک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ

جَزٰٓؤُا الَّذِيۡنَ يُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ف۹۴ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

فَسَادًا اَنۡ يُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ

ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ‌ ؕ ذٰ لِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا‌

طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کردیئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے

اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ)۔

ف۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)۔

وقف لازم ۲ مع — وقف غفران ، عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۸۸ یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا۔

ف۸۹ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا۔

ف۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا۔

ف۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔

ف۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی۔

ف۹۳ کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کرکے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔

ف۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے شان نزول سنہ ۶ ہجری میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور بیمار ہوگئے ان کے رنگ زرد ہوگئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہوگئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہوگئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہوگئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کرکے حاضر کیے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)۔

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ

اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنھوں نے توبہ کرلی اس سے پہلے

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کہ تم ان پر قابو پاؤ ۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو ۹۶ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

نہ لیا جائیگا اور ان کے لیے دُکھ کا عذاب ہے ۹۷ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور ان کو دوامی سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

یا عورت چور ہو ۹۸ تو ان کا ہاتھ کاٹو ۹۹ ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائیگا ۱۰۰ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ

---

۹۵ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کرلینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی)۔

ع ٥ ٨

۹۶ جس کی بدولت تمہیں اُس کا قرب حاصل ہو۔

۹۷ یعنی کفار کے لیے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں

۹۸ اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کمافی حدیث ابن مسعود)۔

۹۹ یعنی داہنا اس لیے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں اَیْمَانَھُمَا آیا ہے۔

مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اُس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اُس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہوگیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

۱۰۰ اور عذاب آخرت سے اُس کو نجات دے گا۔

ف۱۰۱ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال اعتراض نہیں اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہوگیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں ف۱۰۲ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرماکر تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی اُن کے اظہار کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۱۰۳ یہ اُن کے نفاق کا بیان ہے ف۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں ف۱۰۵ ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس

مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انھوں نے لِقَوْمٍ کے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کیئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں رکھتی بلکہ یہاں لام مِنْ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آرہا ہے (تفسیر ابو السعود و جمل) ف۱۰۶ شان نزول یہود خیبر کے شرفا میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انھیں گوارا نہ تھا اس لیئے انھوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہموطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انھیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ

اللہ کے لیئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے

لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ

جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے ف۱۰۱ اے رسول

لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا

تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۱۰۲ جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ

ہم ایمان لائے اور اُن کے دل مسلمان نہیں ف۱۰۳ اور کچھ یہودی

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ

جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۱۰۴ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں ف۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

اللہ کی باتوں کو اُن کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو

وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۶ اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ

تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے اُن کا دل پاک کرنا نہ چاہا

قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

اُنھیں دنیا میں رُسوائی ہے اور اُنھیں آخرت میں بڑا عذاب

عَظِیْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ

بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷ تو اگر تمہارے حضور

کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انھوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اُس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لیئے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لیئے ابر کو سایہ بان بنایا من و سلویٰ نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لیئے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا

بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے
فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بعینہ ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا
سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا
کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا

اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دیدی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)۔

ع ۹ / ۶ / ۱۰

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لوگے تو وہ
يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ
تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ
توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ
اُولٰٓـئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ
ایمان لانے والے نہیں بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا
لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت
قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ
نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے ف۱۱۶ وہی لوگ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ
کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان ف۱۱۸ اور

ف۱۰۷ یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔

ف۱۰۸ یعنی اہل کتاب۔

ف۱۰۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ سے منسوخ ہو گئی امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ)

ف۱۱۰ کیونکہ اللہ تعالٰی آپ کا نگہبان ہے۔

ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے ف۱۱۲ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے ف۱۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (جمل و ابوالسعود) ف۱۱۴ اے یہود تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں ف۱۱۵ یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیل بہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و جاہ و رشوت کی طمع سے ف۱۱۶ اس کا منکر ہو کر (کما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما) ف۱۱۷ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے

ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے بیان سے ہم تک پہونچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔

اَلْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ

آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

اُس کا گناہ اُتار دیگا ف۱۲۰ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵ وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ

ظالم ہیں اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشان قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ

کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی

فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی

وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝۴۶ وَ لْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ

اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیئے کہ انجیل والے

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ

حکم کریں اس پر جو اللہ نے اسمیں اُتارا ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

فاسق ہیں اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی

لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ

تصدیق فرماتی ف۱۲۴ اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو

ف۱۱۸ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اُس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی **شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک)۔

ف۱۱۹ یعنی مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے۔

ف۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین وجمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کردے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کردے تو قصاص ساقط۔

ف۱۲۱ احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔

ف۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔

ف۱۲۳ یعنی سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم ف۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

۱۲۵ یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں ۱۲۶ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے ۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء و سے حکمت بالغہ اور دنیوی و اخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود)۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

اللہ کے اتارے سے ۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ۱۲۶ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے ۱۲۷ تو بھلائیوں کی طرف سبقت

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا جس بات میں تم جھگڑتے تھے

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دیدیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ

منہ پھیریں ۱۲۸ تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی ۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ۱۳۰

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

اور بے شک بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ۱۳۱

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیئے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

۱۲۸ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے

۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔

۱۳۰ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالفت احکام الٰہی ہوتا تھا شان نزول بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد میں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خوں بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خوں بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرما دیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قرظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں ۱۳۲ مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شان نزول یہ آیت حضرت عبادۃ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ اور رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

ع ۷ ۱۱

ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (مدارک)۔ ف۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن)۔ ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ الآیہ انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب کرو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے بمجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن)۔

بَعْضٍؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

ف۱۳۳ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بیشک اللہ بے انصافوں

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ(۵۱) فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ

کو راہ نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف

فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىٕرَةٌؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ

دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸

بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے

نٰدِمِیْنَؕ(۵۲) وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا

رہ جائیں اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے

خٰسِرِیْنَ(۵۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ

نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ

نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی

لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا

ف۱۳۶ یعنی نفاق۔

ف۱۳۷ جیسا کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا

ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ)

ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کرکے انہیں رسوا کرنا (خازن و جلالین)۔

ف۱۴۰ یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔

ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر۔

ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔

ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و موالات بے دینی و ارتداد کی مستدعی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔

ف۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ اُن کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے۔

ف١٤٥ جن کے ساتھ موالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔ شانِ نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لئے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں ف١٤٦ جملہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقوٰی ہے (جمل اللہ ۔) اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ يُقِيْمُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابوالسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف یُؤْتُوْنَ کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدومد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کیے ہیں۔

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ف١٤٥ کہ نماز
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ
قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف١٤٦ اور جو اللہ اور اس کے
ع ٩ ١٢
وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾
رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ
اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے ف١٤٧
لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ
وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ف١٤٨ ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف١٤٩ اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ
اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف١٥٠ یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف١٥١ تم فرماؤ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری
اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ
طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف١٥٢ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں تم فرماؤ کیا
اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ
میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف١٥٣ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور

ف١٤٧ شانِ نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہار اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے۔

ف١٤٨ یعنی بت پرست مشرک جو اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن)۔

ف١٤٩ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں

ف١٥٠ شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کیلئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا ف١٥١ جو ایسے سفیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے ف١٥٢ شانِ نزول یہود کی ایک جماعت نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اس پر ایمان لائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ
ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سور ف۱۵۴ اور شیطان کے پوجاری

أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ
ان کا ٹھکانا زیادہ بُرا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں

قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب

بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ
جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور اُن ف۱۵۷ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ

وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں انہیں

يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
کیوں نہیں منع کرتے اُن کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے

السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ
بے شک بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا

مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ
ہوا ہے ف۱۶۰ اُن کے ہاتھ باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اسکے ہاتھ کشادہ

يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ
ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے

مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
اُترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی

ف۱۵۴ صورتیں مسخ کر کے ف۱۵۵ اور وہ جہنم ہے ف۱۵۶ شانِ نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے حال کی خبر دی۔

ف۱۵۷ یعنی یہود۔

ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کو چھپانا اور اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں (خازن)

ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور بُرے کاموں سے نہیں روکتے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بُری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

ف۱۶۰ یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے۔ **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی تو اُن کی روزی کم ہوگئی اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت اُن کے حق میں نازل ہوئی۔

ف۱۶۱ تنگی اور داد و دہش سے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنی ہیں کہ اُن کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتشِ دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں ف۱۶۲ وہ جواد کریم ہے۔ ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں ف۱۶۴ قرآن شریف ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اُترتا جائیگا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائیگا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ
اور بیر ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾
اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم اُن کے گناہ اتار دیتے
وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ
اور ضرور انھیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور
وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ
انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے اُترا ف۱۶۹ تو انھیں رزق ملتا اوپر سے
وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۚ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ
اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں اکثر
مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی
مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ
طرف سے ف۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی
مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يَا أَهْلَ
کرے گا لوگوں سے ف۱۷۴ بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرمادو اے
الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَ
کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور

ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور اُن کے دل کبھی نہ ملیں گے۔

ف۱۶۷ اور اُن کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

ف۱۶۸ اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

ف۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔

ف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

ف۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہود یوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ع ۹ ۱۰ ۱۳

ف۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

ف۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔

ف۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔

ف۱۷۵ کسی دین و ملت میں نہیں۔

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۱۷۶ اور بیشک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ

کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ

نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۱۷۹ اور ان کی طرف

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ق وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی ف۱۸۲ تو

وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

اندھے اور بہرے ہوگئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہوگئے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا

مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی

ف۱۷۶ یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت و انجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہوسکتا۔

ف۱۷۷ کیونکہ جتنا قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مکابرہ و عناد سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔

ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں۔

ف۱۷۹ توریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔

ف۱۸۰ اور انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے۔

ف۱۸۱ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے انھوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں۔

ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔

ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ ان کے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبول حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔

ف۱۸۴ جب انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ۔

ف۱۸۵ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہوگیا تو عیسیٰ الٰہ ہوگئے تعالی اللہ عن ذٰلک علوا کبیرا (خازن)

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾

کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں

اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ

مگر ایک خدا ف۱۸۸ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو ان میں کافر مریں گے

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ

ان کو ضرور دردناک عذاب پہونچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ

بہت رسول ہو گزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ

کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

ہی سنتا جانتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔

ف۱۸۷ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسٰی تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔

ف۱۸۸ نہ اُس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اُس کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔

ف۱۸۹ اور تثلیث کے معتقد رہے توحید اختیار نہ کی۔

ف۱۹۰ اُن کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے

ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات اُن کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں اُن کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں اُنھیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔

ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔

ف۱۹۳ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے۔

ف۱۹۴ یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ مستحق عبادت وہی ہوسکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر خیر پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے (تفسیر ابو السعود)۔

ف۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انھیں معبود ٹھہراتے ہیں ف۱۹۶ یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی ف۱۹۷ باشندگان ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کردیے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اُن کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہوگئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آبا پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس آیت میں انھیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسٰی علیہما السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسٰی علیہما السلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔

ع ۱۱ ۱۰ ۱۴

ف۱۹۸ لعنت۔

ف۱۹۹ مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو اُن کے علماء نے اول تو انھیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی اُن سے مل گئے اور کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہوگئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسٰی علیہما السلام کی زبان سے اُن پر لعنت اتاری۔

ف۲۰۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

ف۲۰۱ صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔

ف۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے

ف۲۰۳ اس آیت میں اُن کی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابوحذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابوسلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خثیمہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کرکے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں اُن کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انھوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کرکے

غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ
زیادتی نہ کرو ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہوچکے اور

اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ ع لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے گئے وہ جنہوں

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ذٰلِكَ بِمَا
نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸

عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ
بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْاؕ
ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی
کیا ہی بُری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ

الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ
عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱ اللہ اور ان نبی پر اور اس

اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾
پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ف۲۰۲ مگر اُن میں تو بہتیرے فاسق ہیں

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْاۚ
ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے

وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰىؕ
اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ف۲۰۳

بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے اُن کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لیے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انھیں ہمارے حوالہ کیجیے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کرلیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسٰی علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسٰی علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر نے سورہ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم و درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا تمہارے لیے میری قلمرو میں کوئی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

آنسوؤں سے ابل رہی ہیں ف۲۰۶ اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ

ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا

الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور وہ جنہوں نے کفر کیا

وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے ایمان والو ف۲۱۱

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک حد سے

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

ف۲۰۴ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

ف۲۰۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۲۰۶ یہ ان کی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورہ یٰسٓ سن کر بہت روئے۔

ف۲۰۷ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے اُن کے برحق ہونے کی شہادت دی۔

ف۲۰۸ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے (یہ انھیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا)

ف۲۰۹ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انھیں اس پر ملامت کی اس کے جواب میں انھوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاح دارین کا ف۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں ف۲۱۱ شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انھوں نے باہم ترک دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے شب عبادت الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے بستر پر نہ لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس ارادہ سے روک دیا گیا ف۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا

وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

اور ڈرو اللہ سے جس پر تمھیں ایمان ہے اللہ تمھیں نہیں پکڑتا

بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ

تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ف۲۱۳ ہاں اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا ف۲۱۴

فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ف۲۱۵ اپنے گھروالوں کو جو کھلاتے

اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ

ہو اس کے اوسط میں سے ف۲۱۶ یا انھیں کپڑے دینا ف۲۱۷ یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے

ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَ احْفَظُوْۤا

تو تین دن کے روزے ف۲۱۸ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ف۲۱۹ اور اپنی قسموں کی

اَیْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

حفاظت کرو ف۲۲۰ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ

اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بت اور پانسے

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا

ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان

یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ

یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب

وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے ف۲۲۱ تو کیا تم باز آئے

ف۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں۔

ف۲۱۴ یعنی یمین منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کرکے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

ف۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انھیں کھلاوے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دیدے یا کھلادیا کرے۔

ف۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔

ف۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔

مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

ف۲۱۸ مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جبکہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔

مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

ف۲۱۹ اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔

ف۲۲۰ یعنی انھیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

ف۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکر الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

ف۲۲۲ اطاعت خدا اور رسول سے ف۲۲۳ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو اُن کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے ف۲۲۴ شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پاچکے تھے حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو اُن کی فکر ہوئی کہ اُن سے اس کا مؤاخذہ ہوگا یا نہ ہوگا اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ف۲۲۳ تو جان لو
اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ف۲۲۴ جو ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَ
نیک کام کیے اُن پر کچھ گناہ نہیں ف۲۲۴ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ
دوست رکھتا ہے ف۲۲۵ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار
الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ
سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہونچیں ف۲۲۶ کہ اللہ پہچان کراوے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
پھر اس کے بعد جو حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لیے دردناک عذاب ہے اے ایمان والو
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا
فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱
هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا
یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۲۳۲ یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اُس کے برابر روزے

ف۲۲۵ آیت میں لفظ اتقوا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترک شرک دوسرے سے ترک معاصی و محرمات تیسرے سے ترک شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزول وحی میں یا اُس
۱۲ کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے۔
ع
۲ (مدارک و خازن و جمل وغیرہ)

ف۲۲۶ سنہ ۶ ہجری جس میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرِم (احرام پوش) تھے اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وحوش و طیور بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے ہاتھ سے پکڑنا ہتھیار سے شکار کرلینا بالکل اختیار میں تھا اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضل الٰہی فرماں بردار ثابت ہوئے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے (خازن وغیرہ) ف۲۲۷ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے۔ ف۲۲۸ مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ مچھر پسّو چیونٹی مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۲۹ مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاءً کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) ف۲۳۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک و احمدی) ف۲۳۱ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی ف۲۳۲ یعنی کفارہ کے جانور کا حرم مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۳۳ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر پہونچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اب کرے گا اللہ اس

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ

سے بدلے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

لوگوں کے قیام کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے مہینہ ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ

یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرما دو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں ف۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت

الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا

بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے

ع ۱۳ / ۴ / ۳

ف۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے

ف۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لیئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو۔ اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

ف۲۳۶ کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔

ف۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔

ف۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔

ف۲۳۹ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجا سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا۔

ف۲۴۰ تو جب رسول حکم پہونچا کر فارغ ہو گئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہو گئی اور جائے عذر باقی نہ رہی۔

ف۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔

ف۲۴۲ یعنی حلال و حرام۔ نیک و بد مسلم و کافر اور کھرا۔ کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْۚ وَ اِنْ
ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں ف۲۴۳ اور اگر
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَاؕ وَ اللّٰهُ
اُنھیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انھیں معاف کرچکا ہے ف۲۴۴ اور اللہ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (۱۰۱) قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
بخشنے والا حلم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے انھیں پوچھا ف۲۴۵ پھر اُن سے منکر ہو بیٹھے
كٰفِرِیْنَ (۱۰۲) مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّ لَا سَآىٕبَةٍ وَّ لَا وَصِیْلَةٍ وَّ
اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور
لَا حَامٍۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ وَ اَكْثَرُهُمْ
نہ حامی ف۲۴۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں ف۲۴۷ اور ان میں اکثر
لَا یَعْقِلُوْنَ (۱۰۳) وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ
نرے بے عقل ہیں ف۲۴۸ اور جب اُن سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف ف۲۴۹
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَاؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ اُن کے باپ دادا نہ کچھ جانیں
شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ (۱۰۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ
نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا
مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ
جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۰۵) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ف۲۵۲ تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو

ف۲۴۳ شانِ نزول بعض لوگ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے فرمایا جہنم دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اسکی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے اُن سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزا اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا میرا باپ کون ہے کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا اس پر ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے حضرت نے سکوت فرمایا سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اُس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کرسکتے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو۔ ف۲۴۴ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا حرام وہ ہے جس کو اُس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کلفت میں نہ پڑو (خازن)۔

ف۲۴۵ اپنے انبیاء سے اور بے ضرورت سوال کیے حضرات انبیاء نے احکام بیان فرمادیئے تو بجا نہ لاسکے۔ ف۲۴۶ زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اُس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بحیرہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہو جاؤں تو میری اونٹنی سائبہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اُٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وصیلہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ حاصل ہو جاتے تو اسکو چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اس سے کام لیتے نہ اسکو چارے پانی پر سے روکتے اس کو حامی کہتے (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بحیرہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائبہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک چلی آرہی تھیں اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا۔ ف۲۴۷ کیونکہ اللہ تعالٰی نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے ف۲۴۸ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں۔

اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کر سکتا ف۲۴۹ یعنی حکم خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھو کہ یہ چیزیں حرام نہیں ف۲۵۰ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے ف۲۵۱ مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرما دی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبرگیری کرے نیکیوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) ف۲۵۲ شان نزول مہاجرین میں سے بدیل جو حضرت عمرو بن عاص کے مولیٰ میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نفروں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تمیم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن بدا شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تمیم و عدی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دیدیں اور بدیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آ گئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اس کے مطابق کیا تو جام نہ پایا اب وہ تمیم اور عدی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا انہوں نے کہا نہیں کہا کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا انہوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا انہوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہو گئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے تمیم و عدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تمیم و عدی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھالی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تمیم و عدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیا میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) ف۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں ف۲۵۴ اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کیونکہ اہل حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں ان دونوں نے قسمیں کھائیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے (مدارک) ف۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ف۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ف۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے ف۲۵۸ اور میت کے اہل و اقارب میں ف۲۵۹ چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب ان کے

ع ۱۴ ۸ ۴

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ

موت آئے ف۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے

الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ

ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ف۲۵۴ وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

کچھ شک پڑے ف۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ف۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا

کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے ف۲۵۷ تو

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ف۲۵۸

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ

جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیے ادا کریں یا

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثا میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انھوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے ف۲۶۰ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے فائدہ مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعوی کیا کہ انھوں نے میت سے خرید لیا تھا اب انکی حیثیت مدعی کی ہوگئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا لہٰذا اُن کے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی ف۲۶۱ یعنی روز قیامت ف۲۶۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انھوں نے تمہیں کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے۔

الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا

الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ

جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

ف۲۶۶ اور پکی عمر ہو کر ف۲۶۷ اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸ اور توریت

وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ

تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ف۲۷۱ جب تو اُن کے

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲ تو نہیں مگر

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ

کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول

بِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ

پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے

منزل ۲

ف۲۶۳ انبیاء کا یہ جواب اُن کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرمادیں گے۔

ف۲۶۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر اُن کو فضیلت دی۔

ف۲۶۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اُن کی مدد کرتے۔

ف۲۶۶ صغر سنی میں اور یہ معجزہ ہے۔

ف۲۶۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (پختہ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اُٹھالئے گئے نزول کے وقت آپ تینتیس ۳۳ سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے اور مصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے میں فرمایا تھا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وہی فرمائیں گے (جمل)۔

ف۲۶۸ یعنی اسرار علوم۔

ف۲۶۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا معجزہ تھا۔

ف۲۷۰ اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مُردوں کو قبروں سے زندہ کرکے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔

ف۲۷۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنھوں نے حضرت کے معجزات باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اُٹھالیا اور یہود نامراد رہ گئے ف۲۷۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۲۷۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اصحاب اور آپ کے مخصوصین ہیں۔ ف۲۷۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷۵ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطیع۔

الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

سے ایک خوان اُتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ

بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸ کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ

صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ف۲۸۱ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ف۲۸۲

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ

اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اُتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵ تو بیشک میں اُسے وہ عذاب دوں گا

عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہونچتی ف۲۹۰ اگر میں نے ایسا

ع ۱۵ ۵

ف۲۷۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

ف۲۷۷ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسّرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو حواری مؤمن عارف اور قدرتِ الٰہیہ کے معترف تھے انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا۔

ف۲۷۸ حصولِ برکت کے لئے۔

ف۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرتِ الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔

ف۲۸۰ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں

ف۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی انھوں نے روزے رکھکر خوان اترنے کی دعا کی اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔

ف۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکرِ الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھکر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ف۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں اُن کی اور جو ہمارے بعد آئیں اُن کی ف۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی ف۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنھوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ف۲۸۷ روزِ قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لئے ف۲۸۸ اس خطاب کو سُن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور ف۲۸۹ جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے ف۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہو سکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔

ف۲۹۱ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کر دینا اور عظمت الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ادب ہے ف۲۹۲ تَوَفَّیْتَنِیْ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا دوم جب یہ سوال و جواب روز قیامت کا ہے تو اگر لفظ (توفی) موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی۔

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ

کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ

بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ف۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ

کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا ف۲۹۲ تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز

شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

تیرے سامنے حاضر ہے ف۲۹۳ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشدے

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ

تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا ف۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ف۲۹۵ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ف۲۹۶

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲۹۷

ع ۱۶ / ۵ / ۶

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ آیاتها ۱۶۵ ركوعاتها ۲۰

سورۂ انعام مکی ہے اس میں ۱۶۵ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱

ف۲۹۳ اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں۔

ف۲۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مصر رہے بعض شرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لئے آپ کی بارگاہ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے ان پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل و انصاف ہے کیونکہ انہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے۔

ف۲۹۵ روز قیامت۔

ف۲۹۶ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

ف۲۹۷ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی۔ **مسئلہ** قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن الوجود پر قادر ہے (جمل)۔ **مسئلہ** کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کے لیے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔

ف۱ سورۂ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمے اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حروف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے یعنی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم فرماتے ہوئے سجدہ میں گئے۔

ف۲ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغنا کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں منافع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ
سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور
وَ النُّوْرَ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ (۱) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
روشنی پیدا کی ف۳ اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی سے
مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًاؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ
تَمْتَرُوْنَ (۲) وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
شک کرتے ہو اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور
جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (۳) وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ
ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ (۴) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْؕ
نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا
فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (۵) اَلَمْ یَرَوْا كَمْ
تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انہوں نے نہ دیکھا
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں کھپا دیں انہیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳
لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ
جو تم کو نہ دیا اور ان پر موسلا دھار پانی بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵
مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
تو انہیں ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی

ف۳ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان وہدایت وعلم وجنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام۔

ف۴ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہوتے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے۔

ف۵ دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مقر ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

ف۶ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے فائدہ اس میں مشرکین کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کئے جائیں گے انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہو تو پھر دوبارہ پیدا کئے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔

ف۷ جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے۔

ف۸ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔

ف۹ اس کا کوئی شریک نہیں۔

ف۱۰ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔

ف۱۱ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال وعذاب۔

ف۱۲ پچھلی امتوں میں سے۔

ف۱۳ قوت ومال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر

ف۱۴ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۱۵ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لئے عیش وراحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۶ کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔

ف۱۶ اور دوسرے قرن والوں کو ان کا جانشین کیا مدعا یہ ہے کہ گزری ہوئی اُمتوں کے حال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ لوگ باوجود قوت و دولت و کثرتِ مال و عیال کے کفر و طغیان کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تو چاہیئے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں ف۱۷ **شانِ نزول** یہ آیت نضر بن حارث اور عبداللہ بن اُمیہ اور نوفل بن خویلد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور تم اُس کے رسول ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کر دی گئی تھی کتاب اترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شق القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اسی طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات و معجزات سے منتفع نہیں ہو سکتے۔
ف۱۹ مشرکین ف۲۰ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۲۱ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔
ف۲۲ یعنی عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔
ف۲۳ ایک لمحہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا۔
ع ۱۰
ف۲۴ یہ ان کفار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورتِ بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہو جاتے یا مر جاتے اس لئے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا۔
ف۲۵ اور صورتِ انسانی ہی میں بھیجتے تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں لیکن اگر فرشتہ صورتِ بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا

آخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ
ف۱۷ اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتارتے ف۱۸ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے
لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ
جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر کھلا جادو اور بولے ف۱۹ ان پر ف۲۰ کوئی فرشتہ
عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ﴿٨﴾ وَ
کیوں نہ اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے ف۲۱ تو کام تمام ہو گیا ہوتا ف۲۲ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی ف۲۳ اور
لَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾
اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے ف۲۴ جب بھی اُسے مرد ہی بناتے ف۲۵ اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ
اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹا کیا گیا تو وہ جو اُن سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا
کو لے بیٹھی ف۲۶ تم فرما دو ف۲۷ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ
جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ف۲۸ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ف۲۹
قُلْ لِلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
تم فرماؤ اللہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱ بیشک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲
لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ
اس میں کچھ شک نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳ ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے
مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ
جو بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا

ف۲۶ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی اُمتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں ف۲۷ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسخر کرنے والوں سے کہ تم ف۲۸ اور انہوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا ف۲۹ اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو ف۳۰ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہو سکتا ہے جو حیّ و قیوم ازلی و ابدی قادرِ مطلق ہر شئے پر متصرف و حکمراں ہو تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لیے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اسکے سوا کوئی نہیں ہو سکتا ف۳۱ یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلافی و کذب اس کے لیے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے

انھیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) وف۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا وف۳۳ کفر اختیار کرکے وف۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے۔
وف۳۵ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں وف۳۶ شانِ نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی وف۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز

اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ
اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں وف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے وف۳۷

قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں وف۳۸ اور ہرگز شرک والوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ
سے نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن وف۳۹ کے عذاب کا

عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ
ڈر ہے اس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے وف۴۰ ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی اور یہی کھلی کامیابی

الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ
ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی وف۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ
اگر تجھے بھلائی پہنچائے وف۴۲ تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے وف۴۳ اور وہی غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ
اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی وف۴۴

قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۟ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ
تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں وف۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ
وف۴۶ اور جن جن کو پہنچے وف۴۷ تو کیا تم وف۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ وف۴۹

لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾
کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا وف۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے وف۵۱ اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو وف۵۲

وف۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔
وف۳۹ یعنی روز قیامت
وف۴۰ اور نجات دی جائے۔
وف۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔
وف۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔
وف۴۳ قادر مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے یہ رد شرک کی دل میں اترنے والی دلیل ہے۔
وف۴۴ شانِ نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھائیے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
وف۴۵ اور اتنی بڑی اور قابل قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے۔
وف۴۶ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح بلیغ صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلہ سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الٰہی کی مخالفت نہ کرو۔
وف۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنھیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہونچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مدارک و خازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ من بلغ میں من مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنھیں یہ قرآن پہنچے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تروتازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افقہ ہوتے ہیں اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے وف۴۸ اے مشرکین وف۴۹ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وف۵۰ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو وف۵۱ اس کا کوئی شریک نہیں وف۵۲ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ

جن کو ہم نے کتاب دی ف۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں ف۵۴ جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۵۵ جنہوں

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ

باندھے ف۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے اور جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ

ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم

كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا

دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ف۵۷ مگر یہ کہ بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم

مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم

کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ف۵۸ اور گم گئیں ان سے

مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ

جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ف۵۹ اور ہم نے ان کے

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ

دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں

آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ

تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر

كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ف۶۰ اور وہ اس سے روکتے ف۶۱ اور

وقف لازم

ع ۱۰ ۲ ۸

ف۵۳ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔

ف۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے۔

ف۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے

ف۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے۔

ف۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی۔

ف۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔

ف۵۹ ابوسفیان و ولید و نضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصے کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۶۰ اس سے ان کا مطلب کلام پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔

ف۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک ان کے دل میں اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔

يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ
اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۶۲ اور انہیں شعور نہیں اور کبھی
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ
تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیئے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں ف۶۳ اور اپنے رب کی
رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ
آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے
مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾
ف۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں
وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ
اور بولے ف۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۶۶ اور کبھی
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوْا بَلٰى وَ
تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیئے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ف۶۷ کہیں گے کیوں نہیں
رَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بیشک ہار میں رہے
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۖ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
وہ جنھوں نے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آگئی بولے ہائے افسوس
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۚ اَلَا
ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے ف۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے
سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ
کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بیشک پچھلا گھر

ف۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انھیں کو پہنچتا ہے
ف۶۳ دنیا میں
ف۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انھیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی اُن کا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ اُن کے اعضا وجوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے
ف۶۵ یعنی کفار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب کا فروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے۔
ف۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔
ف۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے
ف۶۸ گناہوں کے۔
ع ۳ ۱۰ ۹
ف۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہونگا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔
ف۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں۔

الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ

بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں ف۷۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے

الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۷۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۷۳ بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار

یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا

کرتے ہیں ف۷۴ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے

كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَاۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِۚ

اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی ف۷۵ اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں ف۷۶

وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ

اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکی ہیں ف۷۷ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا

ف۷۸ تو اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا آسمان میں زینہ

فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ ف۷۹ اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کردیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَؕ

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں ف۸۰

وَ الْمَوْتٰى یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ

اور ان مردہ دلوں ف۸۱ کو اللہ اٹھائے گا ف۸۲ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے ف۸۳ اور بولے ف۸۴ ان پر کوئی

عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّ

نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے ف۸۵ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن

ف۷۰ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے ف۷۱ شان نزول اخنس بن شریق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم (کفار ابوجہل کو ابوالحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہوسکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں ابوجہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قصی کی اولاد ہیں اور لوا، سقایت، حجابت، ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہوجائے تو باقی قرشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی کہ ابوجہل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۷۳ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و عناد ہے۔

ف۷۴ آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیات الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم

ف۷۵ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے

ف۷۶ اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کے تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔

ف۷۷ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیش نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔

ف۷۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق رہتی ف۷۹ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو ف۸۰ دل لگا کر سمجھنے کے لئے وہی پند پذیر ہوتے ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں ف۸۱ یعنی کفار ف۸۲ روز قیامت ف۸۳ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے ف۸۴ کفار مکہ ف۸۵ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذاب الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ یارب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (تفسیر ابو السعود)۔

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ

ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند

يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ف۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا ف۸۸

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ

پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے ف۸۹ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ف۹۰

فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ

اندھیروں میں ف۹۱ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

ڈال دے ف۹۲ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو

اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ف۹۳ اگر سچے ہو ف۹۴ بلکہ اسی کو پکارو گے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ

تو وہ اگر چاہے ف۹۵ جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ف۹۶ اور بیشک

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو انھیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ف۹۷ کہ وہ کسی طرح

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

گڑگڑائیں ف۹۸ تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے دل تو سخت ہوگئے ف۹۹

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ

اور شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں

ف۸۶ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لیے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

ف۸۷ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں یہ مماثلت جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے اُن وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے واحد جانتے اس کی تسبیح پڑھتے عبادت کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تفہیم و تفہم کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے ہلاکت سے بچنے نر مادہ کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے مرنے مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

ف۸۸ یعنی جملہ علوم اور تمام مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ)۔

ع ۴ ۱۱ ۱۰

ف۸۹ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔

ف۹۰ کہ حق ماننا اور حق بولنا انھیں میسر نہیں

ف۹۱ جہل اور حیرت اور کفر کے۔

ف۹۲ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

ف۹۳ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔

ف۹۴ اپنے اس دعوی میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انھیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ ف۹۵ تو اس مصیبت کو۔

ف۹۶ جنھیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور ان کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمھیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے ف۹۷ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔
ف۹۸ اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں ف۹۹ وہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا

ان کو کی گئی تھیں ف۱۰۰ ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ف۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انھیں

أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

ملا ف۱۰۲ تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا ف۱۰۳ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف۱۰۴

ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ

اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا ف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے

سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ

کان آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کردے ف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ

يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾

تمہیں یہ چیزیں لادے ف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک ف۱۰۸ یا کھلم کھلا ف۱۰۹ تو کون

يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ف۱۱۰ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر

مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

خوشی اور ڈر سناتے ف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور سنورے ف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ

نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انھیں عذاب پہنچے گا بدلہ

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ

ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

ف۱۰۰ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے۔

ف۱۰۱ صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے۔

ف۱۰۲ اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔

ف۱۰۳ اور مبتلائے عذاب کیا۔

ف۱۰۴ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

ف۱۰۵ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے دینوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیئے۔

ف۱۰۶ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔

ف۱۰۷ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہوگئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔

ف۱۰۸ جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں۔

ف۱۰۹ آنکھوں دیکھتے۔

ف۱۱۰ یعنی کافروں کے کہ انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے۔

ف۱۱۱ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے۔

ف۱۱۲ نیک عمل کرے۔

ف۱۱۳ کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجئے کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجئے کیا کیا پیش آئیگا تاکہ ہم منافع حاصل کریں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئیگی کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں ان کے ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعوی سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوی کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى

اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۱۱۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے

اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ

وحی آتی ہے ف۱۱۴ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے ف۱۱۵ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے

بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو

وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انھیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ

صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر

وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

تمہارے حساب سے کچھ نہیں ف۱۱۷ پھر انھیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کیلئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر

بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اللہ نے احسان کیا ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ

پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰ کہ تم میں جو کوئی

مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۵ ۹ ۱۱

فرما دیجئے کہ میرا دعوی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعوی ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوی کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعوی ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعوی نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ فائدہ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وہ باطل ہے مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا لا اقول لکم الآیۃ فرمانا بطریق تواضع ہے (خازن و مدارک و جمل وغیرہ)۔

ف۱۱۴ اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دونگا جس کا مجھے اذن ہوگا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہوگی وہی کرونگا جس کا مجھے حکم ملا ہو

ف۱۱۵ مومن و کافر عالم و جاہل۔

ف۱۱۶ شان نزول کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنی درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۱۷ سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انھیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے ف۱۱۸ بطریق حسد ف۱۱۹ کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالی پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے ف۱۲۰ اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔

ع ۶ ۵ ۱۲

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۵۵﴾

اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ف۱۲۲

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ

لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾

میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا

تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ

جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ

فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ف۱۲۷ تو مجھ میں

بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ

تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ف۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

انہیں وہی جانتا ہے ف۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ

جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن

كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

کتاب میں لکھا نہ ہو ف۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ف۱۳۱ اور جانتا ہے جو کچھ

ف۱۲۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔

ف۱۲۲ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

ف۱۲۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

ف۱۲۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباع نفس و خواہش ہوا ہے نہ کہ اتباع دلیل اس لیے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔

ف۱۲۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں یا روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہین واضحہ سب کو شامل ہے۔

ف۱۲۶ کفار استہزاءً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے۔

ف۱۲۷ یعنی عذاب۔

ف۱۲۸ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۱۲۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا (واحدی)۔

ف۱۳۰ کتابِ مبین سے لوح محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔

ف۱۳۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ
دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو ف۱۳۲ پھر اسی کی طرف پھرنا ہے ف۱۳۳

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ
پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
تم پر نگہبان بھیجتا ہے ف۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی رُوح قبض

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا
کرتے ہیں ف۱۳۵ اور وہ قصور نہیں کرتے ف۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے

لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ
اسی کا حکم ہے ف۱۳۷ اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ف۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
جنگل اور دریا کی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچالے

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ
تو ہم ضرور احسان مانیں گے ف۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑا دے

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں

ع ۵ ۱۴

ف۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہونچے۔

ف۱۳۳ آخرت میں اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہوجاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قوٰی کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔

ف۱۳۴ فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا بندوں کو چاہیئے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ پناہ دے۔

ف۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان ہیں جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکمِ الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں (خازن)۔

ف۱۳۶ اور تعمیل حکم میں اُن سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔

ف۱۳۷ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں ف۱۳۸ کیونکہ اس کو سوچنے جانچنے شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو ف۱۳۹ اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و اہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بےچین کردیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکرگزار ہونگا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا ف۱۴۰ اور بجائے شکرگزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت کسی کام کے نہیں پھر انھیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

بیان کرتے ہیں کہ کہیں اُن کو سمجھ ہو ف۱۴۱ اور اسے ف۱۴۲ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

میں تم پر کچھ کروڑا نہیں ف۱۴۳ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۴۴ اور عنقریب جان جاؤ گے

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۴۵ تو اُن سے منہ پھیر لے

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

ف۱۴۶ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر اُن کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ

حساب سے کچھ نہیں ف۱۴۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۴۸ اور چھوڑ دے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور انہیں دنیا کی زندگانی نے فریب دیا اور

ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

قرآن سے نصیحت دو ف۱۴۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

حمایتی ہو نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف۱۵۱

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ

وہ جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انہیں پینے کا کھولتا پانی اور دردناک عذاب

ف۱۴۱ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امتِ محمدیہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑاوے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔

ف۱۴۲ یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کو

ف۱۴۳ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں،

ف۱۴۴ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لیے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا۔

ف۱۴۵ طعن تشنیع استہزاء کے ساتھ۔

ف۱۴۶ اور ان کی ہم نشینی ترک کر مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے ف۱۴۷ یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں انہیں سے اس کا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں، شان نزول مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۴۸ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

ف۱۴۹ اور احکام شرعیہ بتاؤ ف۱۵۰ اور اپنے جرائم کے سبب عذاب جہنم میں گرفتار نہ ہو ف۱۵۱ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون۔

ف۱۵۲ اے مصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم اُن مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں ف۱۵۳ اور اس میں کوئی قدرت نہیں ف۱۵۴ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا ف۱۵۵ اس آیت میں حق و باطل کے دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دے تو ہلاک ہو جائیگا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہیگا اور منزل پر پہنچ جائیگا یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانیگا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

بدلہ ان کے کفر کا ۔ تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا

لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ

ف۱۵۳ اور الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے

الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى

شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ

الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

ادھر آ ۔ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ

گردن رکھ دیں ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا۔ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ

اٹھنا ہے ۔ اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱۵۸ اور جس دن

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٧٣﴾ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ

فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائیگی اس کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائیگا ف۱۵۹

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٤﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ

ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم نے

لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّىْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ

اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں

مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

پاتا ہوں ف۱۶۱ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ف۱۶۲ اور اس لیے کہ وہ

ع ۱۰ / ۱۴

ف۱۵۶ یعنی جو طریق اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے لئے واضح فرمایا اور جو دین (اسلام) اُن کے لئے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ دین باطل ہے۔

ف۱۵۷ اور اُسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اُسی کی عبادت کریں۔

ف۱۵۸ جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے

ف۱۵۹ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعوٰی کرنے والا نہ ہوگا تمام جبابرہ فراعنہ اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعوٰی رکھتے تھے وہ باطل تھا

ف۱۶۰ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اَب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا رُدُّوْا عَلَیَّ اَبِیْ اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں (مفردات راغب و کبیرہ وغیرہ)۔

ف۱۶۱ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو ف۱۶۲ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سمٰوات و ارض مراد ہیں یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو صخرہ پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لیے سماوات مکشوف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپ کے لئے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بچشم باطن تھی یا بچشم سر (در منثور و خازن وغیرہ)۔

ف۱۶۳ کیونکہ بر ظاہر و مخفی چیز ان کے سامنے کردی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی ان سے نہ چھپا رہا ف۱۶۴ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کی روشنی کے سامنے آفتاب ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی انہوں نے کہا اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا تقدیرات الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آ گیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانہ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنے عرصہ رہے بعض کہتے ہیں سات برس بعض تیرہ برس بعض سترہ برس یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداء ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا میرا رب (پالنے والا) کون ہے انہوں نے کہا میں فرمایا تمہارا رب کون ہے انہوں نے کہا تمہارے والد فرمایا ان کا رب کون ہے اس پر والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس و دل نشین پیرایہ میں انہیں نظر و استدلال کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ عالم بمجامہ حادث ہے اللہ نہیں ہو سکتا وہ خود موجد و مدبر کا محتاج ہے جس کے قدرت و اختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

عین الیقین والوں میں ہو جائے ف۱۶۳ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ف۱۶۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں

الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ

ہوتا ف۱۶۵ پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۶۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر

اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۶۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر ف۱۶۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور

حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ

ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو تو وہ مجھے راہ بتا چکا ف۱۶۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم شریک

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

بتاتے ہو ف۱۷۰ ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۱۷۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۱۷۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

ف۱۶۵ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث و امکان ہے ف۱۶۶ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اسکے لئے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کئے جا سکتے ہیں یہاں ھٰذا مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لئے لفظ تانیث نہ لایا گیا اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں علام آتا ہے نہ کہ علامہ ف۱۶۷ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کر دیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا الٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے ف۱۶۸ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو ف۱۶۹ اپنی توحید و معرفت کی ف۱۷۰ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا یہ آپ نے مشرکین کے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو انکے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے ف۱۷۱ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادر مطلق ہے ف۱۷۲ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں۔

ف۱۷۳ موحد یا مشرک ف۱۷۴ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ ف۱۷۵ نبوت و رسالت کے ساتھ

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٢﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

امان کا زیادہ سزاوار کون ہو ف۱۷۳ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَتِلْكَ

ناحق کی آمیزش نہ کی انھیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری

حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ

دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۴ بیشک

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٤﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

تمہارا رب علم و حکمت والا ہے اور ہم نے انھیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

اور اُن سے پہلے نوحؑ کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوب

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَزَكَرِيَّا

اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیلؑ اور یسع

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ

اور یونسؑ اور لوطؑ کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ف۱۷۵ اور کچھ ان کے باپ دادا اور

ذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨٨﴾

اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ف۱۷۶ اور ہم نے انھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے

ع ۱۴ ۹ ۱۵

مسئلہ: اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے، نہ واو ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے انساب انھیں کی طرف رجوع کرتے ہیں نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس کا حظ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلا پر صابر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے حضرت زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل یسع یونس لوط علیہم الصلاۃ والسلام اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے ف۱۷۶ ہم نے فضیلت دی.

ف۱۷۷ یعنی اہل مکہ ف۱۷۸ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ فائدہ اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہوگئی ف۱۷۹ مسئلہ علمائے دین نے اس آیۃ سے یہ مسئلہ ثابت کیا

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ف۱۷۷ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لئے ایک ایسی قوم لگا رکھی
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
ہے جو انکار والی نہیں ف۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی
اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع
راہ چلو ف۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ف۱۸۰
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا
شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ
تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور
هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے ظاہر کرتے ہو ف۱۸۲ اور بہت سے چھپا لیتے ہو ف۱۸۳
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ
اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انہیں چھوڑ دو ان کی
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
بیہودگی میں انہیں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں

ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

ف۱۸۰ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت (خازن)۔

ع ۱۰ ۸ ۱۶

ف۱۸۱ اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت و کرم ہے اس کو نہ جانا شانِ نزول یہود کی ایک جماعت اپنے حبر الاحبار مالک ابن صیف کو لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے کہنے لگا ہاں یہ توریت میں ہے حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہی تو ہے اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حبر کے عہدہ سے معزول کر دیا۔ (مدارک وخازن)۔

ف۱۸۲ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو ف۱۸۳ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے ف۱۸۴ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے ف۱۸۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجئے اللہ نے ف۱۸۶ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کر دی اور انذار و نصیحت نہایت کو پہنچا دی اور ان کے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجئے یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے ف۱۸۷ یعنی قرآن شریف ف۱۸۸ ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ
اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں و۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ
بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے و۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ
اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ
وحی نہ ہوئی و۱۹۱ اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا و۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا
جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں و۱۹۳ کہ نکالو
اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى
اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے
اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
تھے و۱۹۴ اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا و۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ
اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے و۱۹۶
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ
بیشک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی و۱۹۷ اور تم سے گئے جو دعوے کرتے تھے و۱۹۸ بیشک اللہ دانے
الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ
اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے و۱۹۹ زندہ کو مردہ سے نکالنے و۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا و۲۰۱

و۱۸۹ اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بے خبر نہیں ہیں و۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے و۱۹۱ **شانِ نزول** یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آگئے تھے یہ کذاب زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا و۱۹۲ **شانِ نزول** یہ عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہو گیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہو گیا یہ نہ سمجھا کہ نور وحی اور قوت و حسن کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آگیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زور کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نور وحی اور نور نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔

و۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لئے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔

و۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللہ کیلئے شریک اور بی بی بچے بتا کر۔

و۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کئے آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا

و۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں (معاذ اللہ)۔ ع ۱۱ / ۱۷

و۱۹۷ اور علاقے ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہو گئی۔

و۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہو گئے۔

و۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصود اعظم اللہ سبحانہ اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہو سکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کر سکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں و۲۰۰ جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے و۲۰۱ جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرندے سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٦﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

یہ ہے اللہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۲۰۲ تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۲۰۳

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ

اور سورج اور چاند کو حساب ف۲۰۴ یہ سادھا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ

ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

جان سے پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

کردیں سمجھ والوں کیلئے۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اُس سے ہر اُگنے والی چیز نکالی ف۲۰۸

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا پھل دیکھو

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَجَعَلُوْا

جب پھلے اور اس کا پکنا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے اور ف۲۰۹ اللہ کا

ف۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اُٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ سے جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔

ف۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔

ف۲۰۴ کہ ان کے دورے اور سیر سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔

ف۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔

ف۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر۔

ف۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر۔

ف۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اُگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ۔

ف۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضا تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں جہالت سے

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى

پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اس

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲ اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۲۱۳ اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۳﴾ لَا تُدْرِكُهُ

تو اسے پوجو وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اسے احاطہ نہیں

الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ

کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار تمہارے

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اپنے

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۵﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ

بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶

لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ

اور اس لیے کہ کافر بول اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیے کہ اسے علم والوں پر واضح کردیں اس پر چلو جو تمہیں تمہارے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ وَ

رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲۱۷ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور

ع ۱۲ ۶ ۱۸

ف۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کرکے بت پرست ہوگئے ف۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں ف۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہوسکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے۔

ف۲۱۳ جس کے صفات مذکور ہوئے اور جس کے یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل

ف۲۱۵ مسائل ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا اسی کو احاطہ کہتے ہیں ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدود وجہات ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے حد وجہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن یہی مذہب ہے اہل سنت کا خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے اس لیے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہوگئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالیٰ بخلاف تمام موجودات کے بلاکیفیت وجہت جانا جاسکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جاسکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جاسکتی تو جانی بھی نہیں جاسکتی راز اس کا یہ ہے کہ رویت ودید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رویت ودید جہت میں ہوگی اور جس کے لیے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ دیدار الٰہی آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لیے اہل سنت کا عقیدہ اور قرآن وحدیث واجماع صحابہ وسلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے قرآن کریم میں فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت اُن کے رب کا دیدار میسر ہوگا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ارشاد نہ کرتے اور اُن کے جواب میں اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ نہ فرمایا جاتا ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ آخرت میں مومنین کے لیے دیدار الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی ف۲۱۶ کہ حجت لازم ہو ف۲۱۷ اور کفار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں یہ اُن کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ
اللہ چاہتا تو وہ شرک نہیں کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
کروڑے نہیں اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص
کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اُس کے عمل

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ
بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ
انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ
لائیں گے، تم فرما دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب وہ آئیں تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ

يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع
پہلی بار ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵

ف۲۱۸ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لیے اس کو منع فرمایا گیا ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہو گیا۔

ف۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے۔

ف۲۲۰ اے مسلمانو۔

ف۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے

ف۲۲۲ اُن آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

ع ١٣/١٠/١٩

ف۲۲۳ شان نزول ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزا کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے مردوں کو اٹھا لائیے ہم ان سے دریافت کر لیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۲۴ وہ اہل شقاوت ہیں ف۲۲۵ اس کی مشیت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اُس کے علم میں اہل سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ف۲۲۷

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

چھوڑ دو ف۲۲۹ اور اس لیے کہ اُس ف۲۳۰ کی طرف اُن کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَغَيْرَ

نہیں اور اُسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ

سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ف۲۳۱

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

ف۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور

وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۶﴾ وَاِنْ

انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ

سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ

ف۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں (جمل و مدارک)۔

ف۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے کے لیے۔

ف۲۲۸ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔

ف۲۲۹ اللہ انہیں بدلہ دے گا رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔

ف۲۳۰ بناوٹ کی بات۔

ف۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی و وعد و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔

شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۳۲ کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔

ف۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ اس کے حکم کا رد کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغییر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابو السعود)۔

يَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

صرف گمان کے پیچھے ہیں و۲۳۴ اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں و۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے

اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَكُلُوْا

کہ کون بہکا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَمَا

اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا و۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا

لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس و۲۳۷ پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

تم پر حرام ہوا و۲۳۸ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو و۲۳۹ اور بیشک بہتیرے اپنی خواہشوں سے

بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٢٠﴾

گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ

اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى

نہ لیا گیا و۲۴۰ اور وہ بیشک حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع

ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو و۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو و۲۴۲

و۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں۔

و۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔

و۲۳۶ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔

و۲۳۷ ذبیحہ۔

و۲۳۸ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے

و۲۳۹ تو عند الاضطرار قدر ضرورت روا ہے

و۲۴۰ وقت ذبح: تحقیقاً: تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔

١٤ ع ١١ ١

و۲۴۱ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانو

و۲۴۲ کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى
اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لیئے ایک نور کردیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں
ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ
میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس جیسا ہوجائیگا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی
زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِى كُلِّ
کافروں کی آنکھ میں اُن کے اعمال بھلے کردیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں
قَرْيَةٍ أَكَٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا۟ فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ
کے سرغنہ کیئے کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر
وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ قَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ
اور انھیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک
نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ رُسُلُ ٱللَّهِ ۘ ٱللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ف۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے
رِسَالَتَهُۥ ۗ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟ صَغَارٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعَذَابٌ
ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب
شَدِيدٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَمْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾ فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ
بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام
صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا
کے لیئے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رُکا ہوا کردیتا ہے
حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ
ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے

(وقف لازم)

ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لیئے موت ہے اور ایمان حیات ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کرکے راہ حق کا امتیاز کرلیتا ہے ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لیئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شان نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انھیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلی (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انھوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انھیں پر پڑتا ہے۔ ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے شان نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہوسکتا اور یہ نبوت کے طلبگار تو حسد و مکر و بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ وف۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آیتیں مفصل بیان کردیں نصیحت ماننے والوں کے لیے اُن کے لیے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن اُن سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ

اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لیے وف۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے

مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا وف۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے

اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

مقرر فرمائی تھی وف۲۵۶ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے وف۲۵۷

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں

بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ

بدلہ اُن کے کیے کا وف۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے

يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن وف۲۵۹

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

دیکھنے سے ڈراتے وف۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی وف۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے

وف۲۵۳ دین اسلام۔

وف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔

وف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخرکار اس کا نتیجہ پایا۔

وف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آگیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔

وف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جن کی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔

وف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو لوگ اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہیے کہ ظلم ترک کریں۔

ع ۱۵ / ۸ / ۲

وف۲۵۹ یعنی روز قیامت۔

وف۲۶۰ اور عذاب الٰہی کا خوف دلاتے۔

وف۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول ان کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ اُن کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کفر کی شہادت دیں گے۔

الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ذَٰلِكَ
فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳
أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ﴿١٣١﴾
اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۲۶۴ ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ اُن کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵
وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾
اور ہر ایک کے لیے ف۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن
اور اے محبوب تمھارا رب بے پرواہ ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو تمھیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمھاری
بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا
جگہ لادے جیسے تمھیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بیشک جس کا
تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا
تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ
عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ
پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے
عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ
آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو کھیتی اور
مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَ
مویشی پیدا کیے ان میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور
هَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَ
یہ ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور

ف۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار مؤمنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ یعنی خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور ان کے اعضا ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۔

ف۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت۔

ف۲۶۴ ان کی معصیت اور۔

ف۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کیے جاتے ہیں

ف۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد نیکی اور بدی کے درجے ہیں اُنھی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا۔

ف۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے۔

ف۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔

ف۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب۔

ف۲۷۰ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لیے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کیلئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اسمیں سے ملتا تو اسکو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں اُن کی اس جہالت اور بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی ف۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

جو خدا کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اور یوں ہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

کہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین ان پر مشتبہ کردیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ

تو تم انہیں چھوڑ دو وہ ہیں اور ان کے افتراء اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی

حَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ

چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

عنقریب وہ انہیں بدلہ دے گا ان کے افتراؤں کا اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

وہ نرا ہمارے مردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا نکلے

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ

تو وہ سب ف۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی ان باتوں کا بدلہ دیگا بیشک وہ حکمت و

عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ

علم والا ہے بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بے شک یہ بہت ہی بُرا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے

ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جنکی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت ہے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اسکا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔

ف۲۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دین اسمٰعیلی سے منحرف کرے۔

ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے

ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع۔

ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنیوالے وغیرہ۔

ف۲۷۸ جن کو بحیرہ سائبہ حامی کہتے ہیں۔

ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

ف۲۸۰ صرف انہیں کیلئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو

ف۲۸۱ مرد و عورت۔

ف۲۸۲ شان نزول یہ آیت زمانہ جاہلیت کے ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگ دلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

ف۲۸۳ یعنی بحیرہ سائبہ حامی وغیرہ جو مذکور ہو چکے ف۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افتراء ہے۔

وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا

اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انھیں روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بیشک وہ بہکے اور راہ

مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ

نہ پائی ف۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھئے ہوئے ف۲۸۶ اور کچھ بے چھئے

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ

ف۲۸۸ اور کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے

حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ

ف۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اُسے پسند نہیں اور مویشی میں سے کچھ

حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمھیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اُس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ف۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

ف۲۸۵ حق و صواب کی۔

ف۲۸۶ یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے۔

ف۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف۔

ف۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتوں میں۔ ع ۱۷ ۱۱ ۳

ف۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔

ف۲۹۰ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لیے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ لکڑی بانس گھانس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عشر۔

ف۲۹۱ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قبیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔

ف۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے انھیں کھاؤ اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ ف۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کیے نہ ان کی مادائیں حرام کیں نہ ان کی اولاد ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔

ف۲۹۴ اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع اٹھانے کے لیے پیدا کیے تم نے کہاں سے انھیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف مالک بن عوف یہ سن کر ساکت اور متحیر رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمایئے میں سنوں گا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعوائے تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں ان سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کیے ہیں یا مادہ یا ان کے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلا جملہ نے اسکو صاف کیا ہے۔

ع ۱۷

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

ہیں ف۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ف۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟۱۴۴ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ

ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ف۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا

ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ف۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ف۲۹۸

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟۱۴۵ وَعَلَى

ہوا ف۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۰ اور یہودیوں

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور ف۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ

ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت

اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖؗ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۟۱۴۶

یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ف۳۰۲ اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں

ف۲۹۵ جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترائے خالص ہے ف۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ف۲۹۷ اسمیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ف۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ف۲۹۹ اور ضرورت نے اُسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مضطر ہو کر اس نے کچھ کھایا ف۳۰۰ اس پر مواخذہ نہ فرمائیگا ف۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرندہ اسمیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بط اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ف۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ

پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ف۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ

سے نہیں ٹالا جاتا ف۳۰۴ اب کہیں گے مشرک ف۳۰۵ کہ اللہ چاہتا تو

مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ

نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں نے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ

جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے

تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾

کرتے ہو ف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ف۳۰۹ تو وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ

تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اُسے حرام کیا ف۳۱۰

فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے

بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾

نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَ

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور

ف۳۰۳ مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انھیں ایمان لانے کا موقع ملے۔

ف۳۰۴ اپنے وقت پر آہی جاتا ہے۔

ف۳۰۵ یہ خبرِ غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی

ف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔

ف۳۰۷ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا۔

ف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔

ف۳۰۹ کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں راہ حق واضح کردی۔

ف۳۱۰ جسے تم اپنے لئے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اُن کی تراشیدہ بات ہے۔

ع ۱۸ / ۶ / ۵

ف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباعِ ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔

ف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔

ف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں

نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

اور انہیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو

بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۳۱۷ یہ تمہیں

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

طریقہ سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

نصیحت مانو اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ

ملے پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر

ف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انھوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

ف۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ در گور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انھیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو۔

ف۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

ف۳۱۷ وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔

ف۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔

ف۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔

ف۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا

ف۳۲۱ جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت۔

ف۳۲۲ توریت۔

وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ف۳۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ

رحم ہو کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ف۳۲۶

قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ

اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر

اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ف۳۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا

جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ

کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ف۳۳۲ جس

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا

ف۳۲۳ یعنی بنی اسرائیل۔

ف۳۲۴ اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں۔

ف۳۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکۃ ہے اور قیامت تک رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا۔

ع ۱۹ ۶

ف۳۲۶ یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل۔

ف۳۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔

ف۳۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور ناداں نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ف۳۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجت واضحہ اور بیان صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔

ف۳۳۰ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقادات کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے۔

ف۳۳۱ ان کی ارواح قبض کرنے کے لیے۔

ف۳۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔

ف۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی معنیٰ یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے۔

آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ
جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۳۳ تم فرماؤ
انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿١٥٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَ
رستہ دیکھو ف۳۳۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور
كَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى
کئی گروہ ہوگئے ف۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے
اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٦٠﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۳۶ جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا
اس جیسی دس ہیں ف۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ
اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَ
سیدھی راہ دکھائی ف۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦٢﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَ
مشرک نہ تھے ف۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں
مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٣﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَ
اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے
بِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٤﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ
یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۳۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا

ف۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔

ف۳۳۵ مثل یہود و نصاریٰ کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہوگئے ان میں سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔

ف۳۳۶ اور آخرت میں انھیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

ف۳۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے۔

ف۳۳۸ یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے۔

ف۳۳۹ اس میں کفار قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔

ف۳۴۰ اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور اول المسلمین ہوئے۔

ف۳۴۱ شانِ نزول کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اٹھا سکے۔

أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی

مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ

طرف پھرنا ہے ف۳۴۳ وہ تمہیں بتا دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی

الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا ف۳۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی

دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ

دی ف۳۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی

وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتٌ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ اعراف مکی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رکے ف۲

مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ

اس لیے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَا

تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم

ف۳۴۲ ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔

ف۳۴۳ روزِ قیامت۔

ف۳۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی امت آخر الامم ہے اس لیے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں۔

ع ۲۰ ۱۱

ف۳۴۵ شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں۔

ف۳۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔

ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي ہے اس سورت میں دو سو چھ ۲۰۶ آیتیں اور چوبیس ۲۴ رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس ۳۳۲۵ کلمے اور چودہ ہزار دس ۱۴۰۱۰ حروف ہیں۔

ف۲ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس پر اعتراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں ف۳ یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الآیۃ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ

سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ۴؎ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو

هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

سوتے تھے ۵؎ تو ان کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

بولے کہ ہم ظالم تھے ۶؎ تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ۷؎ اور

لَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ۸؎ تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے ۹؎ اپنے علم سے اور ہم کچھ

غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ۱۰؎ تو جن کے پلے بھاری ہوئے ۱۱؎

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ۱۲؎ تو وہی ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ۱۳؎ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا

بیشک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ۱۴؎ بہت ہی

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

کم شکر کرتے ہو ۱۵؎ اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں

۴؎ اب حکم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔

۵؎ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروف راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذاب الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آجاتا ہے۔

۶؎ عذاب آنے پر انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا۔

۷؎ کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔

۸؎ کہ انہوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہونچائے اور ان امتوں نے انہیں کیا جواب دیا۔

۹؎ رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا۔

۱۰؎ اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یارب کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے ۱۱؎ نیکیاں زیادہ ہوئیں ۱۲؎ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں ۱۳؎ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔

ع ۱ ۱۰ ۸

۱۴؎ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ۱۵؎ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔

ف۱۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔

السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ
بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ
والوں میں ف۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
مہلت ہے ف۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
تاک میں بیٹھوں گا ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے

وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾
اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ف۲۳

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ
فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور جو ان میں سے تیرے کہے پر چلا

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا ف۲۵ جنت

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے

ف۱۸ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں۔

ف۱۹ کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے۔

ف۲۰ اور مدت اس مہلت کی سورۂ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور وہ وقت نفخۂ اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔

ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے انہیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات و قبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکا لے گا اور انہیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے ف۲۵ یعنی حضرت حوا۔

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا

بڑھنے والوں میں ہوگے پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ اُن پر کھول دے اُن کی

مَاوٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

شرم کی چیزیں ف۲۶ جو اُن سے چھپی تھیں ف۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿٢٠﴾ وَ

اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور

قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا

اُن سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں تو اُتار لایا انھیں فریب سے ف۲۹ پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا

انھوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

پتے چپٹانے لگے اور انھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا

منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں

الْخٰسِرِیْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِی

میں ہوئے فرمایا اترو ف۳۱ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں زمین

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَ

میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا اسی میں جیو گے اور

ف۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔

ف۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔

ف۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اِس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔

ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انھیں اس کی حاجت پیش پیش آئی تھی۔

ف۳۱ اے آدمؑ و حوّاؑ مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے۔

فِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝٢٥ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

اسی میں مروگے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ف۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک

لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ

لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ف۳۴

ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝٢٦ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۳۵ خبردار تمہیں شیطان فتنہ

الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں

لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ

انہیں نظر پڑیں بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے ف۳۶

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٢٧ وَإِذَا فَعَلُوا

بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی

فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ

بے حیائی کریں ف۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۳۸ تم فرماؤ

اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٢٨

بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ۝٢٩

اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہوکر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۳۹

ع ٢ / ٥ / ٩

ف۳۲ روز قیامت حساب کے لیئے ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے ف۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں یہ بے شک لباس زینت سے افضل و بہتر ہیں۔

ف۳۵ شیطان کی کیادی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغوا اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ ان کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔

ف۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر جاتا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اُسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔

ف۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُن سے صادر ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے تھے عطاء کا قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر ان کی مذمت کی گئی تو اس پر انہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے

ف۳۸ کفار نے اپنے افعال قبیحہ کے دو عذر بیان کیئے ایک یہ کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا ان کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحب عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کی جاتی ہے اہل علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انھیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افترا و بہتان تھا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ رد فرماتا ہے ف۳۹ یعنی جیسے اُس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمائیگا یہ اخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دیگا تو طاعات و عبادات کو اس کے لیئے خالص کرنا ضروری ہے۔

ف۴۰ ایمان و معرفت کی اور انھیں طاعت و عبادت کی توفیق دی ف۴۱ وہ کفار ہیں ف۴۲ ان کی اطاعت کی ان کے کہے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا ف۴۳ یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لیئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت واجب ہے شان نزول مسلم شریف کی حدیث ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے ف۴۴ شان نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانۂ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انھیں دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو ف۴۵ خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت۔ ف۴۶ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارھویں میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔ ف۴۷ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں ف۴۸ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لا شریک لہ ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے۔ ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور ان سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی ف۵۰ حرام کیا ف۵۱ حرام کیا ف۵۲ وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۴۰ اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ف۴۱ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۰

شیطانوں کو والی بنایا ف۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ف۴۳ اور کھاؤ اور پیو ف۴۴

وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت

الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ف۴۵ اور پاک رزق ف۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انھیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳۲ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

کرتے ہیں ف۴۷ علم والوں کے لیے ف۴۸ تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو

ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا

ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی

ع ۳ ۶ ۱۰

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

نہ پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

اور نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُن کے مقابل تکبر کیا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انہیں ان کے نصیب کا لکھا پہنچے گا ف۵۶

الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں انہیں میں جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰ داخل

اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۶۲ اے رب ہمارے

ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے۔

ف۵۴ ممنوعات سے بچے۔

ف۵۵ طاعات و عبادات بجا لائے۔

ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی۔

ف۵۷ ملک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

ف۵۸ اُن کا کہیں نام و نشان ہی نہیں

ف۵۹ ان کافروں سے روز قیامت۔

ف۶۰ دوزخ میں۔

ف۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہود پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر۔

ف۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے۔

ف۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے ف۶۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے
لئے کیسا عذاب ہے۔

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ

انہوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انھیں آگ کا دونا عذاب دے فرمائے گا سب کو

ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ

دونا ہے ف۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ف۶۴ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے

لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

نہ رہے ف۶۵ تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کیے کا ف۶۶

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے

السَّمَآءِ وَ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ

جائیں گے ف۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ف۶۸

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ

اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف۶۹ انھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف۷۰

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۟ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ

اور طاقت بھر اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے

غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

ف۷۱ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف۷۲ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

ف۶۵ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔

ف۶۶ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا ف۶۷ یہ انکے اعمال کیلئے نہ انکی ارواح کیلئے کیونکہ انکے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لیے کھولے جاتے ہیں ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لیے کھولے جائیں نہ ارواح کے لیے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت روح اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

ع ۴ ۸ ۱۱

ف۶۸ اور یہ محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے

ف۶۹ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

ف۷۰ یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

ف۷۱ جو دنیا میں اِن کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کردی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ فرمایا حضرت علیؓ مرتضیٰ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کردیا ف۷۲ مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت۔

هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

ہمیں اس کی راہ دکھائی ف۷۳ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بیشک ہمارے رب

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

کے رسول حق لائے ف۷۴ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ف۷۵ صلہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف۷۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف۷۷ سچا وعدہ

حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

تمہیں دیا تھا بولے ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ف۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں ف۷۹

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

ف۸۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ف۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلام تم پر یہ ف۸۳ جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ف۸۴

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے

ف۷۳ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا ف۷۴ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔

ف۷۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی

ف۷۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔

ف۷۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

ف۷۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔

ف۷۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دین الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں (خازن)۔

ف۸۰ جس کو اعراف کہتے ہیں۔

ف۸۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اسلئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جدا گانہ ہو ف۸۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرہ سفید اور تر و تازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی ان کی علامتیں ہیں ف۸۳ اعراف والے ابھی تک ف۸۴ اعراف والوں کی۔

ع ۵ ۸ ۱۲

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

ساتھ نہ کر اور اعراف والے کچھ مردوں کو ف۸۵ پکاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ف۸۶ کیا یہ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

وہ لوگ ف۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کریگا ف۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا

کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ف۸۹ کہیں گے

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنایا ف۹۰

وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ

اور دنیا کی زیست نے انھیں فریب دیا ف۹۱ تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن کے

يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اور بیشک ہم اُن کے پاس ایک

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

کتاب لائے ف۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لیے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا ف۹۳ بول اٹھیں گے

ف۸۵ کفار میں سے۔

ف۸۶ اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے۔

ف۸۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور-

ف۸۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔

ف۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامنگیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انھیں دیکھیں ان سے بات کریں اجازت دی جائیگی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو اس پر اہل جنت۔

ف۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انھیں دعوت دی گئی تمسخر کرنے لگے۔

ف۹۱ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے

ف۹۲ قرآن شریف۔

ف۹۳ اور وہ روز قیامت ہے۔

ف۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے ف۹۵ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ
انھیں شفاعت میسر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے ف۹۶ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں انھیں
معلوم ہوگیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے

نَسُوۡهُ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَقِّ‌ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ
وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۹۴ کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے
شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُوۡا لَنَاۤ اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ‌ؕ
سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ف۹۵
قَدۡ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ
بیشک اُنھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶ بیشک
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر
اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ
عرش پر استواء فرمایا جیسا اسکی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اسکے پیچھے
وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ اَلَا لَـهُ الۡخَـلۡقُ وَ
لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور
الۡاَمۡرُ‌ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٥٤﴾ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ
حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا ۔ اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور
خُفۡيَةً‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ‌ۚ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ
آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں ف۱۰۰ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱
بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا‌ ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ
اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲ اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت
قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ
نیکوں سے قریب ہے ۔ اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت

ف۹۷ مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے
درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد
ہوا۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ
مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔
ف۹۸ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی
مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت
تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس
سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر ع ٦ ٦ ١٣
تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم
میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں ان کی
پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور
اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج
اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔
ف۹۹ یہ استوا متشابہات میں سے ہے
ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے
جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا کہ استوا معلوم ہے اور اسکی
کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب
حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا اس کے
معنی یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا
واللہ اعلم باسرار کتابہ۔
ف۱۰۰ دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے
ہیں اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے
والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار
کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی
لئے حدیث شریف میں وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ
الْعِبَادَةِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے
اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ
عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے
ستر درجہ زیادہ افضل ہے مسئلہ اس میں علماء
کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے
یا اخفاء بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا
کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور
زکوٰۃ کا اظہار کرکے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔
ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیاء کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد۔

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اُسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا

لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ
ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اتارا پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ
اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ
سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ
طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ ان کے لیے جو احسان مانیں بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ
ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱ بیشک مجھے تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بیشک ہم تمہیں کھلی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ
گمراہی میں دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ
کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی

ف۱۰۳ بارش اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا ف۱۰۵ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تروتازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو مُردوں کے زندہ کیے جانے میں کچھ تردد باقی نہیں رہتا۔

ف۱۰۶ مومن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے۔

ع ۷ ۵ ۱۴

ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے منتفع نہیں ہوتا

ف۱۰۸ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں۔

ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے وہ متوشلخ کے وہ اخنوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اخنوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کیے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُنکے ان معاملات کا جو انہیں اُمتوں کے ساتھ پیش آئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبول حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی امتیں بھی اعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذاب عظیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضب الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریگا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہل کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالف بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہل کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیے ہیں

ف۱۱۰ وہی مستحق عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۱۲ روز قیامت کا یا روز طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہ راست پر نہ آؤ۔

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾
طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ
تو انھوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ
والوں کو ڈبو دیا بیشک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ انکی برادری
هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ
سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ
تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں
فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ
بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بیوقوفی
بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ
سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ
رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں ف۱۲۱ اور کیا تمہیں اسکا اچنبھا ہوا کہ تمہارے
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا
پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو
اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ
جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔

ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔

ف۱۱۵ ان پر ایمان لائے اور۔

ف۱۱۶ جسے حق نظر نہ آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نور معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا۔

ف۱۱۷ یہاں عاد اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)۔

ع ٨ ٦ ١٥

ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے۔

ف۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعوی میں سچا نہیں جانتے۔

ف۱۲۱ کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انھیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شان حلم سے جو جواب دیا اس میں شان مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سفہا اور بدخصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہئے مزید آپ نے اپنی رسالت اور خیرخواہی و امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے۔

ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت وطول قامت عنایت کیا ف۱۲۴ اور اپنے منعم پر ایمان لاؤ اور طاعات وعبادات بجا لاکر اس کے احسان کی شکرگزاری کرو ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام
اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے ف۱۲۶ بت ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے ف۱۲۹ اور
تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب ولازم ہوگیا ف۱۳۰ اور انھیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور الوہیت کے معنی سے قطعًا خالی وعاری ہیں ف۱۳۱ عذاب
الٰہی کا ف۱۳۲ جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قوم ہود پر اترا ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں

بَسْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا
بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا بھلا ہو بولے

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ
کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ف۱۲۵ کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انھیں

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو - کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ
تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹ کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ف۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
آئی ف۱۳۸ یہ اللہ کا ناقہ ہے ف۱۳۹ تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے

ایک بھی نہ بچا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی جو عمان و حضرموت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انھوں نے زمین کو فسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفاکاریوں سے اپنے زور قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صداء ایک کا صمود ایک کا ہباء تھا اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے انھیں توحید کا حکم دیا اور شرک و بت پرستی اور ظلم و جفاکاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عفیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ انھیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب ان کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی

ع ۹ / ۱۶

اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لیے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم بن ہزال اور مرثد بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عمالیق کی سکونت تھی اور

ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننھیال قوم عاد میں تھا اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انھوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لیے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قوم عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب انھیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کریں اس وقت مرثد بن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مرثد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے ان میں سے ایک ابر

اختیار کر اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف بڑھا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنھوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لیے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔

ف۱۳۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے۔

ف۱۳۷ میرے صدق نبوت پر۔

ف۱۳۸ جس کا بیان یہ ہے کہ۔

ف۱۳۹ جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہونچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعتہً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔

بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذۡکُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ

ہاتھ نہ لگاؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا

مِنۡۢ بَعۡدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡ سُہُوۡلِہَا

اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۴۲

قُصُوۡرًا وَّ تَنۡحِتُوۡنَ الۡجِبَالَ بُیُوۡتًا ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا

اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۴۴ اور زمین میں

فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا مِنۡ

فساد مچاتے نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے

قَوۡمِہٖ لِلَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِمَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ اَتَعۡلَمُوۡنَ

کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو

اَنَّ صٰلِحًا مُّرۡسَلٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلَ بِہٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۵﴾

کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۵

قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا بِالَّذِیۡۤ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۷۶﴾

متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے

فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ وَ عَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہِمۡ وَ قَالُوۡا یٰصٰلِحُ ائۡتِنَا

پس ف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ الرَّجۡفَۃُ

لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انھیں زلزلے نے آ لیا

فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دَارِہِمۡ جٰثِمِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰی عَنۡہُمۡ وَ قَالَ یٰقَوۡمِ

تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منھ پھیرا ف۱۴۸ اور کہا اے میری قوم

ف۱۴۰ نہ مارو نہ ہنکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ف۱۴۱ اے قوم ثمود ف۱۴۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لیے ف۱۴۳ موسم سرما کے لیے ف۱۴۴ اور اس کا شکر بجا لاؤ ف۱۴۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں ان کی رسالت کو مانتے ہیں ف۱۴۶ قوم ثمود نے ف۱۴۷ وہ عذاب ف۱۴۸ جبکہ انھوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چہار شنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔

ف۱۵۰ یعنی ان کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔

ف۱۵۱ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انھوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے علمائے سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلے اور پھل کثرت سے پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جا بجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انھیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعل بد انھوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔

ع ۱۲
۱۷

ف۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور ان کے متبعین۔

ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابل مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انھوں نے اس صفت مدح کو عیب قرار دیا ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہونچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے ف۱۶۰ ان کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے ادا کرو۔

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ
ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی قوم کا

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾
چاہتے ہیں ف۱۵۳ تو ہم نے اسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانیوالوں میں ہی

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾
ف۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینھ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ف۱۵۷

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
اور مدین کی طرف انکی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو ناپ اور

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں انتظام کے بعد

بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَ

فساد نہ پھیلاؤ یہ تمھارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور

لَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ

ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں

اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا

روکو ف۱۶۱ جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے

فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ

اس نے تمھیں بڑھا دیا ف۱۶۲ اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم

طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا

میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴

فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۶۶

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمھیں اور تمھارے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ

ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا ف۱۶۷

أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي

کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمھارے دین

مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ

میں آجائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمھارے

ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لیے سد راہ ہو۔

ف۱۶۲ تمھاری تعداد زیادہ کر دی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔

ف۱۶۳ بہ نگاہ عبرت پچھلی امتوں کے احوال اور گزرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو۔

ف۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کرکے دو فرقے ہو گئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا۔

ف۱۶۵ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انھیں عذاب دے۔

ف۱۶۶ کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے۔

ف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے

ف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمھارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ۔

ف۱۶۹ اور تمھارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے۔

فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ

ورثن میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۱۷۰ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَ

اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۷۱ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۱۷۲ اور

أَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ لَئِنِ

تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم

ٱتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَٰسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ

شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلے نے آلیا

فَأَصْبَحُوا۟ فِى دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿٩١﴾ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ شُعَيْبًا كَأَن

تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان

لَّمْ يَغْنَوْا۟ فِيهَا ۚ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ شُعَيْبًا كَانُوا۟ هُمُ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٩٢﴾

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَنَصَحْتُ

تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور

لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ ءَاسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَٰفِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ

تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی

مِّن نَّبِىٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری کریں

يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ ٱلسَّيِّئَةِ ٱلْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا۟ وَّقَالُوا۟

ف۱۷۸ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ف۱۸۰ اور بولے

ف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔

ف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادت ایقان کی توفیق دیگا۔

ف۱۷۲ زجاج نے کہا کہ اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرمادے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔

ف۱۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوش گوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہو گئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کیے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے

مع ۴

ع ۱۱ ۹ ۱

ف۱۷۴ جب ان پر عذاب آیا ف۱۷۵ اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو ف۱۷۷ فقر و تنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ف۱۷۸ تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکم الٰہی کے مطیع بنیں ف۱۷۹ کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکرگزاری کا مستدعی ہے ف۱۸۰ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
بیشک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہونچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں اچانک ان کی غفلت
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم ان پر
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے
يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
کیے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷ نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ
نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے وارث ہوئے انھیں اتنی ہدایت
اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱ اور ہم ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ
کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳ جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں ف۱۹۴
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا
اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶ اس قابل ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے

ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہیئے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبۂ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔

ف۱۸۲ جبکہ انھیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کر کے اپنے مالک کا رضا جو ہونا چاہیئے

ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے

ف۱۸۴ ہر طرف سے انھیں خیر پہونچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے۔

ع ۱۲/۲

ف۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو۔

ف۱۸۶ اور انواع عذاب میں مبتلا کیا۔

ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے۔

ف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں

ف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں۔

ف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔

ف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا ف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے ف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی ف۱۹۴ تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں ف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات ف۱۹۶ تا دم مرگ۔

مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا

جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

ہم نے قول کا سچا نہ پایا ف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا پھر

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوْا

ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسیٰ نے کہا اے فرعون

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى

میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ کہوں

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو بنی اسرائیل

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ

کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا ہو گیا ف۲۰۶

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا

ف۱۹۷ اپنے کفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔

ف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

ف۱۹۹ انہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کیے ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک)۔

ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔

ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضا و عصا وغیرہ۔

ف۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔

ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔

ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔

ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارض مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے۔

ف۲۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے
۱۳ زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر
ع ۹ اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے
۳ تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھایا تو وہ مثل سابق عصا تھا ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہو گئی۔

ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا ف۲۰۹ مصر۔

ف۲۱۰ حضرت ہارون ف۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کرکے جادوگروں کو لے آئے
ف۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔

اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِی
چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ
لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے

فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ
پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا ہاں

وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ
اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ
ڈالنے والے ہوں ف۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ف۲۱۴ جب انہوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں

النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى
کی آنکھوں پر جادو کردیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی

مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ
فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶ تو حق

الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا
ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہوکر

صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾
پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں

ف۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

ف۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لیے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔

ف۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا۔

ف۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہونچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو انہوں نے جمع کیے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کردیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہوگیا اور اسکا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمنا برب العالمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے ف۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جعل ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ

والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ

اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں مسلمان اُٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار

قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

بولے کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو اس لیئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کرینگے اور انکی بیٹیاں

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ

زندہ رکھیں گے اور ہم بیشک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور

اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَ

صبر کرو ف۲۲۹ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ

میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں ف۲۲۱ نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقا، اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔

ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے۔

ف۲۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید

ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انھوں نے اس لیئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک)۔

ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کیئے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کیلئے بت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا

ع ۱۴ / ۱۸ / ۴

اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لیئے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لیئے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہتا تھا۔

ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انھوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لیئے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرینگے لڑکیوں کو چھوڑ دینگے اس سے اسکا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر انکی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لیئے یہ بھی کہدیا کہ ہم بیشک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرینگے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں۔

ف۲۳۰ اور زمین مصر بھی اس میں داخل ہے ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اسکی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل انکی زمینوں اور شہروں کے مالک ہونگے

ف۲۳۲ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی ف۲۳۵ اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے ہو ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا ف۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چارسو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی ان پر اس لیئے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی بڑھتی رہی ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکر الٰہی نہ بجالاتے ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے ہوئیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔

بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ

تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ

اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۲۳۵ اور بیشک ہم

اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ

مانیں ف۲۳۷ تو جب انھیں بھلائی ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لیئے ہے ف۲۳۹ اور جب

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ

برائی پہونچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو ان کے نصیب کی

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا

شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کیسی بھی نشانی لے کر

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹڈی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

اور خون جداجدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انھوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیئے اپنے رب سے دعا کرو اس

ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہونچتا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو ان کے لیئے اللہ کے یہاں ہے یعنی عذاب دوزخ۔

۱۵ ع ۳ ۵

ف۲۴۲ جب ان کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی آپ مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی۔

ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیات الٰہیہ پیاپے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہوگیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی انھیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لیئے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لیئے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آگیا ان میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھران کے گھروں سے متصل تھے ان کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ہمارے لیئے دعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکانوں کے دروازے چھتیں تختے سامان حتٰی کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انھیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لیئے یہ کیڑا کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمایئے چنانچہ سات روز کے بعد۔

یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کیے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بد دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لیے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولھوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اِس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بد دعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لیے تازہ خون بن گیا انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی انہوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے ف۲۴۶ بیشک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور

مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لیے جس تک

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا

فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

ف۲۴۷ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور اُن سے بے خبر تھے ف۲۴۸ ۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

اور ہم نے اس قوم کو ف۲۴۹ جو دبا لی گئی تھی اِس زمین ف۲۵۰ کے پورب پچھم کا

وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ف۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلٰى بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ف۲۵۲ جو کچھ

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ

فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں اٹھاتے تھے اور ہم نے ف۲۵۳ بنی اسرائیل کو

الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے ف۲۵۴ بولے

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ

اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو

وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے

ف۲۴۴ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا ف۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ف۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائیگا ف۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو ان کے لیے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

ف۲۴۸ اصلاً تدبر و التفات نہ کرتے تھے ف۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو ف۲۵۰ یعنی مصر و شام ف۲۵۱ نہروں درختوں پھلوں کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے ف۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو

ف۲۵۳ فرعون اور اسکی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد ف۲۵۴ اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل۔

و۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لاشریک لہٗ ہے اس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں و۲۵۶ بت پرست و۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کرکے بنایا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے و۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایاں ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو و۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذوالقعدہ کی و۲۶۰ ذی الحجہ کی و۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب وہ روزے پورے کرچکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کرکے اس کو ختم کردیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کی منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے۔

تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

و۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ و۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں نرا باطل ہے

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی و۲۵۷

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ

اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں بُری مار دیتے

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں رب کا بڑا

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

فضل ہوا و۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے و۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں و۲۶۰

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ

دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا و۲۶۱ اور موسیٰ نے و۲۶۲ اپنے بھائی

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا و۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار

اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا و۲۶۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا

مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا و۲۶۵ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا

و۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لیے جاتے وقت

ع ۱۶ ۱۲ ۶

و۲۶۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کرسکیں اخبار میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتی کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علٰحدہ کردیئے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرشِ الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کیے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزومند بنایا (خازن وغیرہ) و۲۶۴ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدار الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روزِ قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کیے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے و۲۶۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا جعلہ دکا اس کو پاش پاش کردیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدار الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔

وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی

النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً

اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت

وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا

اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی

بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ

باتیں اختیار کریں ف۲۶۸ عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انہیں

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ

اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے ف۲۷۱

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ

کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنہوں نے

ف۲۶۶ بنی اسرائیل میں سے۔

ف۲۶۷ توریت کی جو سات یا دس تختیاں زبرجد کی یا زمرد کی۔

ف۲۶۸ اس کے احکام پر عامل ہوں۔

ف۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے حسن و عطا نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی امتوں کے منازل دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ عوفی کا قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔

ف۲۷۰ ذوالنون قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمتِ قرآن سے اہلِ باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تجبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں انہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں یہ ان کے عناد کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔

ف۲۷۱ یہی تکبر کا ثمرہ و متکبر کا انجام ہے۔

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ

ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انہیں کیا بدلہ ملے گا

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

مگر وہی جو کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

بچھڑا بنا بیٹھی بیجان کا دھڑ ف۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور

وَ لَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا

نہ انہیں کچھ راہ بتائے ف۲۷۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ف۲۷۶ اور جب

سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے بولے اگر ہمارا رب

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ

ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسیٰ

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

ف۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف۲۷۸ کہا تم نے کیا بری میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ

میرے بعد ف۲۷۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ف۲۸۱ اور

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف۲۸۲ کہا اے میرے ماں جائے ف۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا

وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف۲۸۴ اور مجھے

ف۲۷۲ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لئے جانے کے۔

ف۲۷۳ جو انہوں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لئے عاریت لئے تھے۔

ف۲۷۴ اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ۔

ف۲۷۵ ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

ف۲۷۶ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔

ف۲۷۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے۔

ف۲۷۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔

ف۲۷۹ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔

ف۲۸۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔

ف۲۸۱ توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ف۲۸۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔

ف۲۸۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن

ف۲۸۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ
ظالموں میں نہ ملا ف۲۸۵ عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ف۲۸۶ اور ہمیں اپنی
رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھکر مہر والا بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب
سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ
انھیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا
نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ
ہی بدلا دیتے ہیں بہتان ہاریوں کو اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی
بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا
اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۲۸۷ اور جب
سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا
موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اٹھالیں اور ان کی تحریر میں
هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ اخْتَارَ مُوْسٰی
ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی
قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ
قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیئے چنے ف۲۸۸ پھر جب انھیں زلزلہ نے لیا ف۲۸۹ موسیٰ نے
رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ف۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائیگا
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ
جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

۱۸ ع ۱۴ ۸

ف۲۸۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کرکے بارگاہ الٰہی میں۔

ف۲۸۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہوگئی یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعدا کی شماتت رفع کرنے کے لیئے فرمائی۔

ف۲۸۷ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔

ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انھیں لے کر حاضر ہوئے۔

ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جدا نہ ہوئے تھے (خازن)۔

ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انھیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔

ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما۔

ف۲۹۲ اور ہمیں توفیقِ طاعت مرحمت فرما۔ ف۲۹۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ ف۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے۔ ف۲۹۶ آخرت کی۔ ف۲۹۷ یہاں رسول سے باجماعِ مفسرین سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصفِ رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں فرائضِ رسالت ادا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (غیب کی خبریں دینے والے) کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ نبأ خبر کو کہتے ہیں جو مفیدِ علم ہو اور شائبۂ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ایک جگہ ارشاد فرمایا تِلْكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ایک جگہ فرمایا فَلَمَّآ أَنْبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبِّئْ عِبَادِيٓ دوسری آیت میں فرمایا قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں امی کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً امی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اولین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) ؎

خاکی و براوجِ عرش منزل ۔ امی و کتاب خانہ در دل
دیگر امی و دقیقہ دانِ عالم ۔ بے سایہ و سائبانِ عالم
صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ۔

ف۲۹۸ یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے حدیث حضرت عطاء ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہیں میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطاکاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرمادے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہوجائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلقِ کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینانِ قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہارِ حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا

تَهْدِي مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ
راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر

الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف۲۹۲ اور آخرت میں

إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِي
بیشک ہم تیری طرف رجوع لائے فرمایا ف۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف۲۹۴ اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ
ہر چیز کو گھیرے ہے ف۲۹۵ تو عنقریب میں ف۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَالَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ
اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی

النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَىٰةِ
خبریں دینے والے کی ف۲۹۷ جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور

وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَ
انجیل میں ف۲۹۸ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ

إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ
ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں

وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا۟ النُّورَ الَّذِيٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۵۷﴾ ع ۱۹ / ۹
اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے

احمد ان کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کرونگا اور انھیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کرونگا انھیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کرونگا ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار انکی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنیوالی ہے یہ چند نقول احادیث سے پیش کیے گئے کتب آسمانیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ انکے ہاتھ میں تھیں اس لیئے انھیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اسکے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے "اور اب میں نے تم سے اسکے ہونے سے پہلے کہدیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں" کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اسکا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمھارے پاس بھیجدونگا" اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اسکا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا

زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ

بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴ انصاف کرتا اور ہم نے انھیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ

السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا

اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

اپنی ہی جانوں کا برا کرتے ہیں اور یاد کرو جب ان ف۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰ اور اس میں

جب ہی ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرھویں آیت ہے "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا" اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائیگی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کردیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۔ ف۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں انکو کاٹ ڈالنا ف۳۰۰ یعنی احکام شاقہ جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اسکو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ ف۳۰۱ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۳۰۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔

ف۳۰۳ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی امت بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تیرہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ۔

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی اس کے
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ
خلاف جس کا انہیں حکم تھا ف۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ اُن کے
بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ
ظلم کا ف۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۳۱۳
الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ف۳۱۴ جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی
شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ڔ كَذٰلِكَ ڔ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا
ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے اُن کی
يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَۨا ۙ اللّٰهُ
بے حکمی کے سبب اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
ف۳۱۵ اور شاید انہیں ڈر ہو ف۳۱۶ پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچا لیے وہ جو برائی سے
عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا
منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے عذاب میں پکڑا بدلہ اُن کی

ف۳۰۷ تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں۔
ف۳۰۸ ناشکری کرکے۔
ف۳۰۹ بنی اسرائیل۔
ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں۔
ف۳۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ حطۃ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حطۃ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔
ف۳۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے۔

ع ۲۰ ۵ ۱۰

ف۳۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۳۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کرکے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطا کاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے انہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آکر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے ف۳۱۵ تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے ف۳۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔

ف۳۱۷ وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہو گئے ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنھوں نے انھیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لیے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی۔

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

نافرمانی کا پھر جب انھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر

خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دھتکارے ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا

مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَ

رہوں گا جو انھیں بری مار چکھائے ف۳۱۹ بیشک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور

إِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور انھیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ

الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے ف۳۲۳ اور ہم نے انھیں بھلائیوں اور برائیوں سے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ

آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں ف۳۲۴ پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ

ف۳۲۶ اس دنیا کا مال لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر

يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ

ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا

الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَ

کہ اللہ کی طرف نسبت نہ کریں مگر حق اور انھوں نے اسے پڑھا ف۳۳۰ اور

الدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ

بیشک پچھلا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو

ف۳۲۰ ان کے لیے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔

ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔

ف۳۲۳ جنھوں نے نافرمانی کی اور جنھوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔

ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے

ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں

ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو انھوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ۔

ف۳۲۷ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر

ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مؤاخذہ نہ ہوگا۔

ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائیگا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انھوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لیے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کیے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مؤاخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر افترا ہے ف۳۳۱ جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں۔

ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اسمیں تغییر و تبدیل روا نہیں رکھتے شان نزول یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اسکی تحریف نہ کی اسکے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انھیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک)
ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار انکے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طول ایک فرسنگ عرض تھی اٹھا کر سائبان کی طرح انکے سروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائیگا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرو تو انھوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ ابتک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے۔

یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ

کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انھوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ

الْمُصْلِحِیْنَ (۱۷۰) وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا

نہیں گنواتے اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے

اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ

کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم

تَتَّقُوْنَ (۱۷۱) وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ

پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی

وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۚۛ شَهِدْنَاۚۛ

اور انھیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ (۱۷۲)

کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ

یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے

بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (۱۷۳) وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ سے

الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (۱۷۴) وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ

بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لیے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب انھیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں

اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ (۱۷۵)

دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا

ف۳۳۴ عزم و کوشش سے

ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے انکی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہونگے اور ان کے لیئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی۔ ع ۲۱ ۹ ۱۱

ف۳۳۶ اپنے اوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے مع

ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی۔

ف۳۳۸ جیسا انھیں دیکھا انکے اتباع و اقتدا میں ویسا ہی کرتے رہے۔

ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ اُن سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انھوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔

ف۳۴۰ تاکہ بندے تدبر و تفکر کر کے حق و ایمان قبول کریں۔

ف۳۴۱ شرک و کفر سے توحید و ایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتلانے سے اپنے عہد و میثاق کو یاد کریں اور اسکے مطابق عمل کریں۔

ف۳۴۲ یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے تیرے پاس اسم اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ انھیں یہاں سے ہٹا دے بلعم باعور نے کہا تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے ان پر دعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائیگی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح و زاری کے ساتھ انھوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کروں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیئے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا

تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرمایا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتی کہ انھوں نے اسکو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لیے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُسکی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے بنی اسرائیل کے لیے دعا کرتا ہے ہمارے لیے بددعا کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اُن کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اس کا بیان ہے ف۳۴۴ اور ان کا اتباع نہ کیا ف۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر ابرار کی منزل میں پہونچاتے ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتون ہو گیا ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں مبتلائے حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص اُنکے لیے لازم ہو گئی ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اُٹھا لیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور اپنی خواہش

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

چھوڑ دے تو زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ

تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے اُن کی

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے بہت جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹ اور وہ کان جن

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲ وہی غفلت

الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا

میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے ان سے پکارو اور

ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیات الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے۔

ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔

ف۳۴۹ راہ حق و ہدایت اور آیات الٰہیہ اور دلائل توحید۔

ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو بگوش قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ اُمور دین میں اُن سے نفع نہیں اُٹھاتے لہٰذا۔

ف۳۵۱ اپنے قلب و حواس سے مدارک علمیہ و معارف ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔

ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لیے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شان نزول ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعوی تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔

ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے جس سائل ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے آلہ کا لات اور عزیز کا عزّیٰ اور منان کا منات کرکے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار یا نافع اور یا معطی یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾

انھیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِينَ

اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي

ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں

لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ

انھیں ڈھیل دونگا ف۳۵۷ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ انکے صاحب کو جنون سے کچھ

مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ

علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ

اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید ان کا

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱ تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانیوالا نہیں اور انھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں

ف۳۵۵ یہ گروہ حق پر وہ علماء اور ہادیان دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہل حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا تا قیامت دین حق پر قائم رہیگا اسکو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہونچا سکے گی

ع ۲۲ / ۱۰ / ۱۲

ف۳۵۶ یعنی تدریجی۔

ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کرکے۔

ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔

ف۳۵۹ شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھکر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرانیوالا ہوں اور آپ نے انھیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنیوالے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپکی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا انھوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دوربینی بالکل بالائے طاق رکھدی اور یہ دیکھکر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی یہ انکی غلطی ہو

ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔

ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کیلئے جہنمی ہوجائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے

ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں

ف۳۶۳ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔

ف۳۶۵ اس کے اخفاء کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔
ف۳۶۶ شان نزول غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپایہ بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبریں دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر)

وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا
اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ
تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ
لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ
جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ف۳۶۸
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ
میں تو یہی ڈر ف۳۶۹ اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں - وہی ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۳۷۱ کہ اس سے چین پائے
اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّاۤ
پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف۳۷۲ تو اسے لیے پھرا کی پھر جب
اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ
بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا
شکرگزار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انہوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی ٹھہرائے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف۳۷۴ اور وہ خود

ف۳۶۷ وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے
ف۳۶۸ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر
مع
مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور
۲۳ برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد
ع ۷ راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر
۱۳ غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف
اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔
ف۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو۔
ف۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا ان کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے (کبیر) ف۳۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی ف۳۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے ف۳۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انھیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انھوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی اور عبد الدار رکھا ف۳۷۴ یعنی بتوں کو جنھوں نے کچھ نہیں بنایا۔

يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ أَنفُسَهُمْ
بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہونچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی
يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ
مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر تم انھیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ
تم پر ایک سا ہے چاہے انھیں پکارو یا چپ رہو ف۳۷۸ بے شک وہ جن کو
تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا
تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو انھیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں
لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ
اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا
لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا
ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں
أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ
یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں ف۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور
فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ
مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱ بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ف۳۸۲ اور وہ
يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنھیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے
نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ
اور نہ خود اپنی مدد کریں ف۳۸۴ اور اگر تم انھیں راہ کی طرف بلاؤ

ف۳۷۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور ابطال شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہونچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انھیں ضرر پہونچے تو دفع نہیں کر سکتے کوئی انھیں توڑ دے گرا دے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے

ف۳۷۶ یعنی بتوں کو۔

ف۳۷۷ کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں

ف۳۷۸ وہ بہرحال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خردی ہے۔

ف۳۷۹ اور اللہ کے مملوک و مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انھیں معبود کہتے ہو؟

ف۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔

ف۳۸۱ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت انھیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر تم بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انھیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں اُن سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی ف۳۸۳ اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتے ف۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔

لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾

تو نہ سنیں اور تو انھیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ف۳۸۵ اور انھیں کچھ بھی نہیں سوجھتا

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَ اِمَّا

اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منھ پھیر لو اور اے

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے ف۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا

عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

جانتا ہے بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي

ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۳۸۸ شیطان

الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا

انھیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے اور اے محبوب جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں

اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف

مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَ اِذَا

سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لیے اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ف۳۸۹

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو ف۳۹۰ زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے

ف۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے ف۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے ف۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ف۳۸۸ یعنی کفار۔ ف۳۸۹ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قراءت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے قراءت خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مگر اس حدیث سے قراءت خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قراءة الامام له قراءة سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قراءت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے ف۳۹۰ اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دل میں ذکر کرنا یعنی عظمت و جلالِ الٰہی کا استحضار لازم ہے کذا فی تفسیر ابن جریر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قراءت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلال حق کا استحضار ذکر قلبی ہے مسئلہ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل میسر ہو اس کے لیے وہی افضل ہے کذا فی ردالمحتار وغیرہ

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ

زبان سے صبح اور شام وا۳۹ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ

وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں و۳۹۲ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں و۳۹۳

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا و۱

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں و۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں و۳ تو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

و۴ اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے و۵ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

بھروسہ کریں و۶ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس و۷ اور

و۳۹۱ شام عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لیئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں۔

و۳۹۲ یعنی ملائکہ مقربین

و۳۹۳ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہوجاتا ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کرکے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کرکے جہنمی ہوگیا۔

۲۴ ع ۱۸ [illegible] ۱۴۰۵

و۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسی حروف ہیں

و۲ شان نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کردیا۔

و۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔

و۴ اور باہم اختلاف نہ کرو۔

و۵ تو اس کی عظمت و جلال سے۔

و۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں و۷ بقدر اُن کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لیئے اُن کے مراتب بھی جداگانہ ہیں۔

ف جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ انکے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کریگا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آرہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکر دشمن کو چھوڑ دیجئے یہ بات ناگوار خاطر اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کریں گے ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپکی تصدیق کی ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کیئے ہیں آپکی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے حضور نے فرمایا چلو اللہ کی برکت پر بھروسا کرو اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آرہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا اس سے خطا نہ کی۔

ع ۱۰
۱۵

ف۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکر قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم انکے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

بخشش ہے اور عزت کی روزی ف جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ

ف۹ اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰ سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

ف۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ف۱۳

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لیئے ہے اور تم

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ

یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں ف۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے

بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

سچ کو سچ کر دکھائے ف۱۶ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ف۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

جھوٹا ف۱۸ پڑے برا مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ف۱۹ تو اس نے

لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ

تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے ف۲۰ اور یہ تو اللہ نے

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیئے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً

طرف سے ف۲۱ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی

ف۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکم الٰہی سے کرتے ہیں اور آپنے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہونچے گی ف۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انھیں ایسا مہیب معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر ف۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ف۱۶ دین حق کو غلبہ دے اس کو بلند و بالا کرے ف۱۷ اور انھیں اس طرح ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی باقی نہ بچے ف۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے ف۱۹ شان نزول مسلم شریف کی حدیث ہے روز بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما یا رب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہو گئی وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائیگا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ف۲۰ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا (اقدم حیزوم) یعنی آگے بڑھ اے حیزوم (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے ابوجہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا آپ نے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے ف۲۱ تو بندے کو چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور و قوت اور اسباب و جماعت پر نازاں نہ کرے ف۲۲ حضرت ابن

مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ
طرف سے چین تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور
يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے
بِهِ الْاَقْدَامَ ۝۱۱ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
تمہارے قدم جمادے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
مسلمانوں کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝۱۲ ؕ
کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ ف۲۵
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ
یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت
رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۳ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ
کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝۱۴ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ
کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝۱۵ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو ف۲۸ اور جو اُس دن
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ
انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ

مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لیئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔
ف۲۳ روز بدر مسلمان ریگستان میں اترے ان کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لب آب قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کیئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالے نے مینھ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کیئے اور وضو کیئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر ف۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لیئے اس کے درپے ہوا اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا سہل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ نہ پڑا ہو بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ھ ہجری میں پیش آیا ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے ف۲۷ آخرت میں
ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔

ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لیئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے یہ جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیئے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔

بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾

اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰ انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ

بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک

اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ سنتا جانتا ہے یہ ف۳۱ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنیوالا ہے

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ

اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمہارا بھلا ہے

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ

اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو

٢ ع ٩ ١٦

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ

اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

حکم مانو ف۳۴ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا

كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ

جنہوں نے کہا ہم نے سُنا اور وہ نہیں سنتے ف۳۵ بیشک سب

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ف۳۶ اور

ف۳۰ شانِ نزول جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اسکی تقویت اور تائید ہے۔

ف۳۱ فتح و نصرت۔

ف۳۲ شانِ نزول یہ خطاب مشرکین کو ہے جنھوں نے بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو برا ہو اُسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعا کی تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔

ف۳۳ سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے

ف۳۴ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی ف۳۵ کیونکہ جو سن کر فائدہ نہ اٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اُس کا سننا سننا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے ف۳۶ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں شانِ نزول یہ آیت بنی عبدالدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ سب لوگ جنگ احد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ۔

ف۳۷ یعنی صدق و رغبت ف۳۸ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ انہیں صدق رغبت نہیں ہے ف۳۹ اپنے عناد اور حق سے دشمنی کے باعث ف۴۰ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف
میں سعید بن معلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا
حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالے نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے حضور نے انھیں پکارا انھوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے
فرمایا تمھیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی عرض کیا حضور میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا ف۴۱ اس چیز سے یا ایمان مراد

لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی ف۳۷ جانتا تو انھیں سنا دیتا اور اگر ف۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار

وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

منہ پھیر کر پلٹ جاتے ف۳۹ اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

ف۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لیئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اسکے

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اُٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہونچے گا ف۴۲ اور جان لو کہ اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی

اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور

ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اسکو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اسمیں نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اسکی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لیئے کہ شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔

ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اسمیں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہونچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اسکے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اسکو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انھیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے
عذاب ہوتی ہے ف۴۳ اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۴۵ مدینہ طیبہ میں ف۴۶ یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لیئے
حلال نہیں کیئے گئے تھے ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شان نزول یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبدالمنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی
واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور ان کے دل خائف ہو گئے تو ان سے ان کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب
تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کر لو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آئے تو جان
مال اہل اولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے

توسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اسمیں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انھوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اسکے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابو لبابہؓ سے انکے تعلقات تھے اور ابو لبابہؓ کا مال اور انکی اولاد اور انکے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابو لبابہؓ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذؓ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابو لبابہؓ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابو لبابہؓ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف

پہونچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپکو بندھوالیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً انکی بی بی آکر انھیں نمازوں کے لیئے اور انسانی حاجتوں کے لیئے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ ابو لبابہ میرے پاس آتے تو میں انکے لیئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انھوں نے یہ کیا ہے تو میں انھیں نہ کھولونگا جب تک اللہ انکی توبہ قبول کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی صحابہ نے انھیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انھوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھلونگا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انھیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابو لبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۳ ۹ ۱۷

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا

تمہارے مال اور اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

ایمان والو اگر اللہ سے ڈروگے ف۵۰ تو تمہیں وہ دیگا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ

اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں ف۵۱

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ

آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ

یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ف۵۲ اور جب بولے ف۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن)

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم

فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ

ان میں تشریف فرما ہو ف۵۴ اور اللہ انھیں عذاب کرنیوالا نہیں جبتک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انھیں

ف۴۸ کہ آخرت کے کاموں میں سد راہ ہوتا ہے

ف۴۹ تو عاقل کو چاہیئے کہ اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو

ف۵۰ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ

ف۵۱ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش دار الندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لیئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کرونگا انھوں نے اسکو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابو البختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور انکے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کرینگے اور انکو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ انکو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اسکو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اسکی شیریں کلامی سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کرینگے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابو جہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی

کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور انکو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائیگا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خوابگاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں حضور نے علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئیگی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں ف۵۶

وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ
علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور

تَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ
تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ
کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۗ
تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیئے جائیں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ
اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا اس لیے کہ اللہ گندے کو

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
ستھرے سے جدا فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قُلْ
ڈھیر بناکر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں ف۶۳ تم

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ
کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا ف۶۴

پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہونچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدیق کے غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہونچانے کے لیے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لیے نکلے جب غار پر پہونچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے

ف۵۲ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے انکا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں انکی کمال بے شرمی و بےحیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا ادعائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے۔

ع ٩ ٣٤ ١٨

ف۵۳ کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔

ف۵۴ کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں اُن پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئیگا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آگیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ عزوجل نے انکی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی کس قدر متعارض اقوال ہیں

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دو امانیں اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا

ف۵۶ اور مومنین کو طواف کعبہ کے لئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا ف۵۷ اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔

ف۵۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل انکا یا تو اُن کا اعتقاد باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ اُن کے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو ف۵۹ قتل و قید کا بدر میں ف۶۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں **شانِ نزول** یہ آیت کفار میں سے اُن بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک اُنمیں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اُونٹ ف۶۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا ف۶۲ یعنی گروہ کفار کو گروہ مومنین سے ممتاز کر دے ف۶۳ کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کر کے عذاب آخرت مول لیا ف۶۴ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اُس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں۔

وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۶۵ اور اگر ان سے لڑو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

یہاں تک کہ کوئی فساد ف۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۳۹﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

وہ باز رہیں تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۶۷

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۴۰﴾

تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ف۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف۶۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول

وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ

و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف۷۰ اگر

كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اُس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اُتارا

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۱﴾ إِذْ أَنْتُمْ

جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف۷۱ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے جب تم

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ

نالے کے کنارے تھے ف۷۲ اور کافر پرلے کنارے اور قافلہ ف۷۳ تم سے ترائی

مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ

میں ف۷۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف۷۵ لیکن یہ اس لئے

ف۶۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے ف۶۶ یعنی شرک ف۶۷ ایمان لانے سے ف۶۸ اسکی مدد پر بھروسہ رکھو ف۶۹ خواہ قلیل یا کثیر غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو **مسئلہ** مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے۔

ف۷۰ **مسئلہ** غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لیے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کے لیے **مسئلہ** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائیگا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

ف۷۱ اس دن سے روز بدر مراد ہے، اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت دی اُن میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔

ف۷۲ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے ف۷۳ قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے ف۷۴ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف ف۷۵ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے۔

ف۷۶ یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنانِ دین کی ہلاکت اس لئے تمہیں اُس نے بے میعاد ہی جمع کردیا ف۷۷ یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کرلینے کے بعد ف۷۸ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر حیات سے ایمان مراد ہے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہیئے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و بُرہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیاتِ واضحہ میں سے ہے اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر ہے اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے ف۷۹ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ

کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۷۶ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف۷۷ اور جو

يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۴۲﴾ اِذْ

جیئے دلیل سے جیئے ف۷۸ اور بیشک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ

يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

اے محبوب اللہ تمہیں کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کرکے دکھاتا تو ضرور

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

تم بزدلی کرتے اور معاملہ میں جھگڑا ڈالتے ف۸۰ مگر اللہ نے بچالیا ف۸۱ بے شک وہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

جانتا ہے اور جب لڑتے وقت ف۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کرکے دکھائے ف۸۳

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ

اور تمہیں اُن کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۸۴ کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸۵ اور

اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً

اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا

فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۸۶ کہ تم مراد کو پہنچو اور اللہ اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ

رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی ف۸۷ اور صبر کرو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ

بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۸۸ اور اُن جیسے نہ ہونا جو اپنے گھر سے نکلے

خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انھیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر اُن کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنھیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کردیا۔

ف۸۰ اور ثبات و قرار میں متردد رہتے۔

ف۸۱ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے۔

ف۸۲ اے مسلمانو۔

ع ۵

ف۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستّر ہوں گے اُس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار

ف۸۴ یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انھیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی مقابلہ ہونے کے بعد انھیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے ف۸۵ یعنی اسلام کا غلبہ و مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا ابطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعت قلیلہ لشکر گراں پر فتحیاب ہوئی ف۸۶ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو ف۸۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرماں برداری اور دین کا اتباع ہے۔

ف۸۸ ان کا معین و مددگار۔

ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یارب یہ قریش آگئے تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں یارب اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انھوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے اب اُس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں تین روز قیام کریں اونٹ ذبح کریں بہت سے کھانے پکائیں شرابیں پئیں کنیزوں کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری

ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جب وہ بدر میں پہنچے تو جامِ شراب کی جگہ انھیں ساغرِ موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انھیں روئیں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریاء اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعتِ خدا و رسول چاہیئے۔

ف۹۰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انھوں نے کیا تھا اس پر انکی تعریفیں کیں اور انھیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کرلیا تو انھیں یاد آیا کہ انکے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کرکے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور اُن سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آرا ہوئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیسِ لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا وہ ہاتھ جھٹک کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن بنے تھے کہاں جاتے ہو کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اس آیت میں اس واقعہ کا

ع ۶ ۱۴

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِؕ
اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸۹

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اور اُن کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جبکہ شیطان نے اُن کی نگاہ میں

اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ
اُن کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَؕ
تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
دلوں میں آزار ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
کرے ف۹۷ تو بے شک اللہ ف۹۸ غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں

كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا
کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں اُن کے منہ پر اور اُن کی پیٹھ پر ف۹۹ اور چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
آگ کا عذاب یہ ف۱۰۰ بدلہ ہے اُس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۰۱ اور اللہ بندوں پر

بیان ہے ف۹۱ اور امن کی جو ذمہ داری لی تھی اُس سے سبکدوش ہوتا ہوں اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا کہنے لگا ف۹۲ یعنی لشکرِ ملائکہ ف۹۳ کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کردے جب کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انھوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اُسے حیرت ہوئی اور اُس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی ہزیمت ہو گئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اُس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انھیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا ف۹۴ مدینہ کے ف۹۵ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنھوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک اُن کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا جب کفارِ قریش سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی اُن کے ساتھ بدر میں پہنچے وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ف۹۶ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکرِ گراں کے مقابل ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۹۷ اور اپنا کام اس کے سپرد کرے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو ف۹۸ اسکا حافظ و ناصر ہے

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

ظلم نہیں کرتا وف۱۰۲ جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور وف۱۰۳ وہ اللہ کی

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں اُن کے گناہوں پر پکڑا بے شک اللہ قوت والا سخت

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

عذاب والا ہے ، یہ اِس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

دی تھی بدل لتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں وف۱۰۴ اور بیشک اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

جانتا ہے جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ

آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا وف۱۰۵

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

اور وہ سب ظالم تھے ، بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے ، وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

توڑ دیتے ہیں وف۱۰۶ اور ڈرتے نہیں وف۱۰۷ تو اگر تم انھیں کہیں لڑائی میں

فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

پاؤ تو اُنھیں ایسا قتل کرو جس سے اُن کے پس ماندوں کو بھگاؤ وف۱۰۸

ف۹۹ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کیئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اُس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے اُن سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں ف۱۰۰ مصیبتیں اور عذاب ف۱۰۱ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان۔

ف۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے۔

ف۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونی اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کیے گئے یہ بھی روز بدر قتل و قید میں مبتلا کئے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو یقین جان کر اُن کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں۔

ف۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی امن دے کر خوف سے نجات دی اور اُن کی طرف اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا انھوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی اُن کی خوں ریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو راہِ حق سے روکا سدی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ف۱۰۵ ایسے ہی یہ کفار قریش ہیں جنھیں بدر میں ہلاک کیا گیا۔

ف۱۰۶ شانِ نزول اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے انھوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انھوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اسکو بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انھیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب ف۱۰۷ خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہونچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں ف۱۰۸ اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کردو۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى

اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو ف۱۰۹ اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو ف۱۱۰ تو انکا عہد انکی طرف

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

پھینک دو برابری پر ف۱۱۱ بے شک دغا والے اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

کہ وہ ف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بیشک وہ عاجز نہیں کرتے ف۱۱۳ اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

ف۱۱۴ اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا

دشمن ہیں ف۱۱۵ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنھیں تم نہیں جانتے ف۱۱۶ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا ف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے

لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۱۱۸ اور اللہ پر بھروسہ رکھو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱ وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

بے شک وہی ہے سنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں ف۱۱۹

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور ان کے دلوں میں میل کر دیا ف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے

ف۱۰۹ اور وہ پند پذیر ہوں۔

ف۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے۔

ع ۷ / ۱۰ / ۳

ف۱۱۱ یعنی انھیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابل اعتبار نہ رہا اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔

ف۱۱۲ جنگ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔

ف۱۱۳ اپنے گرفتار کرنے والے کو اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔

ف۱۱۴ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے۔

ف۱۱۵ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے

ف۱۱۶ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں حسن کا قول ہے کہ کافر جن۔

ف۱۱۷ اس کی جزا وافر ملے گی۔

ف۱۱۸ ان سے صلح قبول کرو۔

ف۱۱۹ اور صلح کا اظہار مکر کے لیے کریں۔

ف۱۲۰ جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں محبت و الفت پیدا کر دی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے۔

ف۱۲۱ یعنی اُن کی باہمی عداوت اس حد تک پہونچ گئی تھی کہ انھیں ملا دینے کے لئے تمام سامان بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں
تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی
اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دُور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہیں ف۱۲۲ شان نزول سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت

مَآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ
ان کے دل نہ ملا سکتے ف۱۲۱ لیکن اللہ نے اُن کے دل ملا دیئے بیشک وہی ہے غالب

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع
حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۲۲

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے

مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾
سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ف۱۲۳

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اُسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں

اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں اُن کا خون خوب نہ بہائے ف۱۲۴

تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو ف۱۲۵ اور اللہ آخرت چاہتا ہے ف۱۲۶ اور اللہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبل قتال کے بارہ میں نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں۔

ف۱۲۳ یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے وعدہ او بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدد الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور اُن کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں تو وہ للّٰہیت کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دو سو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا۔

ف۱۲۴ اور قتل کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے شان نزول مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انھیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہونچے گی
اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالٰی ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں
اِن کی گردنیں اُڑایئے اللہ تعالٰی نے آپکو فدیہ سے غنی کیا ہے علی مرتضی کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ انکی گردنیں ماردیں آخرکار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب
فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲۵ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے ف۱۲۶ یعنی تمہارے لیے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اعزاز اسلام پر مرتب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ بفضل الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور اللہ تعالٰی نے اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں چاہے انھیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوتے۔

ف۱۲۶ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنیوالے سے مُؤاخذہ نہ فرمائیگا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور اُن کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں اُنکے اسلام لانے کی اُمید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزتِ اسلام اور تہدیدِ کفار ہے **مسئلہ** سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیتِ اجتہاد کی دلیل ہے یا کتٰبٌ مّن اللہ سبق سے وہ مراد ہے جو اُس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائیگا ف۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے اُن سے ہاتھ روک لئے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں اُنھیں کھاؤ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے ہمارے لئے غنیمتیں حلال کیں ہم سے

پہلے کسی کے لئے حلال نہ کی گئی تھیں۔

ف۱۲۹ **شانِ نزول** یہ آیت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفارِ قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگِ بدر میں لشکرِ کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اُسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اوقیہ سونا اُن کے پاس بچ رہا جب گرفتار ہوئے اور یہ سونا اُن سے لے لیا گیا تو انھوں نے درخواست کی کہ یہ سونا اُنکے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر اُن کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم اُن سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آجاؤں تو یہ تیرا ہے اور عبداللہ اور عبید اللہ کا اور فضل اور قثم کا (سب اُنکے بیٹے تھے) حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپکو کیسے معلوم ہوا حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے اس پر

ع ۹ ۵ ۵

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا
غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا
کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ف۱۲۸

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل
اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے

لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ
جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں اُن سے فرماؤ ف۱۲۹ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی

خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
ف۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ف۱۳۱ اُس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ
بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ

مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ
ہی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دیدیئے ف۱۳۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے بیشک جو

آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
ایمان لائے اور اللہ کے لئے ف۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے

اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
ف۱۳۷ اور وہ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی ف۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۳۹

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن
اور وہ جو ایمان لائے ف۱۴۰ اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا

حضرت عباس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اُسکے بندے اور رسول ہیں میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے ف۱۳۰ اخلاصِ ایمان اور صحتِ نیت سے ف۱۳۱ یعنی فدیہ ف۱۳۲ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نمازِ ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز سے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو تو جتنا اُن سے اُٹھ سکا اتنا انھوں نے لے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اُس کی مغفرت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان کے تمول کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اُس کا بیس ہزار کا تھا ف۱۳۳ وہ قیدی ف۱۳۴ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے ف۱۳۵ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انھیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے ف۱۳۶ اور اسی کے رسول کی محبت میں انھوں نے اپنے ف۱۳۷ یہ مہاجرینِ اولین ہیں ف۱۳۸ مسلمانوں کی اور

شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ

جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۴۱

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَ

ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۱۴۲ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں

اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

عزت کی روزی ف۱۴۳ اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ف۱۴۴ اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

ف۱ سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ایک سو انتیس آیات اور سولہ رکوع ہیں۔

انھیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا یہ انصار ہیں ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے ف۱۳۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے منسوخ ہوگئی ف۱۴۰ اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے ف۱۴۱ ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔

ف۱۴۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔

ف۱۴۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

ف۱۴۴ اور تمہارے ہی حکم میں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انھیں مہاجرین اولین کہتے ہیں کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انھیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا۔

ف۱۴۵ اس آیت سے توارث بالہجرت منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام کی وراثت ثابت ہوئی۔

ف۱ سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے آخر کی آیتیں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ سے آخر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں اس سورت میں سولہ رکوع ایک سو انتیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براءت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ بسم اللہ امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کے لئے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔

ف۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں
ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل یہ سورت
سنہ ۹ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضیٰ کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے
کے لئے بھیجا چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا (۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضیٰ کو ان کے پیچھے سورہ برأت پڑھنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام ہوئے اور حضرت علی مرتضیٰ مقتدی۔ اس سے حضرت ابوبکر کی تقدیم حضرت علی مرتضیٰ پر ثابت ہوئی۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ①

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو

مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ② وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

تھکا نہیں سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور

وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو ف۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

منہ پھیرو ف۷ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے ف۸ اور کافروں کو خوشخبری سناؤ

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ③ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

دردناک عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا

پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی ف۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا

اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ④

عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ف۱۰ جہاں پاؤ ف۱۱

ف۳ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے
ف۴ دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ۔

ف۵ حج کو حج اکبر فرمایا اس لیے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لیے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لیے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حج وداع کا مذکر جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔
ف۶ کفر و غدر سے ف۷ ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ف۸ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے ف۹ اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے ف۱۰ جنہوں نے عہد شکنی کی ف۱۱ حل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں۔

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ

اور انھیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ اُن کی تاک میں بیٹھو پھر اگر

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ

وہ توبہ کریں ف۱۲ اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کی راہ چھوڑ دو ف۱۳ بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو اُسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سُنے پھر اُسے اُس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لیے کہ وہ

قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ

نادان لوگ ہیں ف۱۶ مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس

اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا

الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لیئے عہد پر قائم رہیں تم اُن کے لیئے قائم رہو بیشک پرہیزگار اللہ کو خوش

الْمُتَّقِيْنَ ۝۷ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ

آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ اُن کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

نہ عہد کا اپنے منھ سے تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور اُنکے دلوں میں انکار ہے اور

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

اُن میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱ اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے ف۲۲ تو اُس کی

ف۱۲ شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں
ف۱۳ اور قید سے رہا کردو اور ان سے تعرض نہ کرو۔
ف۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں۔
ف۱۵ اگر ایمان نہ لائے **مسئلہ** اس سے ثابت ہوا کہ مستامن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔
ع ۱ / ۶
ف۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انھیں امن دینی عین حکمت ہے تاکہ کلام اللہ سنیں اور سمجھیں
ف۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں
ف۱۸ اور اُن سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کنانہ و بنی ضمرہ کے۔
ف۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے۔
ف۲۰ ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کرکے۔
ف۲۱ عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انھوں نے
ف۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا۔

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٩ لَا يَرْقُبُونَ

راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ۔ کسی مسلمان میں

فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝١٠ فَإِنْ

نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی سرکش ہیں پھر اگر وہ

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ

ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ف۲۶

وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝١١ وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ

اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ف۲۷ اور اگر عہد کرکے

مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸

إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝١٢ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا

بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑوگے جنہوں

نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ

نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰ اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی

مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝١٣

ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳

يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝١٤ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ

اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا ف۳۴

ف۲۳ اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔

ف۲۴ جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو جائے تو ان سے درگزر نہ کریں۔

ف۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کرکے۔

ف۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں۔

ف۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔

ف۲۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

ف۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بد اعمالی سے روک دینا ہے۔

ف۳۰ اور صلح حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔

ف۳۱ مکہ مکرمہ سے دار الندوہ میں مشورہ کرکے۔

ف۳۲ قتل و قید سے۔

ف۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

ف۳۴ یہ تمام مواعید پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔

ف۳۵ اس میں اشارہ ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز آکر تائب ہونگے یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوگئی چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابوجہل اور سہیل بن عمرو ایمان سے مشرف ہوئے
ف۳۶ اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں ف۳۷ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کردیا جائیگا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی موالات اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز پہونچانے سے ممانعت کرتا ہے۔

وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ
اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ف۳۵ اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا
حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی اُن کی جو تم میں سے جہاد کرینگے ف۳۶
وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے
وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ
ف۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا
اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ
کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ف۳۸ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ف۳۹
اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا
ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ف۴۰ اللہ
يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ
قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴۱ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ف۴۲ تو قریب ہے کہ
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ
یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی

ف۳۸ مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہر بقعہ مسجد حرام کا مسجد ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے

ع ۲ ۱۰ ۸

شانِ نزول کفار قریش کے رؤسا کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور اُن میں حضورؐ کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضیٰ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سُست کہا حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری بُرائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو ان سے کہا گیا کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں انھوں نے کہا ہاں ہم تم سے افضل ہیں ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں کعبہ کی خدمت کرتے ہیں حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں اسیروں کو رہا کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کریگا اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا بلند کرنا مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا بیٹھنا مراد ہے ف۳۹ اور بت پرستی کا اقرار کرکے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے ف۴۰ کیونکہ حالت کفر کے اعمال مقبول نہیں نہ مہمانداری نہ حاجیوں کی خدمت نہ قیدیوں کا رہا کرنا اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہٰذا اس کا عمل سب اکارت ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مرجائے تو جہنم میں ان کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے ف۴۱ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں جھاڑو دینا صفائی کرنا روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔
ف۴۲ یعنی کسی کی رضا کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ١٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ

نہیں دیتا ف۴۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ

مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے

اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ٢٠ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

ف۴۴ اور وہی مراد کو پہنچے ف۴۵ ان کا رب انھیں خوشی سُناتا ہے اپنی رحمت

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ٢١ ۙ خٰلِدِيْنَ

اور اپنی رضا کی ف۴۶ اور ان باغوں کی جن میں انھیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ٢٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کریگا تو وہی

الظّٰلِمُوْنَ ٢٣ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

ظالم ہیں ف۴۷ تم فرماؤ اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور

اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

تمھاری عورتیں اور تمھارا کنبہ اور تمھاری کمائی کے مال اور وہ سودا

ف۴۳ مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ اُنکے اعمال کو انکے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے شان نزول روز بدر جب حضرت عباس گرفتار ہوکر آئے تو انھوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں۔

ف۴۴ دوسروں سے۔

ف۴۵ اور انھیں کم دنیا و آخرت کی سعادت ملی

ف۴۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے۔

ف۴۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترک موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترک تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات جائز نہیں چاہے اُن سے کوئی بھی رشتہ ہو چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
جس کے نقصان کا تمھیں ڈر ہے اور تمھارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
اور اُس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ
ف۴۸ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے بہت جگہ تمہاری

مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
مدد کی ف۴۹ اور حُنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے تو وہ

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
تمھارے کچھ کام نہ آئی ف۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہوکر تم پر تنگ ہوگئی ف۵۱ پھر

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ
تم پیٹھ دے کر پھر گئے ۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اُتاری اپنے رسول پر ف۵۲ اور

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ
مسلمانوں پر ف۵۳ اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ف۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا

كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ
ف۵۵ اور منکروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
چاہے گا توبہ دے گا ف۵۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
مشرک نرے ناپاک ہیں ف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

ف۴۸ اور جلد ہی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات کچھ قابل التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے ف۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قریظہ اور نضیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں ف۵۰ حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کرکے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہونگے یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے

ع ۹

جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہوگئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کردی اور تیراندازی میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں اُن کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہوگئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضورؐ نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفار کے مونھوں پر مارے اور فرمایا رب محمد کی قسم بھاگ نکلے سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرمادیں ان آیتوں میں اسی واقعہ کا بیان ہے

ف۵۱ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے ف۵۲ کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے ف۵۳ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے ف۵۴ یعنی فرشتے جنہیں کفار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے اس جنگ میں انھوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا ف۵۵ کہ پکڑے گئے مارے گئے اُن کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے ف۵۶ اور توفیق اسلام عطا فرمائے گا چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہوکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ نے اُن کے اسیروں کو رہا فرمایا ف۵۷ کہ اُن کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔

ف۵۸ نہ حج کے لیے نہ عمرہ کے لیے اور اس سال سے مراد ۹ھ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں ف۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہل مکہ کو تنگی پیش آئے گی ف۶۰ عکرمہ نے کہا ایسا ہی ہوا اللہ تعالٰی نے انہیں غنی کر دیا بارشیں خوب ہوئیں پیداوار کثرت سے ہوئی مقاتل نے کہا کہ خطۂ یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں اگر چاہے فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے کہ طلب خیر اور دفع آفات کے لیے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے ف۶۱ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ

نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللہ تمہیں دولتمند کر دیگا

فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے لڑو اُن سے جو ایمان

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کیا اللہ اور اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع

دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر ف۶۴

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ف۶۵ اور نصرانی بولے مسیح اللہ

ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں ف۶۶ اگلے کافروں کی سی

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا

بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶۷ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ف۶۸ اور مسیح بن مریم کو

مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

ف۶۹ اور انہیں حکم نہ تھا ف۷۰ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

اللہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصارٰی اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعوٰی باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ کے اور نصارٰی حلول کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصارٰی حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں یہود و نصارٰی بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں شان نزول مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۵ ۱۰

کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قریظہ اور نضیر کے حق میں نازل ہوئی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہونچی۔

ف۶۲ قرآن و حدیث میں اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گڑھتے ہیں۔

ف۶۳ اسلام دین الٰہی۔

ف۶۴ معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے مسائل یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہیے مسئلہ پیادہ پا لیکر حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے مسئلہ قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ اُن سے جزیہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے حکمت جزیہ مقرر کرنیکی یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے کہ تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت و صفت دیکھکر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں ف۶۵ اہل کتاب کی بے دینی کا جو اوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپکا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۶۶ جن پر کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل میں کے معتقد بھی ہیں ف۶۷ اور اللہ تعالٰی کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں ف۶۸ حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے ف۶۹ کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے ف۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
اُسے پاکی ہے ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۷۱ اپنے منہ سے بجھا دیں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَ یَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾
اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا ف۷۲ پڑے برا مانیں کافر

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ
وہی ہے جس نے اپنا رسول ف۷۳ ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب

عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
دینوں پر غالب کرے ف۷۴ پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان والو

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق

بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ
کھا جاتے ہیں ف۷۵ اور اللہ کی راہ سے ف۷۶ روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں

الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷ انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى
سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں ف۷۸ پھر اس سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
داغیں گے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ

النصف

ف۷۱ دین اسلام یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔

ف۷۲ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔

ف۷۳ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۷۴ اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے چنانچہ بحمد اللہ ایسا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی۔

ف۷۵ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کے لئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔

ف۷۶ اسلام سے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے۔

ف۷۷ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے شانِ نزول سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعین زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالٰی نے احبار اور رہبان کی حرص مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے ضرر دلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ کنز نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ کنز ہے جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اُس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائیگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا پھر کونسا مال بہتر ہے جسکو جمع کیا جائے فرمایا ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اُسکے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اُس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے (رواہ الترمذی) مسئلہ مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وغیرہ اصحاب مالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے

ف۷۸ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائیگا

ف۷۹ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا۔

ف۸۰ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکامِ شرع قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہو ف۸۱ یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ ف۸۲ تین متصل ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک جدا رجب عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کیا گئی ف۸۳ گناہ و نافرمانی سے ف۸۴ انکی نصرت و مدد فرمائے گا ف۸۵ نسی لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہرِ حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے زمانہ جاہلیت میں عرب اشہرِ حرم (یعنی ذوالقعدہ و ذی الحجہ محرم رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انھوں

نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہِ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے اور ربیع الاول کو ماہِ حرام قرار دیتے اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں پر گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضعِ الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ ہائے حرام میں تحریمِ قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر لینا پایا جاتا ہے۔

عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ

مہینے ہیں ف۸۰ اللہ کی کتاب میں ف۸۱ جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ

سے چار حرمت والے ہیں ف۸۲ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں ف۸۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو

اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةًؕ

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (۳۶) اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی

اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۸۴ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور

الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ

کفر میں بڑھنا ف۸۵ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے ف۸۶ حلال ٹھہراتے ہیں

عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُؕ زُیِّنَ

اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ف۸۷ اور اللہ

ع ۵ ۸ ۱۱

لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (۳۷)

کے حرام کئے ہوئے حلال کر لیں ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں۔ اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِۚ

تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو ف۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی

فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۳۸) اِلَّا تَنْفِرُوْا

اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ف۸۹ اگر نہ کوچ کرو گے تو ف۹۰

ف۸۶ یعنی ماہِ حرام کو یا اس ہٹانے کو

ف۸۷ یعنی ماہِ حرام چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور انکی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اسکی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا

ف۸۸ اور سفر سے گھبراتے ہو شانِ نزول یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطرافِ شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر رجب سنہ ۹ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہِ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا یہ زمانہ نہایت تنگی قحط سالی اور شدتِ گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انھیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہو گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کیے نوسو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنھوں نے اپنا کل مال حاضر کر دیا جسکی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اسکے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکرِ اسلام تبوک میں اترا تو انھوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی

جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اُسے خوف ہوا اور اُس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سوار وں کے ساتھ اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑلو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ

یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ف۹۱ اور تم اسکا کچھ
شَیْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
نہ بگاڑ سکوگے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ
اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ
نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انھیں باہر تشریف لے جانا ہوا ف۹۲ صرف دو جان سے جب وہ دونوں
اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
ف۹۳ غار میں تھے جب اپنے یار سے ف۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا
سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
سکینہ اتارا ف۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ف۹۶ اور کافروں کی بات
الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت
حَكِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ
میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹ اگر کوئی
عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ
قریب مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو مشقت کا
عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے

نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمتِ اقدس میں لائے حضورؐ نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم ایلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے اُن سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔

ف۹۰ اے مسلمانو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ۔

ف۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعت فرمان رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمھیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔

ف۹۲ یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے جبکہ کفار نے دار الندوہ میں حضورؐ کے لئے قتل و قید وغیرہ کے بُرے بُرے مشورے کئے تھے۔

ف۹۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

ف۹۴ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا ف۹۵ اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا ف۹۶ ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنھوں نے کفار کے رُخ پھیر دیئے اور وہ انکو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انھیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی ف۹۷ دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا ف۹۸ یعنی خوشی سے یا گرانی سے اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سر و سامان ف۹۹ کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مستعدی کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو ف۱۰۰ اور دنیوی نفع کی اُمید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا ف۱۰۱ شان نزول یہ آیت اُن منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے غزوۂ تبوک میں جانے سے تخلف کیا تھا ف۱۰۲ یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے۔

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع

ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں

ع ۶ ۵ ۱۲

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا جب تک نہ کھلے تھے تم پر

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے اور وہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ

ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

ڈانواں ڈول ہیں ف۱۰۷ انہیں نکلنا منظور ہوتا ف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھردی اور ف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ف۱۱۰

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

غرابیں دوڑاتے ف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں ف۱۱۲ اور اللہ خوب

ف۱۰۳ منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں

ف۱۰۴ جھوٹی قسم کھا کر مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔

ف۱۰۵ عفا اللہ عنک سے ابتدائے کلام افتتاح خطاب مخاطب کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبان عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا میں فرمایا جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم و توقیر اور تسکین و تسلی ہے کہ قلب مبارک پر لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

ف۱۰۶ یعنی منافقین۔

ف۱۰۷ نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے نہ کفار کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے ف۱۰۸ اور جہاد کا ارادہ رکھتے ف۱۰۹ ان کے اجازت چاہنے پر ف۱۱۰ بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں ف۱۱۱ اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے ف۱۱۲ جو تمہاری باتیں ان تک پہونچائیں۔

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
جانتا ہے ظالموں کو بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ف۱۱۳ اور اے محبوب تمہارے لئے تدبیریں الٹی پلٹیں

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ
ف۱۱۴ یہاں تک کہ حق آیا ف۱۱۵ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ف۱۱۶ اور انہیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ
تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالیے ف۱۱۷ سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے ف۱۱۸ اور

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ
بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر تمہیں بھلائی پہونچے ف۱۱۹ تو انہیں برا لگے

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہونچے ف۱۲۰ تو کہیں ف۱۲۱ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ
اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ
وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے تم فرماؤ تم ہم

تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا ف۱۲۲ اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں

اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا
کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے ف۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ف۱۲۴ تو اب راہ دیکھو

اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ
ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۲۵ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول

ف۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔

ف۱۱۴ اور انہوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لئے بہت مکرو حیلے کئے۔

ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت۔

ف۱۱۶ اور اس کا دین غالب ہوا۔

ف۱۱۷ شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیے میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے۔

ف۱۱۹ اور تم دشمن پر فتحیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔

ف۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔

ف۱۲۱ منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر ف۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے ف۱۲۳ اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے ف۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے ف۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ

نہ ہوگا ف۱۲۶ بے شک تم بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ

قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

تو تمہیں اُن کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے

كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ

ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے اُدھر پھر جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے

يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ

کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان ف۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے

يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ

تو جبھی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے

ف۱۲۶ شانِ نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا اس پر حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائیگا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے۔

ف۱۲۷ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں

ف۱۲۸ تو وہ مال اُن کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا۔

ف۱۲۹ منافقین اس پر۔

ف۱۳۰ یعنی تمہارے دین و ملت پر ہیں مسلمان ہیں

ف۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔

ف۱۳۲ کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہو جائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہِ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں

ف۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے

ف۱۳۴ شانِ نزول یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور ؑ نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں حضور ؑ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم اُن کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اُترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے

ف۱۳۵ صدقات۔

ف۱۳۶ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کر دے ف۱۳۷ جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انھیں پر صدقات صرف کیئے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع صدقہ سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے **مسئلہ** زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے

اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے

وَرَسُولُهٗۤ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ۵۹ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶ زکوٰۃ تو انھیں لوگوں کے لیے ہے ف۱۳۷ محتاج

وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

اور نرے نادار اور جو اُسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور

وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ

گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھیرایا ہوا ہے

اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۶۰ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے

يَقُولُونَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

ہیں ف۱۳۸ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

کی بات پر یقین کرتے ہیں ف۱۳۹ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے

رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۶۱ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ف۱۴۰

لِيُرْضُوكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوهُ اِنْ كَانُوا

کہ تمہیں راضی کر لیں ف۱۴۱ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان

مُؤْمِنِينَ ۶۲ اَلَمْ يَعْلَمُوۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاَنَّ

رکھتے تھے کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اُس کے رسول کا تو اُس کے

مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا **مسئلہ** فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک

ع ۱۷ / ۱۳

وقت کے لیے کچھ ہو اُس کو سوال حلال نہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے عاملین وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو انھیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لیے کافی ہو **مسئلہ** اگر عامل غنی ہو تو بھی اُس کو لینا جائز ہے **مسئلہ** عامل سید یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے گردنیں چھوڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں اُن کو آزاد کرانے کے لیے مال زکوٰۃ دیا جائے قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انھیں ادائے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے ابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جن کے پاس مال نہ ہو **مسئلہ** زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے **مسئلہ** زکوٰۃ انھیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو اس کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائیگی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مردے کے کفن میں نہ اسکے قرض کی ادا میں **مسئلہ** زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور انکے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے (تفسیر احمدی و مدارک)

ف۱۳۸ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شان نزول منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا جلاس بن سوید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں اُن سے جو کہدیا جائے سُن کر مان لیتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں ف۱۳۹ نہ منافقوں کی بات پر ف۱۴۰ منافقین اس لیے ف۱۴۱ شان نزول منافقین اپنی مجلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آ کر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لیے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اُسکے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔

ف۱۴۲ مسلمانوں ف۱۴۳ منافقوں ف۱۴۴ دلوں کی چھپی چیز انکا نفاق ہے اور وہ بغض و عداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہو گیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے اُن کے اسرار ظاہر کر دیئے جائیں اور اُن کی رسوائی ہو اس آیت میں اس کا بیان ہے۔

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۳﴾ یَحْذَرُ

لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ

ڈرتے ہیں کہ ان ف۱۴۲ پر کوئی سورۃ ایسی اُترے جو اُن ف۱۴۳ کے دلوں کی چھپی ف۱۴۴

قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

جتادے تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے

وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ

اور اے محبوب اگر تم اُن سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے ف۱۴۵ تم فرماؤ

اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ

کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر

كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىٕفَةٍ مِّنْكُمْ

ہو چکے مسلمان ہو کر ف۱۴۶ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں ف۱۴۷

نُعَذِّبْ طَآىٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے ف۱۴۸ منافق مرد اور منافق

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ف۱۴۹ برائی کا حکم دیں ف۱۵۰ اور

یَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ یَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

بھلائی سے منع کریں ف۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں ف۱۵۲ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے ف۱۵۳

فَنَسِیَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ

تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں اللہ نے منافق مردوں

ف۱۴۵ شانِ نزول غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انھوں نے کہا ہم راستہ کاٹنے کے لیے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لیے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے

ع ۸ ۱۴

ف۱۴۶ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں

ف۱۴۷ اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمہ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ بھی نہ چلا اُن کا نام یحییٰ بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انھوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لیے انہیں توبہ و ایمان کی توفیق ملی ف۱۴۸ اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے ف۱۴۹ وہ سب نفاق اور اعمال خبیثہ میں یکساں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ ف۱۵۰ یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا (خازن) ف۱۵۱ یعنی ایمان و طاعت و تصدیق رسول سے ف۱۵۲ راہ خدا میں خرچ کرنے سے ف۱۵۳ اور انھوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی ف۱۵۴ اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا۔

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انھیں بس ہے

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے

كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا

تم سے زور میں بڑھکر تھے اور اُن کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت گئے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے اگلے اپنا حصہ

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ

برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ اُن کے

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

عمل اکارت گئے دُنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا اُنھیں ف۱۵۸ اپنے سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم ف۱۶۳ اور مدین والے ف۱۶۴ اور

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں ف۱۶۵ اُن کے رسول روشن دلیلیں اُنکے پاس لائے تھے ف۱۶۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

ان پر ظلم کرتا ف۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے ف۱۶۸ اور مسلمان مرد

ف۱۵۵ لذات وشہوات دنیویہ کا۔

ف۱۵۶ اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزا کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔

ف۱۵۷ انھیں کفار کی طرح اے منافقین تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔

ف۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔

ف۱۵۹ گزری ہوئی اُمتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے اُنھیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا۔

ف۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔

ف۱۶۱ جو ہوا سے ہلاک کیے گئے۔

ف۱۶۲ جو زلزلے سے ہلاک کیے گئے۔

ف۱۶۳ جو سلب نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا۔

ف۱۶۴ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روز ابر کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

ف۱۶۵ اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلاد شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں۔

ف۱۶۶ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین کفار تم کر رہے ہو ڈرو کہ انھیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کیے جاؤ۔

ف۱۶۷ کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا۔

ف۱۶۸ کہ کفر اور تکذیب انبیاء کر کے عذاب کے مستحق بنے۔

۱۶۹ اور باہم دینی محبت و موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں ۱۷۰ یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۱۶۹ بھلائی کا حکم دیں ۱۷۰
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ
دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
۱۷۱ بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ۱۷۲ یہی ہے
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
بڑی مراد پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
اور منافقوں پر ۱۷۳ اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی
الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
بُری جگہ پلٹنے کی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا ۱۷۴ اور بیشک ضرور انہوں نے کفر
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ
کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا ۱۷۵

منزل ۲ — ربع

۱۷۱ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے۔

۱۷۲ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا رَزَقَنَا اللّٰهُ تعالیٰ بجاہِ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷۳ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامتِ حجت سے۔

۱۷۴ شانِ نزول امام بغوی نے کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا یہ سُن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ
ع ۹ ۱۵
یا رسول اللہ عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بے شک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی یارب اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ سن کر جلاس کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں حضور نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے ۱۷۵ مجاہد نے کہا کہ جلاس نے افشائے راز کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا ف۱۷۶

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انہیں

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ

سخت عذاب کریگا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

حمایتی ہوگا نہ مددگار ف۱۷۸ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے ف۱۷۹

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ

پلٹ گئے تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا

بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ

کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے ف۱۸۰ کیا انہیں

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ

خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت

الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

جاننے والا ہے ف۱۸۱ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے

ف۱۷۶ ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا کہ ناسپاسی ف۱۷۷ تو وہ ایمان سے اور کفر و نفاق پر مُصر رہیں ف۱۷۸ اگر انہیں عذاب الٰہی سے بچاسکے ف۱۷۹ شان نزول ثعلبہ بن حاطب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں حضور نے فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہوکر یہی درخواست کی اور کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بناکر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہوگیا حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہوگیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جاکر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا کہ یہ تو ٹکس ہوگیا جاؤ میں سوچ لوں جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لیکر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا (مدارک) ف۱۸۰ امام فخرالدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے حدیث شریف میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ف۱۸۱ اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی۔

ف۱۸۲ شانِ نزول جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انھیں تو منافقین نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع (۴/۱-۳ سیر) لائے تو انھیں کہا اللہ کو اس کی کیا پرواہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لیے ہیں حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انھوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انھیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
خیرات کرتے ہیں ف۱۸۲ اور اُن کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ف۱۸۳ تو اُن سے ہنستے

مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
ہیں ف۱۸۴ اللہ اُن کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم اُن کی

اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار اُن کی معافی چاہو گے تو

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا ف۱۸۵ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ف۱۸۷ اور انھیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور جان سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ

اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا
سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انھیں سمجھ ہوتی ف۱۸۸ تو انھیں چاہیئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں

كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى
ف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۱۹۰ پھر اے محبوب ف۱۹۱ اگر اللہ تمہیں ان

طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا
ف۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لیجائے اور وہ ف۱۹۳ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی

ف۱۸۳ ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انھوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اُس کی قدر کی۔

ع ۱۰ / ۸ / ۱۶

ف۱۸۴ منافقین اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

ف۱۸۵ شانِ نزول اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائیگا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں۔

ف۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک)۔

ف۱۸۷ اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے۔

ف۱۸۸ تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے ف۱۸۹ یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم و باقی ہے ف۱۹۰ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے ف۱۹۱ غزوۂ تبوک کے بعد ف۱۹۲ متخلفین ف۱۹۳ گروہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔

ف۱۹۴ عورتوں بچوں بیماروں اور اپاہجوں کے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہیئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت جائز نہیں ہوتی اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرما دیا آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے ف۱۹۵ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور اُن کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا (اور فسق

مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ
میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی
بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ ف۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ
رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مرگئے ف۱۹۵ اور اُن کے مال یا

وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا
اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی چاہتا ہے کہ اُسے دنیا میں ان پر وبال کرے

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ
اور کفر ہی پر اُن کا دم نکل جائے اور جب کوئی سورت اُترے کہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو اُن کے مقدور والے تم سے

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا
رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں اُنھیں پسند آیا کہ پیچھے بیٹھنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾
عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ف۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ف۱۹۷

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں

ہی میں مرگئے) یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا میں مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے مسئلہ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہا دے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبا دے شان نزول عبداللہ بن ابی سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مر گیا تو اسکے بیٹے نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادت تھے انھوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انکے باپ عبداللہ بن ابی سلول کو کفن کے لیئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرما دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضورؐ کو معلوم تھا کہ حضورؐ کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لیئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتہ اُنھیں پہنایا تھا حضورؐ کو اس کا بدلہ کر دینا بھی منظور تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد پھر کبھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضورؐ کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اُس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے ف۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ف۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لئے بھلائیاں ہیں و۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

یہی بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے گنوار آئے و۱۹۹

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

کہ اُنھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ف۲۰۰ جلد اُن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا و۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں و۲۰۲

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

اور نہ بیماروں پر و۲۰۳ اور نہ اُن پر جنھیں خرچ کا مقدور نہ ہو و۲۰۴

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ

جب کہ اللہ اور رسول کے خیرخواہ رہیں و۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں

سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ

و۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُن پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انھیں سواری

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

عطا فرماؤ و۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا

ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا مواخذہ

ع ۱۱ ۹ ۱۷

و۱۹۸ دونوں جہان کی۔ و۱۹۹ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انھوں نے سیّدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بی بیوں بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کریگا عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا۔

و۲۰۰ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے یہ منافقین تھے انھوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا

و۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔

و۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے یہ کون لوگ ہیں اُن کے چند طبقے بیان فرمائے پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے بچے عورتیں اور وہ شخص بھی انھیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔

و۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے لنگڑے اپاہج بھی داخل ہیں۔

و۲۰۴ اور سامان جہاد نہ کرسکیں یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

و۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبرگیری کریں۔

و۲۰۶ مواخذہ کی۔

و۲۰۷ شانِ نزول اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انھوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمھیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۰۸ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ف۲۰۹ کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اِس سفر سے واپس ہونے کے وقت۔

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ

تو اُن پر ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولتمند ہیں ف۲۰۸ انھیں پسند آیا

يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے ف۲۰۹

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ

لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ

ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول

عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا

وہ تمہیں جتا دیگا جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم ان کی

انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ

طرف پلٹ کر جاؤ گے اِس لیے کہ تم اُن کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے پلید ہیں

رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ

ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ

قسمیں کھاتے ہیں کہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ تو اگر تم اُن سے راضی ہوجاؤ ف۲۱۷ تو بے شک اللہ تو

عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ

فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں

الجزء الحادی عشر (۱۱)

ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو بعض مفسرین نے کہا کہ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانہ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔

ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہوکر مدینہ طیبہ میں۔

ف۲۱۳ اور ان پر ملامت و عتاب نہ کرو۔

ف۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو بعض مفسرین نے فرمایا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا اُن سے بولنا ترک کردو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں ان سے بات نہ کریں کیونکہ اُن کے باطن خبیث اور اعمال قبیح ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لیئے کہ۔

ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔

ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت جد بن قیس اور معتب بن قشیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ اسّی منافق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اُن سے کلام نہ کرو مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن اُبی کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہوجائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کرلو تو اس سے انھیں کچھ نفع نہ ہوگا کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کرلو ف۲۱۸ اس لیئے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالس علم اور صحبت علماء سے دور رہتے ہیں۔

ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے لیے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں
کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں انھیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے

أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت
حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ
والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں آنے
بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾
کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انھیں پر ہے بری گردش ف۲۲۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے
وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں
يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ
اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵ ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے
سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسَّابِقُونَ
اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور سب میں
الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ
اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے ف۲۲۸
رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
اللہ ان سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے
تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾ وَ
نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور
مِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ
تمہارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے

شان نزول یہ آیت قبیلہ اسد و غطفان و تمیم کے اعرابیوں کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے (خازن)۔

ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مقرن ہیں کلبی نے کہا وہ اسلم اور غفار اور جہینہ کے قبیلے ہیں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولیٰ نہیں۔

ف۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لیے خیر و برکت و مغفرت کی
ع ۱۲ دعا فرمائیں یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے

ف۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضوان۔

ف۲۲۷ اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستر اصحاب تھے یہ حضرات سابقین انصار کہلاتے ہیں (خازن)۔

ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو ثواب تمام اصحاب اس میں آگئے اور ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول
ف۲۳۰ اس کے ثواب و عطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب و جوار۔

ف۲۳۱ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انھیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انھیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ماسبق ہے
اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ (جمل) کلبی وسدی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ خطبہ کے لیئے قیام کر کے نام بنام فرمایا
نکل اے فلاں تو منافق ہے نکل اے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔
ف۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ف۲۳۴ یعنی عذاب دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ف۲۳۵ اور انھوں نے دوسروں کی طرح

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ
ان کی خو ہو گئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں ف۲۳۱ جلد ہم انھیں دوبارہ

مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
ف۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۴ اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
مقر ہوئے ف۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۶ اور دوسرا برا ف۲۳۷ قریب ہے کہ اللہ اُن کی

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب اُن کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل

تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ
کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو ف۲۳۸ بیشک تمہاری دعا اُنکے دل

لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ
کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ

عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾
قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے ف۲۳۹

وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ
اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان اور

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام تمھیں جتاوے گا

وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ
اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے یا اُن کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱

جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے شان نزول جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ پہونچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دینگے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے جب حضور تشریف لائے اور انھیں ملاحظہ کیا تو فرمایا یہ کون ہیں عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے انھوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور اُن سے راضی ہو کر انھیں خود نہ کھولیں حضور نے فرمایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انھیں نہ کھولوں گا نہ اُن کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے ان کے کھولنے کا حکم دیا جائے تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھولا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے انھیں لیجیے اور صدقہ کیجیے اور ہمیں پاک کر دیجیے اور ہمارے لیئے دعائے مغفرت فرمائیے حضور نے فرمایا مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا اس پر اگلی آیت نازل ہوئی

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ف۲۳۶ یہاں عمل صالح سے یا اعتراف قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تخلف سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہو گی ف۲۳۷ اس سے تخلف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے ف۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی وہ تائب ہوئے اور انھوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا امام ابو بکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن و احکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لیئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے

ف۲۳۹ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی۔
ف۲۴۰ متخلفین میں سے ف۲۴۱ متخلفین یعنی غزوہ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اوپر ذکر ہو چکا تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی یہی اس آیت سے مراد ہیں ف۲۴۲ شان نزول یہ آیت ایک جماعت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں حضور نے فرمایا کہ میں ملت حنیفیہ دین ابراہیم لایا ہوں کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں حضور نے فرمایا نہیں اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے حضور نے فرمایا کہ نہیں میں خالص صاف ملت لایا ہوں ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے حضور نے آمین فرمایا لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا روز احد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروف جنگ رہا جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سید عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بفراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفر تبوک کے لئے پا بر کاب ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہو گی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا ف۲۴۳ مسجد قبا والوں کے ف۲۴۴ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں ف۲۴۵ جو مسجد قبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں ف۲۴۶ یعنی ابو عامر راہب ف۲۴۷ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی **مسئلہ** جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے (مدارک) ف۲۴۸ اس سے مراد مسجد قبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی ف۲۴۲ نقصان پہنچانے کو ف۲۴۳ اور
وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کفر کے سبب ف۲۴۴ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف۲۴۵ اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف
مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
ہے ف۲۴۶ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ
جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷ بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی
اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ
گئی ہے ف۲۴۸ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى
اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی
مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا
رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ
دیتا وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی ف۲۵۳
اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى
مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بے شک اللہ نے

۱۳ ع ۱۱ ۲

دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے **شان نزول** یہ آیت اہل مسجد قبا کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے گروہ انصار اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں **مسئلہ** نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب **مسئلہ**

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ
مسلمانوں سے اُن کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ف۲۵۵

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ
اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمۂ کرم پر سچا

حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
ہے توبہ والے ف۲۵۹ عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى
ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ
کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کرچکا تھا ف۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا

ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا ف۲۵۰ جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ ف۲۵۱ جیسے کہ مسجد ضرار والے۔ ف۲۵۲ مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڈھے پر رکھی۔ ف۲۵۳ اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔ ف۲۵۴ خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں معنٰی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہیگا ع بمیرتا برہی اے حسود کیں رنجیست کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست۔ اور یہ معنٰی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے (مدارک) ف۲۵۵ راہ خدا میں جان و مال خرچ کرکے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا **شان نزول** جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اُس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت ف۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ف۲۵۷ راہ خدا میں ف۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا ف۲۶۵ **شان نزول** اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے اُن کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ اقول یہ وجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت کر اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھیں ۱۳ بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آبا کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ف۲۶۶ شرک پر مرے۔

ف۲۶۷ یعنی آزر۔

ف۲۶۸ اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا شان نزول حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنی والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا کہ تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا استغفار بہ اُمید اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا

ع ۱۴ ۸ ۳

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا ف۲۶۹ بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا ف۲۷۰ متحمل ہے اور اللہ کی

اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ؕ

شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے گمراہ فرمائے ف۲۷۱ جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ف۲۷۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾

جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے

اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ

مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف

الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

رکھے گئے تھے ف۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکر ان پر تنگ ہوگئی ف۲۷۷ اور وہ اپنی جان

وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ

سے تنگ آئے ف۲۷۸ اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے

اِلَیْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

پاس پھر ف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب یہ اُمید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کردیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرمادیا ف۲۷۰ کثیر الدعا متضرع ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرمائے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالی جب تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک وخازن) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے شان نزول جب مومنین کو مشرکین کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مؤاخذہ ہوتا ہے ف۲۷۳ یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے

اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دست مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا ف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ف۲۸۱ مدینہ والوں

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

ف۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ

سے پیچھے بیٹھ رہیں ف۲۸۳ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ف۲۸۴

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ

یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے

اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ

اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶

نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے ف۲۸۷ بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً

کرتا اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا ف۲۸۸ یا بڑا ف۲۸۹

وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا

کا انہیں صلہ دے ف۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں ف۲۹۱ تو کیوں نہ ہو

نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ

کہ ان کے ہر گروہ میں سے ف۲۹۲ ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور

ف۲۷۵ اور وہ صابر و ثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔

ف۲۷۶ تو یہ سے جن کا ذکر آیت وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا ٹھہرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمائی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی ہی نہیں اس حال پر انہیں پچاس روز گزرے۔

ف۲۷۷ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی و اضطراب میں مبتلا تھے۔

ف۲۷۸ شدت رنج و غم سے نہ کوئی انیس ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حال دل سنائیں وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ و زاری۔

ف۲۷۹ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور۔

ف۲۸۰ معاصی ترک کرو۔

ف۲۸۱ جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر مراد ہیں رضی اللہ عنہما ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے ف۲۸۲ یہاں اہل مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار ف۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں ف۲۸۴ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں ف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سموں سے روندتے ہیں۔

ف۲۸۶ قید کر کے یا قتل کر کے یا ہزیمت دے کر ف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعت الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا حرکت کرنا ساکن رہنا سب نیکیاں ہیں اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں ف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور ف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیش عسرت میں خرچ کیا ف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا احسن الاعمال ہونا ثابت ہوا ف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں ف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور۔

ف۲۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہونچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے **مسئلہ** طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے (ترمذی) **مسئلہ** فقہ افضل ترین علوم ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا

واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس امید پر کہ وہ بچیں ف۲۹۴ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ

ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں ف۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی

غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۲۹۶ اور جب کوئی سورۃ اترتی ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں اور جن کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

آزار ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور وہ کفر ہی

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

پر مر گئے کیا انہیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ

جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲ کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ہیں ف۳۰۴ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶

ع ۴ ۱۵

(ترمذی) **فقہ** احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے ف۲۹۴ عذاب الٰہی سے احکام دین کا اتباع کر کے ف۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ ف۲۹۶ انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریق استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے ف۲۹۸ شک و نفاق کا ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے ف۳۰۰ یعنی منافقین کو ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے۔

ف۳۰۶ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت زہد و تقویٰ طہارت و تقدس اور اخلاقِ حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں اَنْفَسِکُمْ بفتح فا آیا ہے اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل اس آیتِ کریمہ میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلادِ مبارک کا بیان ہے ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ محفلِ میلادِ مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ

ف۳۰۹ تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

کا مالک ہے ف۳۱۰

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ وَتِسْعُ اٰیَاتٍ وَاِحْدٰی عَشَرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ یونس مکیہ ہے، اس میں ۱۰۹ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اکیسو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبا ہوا کہ ہم نے ان

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ

میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری

اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بے شک

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ

اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے

ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمالِ تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ۱۶ ع ۵

ف۳۰۹ یعنی منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں۔

ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں ابی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآنِ کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔

المنزل الثالث ۳

ف۱ سورہ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ سے اس میں گیارہ ۱۱ رکوع اور ایک سو نو ۱۰۹ آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس ۱۸۳۲ کلمے اور نو ہزار ننانوے ۹۰۹۹ حرف ہیں۔

وقف النبی علیہ السلام

ف۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابلِ تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ یہ بشر کے مقدرت سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر بتایا ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے

الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۴ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ف۵ یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۶

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
تو اس کی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے ف۷ اللہ کا سچا

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
وعدہ بیشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے ف۸ اور کافروں کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور

حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ
دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں ف۹ کہ تم برسوں کی گنتی

السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ
اور ف۱۰ حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق ف۱۱ نشانیاں مفصل

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا
بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے ف۱۲ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ
اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بے شک

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا
وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ف۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہوگئے ف۱۴

ف۴ یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سرانجام فرماتا ہے۔

ف۵ اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے انہیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذونین کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔

ف۶ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے

ف۷ روز قیامت اور یہی ہے۔

ف۸ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے۔

ف۹ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے ۲ ⅓ منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔

ف۱۰ مہینوں دنوں ساعتوں کا۔

ف۱۱ کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

ف۱۲ کہ ان میں غور کرکے نفع اٹھائیں ف۱۳ روز قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں ف۱۴ اور اس فانی کو جاودانی پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزار دی۔

ف۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے ف۱۶ جنتوں کی طرف قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہوکر اسے جہنم میں پہونچائیگا ف۱۷ یعنی اہل جنت اللہ تعالےٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے

بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ف۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بدلہ ان کی کمائی کا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ

ان کا رب اُن کے ایمان کے سبب انھیں راہ دیگا ف۱۶ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

کے باغوں میں ان کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ف۱۷ اور اُن کے ملتے وقت

فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ع

خوشی کا پہلا بول سلام ہے ف۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ف۱۹

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

اور اگر اللہ لوگوں پر بُرائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو اُن کا وعدہ پورا ہوچکا

اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہوتا ف۲۰ تو ہم چھوڑتے انھیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ف۲۱

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ

اور جب آدمی کو ف۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ف۲۳

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

پھر جب ہم اس کی تکلیف دُور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ف۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ف۲۵ ان کے کام ف۲۶ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۲۷ ہلاک فرمادیں

اور اس کے ذکر سے انھیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی سُبْحَانَ اللّٰہِ

ف۱۸ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انھیں بطور تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے اُن کے پاس سلام لائیں گے۔

ف۱۹ ان کے کلام کی ابتدا اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

ف۲۰ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بد دعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل اولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہوچکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہوگئے ہوتے لیکن اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں یہ اس کی رحمت ہے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا یارب یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالےٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہوچکے ہوتے

ع ۱ ۱۰ ۶

ف۲۱ اور ہم انھیں مہلت دیتے ہیں اور اُن کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے ف۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے ف۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے ف۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے ف۲۵ یعنی کافروں کو ف۲۶ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دُور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں۔

ف۲۷ یعنی امتیں۔

ف۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے ف۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انھوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی ف۳۰ تاکہ تمھارے ساتھ تمھارے عمل کے لائق معاملہ فرمایا
ف۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے ف۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو ف۳۴ شانِ نزول کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے اُن کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر و استہزاء تھا یا انھوں نے تجربہ و امتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائیگا کہ قرآن کلامِ ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

جب وہ حد سے بڑھے ف۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی

لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے اُن کے بعد

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا

تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۳۰ اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

اُن پر ہماری روشن آیتیں ف۳۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی اُمید نہیں ف۳۲ کہ اس کے سوا

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

اور قرآن لے آئیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ

سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی

عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

کروں ف۳۶ تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا

عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں

ف۳۵ ہیں اس میں کوئی تغیر تبدل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلامِ الٰہی ہے۔
ف۳۶ یا اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں۔
ف۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا۔
ف۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے
ف۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں میں تمھارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمھیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اس کے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلام فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب میں مکارمِ اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحب عقلِ سلیم کے لئے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحیِ الٰہی کے ممکن ہی نہیں
ف۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے۔
ف۴۱ اس کے لئے شریک بتائے
ف۴۲ بت۔

ف۴۳ یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اُٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علم الٰہی میں ہے ف۴۵ ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اُترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر اَلنَّاسُ سے مراد خاص عرب ہوں گے ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃ اسلام مراد ہے۔

اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُہُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

جو ان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی

عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی

ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں

الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا کَانَ النَّاسُ

ف۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے اُن کے شرک سے اور لوگ ایک ہی

اِلَّاۤ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ

امت تھے ف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ف۴۶

لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ فِیۡمَا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ

تو یہیں اُن کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ف۴۷ اور کہتے ہیں اُن پر اُن کے رب کی طرف

عَلَیۡہِ اٰیَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَیۡبُ لِلّٰہِ فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ

سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَۃً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ

راہ دیکھ رہا ہوں اور جبکہ ہم آدمیوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انھیں پہنچی

مَسَّتۡہُمۡ اِذَا لَہُمۡ مَّکۡرٌ فِیۡۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰہُ اَسۡرَعُ مَکۡرًا ؕ اِنَّ

تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۴۹ تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ف۵۰

رُسُلَنَا یَکۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡکُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ہُوَ الَّذِیۡ یُسَیِّرُکُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ

بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۵۱ وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۵۲

حَتّٰۤی اِذَا کُنۡتُمۡ فِی الۡفُلۡکِ ۚ وَ جَرَیۡنَ بِہِمۡ بِرِیۡحٍ طَیِّبَۃٍ وَّ فَرِحُوۡا بِہَا

یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا سے انھیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے

ف۴۶ اور ہر امت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔

ف۴۷ نزول عذاب سے۔

ف۴۸ اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزۂ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انھوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر کا جواب یہ ہے کہ دلالت قاہرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے ان کے درمیان حضور پلے بڑھے تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثبات نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا ف۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا بارش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر ہو

ع ۲ ۱۰

جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوۡۤا

و۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے انھیں آلیا اور سمجھ لئے

اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ‌ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَـهُ الدِّيۡنَۚ لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا

کہ ہم گھیر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نِرے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے

مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡجٰٮهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ

ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے و۵۵ پھر اللہ جب انھیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین

فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ

میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں و۵۶ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ اِلَـيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾

جیتے جی برت لو پھر تمھیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمھیں جتادیں گے جو تمہارے کوتک تھے و۵۷

اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ

دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اُتارا تو اس کے سبب زمین سے

نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا يَاۡكُلُ النَّاسُ وَالۡاَنۡعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ

اُگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں و۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار

الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَازَّيَّنَتۡ وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ ۙ

لے لیا و۵۹ اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی و۶۰

اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ

ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں و۶۱ تو ہم نے اُسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں

بِالۡاَمۡسِ‌ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا

و۶۲ ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے و۶۳ اور اللہ سلامتی

اور فساد و کفر کی طرف پلٹے و۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا و۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم وخبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔

و۵۲ اور تمھیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمھیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔

و۵۳ یعنی کشتیاں۔

و۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

و۵۵ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لاکر اور خاص تیری عبادت کرکے۔

و۵۶ اور وعدہ کے خلاف کرکے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

و۵۷ اور ان کی تمھیں جزا دیں گے

و۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔

و۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔

و۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہوگئیں پھل پک گئے ایسے وقت۔

و۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔

و۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انھیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی اُمیدیں وابستہ تھیں غارت ہوجاتا ہے و۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلمات شکوک واوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں۔

إِلَىٰ دَارِ السَّلَٰمِ ۖ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ لِّلَّذِينَ
کے گھر کی طرف بلاتا ہے ف٦٤ اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ف٦٥ بھلائی والوں

أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ
کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف٦٦ اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف٦٧

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ
وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہوں نے بُرائیاں کمائیں ف٦٨

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ
تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف٦٩ اور ان پر ذلت چڑھے گی انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ
گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیئے ہیں ف٧٠

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ
وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف٧١

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ
پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمہارے شریک ف٧٢ تو ہم انہیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے

وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا
اور اُن کے شریک اُن سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف٧٣ تو اللہ گواہ کافی ہے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو
ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم
جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف٧٤ اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف٧٥

ف٦٤ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دارِ باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی ف٦٥ سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انہوں نے کہا جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ف٦٦ بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدارِ الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدارِ الٰہی انہیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادۃ سے آیت میں دیدارِ الٰہی مراد ہے۔

ف٦٧ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے ف٦٨ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ف٦٩ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائیگا ف٧٠ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا خدا کی پناہ ف٧١ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے ف٧٢ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے ف٧٣ روزِ قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کی پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے ف٧٤ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا بُرے مضر یا مفید ف٧٥ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔

مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ

اُن سے گم ہو جائیں گی و۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے و۷۷ یا کون

يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ

مالک ہے کان اور آنکھوں کا و۷۸ اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ

مُردہ کو زندہ سے و۷۹ اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ و۸۰ تو تم فرماؤ تو

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا

کیوں نہیں ڈرتے و۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا سچا رب و۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی

الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

و۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو یوں ہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات

الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

فاسقوں پر و۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں و۸۵

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

کوئی ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے و۸۶ تم فرماؤ اللہ اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ

تو کہاں اوندھے جاتے ہو و۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے و۸۸

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اُس کے جو

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے و۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو

ع ۳ ۱۰ ۸

و۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ و۷۷ آسمان سے مینھ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ و۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کیئے ہیں انہیں مدتوں کون محفوظ رکھتا ہے۔

و۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔

و۸۰ اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا

و۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔

و۸۲ جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے۔

و۸۳ یعنی جب ایسے براہین واضحہ اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ مستحق عبادت صرف اللہ ہے تو ما سوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو۔

و۸۴ جو کفر میں راسخ ہوگئے اور رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالٰی کا ارشاد لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ الآیہ۔

و۸۵ جنہیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو۔

و۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہذا اے مصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم۔

و۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

و۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کرکے رسول بھیجکر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) و۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا لے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالٰی انہیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا اُن کا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے۔

وٰ٩٠ مشرکین وٰ٩١ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انھوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ
اور ان وٰ٩٠ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر وٰ٩١ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ
بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے
يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
بنالے بے اللہ کے اتارے وٰ٩٢ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے وٰ٩٣
وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ
اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ کہتے ہیں
افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ
وٰ٩٤ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ وٰ٩٥ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ
دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا
وٰ٩٦ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا وٰ٩٧
بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ
اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا وٰ٩٨ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا وٰ٩٩
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ
تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا وٰ١٠٠ اور ان وٰ١٠١ میں کوئی اس وٰ١٠٢ پر
وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِنْ
ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے وٰ١٠٣ اور اگر
كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ
وہ تمہیں جھٹلائیں وٰ١٠٤ تو فرمادو کہ میرے لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی وٰ١٠٥ تمہیں میرے کام سے علاقہ نہیں

وٰ٩٢ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہو اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔

وٰ٩٣ توریت و انجیل وغیرہ کی۔

وٰ٩٤ کفار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت

وٰ٩٥ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعوی دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے

وٰ٩٦ اور ان سے مدد بھی لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بناؤ۔

وٰ٩٧ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انھوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔

٤ ع ١٠ ٩

وٰ٩٨ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔

وٰ٩٩ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر و تدبیر سے کام لیتے۔

وٰ١٠٠ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے وٰ١٠١ اہل مکہ وٰ١٠٢ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم وٰ١٠٣ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں وٰ١٠٤ اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے وٰ١٠٥ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف۱۰۱ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں ف۱۰۲ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پاتے ہیں بہروں کی مثل ہیں ف۱۰۸ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے ف۱۰۹ اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے ف۱۱۰ بلکہ انہیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ اَفَاَنْتَ
اور مجھے تمہارے کام سے تعلق نہیں ف۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۰۷ تو کیا
تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْظُرُ اِلَیْكَ
تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ انہیں عقل نہ ہو ف۱۰۸ اور اُن میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف۱۰۹
اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ
کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بیشک اللہ لوگوں
النَّاسَ شَیْــٴًـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ
پر کچھ ظلم نہیں کرتا ف۱۱۰ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف۱۱۱ اور جس دن اُنھیں اُٹھائے گا
كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ قَدْ
ف۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ کہ پورے
خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا
گھاٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم
نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ
تمہیں دکھا دیں کچھ ف۱۱۶ اس میں سے جو انہیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا
بہر حال انہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب
جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
ان کا رسول اُن کے پاس آتا ف۱۲۱ ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا اور
یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ
کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے

ف۱۱۱ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔
ف۱۱۲ قبروں سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ
ف۱۱۳ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عمریں ضائع کر دیں اور اللہ کی اطاعت جو آج کارآمد ہوتی بجا نہ لاتے تو ان کی زندگانی کا وقت اُن کے کام نہ آیا اس لئے وہ اُسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔
ف۱۱۴ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے اہوال اور وحشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے۔
ف۱۱۵ جو انھیں گھاٹے سے بچاتی۔
ف۱۱۶ عذاب۔
ف۱۱۷ دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے۔
ف۱۱۸ تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور اُن کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت ہی میں دکھائے گا ف۱۱۹ مطلع ہے عذاب دینے والا ہے ف۱۲۰ جو انھیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا ف۱۲۱ اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو ف۱۲۲ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقف میں آئیگا اور مومن و کافر پر شہادت دیگا تب ان میں فیصلہ کیا جائیگا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتار عذاب ہونگے ف۱۲۳ شان نزول جب آیت اِمَّا نُرِیَنَّكَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئیگا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌؕ اِذَا جَآءَ

بُرے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے و۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے و۱۲۵ جب ان کا

اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّا ذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب و۱۲۶ تم پر رات کو آئے و۱۲۷ یا دن کو و۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖؕ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ كُنْتُمْ بِهٖ

مجرموں کو جسکی جلدی ہے تو کیا جب و۱۲۹ ہو پڑیگا اس وقت اس کا یقین کرو گے و۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو و۱۳۱

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِۚ

اسکی جلدی مچارہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَؕ

اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے و۱۳۲ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ و۱۳۳ حق ہے

قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ لَوْ اَنَّ

تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بےشک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا نہ سکو گے و۱۳۴ اور اگر

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖؕ وَ اَسَرُّوا

ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے و۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں دیتی و۱۳۶ اور

النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ

دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیا گیا اور ان پر

لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِنَّ

ظلم نہ ہوگا سن لو بےشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں و۱۳۷ سن لو بےشک

و۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں۔

و۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

و۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو۔

و۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔

و۱۲۸ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو۔

و۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل۔

و۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا۔

و۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء۔

و۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔

و۱۳۳ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی۔

و۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا۔

و۱۳۵ مال و متاع خزانہ دفینہ۔

و۱۳۶ اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔

و۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

وقف لازم وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ع ۵ ۱۳ ۱۰

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
اور اسی کی طرف پھرو گے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی

رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾
اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے ف۱۳۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۱۳۹ وہ ان کے سب دھن دولت

يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف

مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ
سے حرام و حلال ٹھہرا لیا ف۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۴۱ اور

مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بیشک

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا
اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم

تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ
کسی کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

ع ۶ ۱۱

ف۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالت مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۱۳۹ فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔

ف۱۴۰ جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔

ف۱۴۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آجکل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارھویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے

ف۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے ف۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۴۴ اے مسلمانو۔

ف۱۴۵ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے ف۱۴۶ ولی کی اصل ولاء ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَا

ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ

اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ

اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بیشک اللہ

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ف۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری

يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا

کرتے ہیں انہیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللہ

تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ

کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی بڑی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ

غم نہ کرو ف۱۴۹ بیشک عزت ساری اللہ کے لئے ہے ف۱۵۰ وہی سنتا جانتا ہے سن لو بیشک اللہ

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف۱۵۱ اور کاہے کے پیچھے جا رہے ہیں ف۱۵۲

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں

يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

دوڑاتے ف۱۵۳ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ ف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری

مُبْصِرًا ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

آنکھیں کھولتا ف۱۵۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے ف۱۵۶ بولے اللہ نے اپنے لئے

بجا لاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں اولیاء کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔

ف۱۴۷ اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کے لئے بشارت عاجلہ ہے علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے ف۱۴۸ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے۔

ف۱۴۹ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفار بکار جو آپکی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بُرے بُرے مشورے کرتے ہیں آپ اسکا کچھ غم نہ فرمائیں ف۱۵۰ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے
اے سید انبیاء وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے
اور ایمان داروں کے لئے ف۱۵۱ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہوسکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے
ف۱۵۲ یعنی کسی دلیل کا اتباع کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ف۱۵۳ اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالےٰ
اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے۔

ف۱۵۴ اور آرام کرکے دن کی تکان دُور کرو۔
ف۱۵۵ روشن تاکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سر انجام کرسکو۔
ف۱۵۶ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے
ف۱۵۷ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے
ف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلمۂ سُبْحٰنَهٗ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے دوسرا رد هُوَ الْغَنِيُّ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہوسکتی ہے اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہوسکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تیسرا رد لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا۔

ع ۱۰ ۱۲

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ
اولاد بنائی ف۱۵۷ پاکی اسکو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۱۵۸
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾
تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ
تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انھیں سخت عذاب
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
چکھائیں گے بدلہ اُن کے کُفر کا اور انھیں نوح کی خبر پڑھکر سناؤ جب اس نے اپنی
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا ف۱۵۹ اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۶۱ تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو تمہارے
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہوسکے میرا کرلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۶۳
فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ
تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر ف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي
میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اُسے ف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اُس کے ساتھ کشتی

ف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے ف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اُس واحد لاشریک لہٗ کی سپرد کیا۔
ف۱۶۲ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمھارے
بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہونچا سکتے ف۱۶۳ میری نصیحت سے ف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے ف۱۶۵ وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ
ونصیحت خالص اللہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ ف۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

میں تھے ان کو نجات دی اور انھیں ہم نے نائب کیا ف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور رسول

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

ف۱۶۸ ہم نے اُنکی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾

جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یوں ہی مُہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ

طرف سے حق آیا ف۱۶۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسٰی نے کہا کیا حق کی نسبت

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا

ایسا کہتے ہو جب وہ تمھارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مُراد کو نہیں پہنچتے بولے ف۱۷۱

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ

کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اُس ف۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمھیں دونوں

فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ

کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر علم والے کو

ف۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔

ف۱۶۸ ہود صالح ابراہیم لوط شعیب وغیرہم علیہم السلام۔

ف۱۶۹ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہ نفسانیت

ف۱۷۰ ہرگز نہیں۔

ف۱۷۱ فرعونی حضرت موسٰی علیہ السلام سے۔

ف۱۷۲ دین وملت اور بت پرستی وفرعون پرستی۔

ف۱۷۳ سرکش و متکبر نے چاہا کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاذ اللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا

میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمہیں

مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

ڈالنا ہے ف۱۷۴ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

ف۱۷۵ اب اللہ اسے باطل کردے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى

اور اللہ اپنی باتوں سے ف۱۷۶ حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے بُرا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

مگر اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

انہیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کردیں اور بیشک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

تو اسی پر بھروسہ کرو ف۱۸۰ اگر تم اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

کافروں سے نجات دے ف۱۸۲ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں

ف۱۷۴ رسے شہتیر وغیرہ اور جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

ف۱۷۵ نہ کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا۔

ف۱۷۶ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء و قدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔

ف۱۷۷ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی اُمت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں مِنْ قَوْمِهٖ میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف واقع ہے اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کئے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قوم فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم و راہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اُس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذریت مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قوم فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے ف۱۷۸ دین سے ف۱۷۹ کہ بندہ ہو کر خدائی کا مدعی ہوا ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے ف۱۸۱ یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کر تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں ف۱۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

ع ۸
۱۲
۱۳

ف۱۸۳ کہ قبلہ رو ہو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کی شر و ایذا سے محفوظ رہیں ف۱۸۴ مدد الٰہی کی اور جنت کی۔

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ
اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۷ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ
اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ف۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور
مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
اسکے سرداروں کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دئے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کردے
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۸۸ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ
کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸۹
ف۱۸۸ تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف۱۹۰
وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا
بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ
سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا ف۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا
اِلَّا الَّذِىْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۹۰
معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ف۱۹۲
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۹۱ فَالْيَوْمَ
کیا اب ف۱۹۳ اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف۱۹۴ آج ہم

ف۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔

ف۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتی کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔

ف۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے اُن کے لئے دُعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے (مدارک)۔

ف۱۸۸ دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کیلئے اخفا ہی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔

ف۱۸۹ دعوت و تبلیغ پر۔

ف۱۹۰ جو قبول دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ ف۱۹۱ تب فرعون۔

ف۱۹۲ فرعون نے یہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے ف۱۹۳ حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی اُمید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے ف۱۹۴ خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ)۔

نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ
تیری لاش کو اُترا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو ف۱۹۵ اور بے شک لوگ
النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ
ہماری آیتوں سے غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی
صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے
الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا
کے بعد ف۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں
فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ
جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اُتارا ف۲۰۰
الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ
تو اُن سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف۲۰۱ بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق
رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ
آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہوجائے گا بیشک وہ جن پر تیرے رب کی
عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ
بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں جب تک
حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ
دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶

ع ۹ ۱۰ ۱۴

ف۱۹۵ علماء تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالٰی نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اُن کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو اُن کے قلوب میں تھی اس کے باعث انھیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامر الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اسکو دیکھکر پہچانا۔

ف۱۹۶ عزت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمین شام و قدس و اردن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں۔

ف۱۹۷ بنی اسرائیل جن کے ساتھ یہ واقعات ہوچکے۔

ف۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کے صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔

ف۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔

ف۲۰۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ف۲۰۱ یعنی علمائے اہل کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں فائدہ شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں ف۲۰۲ جو براہین لائحہ و آیات واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) ف۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہوچکا جو لوح محفوظ میں لکھدیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ف۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں ف۲۰۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا ف۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک)۔

ف۲۰۷ قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینوی علاقۂ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انھیں بحکمِ الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہوگئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انھیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انھیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہوگئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ و زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبۂ صادقہ کی جو مظالم اُن سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پرائے مال واپس کئے حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کردیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اُٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی قبول فرمانے اور عذاب اُٹھا دینے میں کیا حکمت ہے علماء نے اس کے کئی جواب دئیے ہیں ایک تو یہ کرمِ خاص تھا قوم حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امیدِ زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے۔

فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ف۲۰۷

وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّھُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ

اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہوجائیں ف۲۰۹ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان

تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ

لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنھیں

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا

عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا ہے ف۲۱۲ اور آیتیں

تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ

کاہے کا انتظار ہے مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ف۲۱۳ تم فرماؤ

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا

تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو

ع ۱۰ ۱۱ ۱۵

ف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیقِ الٰہی مساعد ہو اس میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہِ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا ف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہوسکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اکراہ سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی ف۲۱۰ اس کی مشیت سے ف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۲۱۲ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔

ف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے ف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو میں تو اُسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ
کے سوا پوجتے ہو ف۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا ف۲۱۶

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ دین کے لئے سیدھا

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ
رکھ سب سے الگ ہو کر ف۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا اس

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ بُرا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہونچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ف۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
ف۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى
برے کو بہکا ف۲۲۱ اور کچھ میں کروڑا نہیں ف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

ف۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔
ف۲۱۶ کیونکہ وہ قادر مختار اور برحق مستحق عبادت ہے۔
ف۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔
ف۲۱۸ وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے وہی۔
ف۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
ف۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہونچے گا۔
ف۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے
ف۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں۔

ف۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ف۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا ف۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں۔ ف۱ سورہ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ اور اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تیئیس ۱۲۳ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو ۱۶۰۰ کلمے اور نو ہزار پانچسو سڑسٹھ حرف ہیں حدیث شریف میں ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے فرمایا مجھے سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا (ترمذی) غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت و بعث و حساب و جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔

اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

اور صبر کرو ف۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ف۲۲۵

ع ۱۱ / ۱۶

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ہود مکی ہے اس میں ایکسو ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ ۔ تئیس آیات اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ﴿۱﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ف۲ پھر تفصیل کی گئیں ف۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ۙ﴿۲﴾ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لئے اسکی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا ف۴ ایک

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ

ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ف۵ اس کا فضل پہونچائے گا ف۶ اور اگر

تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ

منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن ف۷ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ

مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ

ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ اور وہ ہر شے پر قادر ہے ف۹ سنو وہ اپنے سینے دوہرے

صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ

کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱۰ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں

یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

ف۲ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ بعض مفسرین نے فرمایا کہ احکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پاسکتا وہ بنائے محکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔

ف۳ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں

ف۴ عمر دراز و عیش وسیع و رزق کثیر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازیٔ عمر و کشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔

ف۵ جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کئے ہوں اور اس کے طاعات و حسنات زیادہ ہوں

ف۶ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائیگا بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔

ف۷ یعنی روز قیامت۔

ف۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔

ف۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی ف۱۰ شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے، اور وہی ہے جس نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ

تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾

اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا

اور اگر ہم اُن سے عذاب ف۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز

يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

نے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیرے گا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

وہی عذاب جس کی ہنسی اُڑاتے تھے اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۲۲ پھر اُسے

نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ

اُس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا نا امید ناشکرا ہے ف۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ

اُسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جنہوں نے

ف۱۱ جاندار ہو۔

ف۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔

ف۱۳ یعنی اُس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔

ف۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔

ف۱۵ یعنی لوح محفوظ۔

ف۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔

ف۱۷ یعنی آسمان و زمین اور اُن کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور۔

ف۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ

ف۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔

ع ۸

ف۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے۔

ف۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزا ہے۔

ف۲۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا۔

ف۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

ف۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے۔

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

صبر کیا اور اچھے کام کئے ف۲۵ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَضَآىٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶ اس بنا

یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ

پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ف۲۷

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

بلا لو اگر تم سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں ان کا پورا پھل دیدیں گے

فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی

ف۳۴ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں

الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ٘ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ف۳۵

ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر ہے ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہونچائیں اور دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے اس تاکید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزا تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہو سکتا۔ شان نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۷ تمھیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں۔

ف۲۸ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت۔

ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔

ف۳۰ اپنی مدد کے لئے۔

ف۳۱ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔

ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔

ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

ف۳۴ اور جو اعمال انھوں نے طلب دنیا کے لئے کئے ہیں اس کا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے ف۳۵ شان نزول ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعت رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دنیا ہی میں دیدیتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے تھے۔

ف۳۶ وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ

تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰىٓ اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَ

اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ

جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں

مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

شک نہ ہو بےشک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ

اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے

عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ

جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ

اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے

يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

والے نہیں زمین میں ف۴۴ اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی

اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ

ف۴۵ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۴۶ وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ

ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے۔

ف۳۸ یعنی توریت۔

ف۳۹ یعنی قرآن پر۔

ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہونچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے۔

ف۴۱ اور اس کے لئے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔

ف۴۲ روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔

ف۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے۔

ف۴۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ف۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انھیں اس کے عذاب سے بچائیں ف۴۶ کیونکہ انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا

میں ہیں ف۴۸ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ

رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں

الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّيْ لَكُمْ

ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۵۲ کہ میں تمہارے لئے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا

يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ

ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۵۵ سرسری نظر سے

الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

ف۵۶ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں

ف۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۴۸ کہ انھوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔

ف۴۹ یعنی کافر اور مومن۔

ف۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے

ف۵۱ ہرگز نہیں۔

ف۵۲ انھوں نے قوم سے فرمایا۔

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن)

ع ۲ / ۱۶

ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہوکر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے۔

ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے

ف۵۷ مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست ف۵۸ نبوت کے دعوے میں اور تمہارے تبعین کو اس کی تصدیق میں۔

ف۵۹ جو میرے دعویٰ کے صدق پر گواہ ہو ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو ف۶۲ یعنی تبلیغ رسالت پر ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔
ف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انھیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمانداروں کو رذیل کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ
بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا
رحمت بخشی ف۶۰ تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اُسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو
كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
ف۶۱ اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲ مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں
اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ
مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں ف۶۴ بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ
لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچالے گا اگر میں
طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
انھیں دور کرونگا تو کیا تمہیں دھیان نہیں۔ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۶۷ اور میں انھیں نہیں کہتا
تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ
جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انھیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو اُن کے دلوں
اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
میں ہے ف۶۸ ایسا کروں ف۶۹ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾
اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس ف۷۱ کا ہمیں وعدے دے رہے ہو اگر تم سچے ہو

ف۶۷ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے ایک شبہ تو یہ کہ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے دوسرا شبہ قوم نوح نے یہ کیا تھا مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں نے یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے تیسرا شبہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ہم تمہیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے ف۶۸ نیکی یا بدی اخلاص یا نفاق ف۶۹ یعنی اگر میں اُن کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انھیں نکال دوں
ف۷۰ اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا ف۷۱ عذاب۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَ
بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے و۷۲ اور

لَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ
تمہیں میری نصیحت نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ

يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ
تمہاری گمراہی چاہے وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے و۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے

افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا
اپنے جی سے بنالیا و۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنالیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے و۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے

تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ
الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے

إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ
مگر جتنے ایمان لاچکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں و۷۶ اور کشتی

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا
بناؤ ہمارے سامنے و۷۷ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا و۷۸

إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن
وہ ضرور ڈبوئے جائیں گے و۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے

قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ
اس پر ہنستے و۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے و۸۱ جیسا تم

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ
ہنستے ہو و۸۲ تو اب جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے و۸۳

ع ۳ ۱۱ ۳

و۷۲ اس کو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے و۷۳ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا و۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق براہین بیّنہ اور حجت قویّہ سے ثابت ہوچکا ہے لہٰذا اب ان سے۔

و۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن بحمد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔

و۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آگیا۔

و۷۷ ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے

و۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہوچکا ہے۔

و۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی ساگ کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہوچکے تھے وہ بالغ ہوگئے اور انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔

و۸۰ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہوگئے۔

و۸۱ تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر۔

و۸۲ کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے طبقۂ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقۂ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک) وغیرہ و۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ

اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ف۸۴ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ف۸۵ اور تنور

التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

اُبلا ف۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ف۸۷

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے

اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

مگر تھوڑے ف۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ف۹۰

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ

بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہی انہیں لئے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ف۹۱

وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ف۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ

اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ف۹۴ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام ہوا

ف۸۴ یعنی عذاب آخرت ف۸۵ عذاب وہلاک کا ف۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہونچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔

ف۸۷ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور اُن سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے، چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔

ف۸۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت ۷۲ بہتر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔

ف۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ۔

ف۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھکر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔

ف۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینھ برستا رہا اور زمین سے پانی اُبلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہو گئے۔

ف۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔

ف۹۳ کہ ہلاک ہو جائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) ف۹۴ جب طوفان اپنی نہایت پر پہونچا اور کفار غرق ہو چکے تو حکم الٰہی آیا۔

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَ
اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دُور ہوں بے انصاف لوگ اور

نَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ
نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ف۹۷ اور بیشک تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا ف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ف۹۹

إِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰

إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا

أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ
ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار

الْخٰسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ
ہو جاؤں فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ

مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ
کے کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے ف۱۰۳ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴

مِنْ أَنۢبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ
یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم

مِن قَبْلِ هٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ
اس ف۱۰۶ سے پہلے تو صبر کرو ف۱۰۷ بیشک بھلا انجام پرہیزگاروں کا ف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم

ف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے ف۹۶ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔

ف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)۔

ف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

ف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔

ف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ کثرت انبیاء اور ائمۂ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔

ف۱۰۲ محمد ابن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔

ف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

ف۱۰۴ آخرت میں۔

ف۱۰۵ یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا۔

ف۱۰۶ خبر دینے۔

ف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور۔

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ

ہود کو ف١٠٩ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف١١٠ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

مفتری ہو ف١١١ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف١١٢ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف١١٣ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ف١١٤ پھر

تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا ف١١٥

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا

اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف١١٦ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ف١١٧

نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم خالی تمھارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمھاری بات پر یقین لائیں

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اُشْهِدُ

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمھیں بری جھپٹ پہونچی ف١١٨ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم

اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ

سب گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنھیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف١١٩

جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ

پھر مجھے مہلت نہ دو ف١٢٠ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمھارا رب

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

کوئی چلنے والا نہیں ف١٢١ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف١٢٢ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے

ف١٠٩ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو اخ باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا اَعْلَی اللّٰهُ مَقَامَهٗ ف١١٠ اس کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ف١١١ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو ف١١٢ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ف١١٣ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیرخواہ اور سچا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بآسانی تمیز کی جاسکتی ہے ف١١٤ ایمان لاکر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کردی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کرکے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انھوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انھوں نے فرمایا یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ فائدہ کثرت رزق اور حصول اولاد کے لئے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔
ف١١٥ مال و اولاد کے ساتھ۔
ف١١٦ میری اولاد سے۔

ف١١٧ جو تمھارے دعوے کے صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انھوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے ف١١٨ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لئے انھوں نے تمھیں دیوانہ کردیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) ف١١٩ یعنی تم اور وہ جنھیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہونچانے کی کوشش کرو ف١٢٠ مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی اور تمھاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمھاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہونچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کرسکتے یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہونچانے سے عاجز رہی ف١٢١ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے ف١٢٢ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ
پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہونچا چکا جو تمہاری طرف لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں
قَوْمًا غَیْرَكُمْۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے
حَفِیْظٌ (۵۷) وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت
بِرَحْمَةٍ مِّنَّاۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ (۵۸) وَ تِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا
فرما کر بچا لیا ف۱۲۸ اور انہیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے
بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (۵۹)
رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے
وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا
اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد اپنے
كَفَرُوْا رَبَّهُمْؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (۶۰) وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم
صٰلِحًاۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
صالح کو ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳ اس نے تمہیں
مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِؕ
زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ
اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ (۶۱) قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ
بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶

ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہوچکی ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انھیں قبول نہ کیا تو اللہ تمھیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔

ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہونچ سکے لہٰذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔

ف۱۲۶ اور کسی کا قول و فعل اس سے مخفی نہیں جب قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہ قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

ف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔

ف۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے۔

ف۱۳۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تِلْكَ اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔

ع ۵ ۱۱ ۵

ف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے۔

ف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو۔

ف۱۳۳ صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ

ف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔

ف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا ضحاک نے اِسْتَعْمَرَكُمْ کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں۔

ف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہوگئیں اور کہنے لگے

هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے

رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف

مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِیْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انہوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

برت لو ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ

کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرماکر ف۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بیشک

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے

فِیْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بیشک ثمود

ف۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔

ف۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔

ف۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔

ف۱۴۰ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہوچکا ہے) آپ نے اللہ تعالٰی سے دعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لئے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اُسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہونچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتار عذاب ہوگے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

ف۱۴۱ حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہارشنبہ کو۔

ف۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہوجائیں گے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہوگا۔

ف۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ف۱۴۴ ان بلاؤں سے۔

ف۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ
مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ اہا سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے
حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ
ف۱۴۸ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں
مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ
اُن سے ڈرنے لگا بولے ڈریئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی
قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾
ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے ف۱۵۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف۱۵۲ یعقوب کی ف۱۵۳
قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا
بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵ بیشک یہ تو اچنبے
لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ
کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی
بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ
برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک ف۱۵۶ وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم
عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ
کا خوف زائل ہوا اور اُسے خوش خبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا
لُوْطٍ ؕ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ
ف۱۵۷ بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم اس خیال میں

ف۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا ف۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لئے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لئے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔

ع ۶ ۸ ۶

ف۱۴۹ عذاب کرنے کے لئے۔

ف۱۵۰ حضرت سارہ پس پردہ۔

ف۱۵۱ اس کے فرزند۔

ف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند۔

ف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔

ف۱۵۴ میری عمر نوّے سے متجاوز ہوچکی ہے

ف۱۵۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔

ف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں ف۱۵۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انھیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کردو گے انھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے انکی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ

پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے ف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور

بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ

ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے ف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی

اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

آئی اور انھیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں

بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ

ہیں یہ تمھارے لیے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو ف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ

کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں بولے تمھیں معلوم ہے کہ تمھاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ

حق نہیں ف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے بولے اے کاش مجھے تمھارے مقابل

قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ف۱۶۴ فرشتے بولے اے لوط ہم تمھارے رب کے بھیجے ہوئے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

ہیں ف۱۶۵ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ف۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

نہ دیکھے ف۱۶۷ سوائے تمھاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انھیں پہنچے گا ف۱۶۸ بے شک ان کا وعدہ صبح کے

ف۱۵۹ حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے ف۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمھیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا اُن کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

ف۱۶۱ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے۔

ف۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمھارے لئے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں۔

ف۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں

ف۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمھارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رنج و اضطراب دیکھا تو۔

ف۱۶۵ تمھارا پایہ مضبوط ہے ہم اُن لوگوں کو عذاب کرنے کے لئے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انھیں چھوڑ دو

ف۱۶۶ اور تمھیں کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکم الٰہی اپنا بازو اُن کے منہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے انھیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انھوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا ف۱۶۷ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں ف۱۶۸ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا۔

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
وقت ہے ف۱۶۹ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً
کر دیا ف۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے جو نشان کئے ہوئے
عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
تیرے رب کے پاس ہیں ف۱۷۱ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف۱۷۲ اور ف۱۷۳ مدین کی طرف ان کے ہم قوم
شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا
شعیب کو ف۱۷۴ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۷۵ اور ناپ اور
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں ف۱۷۶ اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ
عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾
اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان
بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
نہیں ف۱۷۹ بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے
اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ
خداؤں کو چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقلمند

ع ۱۵

ف۱۶۹ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ف۱۷۰ یعنی اُلٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قوم لوط کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اُٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا۔

ف۱۷۱ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مُہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔

ف۱۷۲ یعنی اہل مکہ سے۔

ف۱۷۳ ہم نے بھیجا باشندگان شہر۔

ف۱۷۴ آپ نے اپنی قوم سے۔

ف۱۷۵ پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اُس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

ف۱۷۶ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہونچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس عادت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو ف۱۷۸ یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے ف۱۷۹ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنہیں حرب کا حکم نہ تھا حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔

ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

ف١٨٢ بصیرت وہدایت پر ف١٨٣ یعنی نبوت ورسالت یا مال حلال اور ہدایت ومعرفت تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تمھیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لئے بھیجے جاتے ہیں۔

الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

نیک چلن ہو کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف١٨٢

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ

اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف١٨٣ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمھیں منع کرتا ہوں آپ

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ

اسکے خلاف کرنے لگوں ف١٨٤ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ

اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمھیں میری ضد

شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

یہ نہ کموادے کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی قوم

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف١٨٥ اور اپنے رب سے معافی چاہو

ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

تمھاری بہت سی باتیں اور بیشک ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف١٨٦ اور اگر تمھارا کنبہ نہ ہوتا ف١٨٧ تو ہم نے

لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تمھیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمھیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

ہے ف١٨٨ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف١٨٩ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے

ف١٨٤ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمھیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے اپنے لئے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترک خیانت ہے میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمھیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔

ف١٨٥ انھیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔

ف١٨٦ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔

ف١٨٧ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

ف١٨٨ کہ اللہ کے لئے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا

ف١٨٩ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ مَنْ
اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّىْ مَعَكُمْ
آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کریگا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرماکر

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ
بچالیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے

جٰثِمِيْنَۙ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَاؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ
رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود

ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍۙ ﴿۹۶﴾ اِلٰى
ف۱۹۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَؕ وَبِئْسَ
ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِىْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِؕ بِئْسَ
گھاٹ اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا
برا انعام جو انہیں ملا یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی

ف۱۹۰ اپنے دعاوی میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہوجائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبت امر اور انجام کار کا۔

ف۱۹۲ اُن کے عذاب اور ہلاک کے لئے۔

ف۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا مُوْتُوْا جَمِیْعًا سب مرجاؤ اس آواز سے دہشت سے اُن کے دم نکل گئے اور سب مرگئے۔

ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو اُن کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے۔

ف۱۹۵ یعنی معجزات۔

ع ۸ ۱۲ ۸

ف۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

ف۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستمگاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کرچکے تھے پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور۔

ف۱۹۸ جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لاڈالا تھا ف۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون ف۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں ف۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ اُن سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ۔

قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ
کھڑی ہے ف٢٠٢ اور کوئی کٹ گئی ف٢٠٣ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود اُنہوں نے ف٢٠٤ اپنا بُرا کیا

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
تو اُن کے معبود جنہیں ف٢٠٥ اللہ کے سوا پوجتے تھے اُن کے کچھ کام نہ آئے ف٢٠٦

شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ
جب تمہارے رب کا حکم آیا اور اُن ف٢٠٧ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ
ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے اُن کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کڑی

شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ
ہے ف٢٠٨ بیشک اس میں نشانی ف٢٠٩ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا
جس میں سب لوگ ف٢١٠ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف٢١١ اور ہم اُسے ف٢١٢ پیچھے نہیں ہٹاتے

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ
مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ف٢١٣ جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف٢١٤ تو اُن میں کوئی بدبخت ہے

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ
اور کوئی خوش نصیب ف٢١٥ تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح

وَّشَهِيْقٌ ۙ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
رینکیں گے وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا
جتنا تمہارے رب نے چاہا ف٢١٦ بیشک تمہارا رب جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے

ف٢٠٢ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار۔

ف٢٠٣ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہوگئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔

ف٢٠٤ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے۔

ف٢٠٥ جہل و گمراہی سے۔

ف٢٠٦ اور ایک شمہ عذاب دفع نہ کرسکے۔

ف٢٠٧ بتوں اور جھوٹے معبودوں۔

ف٢٠٨ تو ہر ظالم کو چاہئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔

ف٢٠٩ عبرت و نصیحت۔

ف٢١٠ اگلے پچھلے حساب کے لئے۔

ف٢١١ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے۔

ف٢١٢ یعنی روزِ قیامت کو۔

ف٢١٣ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لئے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔

ف٢١٤ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذنِ الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

ف٢١٥ شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (١) دل کی نرمی (٢) کثرتِ گریہ (٣) دنیا سے نفرت (٤) امیدوں کا کوتاہ ہونا (٥) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (١) دل کی سختی (٢) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (٣) دنیا کی رغبت (٤) دراز امیدیں (٥) بے حیائی ف٢١٦ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلالین)

فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا
وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ
جتنا تمھارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے دھوکہ میں نہ پڑ اس سے جسے

هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا
یہ کافر پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بیشک ہم

لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ
ان کا حصہ انھیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰

فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ
تو اس میں پھوٹ پڑ گئی ف۲۲۱ اگر تمھارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کردیا جاتا ف۲۲۳

وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ رَبُّكَ
اور بیشک وہ اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمھارا رب

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ
اس کا عمل پورا بھر دیگا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو ف۲۲۸ جیسا تمھیں حکم ہے اور جو تمھارے ساتھ رجوع

وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَی الَّذِیْنَ
لایا ہے ف۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ
آگ چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ
پھر مدد نہ پاؤگے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ

ع ۹ ۱۴ ۹

ف۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۲۱۸ بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دئیے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔

ف۲۱۹ اور تمھیں معلوم ہوچکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔

ف۲۲۰ یعنی توریت۔

ف۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

ف۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائیگا مخلوق کے حساب وجزا کا دن روز قیامت ہے۔

ف۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کئے جاتے۔

ف۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔

ف۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کردیا ہے۔

ف۲۲۶ تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت۔

ف۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لئے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔

ف۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔

ف۲۲۹ اور اس نے تمھارا دین قبول کیا ہو وہ دین وطاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کہہ اور قائم رہ ف۲۳۰ کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابوالعالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم وراہ مودت ومحبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے ف۲۳۱ کہ تمھیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم وراہ میل ومحبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہیئے جو خود ظالم ہیں ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح وشام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔

الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ١١٤

رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ١١٥ فَلَوْلَا كَانَ

اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

سے اگلی سنگتوں میں ف۲۳۵ ایسے جن میں بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے

مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ١١٦ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

جو انہیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار تھے اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ١١٧ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ١١٨ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ

امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اور لوگ اسی لئے بنائے ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھر دوں گا

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ١١٩ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ

جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا

ف۲۳۳ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب وعشا ہیں ف۲۳۴ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے شانِ نزول ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے

ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں

ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہل خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا

ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے اُن کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے۔

ف۲۳۸ اور تنعم و تلذذ اور خواہشات و شہوات کے عادی ہوگئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے۔

ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ف۲۴۱ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لئے اور رحمت والے اتفاق کے لئے ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہونگے ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور ان کی اُمتوں کے سلوک دیکھکر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔

ف۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں ف۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی اُمتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں ف۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے ف۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا۔ ف۲۴۹ تمہارے انجام کار کی ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔ ف۱ سورۂ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں شان نزول علماء یہود نے اشراف عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

مَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ف۲۴۵

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

ف۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکی ہے اس میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لئے کہ ہم نے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند دیکھے انھیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب

ف۲ جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہل علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔

ع ۱۴ ۱۰

ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو برادران یوسف سے قوی حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انھوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظر اختصار درج نہیں کی جاسکتی ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ف۵ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اُترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لئے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے۔

ف۶ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے لئے برگزیدہ فرمائیگا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کریگا
اسلئے آپکو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا ف۷ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے ف۸ ان کو کید و حسد پر ابھاریگا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت
یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایذا و ضرر پر اقدام کرینگے تو اس کا سبب وسوسۂ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف
سے ہے چاہئے کہ اسکو محب سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا ۔

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۶ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۷ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
ہے ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا
ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے
عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶
پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ اِذْ قَالُوْا
بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب بولے ف۱۵
لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بیشک ہمارے
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝۸ ۨاقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ
باپ صراحۃً انکی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ
وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ
صرف تمہاری ہی طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲
مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آ کر
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى
لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں

ف۹ اجتبا یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات و کمالات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت اُن کے مقربین صدیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں ۔

ع ۶ ۱۱

ف۱۰ علم و حکمت عطا کریگا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائیگا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے ۔

ف۱۱ نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرکے ف۱۲ کہ انہیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ و السلام کو حضرت یعقوب و اسباط عنایت کئے ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں اُن سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر انکی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انہیں کو اسباط کہتے ہیں ف۱۴ پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونیکا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں ف۱۵ برادران حضرت یوسف ف۱۶ حقیقی بنیامین ف۱۷ قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہونچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں ف۱۸ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغرسنی میں انتقال ہو گیا اسلئے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لاکر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگوئے مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دُور ایسی ہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انھیں فقط تمھاری ہی محبت ہو اور کی نہیں ف۲۱ اور توبہ کرلینا ف۲۲ یعنی یہودا یا روبیل ف۲۳ کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انھیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷ بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ اُسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

کہ اُسے بھیڑیا کھالے ف۲۹ اور تم اُس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ

اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۳۱ پھر جب اُسے لے گئے ف۳۲ اور

أَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ف۳۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام

بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾

جتادے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ف۳۷

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اُسے

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ف۳۹

وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمھارے دلوں نے ایک بات تمھارے

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾

واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲

ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کرلیا ہو تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے

ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے۔

ف۲۷ انکی پوری نگہداشت رکھیں گے۔

ف۲۸ کیونکہ انکی ایک ساعت کی جُدائی گوارا نہیں ہے

ف۲۹ کیونکہ اُس سرزمین میں بھیڑئے اور درندے بہت ہیں۔

ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ۔

ف۳۱ لہٰذا انھیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریر جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپکو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور اُن سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔

ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انھیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دُور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہوگئے تو انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے ٹپکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سُن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا خدا سے ڈر اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے ف۳۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اس کا منھ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اُتار کر کنوئیں میں چھوڑا جب وہ اسکی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین بحکم الٰہی پہونچے اور انھوں نے آپکو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپکے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا

اس سے اندھیرے میں روشنی ہوگئی سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجساد شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنوئیں کو روشن کردیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپکو عمیق چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجتمند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انھیں تمہارے زیر فرمان کرینگے اور ایسا ہوگا ف۳۵ جو انھوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا ف۳۶ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپکی شان ایسی رفیع ہوگی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر ہونگے کہ وہ آپکو نہ پہچانیں گے الحاصل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالکر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اسکو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے انکے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزند کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انھوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں۔

وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ یٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آیا ف۴۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی

هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ وَ

بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپالیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ۝۲۰

بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى

اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھو ف۵۰

اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ

شاید ان سے ہمیں نفع پہونچے ف۵۱ یا ان کو ہم بیٹا بنالیں ف۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ دیا

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ

اور اس لیے کہ اسے باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۲۱ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اسے حکم اور

وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝۲۲ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ

علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اسے

بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ

لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ف۵۷ اور دروازے سب بند کردئیے ف۵۸ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳

اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنیوالا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا

ع ۲ / ۱۴ / ۱۲

ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایکدوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے۔

ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو۔

ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھکر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپنے اس بھیڑئیے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہوکر کہنے لگا حضور نہ میں نے آپکے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کرسکتا ہے حضرت نے اس بھیڑئیے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے۔

ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔

ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اسکے بعد اللہ نے انھیں اس سے نجات عطا فرمائی ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اسکا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا ف۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اسمیں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپکا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا۔

ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انھیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہونچے وہاں انھوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خرید و تو ہم اسے سستا بیچ دینگے پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اسکی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا

ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی ف۴۸ پھر مالک بن دعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو مصر میں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان عملیقی تھا اور اُس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اسکو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لئے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپکی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپکا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپکو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اسکے مقابلہ میں خاموش ہو گئے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ
اور بیشک عورت نے اسکا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾
یوں ہی کیا کہ اُس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ف۶۳ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا
اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶
الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ
دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸ مگر یہ کہ قید کیا جائے یا
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
دکھ کی مار ف۶۹ کہا اس نے مجھکو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انھوں
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
اور یہ سچے ف۷۳ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بیشک
مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ
اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۷۷ بیشک تو خطا واروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں

ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا۔
ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔
ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لئے نافع اور بہتر مددگار ہو اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔
ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لئے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔
ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر۔
ف۵۴ شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ف۵۵ یعنی علم بالعمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔
ف۵۶ یعنی زلیخا۔
ف۵۷ اور اسکے ساتھ مشغول ہو کر اسکی ناجائز خواہش کو پورا کریں زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگر سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی۔
ف۵۸ مقفل کر ڈالے۔
ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔
ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے۔
جس کی تو طلبگار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اسکے پاس جانیوالا نہیں
۳ ع ۹ ۱۳
ف۶۱ اسکا بدلہ یہ نہیں کہ میں اسکے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔

ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے اور برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر انکی خلقت فرمائی ہے اسلئے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپکے درپے ہوئی اس وقت آپنے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ف۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ف۶۴ جنھیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپکے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بھاگے اور زلیخا انکے پیچھے انھیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اُسکا قفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا ف۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہونچی اور اس نے آپکا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپکو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ف۶۶ یعنی عزیز مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہکر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں

عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدت محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لئے اس نے یہ کہا ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں
جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی برائت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا
اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعل قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا
بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہئے عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے

اسکو گویائی دینے اور اس سے میری بیگناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا قدرت الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ف۷۱ یعنی اس بچے نے
ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا
ف۷۳ اس لئے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا
ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے
ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی
ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے
فائدہ اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی برائت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام باایں کرامت اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے دوئم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپکو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ درپے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ

فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا
بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبت اس کے دل میں پیر گئی
حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ
ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو
إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا
بلا بھیجا ف۸۱ اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳
وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ
اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اسکی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ
کاٹ لئے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ زلیخا نے کہا تو
فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ
یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بیشک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا
فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ
ف۹۰ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت
الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ
اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جسکی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں
وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٣﴾
اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا
فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا بیشک وہی سنتا جانتا ہے

کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپکی طرف ایسے امر قبیح کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ف۷۷ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی ف۷۸ عزیز مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا ف۷۹ یعنی شرفاء مصر کی عورتیں۔
ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اسکو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اشراف مصر کی عورتیں اسکو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انہیں ظاہر کر دے اس لیے اس نے انکی دعوت کی اور اشراف مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا ف۸۲ نہایت پر تکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکئے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے

ف۸۳ تاکہ کھانے کے لئے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر اُن ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اسکی مخالفت کے اندیشہ سے آپکو آنا ہی پڑا ف۸۶ کیونکہ انہوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اطعمہ اور صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپکی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہوگئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلا احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ مخدرات طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعی التفات نہیں کرتے

الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى

ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انھیں یہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اُسے قید خانہ میں ڈالیں

حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ

ف۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا

شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾

کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں ف۹۹

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں

يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

بتادوں گا ف۱۰۰ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ

اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ

دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا

بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

شریک ٹھہرائیں یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۰۳ اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا

ع ۶ / ۱۴

ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہوگیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور ملامت نہیں۔

ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی۔

ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بورئیے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سُنکر مجلس سے اُٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپکو انکی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی)۔

ف۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا۔

ف۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے اُمید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھکر انھیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ انکو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی ف۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیجدیا ف۹۵ اُن میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نروان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اُس کا ساقی اُن دونوں پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ف۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا ف۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے ف۹۸ یعنی مہتمم مطبخ ف۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نمازیں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اسکی عیادت کرتے ہیں

اس کی خبرگیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لئے کشایش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کردی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپکی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لئے آپ نے چاہا کہ انھیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اسکے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائیگا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک وخازن)۔

مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

جدا جدا رب ف۱۰۴ اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ف۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے

دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ

مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں ف۱۰۶ اللہ نے اُن کی

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا

کوئی سند نہ اُتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اُس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی

اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ

ف۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا

خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

ف۱۱۰ رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

سمجھا ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے رب

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ

(بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیلخانہ میں رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

فربہ کہ انھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری

ف۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا کب کھایا۔

ف۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپکا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں

ف۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا۔

ف۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں۔

ف۱۰۴ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہونچا سکیں ایسے جھوٹے معبود۔

ف۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اسکا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک۔

ع ۵ ۷ ۱۵

ف۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

ف۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔

ف۱۰۹ توحید و عبادت الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا ف۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائیگا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلالے گا ف۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ وطعام ف۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ف۱۱۳ جو میں نے کہدیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا ف۱۱۴ یعنی ساقی کو ف۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے ف۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے

وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِىْ فِىْ رُءْيَاىَ اِنْ كُنْتُمْ
اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷ اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ قَالَ الَّذِىْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ
تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اسکی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق ہمیں
اَفْتِنَا فِىْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ
تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّىْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِىْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
کاٹو اُسے اُس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر
يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
اس کے بعد سات برس کرّے آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے اُنکے لئے پہلے جمع کر رکھا
لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں

ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے اُن سے اپنا خواب بیان کیا۔
ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا۔
ف۱۱۸ یعنی ساقی۔
ف۱۱۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ۔
ف۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچکر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔
ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔
ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور۔
ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی سات موٹی گائیوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔
ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔
ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔
ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔
ف۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔
ف۱۲۸ بیج کے لئے تاکہ اس سے کاشت کرو

ف۱۲۹ انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سُن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جاکر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اُسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سُنے۔

عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انہیں

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ

میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ

اُس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بے شک

رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ

میرا رب اُن کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ

دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہیں پائی

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ

عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی

عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لئے

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾

کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بیشک نفس تو بُرائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم

رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ

کرے ف۱۳۶ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں اپنے لئے

ع ۷/۶ ۱۶

ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے

ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے۔

ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برارت اور بے گناہی معلوم ہوجائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی کا موقع نہ ملے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہونچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔

ف۱۳۳ زلیخا۔

ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا اس پر حضرت۔

ف۱۳۵ زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی برارت کا اظہار اس لئے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اُس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اُس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شان خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ ف۱۳۶ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اُسی کا کرم ہے ف۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے علم اور امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسن صبر حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا۔

ف۱۳۸ اور اپنا مخصوص بنالوں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لیکر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوان شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لئے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہنی ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہونچے تو فرمایا میرا رب مجھے کافی ہے اسکی پناہ بڑی اور اسکی ثنا برتر اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب تیرے فضل سے

لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں ف۱۳۹ یوسف نے کہا

اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور یوں ہی ہم

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ

نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱ ہم اپنی رحمت

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ

ف۱۴۲ جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتے اور بے شک

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ

آخرت کا ثواب ان کے لئے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی

يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا

آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں ف۱۴۴ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا

ان کا سامان مہیا کردیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷ میرے پاس لے آؤ کیا نہیں

تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ

دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اسے لیکر میرے

بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

پاس نہ آؤ تو تمہارے لئے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ

باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں

اسکی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اسکی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے عم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عبرانی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے ابا کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اسکو جواب دیا اُس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھکر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔

ع ۸ ۱

ف۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اسکے خواب کی تعبیر اپنے زبان مبارک سے سناویں حضرت نے اُس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپکا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالی مصر کے باشندوں کے لئے کافی ہوگا اور پھر خلق خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئیگی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہونگے جو تجھ سے پہلوں کے لئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کریگا ف۱۴۰ یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کردے بادشاہ نے کہا آپ سے زائد اسکا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اسکو منظور کیا مسئلہ احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اسکو احکام الٰہیہ کی اقامت کیلئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کے مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جسمیں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجرا کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لئے ناجائز ہے مگر دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے

تو ممنوع نہیں اسی لئے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت وعلم والا ہوں ف۱۴۱ سب انکے تحت تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو بلاکر آپکی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپکو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مرصع تھا اور اپنا ملک آپکو تفویض کیا اور قطفیر (عزیز مصر) کو معزول کرکے آپکو اسکی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپکو تفویض کئے اور سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دیدئے اور خود مثل تابع کے ہوگیا کہ آپکی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اُسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہوگیا بادشاہ نے اُسکے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کردیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی زلیخا نے عرض کیا اے صدیق مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیز مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن وجمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکرہ پایا اور اس سے آپکے دو فرزند ہوئے افرائیم اور میشا اور مصر میں آپکی حکومت مضبوط ہوئی آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپکی محبت پیدا ہوئی اور آپنے قحط سالی کے ایام کے لئے غلّوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اسکے لئے بہت وسیع اور عالی شان انبارخانے تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کئے جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اسکے خدم کیلئے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرمادیا ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت سے بھوک کی شکایت کی آپنے فرمایا یہ قحط کی ابتداء کا وقت ہے پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہوگئے بازار خالی رہ گئے اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم دینار آپکے پاس آگئے دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدے اور وہ تمام آپکے پاس آگئے لوگوں کے پاس زیور وجواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی تیسرے سال چوپائے اور جانور دیکر غلے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا چوتھے سال میں غلے کے لئے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام اراضی وعملہ وجاگیریں فروخت کرکے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انھوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلے خرید کر وقت گزارا ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد وعورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپکی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی سی عظمت وجلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اُس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب اُن کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپکے تابع ہیں آپنے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور اُن کے تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہوکر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپسے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہوکر آپ بھوکے رہتے ہیں فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہوجاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن ومرد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک

فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

دیا گیا ہے ف۱۵۲ تو ہمارے بھائی کو ہمارے پاس بھیج دیجئے کہ غلہ لائیں اور ہم ضرور اسکی حفاظت کرینگے کہا کیا اس کے بارے

آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ

میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ

خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ

سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھکر مہربان اور جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ

اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب اور کیا چاہیں یہ ہماری

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

پونجی کہ ہمیں واپس کردی گئی اور ہم اپنے گھر کے لے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ

بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ

اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴ کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجونگا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد

مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ

نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸

خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری اُنکے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اسکی یہ جزا دی گئی ف۱۴۲ یعنی ملک و دولت و نبوت ف۱۴۳ اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عینیہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت
دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اسکو کوئی حصہ نہیں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہوگئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت تر مصیبت
میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تا مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ
ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹
وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ
میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا ف۱۶۰ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر
تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ
بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہئے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے
اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً
باپ نے حکم دیا تھا ف۱۶۱ وہ کچھ انہیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش
فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
تھی جو اس نے پوری کرلی اور بے شک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ
اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ف۱۶۳ اس نے اپنے بھائی کو اپنے
اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا
پاس جگہ دی ف۱۶۴ کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ف۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا ف۱۶۶ پھر جب
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ
ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۶۷ پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا ف۱۶۸ پھر ایک منادی نے
مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا
ندا کی اے قافلہ والو بے شک تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا
تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ
نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا بوجھ

ع ۸ / ۱۱ / ۲

کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اُس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ف۱۴۴ دیکھتے ہی۔ ف۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے ابتک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور انکا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اسلئے انھوں نے آپکو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اُسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انھوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں انھوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معمر صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا گیارھواں کہاں ہے کہا وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطر و مدارات سے انکی میزبانی فرمائی ف۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زادِ سفر دیدیا

ف۱۴۷ یعنی بنیامین ف۱۴۸ اسکو لے آؤ تو ایک اونٹ غلہ اُس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا ف۱۴۹ جو انھوں نے قیمت میں دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی
انھیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مخفی طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انھیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لئے انکی رغبت کا باعث بھی ہو
ف۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں ف۱۵۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی
ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں ف۱۵۲ اگر آپ ہمارے
بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا ف۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا ف۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں ف۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ ف۱۵۶ اور
اسکو لیکر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے ف۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۵۸ مصر میں ف۱۵۹ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو ۔ ی وسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ
اور میں اس کا ضامن ہوں   بولے خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے
وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿۷۳﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿۷۴﴾ قَالُوا
اور نہ ہم چور ہیں   بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ف۱۶۹   بولے
جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اسکے بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا
الظَّالِمِينَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
ہے ف۱۷۱   تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی ف۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اسے
مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ
اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱۷۳ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ف۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا
فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ وَ
تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۱۷۶ ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۷ اور
فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ
ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۱۷۸ بھائی بولے اگر یہ چوری کرے ف۱۷۹ تو بیشک اس سے پہلے
لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
اسکا بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی   جی میں کہا
أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿۷۷﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ
تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو   بولے اے عزیز اس کے ایک
لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۷۸﴾
باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اسکی جگہ کسی کو لے لو   بیشک ہم تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں

یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اسلئے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہیں اور اسکے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں ف۱۶۰ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جا سکتا ف۱۶۱ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو انکا متفرق ہو کر داخل ہونا
ف۱۶۲ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء کو علم دیتا ہے ف۱۶۳ اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر انھیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دستر خوان لگائے گئے اور ہر دستر خوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دستر خوان پر بٹھایا۔
ف۱۶۴ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل کا نور نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ف۱۶۵ یوسف (علیہ السلام) ہوں۔
ف۱۶۶ بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سنکر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہونگا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انھیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اسکے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔
ف۱۶۷ اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دیدیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا۔
ف۱۶۸ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مرصع کیا ہوا تھا اور اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے انکے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انھوں نے اسکی جستجو کیلئے آدمی بھیجے ف۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے ف۱۷۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انھوں نے کہا کہ ف۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۷۲ یعنی بنیامین ف۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا ف۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ف۱۷۵ کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی ف۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ انکے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور انکے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ف۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ف۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے

یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہونچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انھوں نے سر جھکائے اور وف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ
کہا وف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا وف۱۸۴ جب تو
اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ (۷۹) فَلَمَّا اسْتَیْــٴَـسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا قَالَ كَبِیْرُهُمْ
ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جاکر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھائی بولا
اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ
کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا اور اس سے
قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ
پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ وف۱۸۵
اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ (۸۰) اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ
اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے وف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ
فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا
پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی وف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے
كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ (۸۱) وَ سْــٴَـلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ
علم میں تھی وف۱۸۸ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے وف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے
الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (۸۲) قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
جس میں ہم آئے اور ہم بے شک سچے ہیں وف۱۹۰ کہا وف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ
حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے وف۱۹۲
جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (۸۳) وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى
بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا وف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس

ع ۱۱ ۹ ۳

وف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور جس کو انھوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع۔

وف۱۸۱ اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔

وف۱۸۲ ان سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔

وف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔

وف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اسکے دوسرے کو لیں

وف۱۸۵ میرے پاس واپس آنے کی۔

وف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دیکر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔

وف۱۸۷ یعنی انکی طرف چوری کی نسبت کی گئی

وف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوے میں نکلا۔

وف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئیگی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا

وف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا

وف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو

وف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو

وف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہونچ گیا۔

عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾
یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴ وہ غصہ کھاتا رہا
قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا
تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ
جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا
اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
ہوں ف۱۹۶ اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے
مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا
رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے
يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ
اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰
فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾
تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجئے ف۲۰۱ اور ہم پر خیرات کیجئے ف۲۰۲ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾
بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴
قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ٘ قَدْ
بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک

ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہوگئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس روتے رہے اور احباب کے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا

ف۱۹۵ برادرانِ یوسف اپنے والد سے

ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں۔

ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا۔

ف۱۹۸ یہ سن کر برادران حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔

ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا۔

ف۲۰۰ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اثاث البیت کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔

ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے

ف۲۰۲ ناقص پونجی قبول کر کے ف۲۰۳ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم گوہر فشاں سے اشک رواں ہوگئے اور ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنوئیں میں گرانا بیچنا والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آگیا اور انھوں نے آپ کے گوہر دنداں کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بیشک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار

لَخٰطِــِٕيْنَ ۝۹۱ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ
تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمھیں معاف کرے اور وہ سب

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۹۲ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ
مہربانوں سے بڑھکر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی

اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۳ۧ وَلَمَّا فَصَلَتِ
آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝۹۴
ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝۹۵ فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ
بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴

اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ڌ اِنِّىْٓ
اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اسکی آنکھیں پھر آئیں کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۹۶ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ
جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے

اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ ۝۹۷ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
بیشک ہم خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک وہی بخشنے والا

ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

ف۲۰۶ برادران حضرت یوسف علیہ السلام بطریق عذرخواہی۔

ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بناکر آپ کے سامنے لایا۔

ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے۔

ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انھوں نے کہا آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا۔

ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بناکر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔ ع ۱۴

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا۔

ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے

ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں آپکی وفات بھی ہوچکی ہوگی۔

ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انھوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انھیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤنگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لئے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستہ میں کھانے کے لئے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھاکر تمام نہ کرسکے ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر فرمایا الحمد للہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام۔

ف۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے وقت سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کیلئے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع اُنکے اہل و اولاد کے بلانے کیلئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ انکی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف

علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لیکر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ زرق برق سواروں سے پُر ہو رہا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آ رہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے سرور میں شرکت کیلئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کردی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بسلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اُتر کر معانقہ کیا اور ملکر خوب روئے پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپکے استقبال کیلئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اسکے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے

الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ

مہربان ہے ف۲۱۶ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا

ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى

مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب

الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ

ف۲۲۰ اس کے لئے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر

مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

ہے ف۲۲۲ بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ

قید سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا

الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ

ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا

الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا

سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے اور

وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ

آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ غیب کی

أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا

خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب اُنھوں نے

ف۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں ف۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ف۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ف۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں ف۲۲۲ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا ف۲۲۳ اس موقع پر آپنے کنوئیں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ف۲۲۴ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپنے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جاکر ارض مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے

تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس ۱۴۵ سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے و۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیم امت کے لئے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لئے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مر مر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے و۲۲۷ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

ایمان نہ لائیں گے اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ و۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ ع ۱۱ / ۱۱ / ۵

نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں و۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

و۲۳۰ اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں اور اُن میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر شرک کرتے ہوئے و۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب اُنھیں آکر

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

گھیرلے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر نہ ہو

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

تم فرماؤ و۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں

اتَّبَعَنِىْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ

رکھتے ہیں و۲۳۳ اور اللہ کو پاکی ہے و۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے و۲۳۵ جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے و۲۳۶

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

تو کیا یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا و۲۳۷

(وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

و۲۲۶ یعنی برادران یوسف علیہ السلام کے

و۲۲۷ باوجود اس کے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔

و۲۲۸ قرآن شریف۔

و۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ اُمتوں کے آثار مراد ہیں (مدارک)

و۲۳۰ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

و۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اُس کا شریک کرتے تھے و۲۳۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید الٰہی اور دین اسلام کی دعوت دینا و۲۳۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنیوالوں کو چاہئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے عمیق تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی صحبت اور انکے دین کی اشاعت کے لئے برگزیدہ کیا و۲۳۴ تمام عیوب و نقائص اور شرکا و اضداد و انداد سے و۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انھیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے و۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا و۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے۔

و۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہئے کہ عذاب الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہوجائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب اُن کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بااسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی اُمید نہ رہی (ابو السعود)۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور بے شک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْــٴَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی اُمید نہ رہی و۲۳۸ اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

کہا تھا و۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچالیا گیا و۲۴۰ اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے پھیرا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ

نہیں جاتا بیشک ان کی خبروں سے و۲۴۱ عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں و۲۴۲

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰـكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں و۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی و۲۴۴ تصدیق ہے اور

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورت رعد مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱ تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں و۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا و۳ حق ہے

وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

و۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے و۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

بے ستونوں کے کہ تم دیکھو و۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج

و۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انھیں جو عذاب کے وعدے دئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں (مدارک وغیرہ)۔

و۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا۔

و۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی۔

و۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے رحمت الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کرسکتی اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

ع ۱۲ ۶

و۲۴۳ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا اعجاز اس کے من اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے

و۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتب الٰہیہ کی۔

و۱ سورۂ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ اور وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا کے سوا باقی سب مکی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن ۸۵۵ کلمے اور تین ہزار پانچسو چھ حرف ہیں۔

و۲ یعنی قرآن شریف کی و۳ یعنی قرآن شریف و۴ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں و۵ یعنی مشرکین مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے انھوں نے خود بنایا اس آیت میں اس کا رد فرمایا اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں و۶ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر **ستونوں** کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنیوالے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں **گے کہ ستون** تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں (خازن وجمل)۔

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

اور چاند کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل نشانیاں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے

فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ

دھیان کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴ اور باغ ہیں

اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ

انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

ہیں عقلمندوں کے لئے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبھا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

مٹی ہو کر پھر نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں

وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں

ف۷ اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کے لئے وہ حسب حکم گردش میں ہیں۔

ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسمّٰی سے ان کے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک غایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کے لئے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطوء و حرکت کی مقدار خاص سے مقرر فرمائی ہے۔

ف۹ اپنے وحدانیت و کمال قدرت کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہست کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ۔

ف۱۲ سیاہ و سفید ترش و شیریں صغیر و کبیر بری و بستانی گرم و سرد تر و خشک وغیرہ

ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانع حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتیلا۔

ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں

ف۱۶ اے محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے ف۱۷ اور انھوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ف۱۸ روز قیامت۔

ف۱۹ مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے انکا حال دیکھکر عبرت حاصل کرنا چاہیئے ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے ف۲۲ جب عذاب فرمائے ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دیدیا یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہرہ دیکھکر

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۗ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
اگلوں کی سزائیں ہو چکیں ف۲۰ اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک
عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بیشک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور کافر کہتے ہیں
كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۗ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ
کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے
بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
ف۲۹ آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
کرتے ہیں ف۳۱ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی

ع

یہ کہدینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لئے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لئے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیئے جاتے ہیں جن سے ہر شخص انکے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں انکی امت اور انکے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس سے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اسکا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انہیں عاجز و حیران کر دیا اور انکے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنالانا بشری قوت کے امکان میں نہیں اسکے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنھوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہدینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لئے اس کی طلبیدہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں

(انبیاء علیہم السلام) کا طریقہ رہا ہے ف۲۵ تر یا دہ ایک یا زیادہ وغیرہ ذالک ف۲۶ یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع ہوگا کس کا دیر میں حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی تام الخلقت اور ناقص الخلقت ہونا مراد ہے ف۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی ف۲۸ ہر نقص سے منزہ ف۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کئے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں ف۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ

حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے ف۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی اسکی پاکی بولتی ہے

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا

ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے جس پر

مَنْ یَّشَآءُ وَ هُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ

چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ

پکارنا سچا ہے ف۴۰ اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے

بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور

وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ

زمین میں ہیں خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام ف۴۵ تم فرماؤ

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

ف۳۱ مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔

ف۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر۔

ف۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے

ف۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔

ف۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔

ف۳۶ گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔

ف۳۷ یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اسکی تسبیح کرتے ہیں۔

ف۳۸ صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) ف۳۹ شان نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انھوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انھوں نے واپس ہو کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا اکفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اسکے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرکے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور اسکا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی

اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے
کہئے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انہوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں
لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر

آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آکر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آجاتا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی)۔

ف۴۰ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے
ف۴۱ معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔
ف۴۲ تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئیگا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانیوالے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ انکی حاجت کا شعور نہ وہ انکے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں
ف۴۳ جیسے کہ مومن۔
ف۴۴ جیسے کہ منافق و کافر۔
ف۴۵ انکی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اسکا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی

دُونِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ
وہ حمایتی بنالئے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں کر سکتے ہیں ف۴۷ تم فرماؤ کیا
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬
برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا ف۴۸ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اُجالا ف۴۹
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ
کیا اللہ کے لئے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انہیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ
ف۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۵۲ اس نے آسمان سے
السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا
پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا
رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں ف۵۳ گہنا یا اور اسباب ف۵۴
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق و باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ
فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ
تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى
اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لئے بھلائی ہے
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ
ف۵۶ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا

فہم پیدا کرے کہ وہ اسکو سجدہ کریں بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ف۴۶ کیونکہ
اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنیکے اسکے مقر ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ف۴۷ یعنی بت جب انکی یہ بے قدرتی و
بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق توی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے ف۴۸ یعنی کافر و مومن ف۴۹ یعنی کفر و ایمان ف۵۰ اور اس وجہ
سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو بجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں
ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے ف۵۱ جو مخلوق ہونگی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔
ف۵۲ سب اسکے تحت قدرت و اختیار ہیں ف۵۳ جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ ف۵۴ برتن وغیرہ ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے

مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل شے اور جوہر صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے ف۵۶ یعنی جنت ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر امر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں۔

مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوَاهُمْ

اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دیدیتے یہی ہیں جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا

جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ

سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ

يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھکر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ

اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ

الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنہوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے

السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا

ٹالتے ہیں ف۶۶ انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ

اور جو لائق ہوں ف۶۷ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۶۸ اور فرشتے ف۶۹

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ہر دروازے سے ان پر ف۷۰ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ

(جلالین و خازن) ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اسکے مطابق عمل کرتا ہے۔

ف۶۰ حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اسکے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی۔

ع ۱۱

ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں

ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مانکر بعض سے منکر ہوکر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت واحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔

ف۶۳ اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں۔

ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے۔

ف۶۵ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔

ف۶۶ بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب ان سے پیوند قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں ف۶۷ یعنی مومن ہوں ف۶۸ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لئے ان کو اُن کے درجہ میں داخل فرمائے گا ف۶۹ ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں لیکر جنت کے ف۷۰ بطریق تحیت و تکریم۔

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن
تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا   اور وہ جو   اللہ کا عہد   اس کے پکے ہونے   ف۷۱
بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَ
کے بعد توڑتے   اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے   اور
يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾
زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۷۲   ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ بُرا گھر ف۷۳
اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور ف۷۴ تنگ کرتا ہے   اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے ف۷۵
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا   اور کافر کہتے   ان پر کوئی نشانی
لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن
ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اُتری   تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے
يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ
ف۷۶ اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اسکی طرف رجوع لائے   وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی
قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ
یاد سے چین پاتے ہیں   سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۷۷   وہ جو
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾ كَذَٰلِكَ
ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو خوشی ہے   اور اچھا انجام ف۷۸   اسی طرح ہم نے
أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ
تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے اُمتیں ہو گزریں ف۷۹ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ف۸۰

ع ۳ ۸ ۹

ف۷۱ اور اس کو قبول کر لینے۔
ف۷۲ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔
ف۷۳ یعنی جہنم۔
ف۷۴ جس کے لئے چاہے۔
ف۷۵ اور شکر گزار نہ ہوئے۔
مسئلہ: دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔
ف۷۶ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے
ف۷۷ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لیکر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔
ف۷۸ طوبیٰ بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوشحالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابوہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہونچے گا یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اسکی اصل (بیخ) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایوان معلیٰ میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غرفہ اور قصر میں اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں اس کی بیخ سے کافور سلسبیل کی نہریں رواں ہیں ف۷۹ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ف۸۰ وہ کتاب عظیم۔

ف۸۱ شانِ نزول قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسمک اللھم لکھوائیے اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۲ اپنی جگہ سے ف۸۳ شانِ نزول کفار قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لئے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجئے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھا دیئے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دیجئے اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک و اوہام کی تمام راہیں بند کر دی گئیں دین کی حقانیت روزِ روشن سے زیادہ واضح ہو چکی ان جلی برہانوں کے باوجود جو لوگ مکر گئے حق کے معترف نہ ہوئے ظاہر ہو گیا کہ وہ معاند ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبولِ حق کی کیا امید کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات و بینات واضحہ سے اعراض مشاہدہ کر کے بھی ان سے قبولِ حق کی امید رکھی جا سکتی ہے البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سلب فرما لے

ع ۴ ۵ ۱۰

اَلَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ هُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ

جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ۝۳۰ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا

سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰىؕ بَلْ

جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًاؕ اَفَلَمْ یَایْــٴَـسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ

نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵ کہ اللہ چاہتا

لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ

تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ کے لیے یہ سخت دھمک

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى یَاْتِیَ

پہنچتی رہے گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اُترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ اللہ کا

وَعْدُ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝۳۱ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

وعدہ آئے ف۸۹ بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ۫ فَكَیْفَ

کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب

كَانَ عِقَابِ ۝۳۲ اَفَمَنْ هُوَ قَآىٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْۚ

کیسا تھا تو کیا وہ ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَؕ قُلْ سَمُّوْهُمْؕ اَمْ تُنَبِّـٴُـوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی

اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں

اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دار الابتلاء والامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں کبھی لٹنے میں کبھی مارے جانے میں کبھی قید میں ف۸۸ اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہو گی اور ان تک ان مصائب کے ضرر پہنچیں گے ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح و نصرت اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدے سے روزِ قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی ف۹۰ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر و استہزاء سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۹۱ اور دنیا میں انہیں قحط و قتل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب جہنم ہے ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور ہیں ف۹۳ وہ ہیں کون

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

ساری زمین میں نہیں وف۹۴ یا یوں ہی اوپری بات وف۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا

مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے وف۹۶ اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا وف۹۷ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے

اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ

سخت ہے اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لیے جس کا

الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ

وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اسکا سایہ وف۹۸ ڈر والوں

عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ

کا تو یہ انجام ہے وف۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ

ہم نے کتاب دی وف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں وف۱۰۱

مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ

کچھ وہ ہیں کہ اسکے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤں میں

بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا وف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا

عَرَبِیًّا ؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

وف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا وف۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

وف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل محض ہے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لئے شریک ہونا باطل و غلط۔

وف۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں۔

وف۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے

وف۹۷ قتل و قید کا۔

وف۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے۔

وف۹۹ یعنی تقوٰی والوں کے لئے جنت ہے۔

وف۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصارٰی جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔

وف۱۰۱ یہود و نصارٰی و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انھوں نے چڑھائیاں کی ہیں۔

وف۱۰۲ اس میں کیا بات قابلِ انکار ہے کیوں نہیں مانتے۔

وف۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن کریم کو حکم اس لئے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لئے اس کا نام حکم رکھا وف۱۰۴ یعنی کافروں کو جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں۔

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

بھیجے اور ان کے لئے بی بیاں وف۱۰۵ اور بچے کئے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ

اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ یَمْحُوا اللّٰهُ

کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے وف۱۰۶ اللہ جو چاہے

مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ

مٹاتا اور ثابت کرتا ہے وف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے وف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمہیں دکھا دیں

بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ

کوئی وعدہ وف۱۰۹ جو انہیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی وف۱۱۰ اپنے پاس بلائیں تو بہرحال تم پر تو صرف پہنچانا

وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

ہے اور حساب لینا وف۱۱۱ ہمارا ذمہ وف۱۱۲ کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے اُن کی آبادی گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیْعُ

آرہے ہیں وف۱۱۳ اور اللہ حکم فرماتا ہے اسکا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں وف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں

الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا ؕ

لگتی اور ان سے اگلے وف۱۱۵ فریب کرچکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے وف۱۱۶

یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے وف۱۱۷ اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے پچھلا گھر

الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

وف۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ اللہ گواہ

ع ٥ / ٦ / ١١

وف۱۰۵ شانِ نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کردیتے، بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے اُن کے بھی بیبیاں اور بچے تھے۔

وف۱۰۶ اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہوسکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور۔

وف۱۰۷ سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔

وف۱۰۸ جس کو اس نے ازل میں لکھا یہ علمِ الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا

وف۱۰۹ عذاب کا۔

وف۱۱۰ ہم تمہیں۔

وف۱۱۱ اور اعمال کی جزا دینا۔

وف۱۱۲ تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں

وف۱۱۳ اور زمین شرک کی وسعت دمبدم کم کررہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے وف۱۱۴ اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چون و چرا یا تغییر و تبدیل کرسکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے وف۱۱۵ یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ وف۱۱۶ پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ وف۱۱۷ ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک اُنکی جزا مقرر ہے وف۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحتِ آخرت مومنین کے لئے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لئے ہے۔

ف۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ وآیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی ف۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔

شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

کافی ہے مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

سُوۡرَةُ اِبۡرٰهِيۡمَ مَكِّيَّةٌ هِيَ اثۡنَتَانِ وَخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَّسَبۡعُ رُكُوۡعَاتٍ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورت ابراہیم مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ باون آیات اور سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے میں لاؤ

النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيۡ

ف۵ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت

عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ﴿٢﴾ اۨلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ

عذاب سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے

وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی

ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿٣﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ

میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰

لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ

کہ وہ انہیں صاف بتائے ف۱۱ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ

اور وہی عزت حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲ دے کر بھیجا کہ

ف۱ سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا اور اس کے بعد والی آیت کے اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں۔

ع ۶ ۱۲

ف۲ یہ قرآن شریف۔

ف۳ کفر و ضلالت و جہل و غوایت کی۔

ف۴ ایمان کے۔

ف۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایما ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر۔

ف۶ یعنی دین اسلام۔

ف۷ وہ سب کا خالق و مالک ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔

ف۸ اور لوگوں کو دین الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔

ف۹ کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

ف۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرًا۔

ف۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیئے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیئے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قومہ کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے ف۱۲ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے۔

ف۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۱۴ قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں فرمائیں مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و سلویٰ اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعۂ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئیے

ف۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے۔

ف۱۶ یعنی نجات دینے میں۔

ف۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح

أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰىمِ

کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا

اللّٰهِ ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَإِذْ قَالَ

ف۱۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجٰىكُمْ مِّنْ

نے اپنی قوم سے کہا ف۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ أَبْنَآءَكُمْ

سے نجات دی جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۶﴾

اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور اس میں ف۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا ف۱۷ اور اگر ناشکری

إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى إِنْ تَكْفُرُوْٓا أَنْتُمْ وَمَنْ

کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں

فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا

سب کافر ہو جاؤ ف۱۸ تو بیشک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْ

جو تم سے پہلے تھی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد

بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ف۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۰

ع ۱۳ ۱

کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے ف۱۸ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے ف۱۹ کتنے تھے ف۲۰ اور انہوں نے معجزات دکھائے۔

فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ

تو وہ اپنے ہاتھ ف۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے ف۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا

بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور جس راہ ف۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ

کیا اللہ میں شک ہے ف۲۴ آسمان اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ف۲۵ کہ تمہارے کچھ

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ

گناہ بخشے ف۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ

جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ

پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰ ہم ہیں

نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ

تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱

عِبَادِهٖؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے

وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں

اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَاؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَیْتُمُوْنَاؕ وَ

ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھادیں ف۳۴ اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور

ف۲۱ شدت غیظ سے۔

ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔

ع ۱۰

ف۲۳ یعنی توحید و ایمان۔

ف۲۴ کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں

ف۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف۔

ف۲۶ جب تم ایمان لے آؤ اس لئے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لئے کچھ گناہ فرمایا۔

ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔

ف۲۸ یعنی بت پرستی سے۔

ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انھوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ ہم واقعی انسان ہیں۔

ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔

ف۳۲ وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے۔

ف۳۳ ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہو وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے۔

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے اور کافروں نے اپنے رسولوں سے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین وف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

تو انھیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

اُن کے بعد زمین میں بسائیں گے وف۳۶ یہ اس کے لئے ہے جو وف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ

میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور انھوں نے وف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا وف۳۹

جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ

جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی وف۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مریگا نہیں اور اسکے پیچھے ایک

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

گاڑھا عذاب وف۴۱ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں وف۴۲

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں وف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا

عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

یہی ہے دُور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

وف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دئیے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔

ع ۲ ۱۴

وف۳۵ یعنی اپنے دیار۔

وف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی کا ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔

وف۳۷ قیامت کے دن۔

وف۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے۔

وف۳۹ معنیٰ یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انھیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص کی کوئی سبیل نہ رہی۔

وف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منھ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)۔

وف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ)۔

وف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے۔

وف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔

ف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث نہیں ہے ف۴۵ معدوم کردے ف۴۶ بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین
پیدا کرنے پر قادر ہے ف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا ف۴۸ روز قیامت ف۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اتباع میں انھوں نے کفر اختیار کیا تھا۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق

جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

لے آئے ف۴۶ اور یہ ف۴۷ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

تو جو کمزور تھے ف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ف۵۱ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

کرتا تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں

مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

دیا تھا ف۵۴ اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

نہ تھا ف۵۶ مگر یہی کہ میں نے تم کو ف۵۷ بلایا تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود

اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ

اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے

بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لئے دردناک

ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں ف۵۱ یہ کلام ان کا توبیخ و عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں۔

ف۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لئے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچسو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کرکے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچسو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ۔

ف۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کرکے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دیگا کہ

ع ۳ / ۹ / ۱۵

ف۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا۔

ف۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ۔

ف۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی

ف۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف۔

ف۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آگئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انھوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۵۹ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۶۰ اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن)۔

ف۶۱ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے ف۶۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۶۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اسکی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہونچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اسکے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اسکی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اسکا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا

وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لئے میں ادبًا خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔

ف۶۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزیں ہو جاتے ہیں۔

ف۶۵ یعنی کفری کلام۔

ف۶۶ مثل اندرائن کے جس کا مزہ کڑوا بو ناگوار یا مثل لہسن کے بدبو دار۔

ف۶۷ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اسکی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اسکی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندی قبول پر پہونچ سکے۔

ف۶۸ یعنی کلمۂ ایمان۔

ف۶۹ کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہ حق و دین قویم سے نہیں ہٹتے حتی کہ انکی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

ع ۴ ۶ ۱۶

ف۷۰ یعنی قبر میں کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں کہ انکی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے

اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ باغوں میں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا
داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں انکے ملتے وقت کا

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ
اکرام سلام ہے ف۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت

طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ
جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے

حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
رب کے حکم سے ف۶۳ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں

یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ
ف۶۴ اور گندی بات ف۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر

مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں ف۶۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ
حق بات ف۶۸ پر دنیا کی زندگی میں ف۶۹ اور آخرت میں ف۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے

الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ
اور اللہ جو چاہے کرے ف۷۱ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت

اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ
ناشکری سے بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اسکے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری

کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول پھر اسکی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ف۷۱ وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اسکو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کرنیوالے فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں (اعاذنا اللہ تعالیٰ من عذاب القبر و ثبتنا علی الایمان) ف۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جسکی شکر گزاری انھوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور انکی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجا لاتے اور انکا اتباع

کرکے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں اُن کے موافق تھے دارالہلاک میں پہنچایا ۔

الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا

ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۷۳ کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ف۷۴ کچھ برت لو

فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا

کہ تمہارا انجام آگ ہے ف۷۵ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ

رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے

یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۷۶ نہ یارانہ ف۷۷ اللہ ہے جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اُتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ

اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اسکے حکم سے دریا میں چلے ف۷۸ اور تمہارے لئے ندیاں مسخر کیں ف۷۹ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ ۚ

تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں ف۸۰ اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے ف۸۱

وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اور تمہیں بہت کچھ منھ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ

ف۸۳ کو امان والا کردے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا ف۸۵ اے میرے رب بیشک

ف۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا ۔

ف۷۴ اے مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو

ف۷۵ آخرت میں ۔

ف۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جاسکے ۔

ف۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّاۗءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۔

ف۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ۔

ف۷۹ کہ ان سے کام لو ۔

ف۸۰ تھکیں نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو ۔

ف۸۱ آرام اور کام کے لئے ۔

ف۸۲ کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کرکے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے

۵ ع ۷ ۱۷

ف۸۳ مکہ مکرمہ ۔

ف۸۴ کہ قرب قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہوسکا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے

ف۸۵ انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الٰہی میں تواضع و اظہار احتیاج کے لئے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں ۔

ف۸۶ یعنی انکی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرمائے ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور انکے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک

أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ

بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷ وہ تو میرا ہے اور جس نے

عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۶﴾ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي

میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے میرے رب اس لئے کہ وہ ف۹۰ نماز

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ

قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ف۹۱ اور انہیں کچھ پھل کھانے کو

الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ

دے ف۹۲ شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے

وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾

اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں ف۹۳

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیئے بیشک

رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ

میرا رب دعا سننے والا ہے اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ف۹۴

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ

اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن

الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا

حساب قائم ہوگا اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ف۹۶ انہیں

اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے

ع ۶ ۷ ۱۸

تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لئے ہے کہ آپ مدارج کمال میں دمبدم ترقی پر ہیں ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور انکی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس ف۹۱ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں کھنچیں اس میں ایمانداروں کے لئے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذریت کے لئے یہ کہ وہ زیارت کے لئے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں غرض یہ دعا دینی دنیوی برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا

میں یہی فرمایا ف۹۲ اسی کا ثمرہ ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف و صیف و شتاء کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں ف۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا ف۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہونگے اس لئے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی ف۹۵ بشرط ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں ف۹۶ اسمیں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا۔
ف۹۷ ہول و دہشت سے ف۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انھیں عرصہ محشر کی طرف بلائیں گے ف۹۹ کہ اپنے آپکو دیکھ سکیں ف۱۰۰ شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لئے جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنذِرِ
ف۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ انکی پلک انکی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور اُنکے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں
النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
کو اُس دن سے ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ف۱۰۳
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا
مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ف۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۵ تو کیا تم پہلے ف۱۰۶ قسم نہ کھا چکے
أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ
تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنہوں
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں
لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن
دے کر بتا دیا ف۱۱۰ اور بیشک وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں چلے ف۱۱۲ اور ان کا داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ
داؤں کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف
رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
کریگا ف۱۱۴ بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا
وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ
اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اُس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے

سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے معنیٰ یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہونگے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔
ف۱۰۱ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ
ف۱۰۲ یعنی کافر۔
ف۱۰۳ دنیا میں واپس بھیجدے اور۔
ف۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں۔
ف۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہو چکے اُسکی تلافی کریں اس پر انھیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا۔
ف۱۰۶ دنیا میں۔
ف۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا۔
ف۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔
ف۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے اُن کے منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھکر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔
ف۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔
ف۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
ف۱۱۲ کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔
ف۱۱۳ یعنی آیات الٰہی اور احکام شرع مصطفائی

جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر اور انکی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کریگا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائیگا انکے دین کو غالب کریگا انکے دشمنوں کو ہلاک کریگا ف۱۱۵ اس دن سے روز قیامت مراد ہے ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دئیے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائیگی۔ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہیگا اور آفتاب ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہونگی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائیگی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مختلف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اسمیں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى

کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہونگے ف۱۱۹ ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ

الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لئے کہ وہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لئے کہ عقل والے نصیحت مانیں

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورت حجر مکی ہے اس میں ننانوے آیات اور چھ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انھیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا

اور برتیں ف۴ اور امید ف۵ انھیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ اور جو بستی ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

ہلاک کی اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے آگے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

نہ بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن

ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے۔

ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائیگی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔

ف۱۲۱ قرآن شریف۔

ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔

ع ۱۱
۱۹

ف۱ سورۂ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں چھ سو چون کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔

ف۲ یہ آرزوئیں یا وقت نزع عذاب دیکھکر ہونگی جب کافر کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھکر زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ۔

ف۳ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ف۴ دنیا کی لذتیں۔

ف۵ تنعم و تلذذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔

ف۶ اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذات دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے ف۷ لوح محفوظ میں اسی معین وقت پر وہ ہلاک ہوئی ف۸ کفار مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ؕ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اترا بے شک تم مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا

سچے ہو ف۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انھیں

مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

مہلت نہ ملے ف۱۲ بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۵ و

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

کے دلوں میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے

لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۸

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا

اور بے شک ہم نے آسمان میں برج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ

ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے

ع ۱۵ ۱ ۱

ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۔ ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں ف۱۱ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دئیے جائیں ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار مکہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کہیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے۔ ف۱۵ یعنی مشرکین مکہ۔ ف۱۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یا قرآن پر۔ ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انھیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لئے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انھیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہدیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انھیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انھیں کیا فائدہ ہوگا ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ف۲۰ ستاروں سے ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دئیے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دئیے گئے۔

شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
روشن شعلہ ف۲۲ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا
اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی اور تمہارے لئے اس میں
مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
روزیاں کردیں ف۲۴ اور وہ کردئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
خزانے نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں
لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ
بادلوں کو بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے
بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ
خزانچی نہیں ف۲۸ اور بےشک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بےشک
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ
ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بےشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بےشک
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ع ۱۰ ۲
تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائے گا ف۳۱ بےشک وہی علم و حکمت والا ہے اور بےشک ہم نے آدمی کو ف۳۲
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۳ اور جن کو اس سے پہلے بنایا
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے

ف۲۲ شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے۔

ف۲۴ غلے پھل وغیرہ ف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ ف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو ف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔

ف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیمہ ہے۔

ف۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی مُلک کی مِلک ضائع ہو جائیگی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔

ف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امت محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت وخیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔

ف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔

ف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی

ف۳۳ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہوگیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہوگیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہوگیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہوگیا۔

ف۳۴ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ

والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں وف۳۵ تو اس وف۳۶ کیلئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ

سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا وف۳۷ فرمایا اے ابلیس

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ

تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بُودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے وف۳۸ بولا

رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۳۷﴾

اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں وف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم وقت

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ

کے دن تک مہلت ہے وف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

زمین میں بھلاوے دوں گا وف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو وف۴۲ بے راہ کروں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے

الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ

بندے ہیں وف۴۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے۔ بے شک

وف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرمادوں

وف۳۶ کی تحیت و تعظیم۔

وف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے۔

وف۳۸ کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی یہ سن کر شیطان۔

وف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مریگا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ۔

وف۴۰ جس میں تمام خلق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لئے نہیں بلکہ اس کی بلا و شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لئے ہے یہ سن کر شیطان

وف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔

وف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر۔

وف۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لئے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا۔

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
میرے وہ۴۴ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ
الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ
دیں وہ۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے وہ۴۶ اس کے سات دروازے
اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
ہیں وہ۴۷ ہر دروازے کے لئے اُن میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے وہ۴۸ بیشک ڈر والے باغوں اور چشموں
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ
میں ہیں وہ۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں وہ۵۰ اور ہم نے ان کے سینوں میں
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ
جو کچھ وہ۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے وہ۵۲ آپس میں بھائی ہیں وہ۵۳ تختوں پر روبرو بیٹھے نہ انھیں اس میں کچھ
فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ
تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو وہ۵۴ میرے بندوں کو کہ بیشک میں
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾
ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
اور انھیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا وہ۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام وہ۵۶
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ
کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے وہ۵۷ انھوں نے کہا ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے
عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
ہیں وہ۵۸ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر

ع ۳ ۱۹ ۳

وہ۴۴ ایماندار۔
وہ۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں
وہ۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا۔
وہ۴۷ یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم، لظٰی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔
وہ۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک درکہ معین ہے۔
وہ۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ
وہ۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔
وہ۵۱ دنیا میں۔
وہ۵۲ اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ۔
وہ۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انھیں میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں اسمیں روافض کا رد ہے
وہ۵۴ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وہ۵۵ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے وہ۵۶ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے وہ۵۷ اس لیے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔

تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾

بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۶۲ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ

مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے ف۶۵ تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾

تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

کرتے تھے ف۶۹ اور ہم آپکے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لیکر

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ

باہر جائیے اور آپ اُن کے پیچھے چلیے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے

تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

چلے جائیے ف۷۱ اور ہم نے اُسے اس حکم کا فیصلہ سُنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائیگی

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ

ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳ خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا

ف۵۸ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی آمد پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۵۹ یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائیگا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے

ف۶۰ قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے

ف۶۱ یعنی میں اسکی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے

ف۶۲ اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لئے تم بھیجے گئے ہو۔

ع ۴/۱۶

ف۶۳ یعنی قوم لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں۔

ف۶۴ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔

ف۶۵ اپنے کفر کے سبب۔

ف۶۶ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم اُن کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے

ف۶۷ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو فرشتوں نے۔

ف۶۸ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے۔

ف۶۹ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔

ف۷۰ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔

ف۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملک شام کو جانے کا تھا۔

ف۷۲ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کردی جائے گی ف۷۳ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوب صورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سُن کر بہ ارادۂ فاسد و بہ نیّتِ ناپاک۔

هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝٦٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝٦٩

یہ میرے مہمان ہیں ف۷۴ مجھے فضیحت نہ کرو ف۷۵ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ف۷۶

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٠ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىْٓ اِنْ

بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٧١ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٢ فَاَخَذَتْهُمُ

تمہیں کرنا ہے ف۷۷ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۸ بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں تو دن نکلتے

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝٧٣ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

انہیں چنگھاڑ نے آلیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا ف۸۰ اور ان پر

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٧٤ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝٧٥

کنکر کے پتھر برسائے بیشک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝٧٦ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٧

اور بیشک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے ف۸۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝٧٨ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ

اور بیشک جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۸۳ اور

اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٩ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٨٠

بیشک دونوں بستیاں ف۸۴ کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۸۵ اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۶

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٨١ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝٨٢ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝٨٣

تراشتے تھے بے خوف ف۸۹ تو انہیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آلیا ف۹۰

وقف لازم

ع ۱۹ / ۵

ف۷۴ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے ف۷۵ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لئے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے ف۷۶ ان کے ساتھ برا ارادہ کر کے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے ف۷۷ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔ ف۷۸ اور مخلوق الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔

ف۷۹ یعنی ہولناک آواز نے۔

ف۸۰ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا۔

ف۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔

ف۸۲ یعنی کافر تھے ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا

ف۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا

ف۸۴ یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے۔

ف۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہل مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔

ف۸۶ حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے ف۸۷ کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لئے ہماری نشانیاں تھیں ف۸۸ اور ایمان نہ لائے۔

ف۸۹ کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہوسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی ف۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ف۹۱ اور ہم نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ
درگزر کرو ف۹۳ بیشک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۹۴ اور بے شک

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ
ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف۹۵ اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے دی ف۹۶ اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف۹۷

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ
اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ف۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا

الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
(اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنھوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی

عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ الربع
کرلیا ف۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۰۰ جو کچھ وہ کرتے تھے ف۱۰۱

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
تو علانیہ کہدو جس بات کا تمہیں حکم ہے ف۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف۱۰۳ بیشک ان ہنسنے

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ
والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۴ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب جان

ف۹۱ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔

ف۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔

ف۹۳ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہوگیا۔

ف۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔

ف۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔

ف۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصارٰی وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہوگیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔

ف۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے۔

ف۹۸ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔

ف۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصارٰی مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو اُن کے خیال

يَعۡلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾

جان جائیں گے ف۱۰۰ اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۱

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَٱعۡبُدۡ رَبَّكَ

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۲ اور مرتے دم تک

حَتَّىٰ يَأۡتِيَكَ ٱلۡيَقِينُ ﴿٩٩﴾

اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

سُورَةُ النَّحۡلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ ثَمَانٌ وَعِشۡرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ نحل مکی ہے اس میں ایک سو ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ ۔ اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

أَتَىٰٓ أَمۡرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوهُۚ سُبۡحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ﴿١﴾

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اُسے ان شریکوں سے ف۳

يُنَزِّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنۡ أَمۡرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦٓ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴

أَنۡ أَنذِرُوٓاْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ﴿٢﴾ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ

کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اُس نے آسمان اور

وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّۚ تَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ﴿٣﴾ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِن

زمین بجا بنائے ف۶ وہ اُن کے شرک سے برتر ہے (اُس نے) آدمی کو ایک نتھری

نُّطۡفَةٖ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٞ مُّبِينٞ ﴿٤﴾ وَٱلۡأَنۡعَٰمَ خَلَقَهَاۗ لَكُمۡ

بوند سے بنایا ف۷ تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے

فِيهَا دِفۡءٞ وَمَنَٰفِعُ وَمِنۡهَا تَأۡكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمۡ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ

گرم لباس اور منفعتیں ہیں ف۸ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو

ہیں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح انھوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں کوئی کہتا وہ کذاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔

ف۱۰۰ روز قیامت۔

ف۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔

ف۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبید اللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔

بسلسلۂ صفحاتِ گذشتہ

ف۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو ف۱۰۴ کفار قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کر دے ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انھوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انھوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کف پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اُس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُو لگی اور اس کا منھ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۱۰۵ اپنا انجام کار ف۱۰۶ اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے ف۱۰۷ کہ خدا پرستوں کے لئے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

ف۱ سورہ نحل مکیہ ہے مگر آیت فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ ۱۶ رکوع اور ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس ۲۸۴۰ کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں ف۲ شانِ نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب و استہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنھیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ ف۳ وہ واحد لاشریک لہٗ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ف۴ اور انھیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ف۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں ف۷ یعنی منی سے جس میں نہ حس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت و طاقت عطا کی شانِ نزول یہ آیت ابی بن ابی خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کسی مُردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالےٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا ف۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو اُن کے دودھ پیتے ہو اور اُن پر سواری کرتے ہو۔

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ
واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کرلے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ اس

تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧
تک نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہوکر بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا
اورگھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کریگا ف۱۰

لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ
جسکی تمہیں خبر نہیں ف۱۱ اور بیچ کی راہ ف۱۲ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ ٹیڑھی ہے ف۱۳ اور چاہتا تو

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ
تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۴ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا اس سے تمہارا

شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ
پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۱۵ اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا

وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي
ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ف۱۶ بیشک اس میں

ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لیے مسخر کئے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس آیت

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝١٢ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو ف۱۸ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ

ف۹ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لئے یہ چیزیں پیدا کیں۔

ف۱۰ ایسی عجیب و غریب چیزیں۔

ف۱۱ اس میں وہ تمام چیزیں آ گئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دُخانی جہاز ریلیں موٹر ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی اور برقی مشینیں خبر رسانی و نشرِ صوت کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اسکو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔

ف۱۲ یعنی صراطِ مستقیم اور دین اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں اُن میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔

ع ۹ ۷

ف۱۳ جس پر چلنے والا منزلِ مقصود کو نہیں پہونچ سکتا کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔

ف۱۴ راہ راست پر۔

ف۱۵ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ۔

ف۱۶ مختلف صورت و رنگ مزے بُو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔

ف۱۷ اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی۔

ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کرکے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار۔

أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِي

ف۱۹ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا ف۲۰ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ف۲۱ اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے

تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَ

پہنتے ہو ف۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ

اور کہیں احسان مانو اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے ف۲۳ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے

وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف۲۴ اور علامتیں ف۲۵ اور ستارے سے وہ

يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾

راہ پاتے ہیں ف۲۶ تو کیا جو بنائے ف۲۷ وہ ایسا ہوجائے گا جو نہ بنائے ف۲۸ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے ف۲۹ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن

اور اللہ جانتا ہے ف۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف۳۲

دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ

وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۳۴ مُردے ہیں ف۳۵

أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ف۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۳۷

ف۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔

ف۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

ف۲۱ یعنی مچھلی۔

ف۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔

ف۲۳ بھاری پہاڑوں کے۔

ف۲۴ اپنے مقاصد کی طرف۔

ف۲۵ بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے۔

ف۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے

ف۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔

ف۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے

ف۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہوسکو۔

ف۳۰ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا۔

ف۳۱ تمہارے تمام اقوال و افعال۔

ف۳۲ یعنی بتوں کو۔

ف۳۳ بنائیں گیا کہ۔

ف۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ۔

ع ۲ / ۱۲ / ۸

ف۳۵ بے جان۔

ف۳۶ تو ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہوسکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا کہ

ف۳۷ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ
تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں ف۳۸ اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
مغرور ہیں ف۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ
بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا اور جب ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ
نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ

يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ
اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴ فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چنائی کو

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ
کی انہیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴۷ علم والے ف۴۸ کہیں گے

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
آج ساری رسوائی اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے وہ کہ فرشتے ان کی

ف۳۸ وحدانیت کے۔

ف۳۹ کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

ف۴۰ یہ لوگ ان سے دریافت کریں کہ۔

ف۴۱ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو

ف۴۲ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کر لی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے۔

ف۴۳ گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے۔ ۳ ع ۹

ف۴۴ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ

ف۴۵ یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانہ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے ف۴۶ جو تم نے گھڑ لئے تھے اور ف۴۷ مسلمانوں سے ف۴۸ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۴۹ یعنی عذاب۔

ف۵۰ یعنی کفر میں مبتلا تھے ف۵۱ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۲ اس پر فرشتے کہیں گے ف۵۳ لہذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں ف۵۴ یعنی ایمانداروں
ف۵۵ یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے **شان نزول** قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہونچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہوچکا ہے) اُن سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہدیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہونچکر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم بُرے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لئے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے اُن کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہوکر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور اُن سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انھیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا ف۵۶ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔
ف۵۷ یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔
ف۵۸ دار آخرت۔
ف۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ
جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا بُرا کر رہے تھے ف۵۰ اب صلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ
سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
برائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں
جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِیْلَ
میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں
لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَیْرًا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا
ف۵۴ سے کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ
کی ف۵۶ ان کے لئے بھلائی ہے ف۵۷ اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۸ کیا ہی
الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انھیں وہاں ملے گا
لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِیْنَ
جو چاہیں ف۵۹ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی
تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا
جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۶۰ یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف۶۱ جنت میں
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ
جاؤ بدلہ اپنے کئے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۶۲ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
آئیں ف۶۳ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف۶۴ ان سے اگلوں نے ایسا ہی کیا ف۶۵

ف۶۰ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور انکے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے انکا دامن عمل میلا نہیں ہوتا قبض روح کے وقت انکو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اسکو قبض کرتے ہیں (خازن) ف۶۱ مروی ہے کہ قریب موت بندہ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں اُن سے کہا جائیگا ف۶۲ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں ف۶۳ ان کی ارواح قبض کرنے ف۶۴ دنیا میں یا روز قیامت ف۶۵ یعنی پہلی اُمتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں ف۶۷ اور انہیں گھیر لیا اس ف۶۸ نے جس پر

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا

ہنستے تھے اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

پوجتے نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی

مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹ ایسا ہی اُن سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

ہے مگر صاف پہونچا دینا ف۷۱ اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى

کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴

اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

حرص کرو ف۷۷ تو بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور اُن کا کوئی

ف۶۶ کفر اختیار کرکے۔

ف۶۷ اور انہوں نے اپنے اعمالِ خبیثہ کی سزا پائی۔

ف۶۸ عذاب۔

ف۶۹ مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ع ۹ / ۱۰

ف۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔

ف۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔

ف۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں۔

ف۷۳ اُمتوں۔

ف۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۷۵ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

ف۷۶ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور اُن کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی اُن کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔

ف۷۷ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالیکہ یہ لوگ اُن میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور اُن کی شقاوت ازلی ہے۔

نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

مددگار نہیں اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

اٹھائیگا و۷۸ ہاں کیوں نہیں و۷۹ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے و۸۰

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

اس لئے کہ انہیں صاف بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے و۸۱ اور اس لئے کہ کافر جان لیں

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ

کہ وہ جھوٹے تھے و۸۲ جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

ہوجاتی ہے و۸۳ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں و۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے و۸۵ اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

کسی طرح لوگ جانتے و۸۶ وہ جنہوں نے صبر کیا و۸۷ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں و۸۸

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد و۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ

اگر تمہیں علم نہیں و۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لیکر و۹۱ اور اے محبوب ہم نے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

تمہاری طرف یہ یادگار اتاری و۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو و۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں

و۷۸ شان نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دوران گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا۔

و۷۹ یعنی ضرور اٹھائے گا۔

و۸۰ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مردوں کو اٹھائے گا

و۸۱ یعنی مردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔

و۸۲ اور مردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔

و۸۳ تو ہمیں مردوں کا زندہ کردینا کیا دشوار۔

۵ ع ۶ ۱۱

و۸۴ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شان نزول قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے

و۸۵ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دار الہجرت بنایا۔

و۸۶ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔

و۸۷ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

و۸۸ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لئے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے

و۸۹ شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا

و۹۰ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفا علماء سے دریافت کرنا ہے لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دینگے کہ سنت الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا

و۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو مسئلہ اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے

و۹۲ یعنی قرآن شریف

و۹۳ حکم۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

تو کیا جو لوگ بُرے مکر کرتے ہیں و۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسادے

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

و۹۵ یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو و۹۶ یا انھیں چلتے پھرتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

و۹۷ پکڑلے کہ وہ تھکا نہیں سکتے و۹۸ یا انھیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ

بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے و۹۹ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ جو و۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں و۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے

دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

حضور ذلیل ہیں و۱۰۲ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ السجدة

ہے و۱۰۳ اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا

رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ ع ٦/١٠/١٢

خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم ہو و۱۰۴ اور اللہ نے

اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

فرمادیا دو خدا نہ ٹھہراؤ و۱۰۵ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے

فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ

ڈرو و۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرماں برداری

و۹۴ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفار مکہ

و۹۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔

و۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔

و۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں۔

و۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔

و۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

و۱۰۰ سایہ دار۔

و۱۰۱ صبح اور شام۔

و۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

و۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدہ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدہ انقیاد و خضوع۔

و۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب ثابت کردیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔

و۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے

و۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ
لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب
ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
تمہیں تکلیف پہونچتی ہے ف۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں
عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا
ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں
آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ
کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱ کہ عنقریب جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لئے ف۱۱۳ ہماری
نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾
دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵
وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا
اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶ پاکی ہے اسکو ف۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب
بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾
ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منھ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے
يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ
لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذلت کے ساتھ
هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾
رکھے گا یا اسے مٹی میں دبادے گا ف۱۲۱ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲
لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ
جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا برا حال ہے اور اللہ کی شان

ف۱۰۷ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے
ف۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی
ف۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو۔
ف۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔
ف۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو۔
ف۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔
ف۱۱۳ یعنی بتوں کے لئے جن کا اِلٰہ اور مستحق اور نافع وضار ہونا انھیں معلوم نہیں۔
ف۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے
ف۱۱۵ بتوں کو معبود اور اہل تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔
ف۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں؛ معاذ اللہ
ف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی وکفر ہے۔
ف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالے کے لئے جو مطلقًا اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے اس کے لئے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لئے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں۔
ف۱۱۹ غم سے۔
ف۱۲۰ شرم کے مارے۔
ف۱۲۱ جیسا کہ کفار مضر و خزاعہ، تمیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔
ف۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لئے انھیں اس قدر ناگوار ہیں۔

الْاَعْلٰى ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴

مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى

تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن اُنہیں ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

اور اللہ کے لئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے ف۱۲۷ اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ

ان کے لئے بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ اُن کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا

لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے انکے کوتک انکی آنکھوں میں بھلے کر

فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ

دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی انکا رفیق ہے ف۱۳۱ اور انکے لئے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً

اُتاری ف۱۳۳ مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ

والوں کے لئے اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾

زندہ کردیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶ بیشک اس میں نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷

ع ۱۰ ۱۳

ع ۸ ۵ ۱۴

ف۱۲۳ کہ وہ والد و ولد سب سے پاک اور منزہ کوئی اس کا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف ف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا۔
ف۱۲۵ سب کو ہلاک کردیتا زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا اُن سب کو ہلاک کردیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کردیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہوجاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہ رہتا۔
ف۱۲۶ اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے سے یا اختتام عمر مراد ہے یا قیامت۔
ف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔
ف۱۲۸ یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لئے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
ف۱۲۹ جہنم ہی میں چھوڑ دئے جائیں گے۔
ف۱۳۰ اور اُنھوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا
ف۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روز آخرت شیطان کے سوا انھیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہوگا ان کی کیا مدد کرسکے گا ف۱۳۲ آخرت میں ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف ف۱۳۴ اُمور دین سے ف۱۳۵ روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد ف۱۳۷ اور سُن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہوجانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمتِ الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے ف۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بُو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مُردوں کو زندہ کئے جانے کا کفار اس کے منکر تھے اور انھیں اس میں دو شبہے درپیش تھے ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی اس شبہہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرما دیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادرِ مطلق کی قدرت سے بعید نہیں دوسرا شبہہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور خاک میں مل گئے وہ اجزا کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزا میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزا کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے شقیق بلخی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ اور بُو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہونچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرفِ قبول سے مشرف ہوں۔

ف۱۴۰ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں۔

۹ ع ۵ ۱۵

وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةًؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ
اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو
بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنْ
ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کیلئے ف۱۳۹ اور
ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا
کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق
حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ
ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے
اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ
شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور
مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ
چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں
رَبِّكِ ذُلُلًاؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ
چل کر تیرے لئے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں
شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ اللّٰهُ
لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷ دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ﳑ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا
لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـٴًـاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ اللّٰهُ
جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے

ف۱۴۱ یعنی سِرکہ اور رُب اور خرمہ اور مویز۔ مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حدِ سکر تک نہ پہونچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے ف۱۴۲ پھولوں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضل الٰہی سے جس کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتی کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دُور نکل جائے راہ نہیں بھٹکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زرد اور سرخ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے ف۱۴۷ اللہ تعالٰی کی قدرت و حکمت پر ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتوان مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں پاک ہے وہ اور اپنی ذات و صفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو

فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادّے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزا کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور اُن کے احوال میں نمایاں ہیں ف۱۴۹ عدم سے اور ہستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے ف۱۵۰ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ف۱۵۳ تو جنہیں بڑائی دی ہے
بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ
وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ف۱۵۴
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں ف۱۵۵ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں
اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ
بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے اور
رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ
تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ف۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ف۱۵۷ پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل ف۱۵۸
هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ
سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۱۵۹ جو انہیں
لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ۚ
آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
تو اللہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ف۱۶۰ بےشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى
اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور
شَىْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے

ف۱۵۱ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قویٰ اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

ف۱۵۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرتِ الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی اس سے محفوظ ہیں طولِ عمر و بقا سے انہیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندہ مقبولِ دنیا کی طرف التفات سے مجتنب ہو عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذلِ عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے۔

ف۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک

ف۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رد ہے۔

ف۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں

ف۱۵۶ قسم قسم کے غلوں پھلوں میووں کھانے پینے کی چیزوں سے ف۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی ف۱۵۸ اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) ف۱۵۹ یعنی بتوں کو ف۱۶۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو ف۱۶۱ یہ کہ

ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحب مال جو بفضلِ الٰہی قدرت و اختیار رکھتا ہے ف۱۶۳ ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے۔

وَّجَهْرًا ۗ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾
اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴
وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ
اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کرسکتا ف۱۶۵
شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ
اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶
هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی
مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ
راہ پر ہے ف۱۶۷ اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت
السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بیشک اللہ سب کچھ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
کرسکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ
لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ
نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے ف۱۷۱
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ
کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انہوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں
السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
انہیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا اللہ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان

ف۱۶۴ کہ ایسے براہین بینہ اور حجتِ واضحہ کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال و عذاب کا سبب ہے۔

ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے۔

ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔

ف۱۶۷ یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ

ع ۱۰ ۶ ۱۶

گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت۔

ف۱۶۸ اس میں اللہ تعالیٰ کے کمالِ علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علمِ قیامت ہے۔

ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ کُن فرماتے ہی ہو جاتی ہے۔

ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتدا اور اول فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے۔

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیض یاب ہو کر منعم کا شکر بجا لاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوقِ نعمت ادا کرو ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے ف۱۷۴ کہ اس نے انہیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسمِ ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

والوں کو ف۱۷۴ اور اللہ نے تمہیں گھر دئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ

اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اُون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں ف۱۷۸ سے

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

سائے دئے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

کرتا ہے ف۱۸۳ کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف

الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

پہنچا دینا ف۱۸۶ اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۸۸ اور ان میں اکثر

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا

کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰ ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو

يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ وہ منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے

ف۱۷۶ مثل خیمہ وغیرہ کے۔

ف۱۷۷ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں۔

مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے

ف۱۷۸ مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ۔

ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔

ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کر سکیں۔

ف۱۸۱ زرہ و جوشن وغیرہ۔

ف۱۸۲ کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو۔

ف۱۸۳ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر۔

ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو۔

ف۱۸۵ اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔

ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیام الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔

ع ۱۱ ۱۲

ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے سدی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دین اسلام قبول نہیں کرتے ف۱۸۹ معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں

ف۱۹۰ یعنی روز قیامت ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام ف۱۹۲ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی ف۱۹۳ یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے ف۱۹۴ یعنی کفار۔

ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنھیں پوجتے تھے ف۱۹۶ جو ہمیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی ف۱۹۷ مشرکین ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے
ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہونگے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی
دیں گے ف۲۰۲ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہونگے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (ابوالسعود وغیرہ)۔
ف۲۰۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾
ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انھیں مہلت ملے
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن ف۱۹۷ اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے گم
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾
ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
اور اے محبوب تمھیں ان سب پر ف۲۰۲ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾
ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵ اور

خلاص کا طریقہ دریافت کیا فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمھارے مابین کا علم بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کر لے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا ابو بکر بن مجاہد سے منقول ہے انھوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت میں لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ابن ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔

ع ۱۲
۶
۱۸

ف۲۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دے اور نیکی ادائے فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمھیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمھیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمھیں یہ پسند آئے کہ وہ تمھارا اسلامی بھائی ہو جائے انھیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و مدعا ایک ہی ہے ف۲۰۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف۲۰۶ یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل ف۲۰۷ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ ف۲۰۸ یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجا لانے کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ

صلہ رحمی اور شفقت و محبت کا فرمایا اس کے مقابل بغی ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا اس آیت کا

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

منع فرماتا ہے بے حیائی و۲۰۶ اور بری بات و۲۰۷ اور سرکشی سے و۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا

کہ تم دھیان کرو اور اللہ کا عہد پورا کرو و۲۰۹ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ

نہ توڑو اور تم اللہ کو و۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا

بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے اور و۲۱۱ اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ

مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا و۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو و۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے و۲۱۴ اور ضرور تم پر

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

صاف ظاہر کردیگا قیامت کے دن و۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے و۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

ایک ہی امت کرتا و۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے و۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

و۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے و۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے و۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں و۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو و۲۲۳

اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آہی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

و۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی انھیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

و۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھاکر۔

و۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر۔

و۲۱۲ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کرکے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کرڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔

و۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللہ تعالٰی نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا۔

و۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہوجائے

و۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر۔

و۲۱۶ دنیا کے اندر۔

و۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے

و۲۱۸ اپنے عدل سے۔

و۲۱۹ اپنے فضل سے و۲۲۰ روز قیامت و۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے و۲۲۲ راہِ حق و طریقۂ اسلام سے و۲۲۳ یعنی عذاب و۲۲۴ آخرت میں۔

ف۲۲۵ اِس طرح کہ دنیائے ناپائدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو ف۲۲۶ جزا و ثواب ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم ف۲۲۸ اس کا خزانۂ رحمت و ثواب آخرت۔

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو ف۲۲۵ بیشک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷ ہو چکے گا اور

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

جو اللہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو اُن کے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے ف۲۳۱ اور ضرور انہیں ان کا نیگ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کام کے لائق ہوں تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

ف۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۲۳۳ اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اُسے

هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ف۲۳۴ اور اللہ خوب

ف۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعود)۔

ف۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لئے ایمان شرط ہے۔

ف۲۳۱ دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذت عبادت مراد ہے

حکمت

مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے

ف۲۳۲ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو یہ مستحب ہے اعوذ الخ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے

ف۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے

ف۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں۔

ع ۱۳ ۱۱ ۱۹

شانِ نزول مشرکین مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے ہی روز اور دوسرا حکم دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اسمیں کیا مصلحت ہے ف۲۳۶ اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ف۲۳۷ اور وہ نسخ و تبدیل کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف افترا کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرت بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوا

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
جانتا ہے جو اتارتا ہے ف۲۳۵ کافر کہیں تم تو دل سے بنا لاتے ہو ف۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ف۲۳۷

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ
تم فرماؤ اسے پاکیزگی کی روح ف۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ف۲۳۹ بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں پر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا
ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۲۴۱

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ
جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ
جھوٹے ہیں جو ایمان لاکر اللہ کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا

اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾
ان پر اللہ کا غضب ہے، اور ان کو بڑا عذاب ہے

ف۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۳۹ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افترا اٹھانے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور انکی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے تھے اسکو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا

ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے

ف۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔

ف۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افترا کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے

ف۲۴۳ اس پر اللہ کا غضب۔

ف۲۴۴ وہ مغضوب نہیں **شان نزول** یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور انکے والد یاسر اور انکی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالی عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمی سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمہ کفر کا تلفظ کردیا رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اسکے گوشت اور خون میں ذوق ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) **مسئلہ** آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو **مسئلہ** اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کرڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کرڈالے گئے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء فرمایا **مسئلہ** جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اسکا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہوجائیگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخراً یا جہل سے کلمہ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہوجائیگا (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ ف۲۴۶ اور جب یہ دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ
یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی ف۲۴۶ اور
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان
قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کردی ہے ف۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
ف۲۴۸ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹ پھر بے شک تمہارا رب اُن کے
هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ
لئے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲ جہاد کیا اور
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ
صابر رہے بیشک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی
عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵
وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷ کہ امان و اطمینان سے تھی ف۲۵۸
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ
تو اللہ نے اُسے یہ سزا چکھائی کہ اُسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے کئے کا اور بیشک

ف۲۴۷ نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں ف۲۴۸ کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے ف۲۴۹ کہ ان کے لئے دائمی عذاب ہے ف۲۵۰ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔

ف۲۵۱ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انھیں کفر پر مجبور کیا۔

ف۲۵۲ ہجرت کے بعد۔

ف۲۵۳ ہجرت و جہاد و صبر۔

ف۲۵۴ وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

ف۲۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یا رب نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم کہے گا یا رب میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہوگئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس نے کیا اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہونچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کرلیا اس طرح انھوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں

ع ۱۴ / ۱۰ / ۲۰

ف۲۵۶ ایسے لوگوں کے لئے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہوکر ناشکری کرنے لگے کافر ہوگئے بسبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۲۵۷ مثل مکہ کے ف۲۵۸ نہ اس پر غنیم چڑھتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے ف۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی ف۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا ف۲۶۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۲۶۲ بھوک اور خوف کے۔

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑا ف۲۶۲
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ
اور وہ بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴ اور اللہ کی نعمت کا
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مُردار اور
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
خون اور سُور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر
بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو
الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾
ف۲۶۸ بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا
تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے لئے دردناک عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام
حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ
فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں ہم نے سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲ پھر بے شک تمہارا رب ان کے لئے جو نادانی سے ف۲۷۳

ف۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی ف۲۶۴ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کئے ہوئے جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو اُن کے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہونچ رہی ہے اس کا خیال فرمائیے اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن)۔

ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔

ف۲۶۷ یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے۔

ف۲۶۸ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالٰی کی طرف کردیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افترا فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ گیارھویں عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انھیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعًا حرام ہیں اللہ تعالٰی پر افترا کرنا ہے۔

ف۲۶۹ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔

ف۲۷۰ ہے آخرت میں ف۲۷۱ سورۂ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآیہ میں ف۲۷۲ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کرکے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا ف۲۷۳ بغیر انجام سوچے۔

ف۲۷۴ یعنی توبہ کے ف۲۷۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ف۲۷۶ دین اسلام پر قائم ف۲۷۷ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین
ابراہیمی پر خیال کرتے تھے ف۲۷۸ اپنی نبوت وخلت کے لئے ف۲۷۹ رسالت واموال واولاد وثناء حسن وقبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب
ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد واصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم دیا گیا اس میں
آپ کی عظمت منزلت اور رفعت درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے ان کے تمام فضائل وکمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و
شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین
وآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث
میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل
خلق سے آپکا مرتبہ افضل واعلیٰ ہے شعر ؎
تو اصلی و باقی طفیل تواند
تو شاہی و مجموع خیل تواند

ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لئے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہیئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دیدی اور شکار حرام فرما کر ابتلا میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کر دئیے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے۔

ف۲۸۳ یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت دو ف۲۸۴ پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کردے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات وترہیبات مراد ہیں ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لئے مناظرہ جائز ہے ف۲۸۶ یعنی بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو **شان نزول** جنگ احد میں کفار نے
مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائیگا اور ستر کا یہی حال کیا جائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل
ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا **مسئلہ** مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک)۔

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بے شک تمہارا رب اس کے
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ
بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے
حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَ
جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸ اور
هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ
اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
بیشک وہ آخرت میں شایان قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ
جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ
بلاؤ ف۲۸۳ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے
اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بہتر ہو ف۲۸۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا

۱۵ ع ۹ ۲۱

ف۲۸۷ اور انتقام نہ لو ف۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں ف۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں ۔ ف۱ سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ سے نَصِیْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ۱۲ رکوع اور ایک سو دس۱۱۰ آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ۱۱۱ اور پانچسو تینتیس۵۳۳ کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ۳۴۶۰ حرف ہیں ف۲ منزہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے ف۳ محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴ شب معراج ف۵ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا اے محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ

ہے راہ والوں کو ۔ اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہونچائی تھی ف۲۸۶

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا

اور اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا ۔ اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ف۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ف۲۸۹

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ ایک سو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۚ اِنَّهٗ

مسجد اقصا تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

وہ سنتا دیکھتا ہے ۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اُسے بنی اسرائیل

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ﴿۲﴾ ذُرِّيَّةَ مَنْ

کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ ۔ اے ان کی اولاد

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ

جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن)

ف۶ دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے ف۷ معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں نبوت کے بارھویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہونچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہونچ گئی ہیں اسکا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سمٰوٰت کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرۃ المنتہیٰ کو پہونچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہونچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لئے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

ع ۱۶ ۹ ۲۲

سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے تھے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے معلوم ہیں۔

اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ
کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبارہ فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا

عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ
غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾
سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا تھا

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَ
پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا ف۱۸ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور

جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے ف۱۹

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ
اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر قابو پائیں ف۲۴

تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
تباہ کرکے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
ف۲۷ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے

هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے ف۲۸

ف۷ یعنی توریت۔
ف۸ کشتی میں۔
ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجا لاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد محترم کے طریقہ پر قائم رہے۔
ف۱۰ توریت۔
ف۱۱ اس سے زمین شام و بیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔
ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گے۔
ف۱۳ کے فساد کے عذاب۔
ف۱۴ اور انھوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا پیغمبر علیہ السلام او بقولے حضرت ارمیا کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ)۔
ف۱۵ بہت زور و قوت والے ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کے افواج ہیں یا بخت نصر یا جالوت جنھوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا توریت کو جلایا مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا۔
ف۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں۔
ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔
ف۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔
ف۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔
ف۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انھیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں یا قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں ف۲۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں ف۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت۔
ف۲۴ بلاد بنی اسرائیل سے اس کو ف۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ ف۲۶ تیسری مرتبہ ف۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انھوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور زمانہ پاک مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لئے ان پر ذلت لازم کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرمائے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیۃ ف۲۸ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔

لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا

بڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ

تیار کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲

فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا

تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ

تلاش کرو ف۳۵ اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ

جدا جدا ظاہر فرمادی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ف۳۹

وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ

اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے

يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ

کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴

ع ۱۰ / ۱

ف۲۹ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لئے بد دعائیں کرتا ہے۔

ف۳۰ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بد دعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا

ف۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یارب اگر یہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔

ف۳۲ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی۔

ف۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے۔

ف۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں

ف۳۵ اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو۔

ف۳۶ رات دن کے دورے سے۔

ف۳۷ دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا

ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرمادی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت (جمل خازن مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائیگا ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ف۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا
اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں وف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ
تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں وف۴۶

الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا
نوح کے بعد ہلاک کر دیں وف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار

بَصِيرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ
دیکھنے والا وف۴۸ جو یہ جلدی والی چاہے وف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں

لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا
وف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا

مَدْحُورًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ
دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے وف۵۱ اور ہو

مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ
ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی وف۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں اُن کو

وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾
بھی وف۵۳ اور ان کو بھی وف۵۴ تمہارے رب کی عطا سے وف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں وف۵۶

انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ
دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی وف۵۷ اور بیشک آخرت درجوں میں

دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ
سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا

وف۴۵ اور سرداروں۔
وف۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی اُمتیں۔
وف۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے۔
وف۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔
وف۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو۔
وف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالب دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دیدی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت تو جب بھی ہے بخلاف مؤمن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضل الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مؤمن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا کیونکہ۔
وف۵۱ اور عمل صالح بجا لائے۔
وف۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔
وف۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں۔
وف۵۴ جو طالب آخرت ہیں وف۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال وف۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد وف۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں۔

ف۵۸ بے یارو مددگار ف۵۹ ضعف کا غلبہ ہو اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتوان رہ جائیں ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے ف۶۱ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا **مسئلہ** ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے **مسئلہ** ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے ف۶۲ یعنی بہ نرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ
مذمت کیا جاتا بیکس ف۵۸ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ
باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں ف۵۹
كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
تو ان سے ہوں نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا
كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
ف۶۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ
تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ف۶۴
اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ
اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾
کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
بڑا ناشکرا ہے ف۷۰ اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً
جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا

ع ۲ ۱۲ ۲

ف۶۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہوسکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہونچانے والی ہے مردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے یہ آیت اصل ہے **مسئلہ** والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے **حدیث** شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری **حدیث** میں ہے والدین کا فرماں بردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

ف۶۴ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔

ف۶۵ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی ف۶۶ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبرگیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت **مسئلہ** اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجا لانا ہے ف۶۷ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ ف۶۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے ف۶۹ کہ ان کی راہ چلتے ہیں ف۷۰ تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے ف۷۱ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے **شان نزول** یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کیلئے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے با ایں انتظار کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں ف۷۲ یعنی ان کی خوش دلی کے لئے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔

ف۷۲ یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے **شانِ نزول** ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہونچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انھوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انھوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرادی جائے چنانچہ انھوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اتار کر عطا فرمادی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۷۴ جسے چاہے اس کے لئے تنگی کردا اس کو۔

۳ ع ۸ ۳

إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾

نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۷۳

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ

بیشک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ف۷۴ کستا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ

خوب جانتا ف۷۵ دیکھتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۷۶ ہم انھیں بھی

نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔ اور بدکاری کے

الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق نہ مارا جائے تو بے شک ہم نے

لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾

اس کے وارث کو قابو دیا ہے ف۷۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف۷۸ ضرور اس کی مدد ہونی ہے ف۷۹

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا

کو پہنچے ف۸۱ اور عہد پورا کرو ف۸۲ بے شک عہد سے سوال ہونا ہے اور ماپو

الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے

ف۷۵ اور ان کے احوال و مصالح کو ف۷۶ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف لوٹ کا خوف اللہ تعالیٰ نے اسکی ممانعت فرمائی ف۷۷ قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے ف۷۸ اور زمانۂ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے ف۷۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے ف۸۰ وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ ف۸۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کرکے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) ف۸۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی

وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ

اور اس کا انجام اچھا اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۸۳ بیشک کان

وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ف۸۴ اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اتراتا نہ چل ف۸۵ بیشک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں

طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ

کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں

اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۸۷ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے

بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

چُن دئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ف۸۸ بیشک تم بڑا بول بولتے ہو

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا یَزِیْدُهُمْ

ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور اس سے

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے

اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈھ نکالتے ف۹۳ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی

ف۸۳ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سُنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سُنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔

ف۸۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا۔

ف۸۵ تکبر و خود نمائی سے۔

ف۸۶ معنٰی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔

ف۸۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔

ع ۱۰

ف۸۸ یہ خلاف حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔

ف۸۹ کہ اللہ تعالٰی کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالٰی اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے ف۹۰ دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔

ف۹۱ اور پند پذیر ہوں ف۹۲ اور حق سے دوری ف۹۳ اور اس سے برسر مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ
برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ
اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ف۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ
بیشک وہ علم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور

بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا
ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ف۹۹ اور ہم نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا
ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ ف۱۰۰ اور جب

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾
تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ
ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ سنتے ہیں ف۱۰۱ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس

نَجْوٰۤى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
دیکھو انھوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں

سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
پاسکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں

ف۹۴ زبان حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبان قال سے اور یہی صحیح ہے احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔

ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ

ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھانے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرماکر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

ف۹۷ اختلاف لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب۔

ف۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ع

ف۹۹ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔

شان نزول جب آیت تَبَّتْ یَدَا نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انھوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے ف۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لئے ف۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں بعض ساحر بعض کاہن بعض شاعر۔

ف۱۰۳ یہ بات انھوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انھوں نے بہت بعید سمجھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد
فرمایا ف۱۰۴ اور حیاۃ سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ اتھیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس
جسم کے ذرّے انھیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے ف۱۰۶ قبروں سے
موقف قیامت کی طرف ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اُٹھانیوالا ہے ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں
ف۱۰۹ ایماندار ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے
ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انھیں کے انداز میں نہ دیا جائے شانِ نزول مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انھیں ایذائیں دیتے تھے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور تہنیۃ نکم اللہ کہدیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا گیا
يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ
ع ۵/۱۲/۵
اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔
ف۱۱۲ اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔
ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے
ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے۔
ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب۔
ف۱۱۶ زبور کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں

جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے
فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ
خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ
کیا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵
قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ
تم فرماؤ شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے
وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ يَقُوْلُوا الَّتِیْ
چلے آؤ گے ف۱۰۷ اور سمجھو گے کہ نہ رہے تھے مگر تھوڑا ف۱۰۸ اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں
هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
جو سب سے اچھی ہو ف۱۱۱ بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲
اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ
یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب
اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک
عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انھیں جن کو اللہ کے

ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور انکے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا غرضکہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے قطعہ ای وصف تو در کتاب موسیٰ ؛ وی نعت تو در زبور داؤد ؛ مقصود توئی ز آفرینش ؛ باقی بطفیل تست موجود ؛

وہ ۱۱۷ شانِ نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار کھا گئے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انھیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انھیں معبود بناتے ہو ف۱۱۸ جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ شانِ نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انھیں عار دلائی۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا وہ ۱۱۷

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

وہ مقبول بندے جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ ۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے وہ ۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہ ۱۲۰ بیشک تمہارے

مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔ اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

یا اسے سخت عذاب دیں گے وہ ۱۲۱ یہ کتاب میں وہ ۱۲۲ لکھا ہوا ہے

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ

اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انھیں اگلوں نے جھٹلایا وہ ۱۲۳

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ

اور ہم نے ثمود کو وہ ۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو وہ ۱۲۵ تو انھوں نے اس پر ظلم کیا وہ ۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا

نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو وہ ۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں وہ ۱۲۸ اور ہم نے کیا

الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى

وہ دکھاوا وہ ۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو وہ ۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے

الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا

وہ ۱۳۲ اور ہم انھیں ڈراتے ہیں وہ ۱۳۳ تو انھیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب

وہ ۱۱۹ تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے
ف۱۲۰ کافر انھیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔
وہ ۱۲۱ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔
وہ ۱۲۲ لوحِ محفوظ میں۔
ف۱۲۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انھوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی
ع ۶ ۸ ۶
وہ ۱۲۴ ان کے حسبِ طلب
وہ ۱۲۵ یعنی حجتِ واضحہ۔

وہ ۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ ہونے سے منکر ہو گئے ف۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے وہ ۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے وہ ۱۲۹ یعنی معائنہ عجائبِ آیاتِ الٰہیہ کا ف۱۳۰ شبِ معراج بحالتِ بیداری وہ ۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی چنانچہ جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور بطورِ تمسخر کے عمارتِ بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے وہ ۱۳۲ یعنی درختِ زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سببِ آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انھوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادرِ مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے بلادِ ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کی جاتیں اور جلتی نہ تھیں شترمرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے

لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ
خَلَقْتَ طِیْنًاۚ (٦١) قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ٘ لَىِٕنْ
کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا۔ بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر تو نے مجھے
اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا (٦٢) قَالَ
قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا
اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا (٦٣)
دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا
وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ
اور ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا اپنے سواروں
بِخَیْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْؕ
اور اپنے پیادوں کا ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انھیں وعدہ دے
وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (٦٤) اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ
ف۱۴۳ اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ
سُلْطٰنٌؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا (٦٥) رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ
قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں
فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (٦٦) وَ اِذَا
کرتا ہے کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ
تمہیں دریا میں مصیبت پہونچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنھیں پوجتے ہیں سب گم ہو جاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی

ف۱۳۳ دینی اور دنیوی خوفناک امور سے
ف۱۳۴ تحیت کا
ف۱۳۵ شیطان
ف۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ۔
ف۱۳۷ گمراہ کر کے۔
ف۱۳۸ جنھیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے
ف۱۳۹ آ تجھے نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی۔
ف۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو و لعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منھ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔
ف۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔
ف۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔
ف۱۴۳ اپنی طاعت پر
ف۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل و صلاح
ف۱۴۵ انھیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا۔
ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لئے سفر کرکے۔
ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ کرتے ہیں۔
ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔

ف۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کر دیتے ہو ف۱۵۰ دریا سے نجات پا کر ف۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب
اس کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری
ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ف۱۵۲ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا ف۱۵۳ جو تمہیں بچا سکے ف۱۵۴ اور ہم سے
دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا

کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے
ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور
دم مارنے والا نہیں۔

إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿۶۷﴾ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ
طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۴۹ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ
وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ
وَكِيلًا ﴿۶۸﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ
پاؤ ف۱۵۳ یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز
عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا
توڑنے والی آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ
ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ
تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل
خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ
کیا ف۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ
تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ف۱۶۰ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا
فَتِيلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ
جائے گا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں ف۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۶۳
وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۷۲﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا
اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو

ف۱۵۵ عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر۔

ف۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں۔

ف۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔

ف۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اور وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا میں اکثر بمعنی کل ہے

ع ۱۰

لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبول ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے

ف۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت
کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہو گی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین ف۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا
میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں
کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے ف۱۶۱ یعنی ثواب اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی
ف۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ف۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہو گا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖۗ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوْ لَاۤ
بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم

اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ ۗ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
تمہیں ف۱۶۵ ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم

ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾
تم کو دونی عمر اور دوچند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا
اور بے شک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگادیں کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا

لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹

مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
رات کی اندھیری تک ف۱۷۰ اور صبح کا قرآن ف۱۷۱ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے

مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ
ہیں ف۱۷۲ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۱۷۴ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر

اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾
اور سچی طرح باہر لے جا ف۱۷۵ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف۱۷۶

ف۱۶۴ شانِ نزول ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کریں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات و عزّٰی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تاکہ ہم فخر کرسکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۶۵ معصوم کرکے۔

ف۱۶۶ کے عذاب۔

ف۱۶۷ یعنی عرب سے شانِ نزول مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالٰی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن)

ف۱۶۸ اور جلد ہلاک کردئے جاتے۔

ف۱۶۹ یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لئے سنتِ الٰہی یہی رہی کہ انھیں ہلاک کردیا۔

ع ۸ / ۸

ف۱۷۰ اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں۔

ف۱۷۱ اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رکن ہے اور جز سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔

ف۱۷۳ تہجد نماز کے لئے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نمازِ تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نمازِ تہجد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے **مسئلہ** تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں **مسئلہ** اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصفِ اخیر افضل ہے **مسئلہ** جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے (ردالمحتار)

ف۱۷۴ اور مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں

ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقتِ بعث عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنی مناہی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصبِ نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوقِ واجبہ سے عہدہ برآ فرما ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہوسکتی ہے جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سیوطی نے نقل فرمایا کہ اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہے کی طرف اشارہ کیا

ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبہ ظاہرہ جس سے تیرے دین کو تقویت دوں یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انھیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔

ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت وصولت حاصل ہو مگر اس کو پائداری نہیں اس کا انجام بربادی وخواری ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا ف۱۷۹ سورتیں اور آیتیں

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾
اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۱۷۷ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۷۹ جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے ف۱۸۰ اور اس سے
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ
ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں ف۱۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی
نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۸۳ اور جب اسے برائی پہنچے ف۱۸۴ تو ناامید ہو جاتا ہے ف۱۸۵ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام
شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
کرتے ہیں ف۱۸۶ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور تم سے روح کو
الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا
قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
ف۱۸۷ اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اُسے لے جاتے ف۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ
لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت ف۱۸۹ بے شک تم پر اس کا بڑا
عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
فضل ہے ف۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ ف۱۹۱
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو

ف۱۸۰ کہ اس سے امراض ظاہرہ اور باطنہ ضلالت وجہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری وباطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقادات باطلہ واخلاقِ رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ ومعارف الٰہیہ وصفات حمیدہ واخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم ودلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست ونابود کردیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں ف۱۸۱ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں ف۱۸۲ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر ودعا اور طاعت وادائے شکر سے

۹ ع ۹

ف۱۸۳ یعنی تکبر کرتا ہے۔ ف۱۸۴ کوئی شدت وضرر اور کوئی فقر وحادثہ تو تضرع وزاری سے دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ف۱۸۵ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابت دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔ ف۱۸۶ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف وطاہر ہے اس سے افعال جمیلہ واخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ ردیہ سرزد ہوتے ہیں۔ ف۱۸۷ قریش مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق وامانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کردیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لئے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں وہ تین سوال یہ ہیں اصحاب کہف کا واقعہ ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کردئے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ توریت میں مبہم رکھا گیا تھا قریش یہ سوال کرکے نادم ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے جواب دونوں کا ہوگیا اور آیت میں یہ بھی بتادیا گیا کہ مخلوق کا علم علم الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ مَآ اُوْتِيْتُمْ کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو ف۱۸۸ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کردیتے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے ف۱۸۹ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغیر وتبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھالیا جائے

کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے ف۱۹۰ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا
ف۱۹۱ بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ و معارف الٰہیہ میں کسی کمال میں ف۱۹۲ شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنا لیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انکی
تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لا سکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انھیں رسوائی اٹھانا پڑی
اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے ف۱۹۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا ف۱۹۴ شان نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات واضحات نے حجت قائم کر دی اور کفار

ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ
اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۹۲
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ
تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ف۱۹۳ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے
لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَ
لئے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ف۱۹۴ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو
عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا
پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو جیسا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ
تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے
لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے
حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا
جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر
بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ
آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی
إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ
مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے
مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا
ہوتے ف۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے

کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انھوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کر لیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانشمندوں کو کم عقل ٹھہرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کر دی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کر لیں یہ سب باتیں کرنے کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خلش ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی

۱۰ ع ۹ ۱۰

بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہونچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا
اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال
دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے حضور نے فرمایا میں ان باتوں
کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پہونچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں وہ میں نے پہونچا دیا اگر تم مانو تو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ
بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گروا
دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ

بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک
کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ
اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان ف۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۲۰۱ تو

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ

ف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئیگی ہم اسے اور

سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کیا جب ہم

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے ف۲۰۶

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ

اور اس نے ان کے لئے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے ف۲۰۸

لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹ تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ

خرچ نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں

ف۱۹۵ ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں۔

ف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہونچا دینا ہے وہ میں نے پہونچا دیا اب جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہوگئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیات الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

منزل ۴

ف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالےٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے۔

ف۱۹۸ وہی اس میں بستے۔

ف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

ع ۱۱ / ۱۱

ف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرض رسالت اور تمہارے کذب و عداوت پر۔

ف۲۰۱ اور توفیق نہ دے۔

ف۲۰۲ جو انھیں ہدایت کریں

ف۲۰۳ گھسٹتا ف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے ف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ
ف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی ف۲۰۸ باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے ف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں۔

ف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا، ید بیضا، وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا، دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹڈی، گھن، مینڈک، خون ان میں سے پانچ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۲۱۲ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

ف۲۰۹ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا

اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ

اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انھیں نہ اتارا

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ

مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف۲۱۸

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ

پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لئے اترا ف۲۲۱ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳ اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو

ف۲۱۳ اے فرعون معاند۔

ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔

ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا

ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی۔

ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی۔

ف۲۱۸ یعنی زمین مصر و شام میں (خازن، قرطبی)

ف۲۱۹ یعنی قیامت۔

ف۲۲۰ موقف قیامت میں پھر سعدا اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیں گے۔

ف۲۲۱ شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی بتیان میں ہے کہ حق سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے فائدہ آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لئے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی انھوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کے لئے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انھوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ کے ولی کیلئے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انھوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ السلام ف۲۲۲ تئیس سال کے عرصہ میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں ف۲۲۴ حسب اقتضائے مصالح و حوادث ف۲۲۵ اور اپنے لئے نعمت آخرت اختیار کرو یا عذاب جہنم ف۲۲۶ یعنی مومنین اہل کتاب جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وَ۲۲۷ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے وَ۲۲۸ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے وَ۲۲۹ مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترمذی ونسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائیگا جو خوف الٰہی سے روئے۔

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ

بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا وَ۲۲۷ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں وَ۲۲۸ روتے ہوئے اور

يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا

یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے وَ۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

سب اسی کے اچھے نام ہیں وَ۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو وَ۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا وَ۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں وَ۲۳۳ اور

لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں وَ۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو وَ۲۳۵

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشَرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورت کہف مکی ہے اس میں ایک سو دس آیات اور بارہ رکوع ہیں وَ۱

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے وَ۲ پر کتاب اتاری وَ۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ۴ عدل والی کتاب کہ وَ۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

وَ۲۳۰ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمٰن فرماتے رہے ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

١٢ وَ۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی

ع ١١ سن لیں شانِ نزول رسول کریم

١٢ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرأت بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَ۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے

وَ۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔

وَ۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔

وَ۲۳۵ حدیث شریف میں ہے روز قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے اور بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سکھائی جاتی تھی۔

وَ۱ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچسو ستتر (۱۵۷۷) کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ (۶۳۶۰) حرف ہیں وَ۲ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَ۳ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے وَ۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض وَ۵ کفار کو۔

ف۶ کفار ف۷ خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں ف۸ یعنی قرآن شریف پر ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے ف۱۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار ف۱۱ اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو ف۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کیلئے ف۱۵ اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کہف

أَبَدًا ﴿٣﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
رہیں گے اور اُن ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا ف۷ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ
جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس
يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً
بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں غم سے ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ
لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا
اس پر ہے ف۱۰ کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم
صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ
اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳
كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ
ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان نوجوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے
اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى
رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار
اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ
میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۱۶ پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں ف۱۷ دو گروہوں
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ
میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں

قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمینا یملیخا مرطونس بینونس سارینونس ذونوانس کشفیط طنونس اور انکے کتے کا نام قطمیر ہے خواص یہ اسماء لکھ کر دروازہ پر لگا دئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھدئیے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز انکی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص انکی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے باری کے بخار درد سر ام الصبیان خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں (جمل) واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہوگئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تر و تازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ع ۱۲ ۱۳

کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت
کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نان پز کی دوکان پر گئے کھانا خریدنے کے لئے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں
نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انھوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا
اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ۖ وَّ رَبَطْنَا
سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
کی ڈھارس بندھائی جب ف۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم
لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ
اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ؕ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ
تو اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹ اور جب تم ان سے
وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لئے اپنی رحمت
رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا
پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف
ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ
کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا

دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سر غار پہونچے اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہونچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سر غار پہونچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انھیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم
نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکر الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ
کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خوابگاہوں کی طرف واپس
ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے انکی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہونچ
سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے
ف۱۶ یعنی انھیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے ف۱۷ کہ اصحاب کہف کے ف۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے ف۱۹ اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انھوں نے آپس میں ایک
دوسرے سے کہا ف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انھیں نہیں پہونچتی ف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہونچتی ہیں۔

ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے۔

مُرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ
نہ پاؤ گے۔ اور تم انھیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ
بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾
اے سننے والے اگر تو انھیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۸

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
تم یہاں کتنی دیر رہے۔ کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ
تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری

بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
اطلاع نہ دے بیشک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے

فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ
ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہہ نہیں جب

ع ۲ ۵ ۱۴

نصف القرآن باعتبار [illegible]

ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انھوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔
ف۲۶ ایک مدت دراز کے بعد۔
ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انھوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔
ف۳۰ انھیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انھیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انھوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔
ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لئے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہہ حرمت نہیں ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے ف۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انھیں معلوم ہو جائے۔

ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ

وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ۔ ان کا رب انہیں

أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم

خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے

مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا

كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي

بے دیکھے الاؤ تکا بات ف۴۱ اور کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب

أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً

ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي

ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔ اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ

فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور

عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ

یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں

ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ

تین سو برس ٹھہرے نو اُوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ

اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب ف۵۴ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۵ اس کے سوا ان کا

ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا۔

ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی

ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا۔

ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔

ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا۔

ف۴۵ اہل کتاب سے۔

ع ۳
۵
۱۵

ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرما دی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں۔

ف۴۷ یعنی اصحاب کہف کے۔

ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے **شان نزول** اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۴۹ یعنی ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیر میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے ؎ ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام ۔ جملگی مذکور ماند والسلام ۔ ف۵۰ واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا (خازن و جمل) ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے **شان نزول** نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا۔

مِن وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ف٥٦

كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾

تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف٥٧ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

چاہتے ہیں ف٥٨ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگار چاہو گے

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام

فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

حد سے گزر گیا اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ف٥٩ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ

کفر کرے ف٦٠ بے شک ہم نے ظالموں ف٦١ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَ

اگر ف٦٢ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

ہی برا پینا ہے ف٦٣ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیگ

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف٦٤ ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں

ف٥٥ یعنی قرآن شریف۔

ف٥٦ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں۔

ف٥٨ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شان نزول سرداران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی صحبت سے جدا کردیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف٥٩ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہوچکا ہیں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لئے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا۔

ف٦٠ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کر۔

ف٦١ یعنی کافروں۔

ف٦٢ پیاس کی شدت سے۔

ف٦٣ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منھ کے قریب کیا جائے گا تو منھ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ اور پیتل ہے۔

ف٦٤ بلکہ انھیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔

الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا
وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف۶۵ اور

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ
سبز کپڑے کریب اور قنا دیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ف۶۶ کیا

الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا
ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو ف۶۷ کہ ان میں

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا
ایک کو ف۶۸ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ

بَیْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْـًٔا ۙ وَّ
بیچ میں کھیتی رکھی ف۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی ف۷۰ اور

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ
دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۷۱ پھل رکھتا تھا ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور وہ اس سے

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
رد و بدل کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷۵ اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ
جان پر ظلم کرتا ہوا ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور

لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰

وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے

ف۶۵ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے۔

ف۶۶ شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہوں گے۔

ف۶۷ کہ کافر و مومن اس میں غور کر کے اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے

ع ۴ ۹ ۱۶

ف۶۸ یعنی کافر کو۔

ف۶۹ یعنی انھیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔

ف۷۰ بہار خوب آئی۔

ف۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی

ف۷۲ یعنی اموال کثیرہ و سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں۔

ف۷۳ ایماندار۔

ف۷۴ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ۔

ف۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں۔

ف۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو افتخاراً ہر طرف لئے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔

ف۷۷ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور۔

ف۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض

ف۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے

ف۸۰ مسلمان

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝۳۷ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝۳۸ وَلَوْلَآ
پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں اور
اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا
کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے
اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝۳۹ۚ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝۴۰ۙ اَوْ
اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اُتارے تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝۴۱ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ
اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ف۸۷ اور اس کے پھل گھیر لئے گئے ف۸۸
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ
تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝۴۲ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ
ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے
دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝۴۳ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ
اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝۴۴ۧ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا۔ اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۹۴
اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اُتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس ہو گیا

ف۸۱ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہو گیا۔
ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا۔
ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔
ف۸۴ دنیا میں یا عقبیٰ میں۔
ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے۔
ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جا سکے۔
ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔
ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہو گیا۔
ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے۔
ف۹۰ اس حال کو پہونچ کر اس کو مؤمن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔
ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کر سکتا۔
ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔
ف۹۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے۔
ف۹۵ زمین تر و تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا۔

ع ۵ ۱۳ ۱۷

ف۹۶ اور پراگندہ کردیں ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے

تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ

جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۹۷ مال اور بیٹے

زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ

وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

انہیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے ف۱۰۳

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے

فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا

اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا

كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ

جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ع وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ

نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ

قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں۔

ف۹۸ راہ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے

ف۹۹ باقیات صالحات سے اعمال خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا

ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح روانہ ہوں گے

ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت۔

ع ۶ ۵ ۱۸

ف۱۰۲ قبروں سے اور موقف حساب میں حاضر کریں گے

ف۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔

ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال۔

ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے زبان انبیاء پر فرمایا تھا یہ اُن سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ف۱۰۶ ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں ف۱۰۷ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم۔

مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل ملا ف۱۱۲ نہ میں نے آسمانوں اور زمین

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

کو بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنے

الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ

والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

تو انہیں پکاریں گے وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے ف۱۱۶ اور مجرم

النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا۠ ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ

دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بیشک

صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا

جھگڑالو ہے ف۱۱۸ اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے

رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

رب سے معافی مانگتے ف۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے

وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱۲۲ خوشی اور ف۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹادیں اور انہوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انہیں سنائے

ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو

ف۱۱۲ کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے۔

ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریکِ عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

ف۱۱۴ اللہ تعالیٰ کفار سے۔

ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدیٰ اور اہلِ ضلال کے۔

ف۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موبق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

ع ۴ / 19

ف۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں۔

ف۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر بن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا بعض نے کہا ابی بن خلف مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح ہے۔

ف۱۱۹ یعنی قرآن کریم یا رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک۔

ف۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے جائے عذر نہیں ہے کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں۔

ف۱۲۱ یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہے اس کے بعد۔

ف۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لئے ثواب کی۔

ف۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لئے عذاب کا ف۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

ف١٢٥ عذاب کے ف١٢٦ اور پند پذیر نہ ہوا اور ان پر ایمان نہ لائے ف١٢٧ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا ف١٢٨ کہ حق بات نہیں سنتے ف١٢٩ یہ اُن کے
حق میں ہے جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف١٣٠ دنیا ہی میں ف١٣١ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ
گئے تھے ف١٢٥ اور اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اسکے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ اُن سے منہ پھیرے ف١٢٦ اور اسکے
مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي
ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف١٢٧ اُسے بھول جائے ہم نے انکے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی
آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾
ف١٢٨ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف١٢٩
وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ
اور تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انھیں ف١٣٠ انکے کیئے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا
الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ
ف١٣١ بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے ف١٣٢ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ
الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ
بستیاں ہم نے تباہ کردیں ف١٣٣ جب انھوں نے ظلم کیا ف١٣٤ اور ہم نے انکی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو
مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾
جب موسیٰ ف١٣٥ نے اپنے خادم سے کہا ف١٣٦ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف١٣٧ یا قرنوں
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
چلا جاؤں ف١٣٨ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہونچے ف١٣٩ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی
سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
سرنگ بناتی۔ پھر جب وہاں سے گزر گئے ف١٤٠ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت
هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ
کا سامنا ہوا ف١٤١ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا

ف١٣٢ یعنی روز قیامت بعث وحساب کا دن۔
ف١٣٣ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔
ف١٣٤ حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا۔
ف١٣٥ ابن عمران نبی محترم صاحب توریت ومعجزات ظاہرہ۔
ف١٣٦ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔
ع ٨ ٢٠
ف١٣٧ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔
ف١٣٨ اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے۔
ف١٣٩ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف١٤٠ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت
ف١٤١ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزل مقصود سے آگے بڑھکر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور۔

ف۱۴۲ اپنی مچھلی نے ف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی ف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خا و سکون ضاد اور بفتح خا و سکون ضاد اور بفتح خا و کسر ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں آپ نے دنیا ترک کرکے زہد اختیار فرمایا۔

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ
اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے
عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾
موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم
عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
لدنی عطا کیا ف۱۴۶ اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم
رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
ہوئی ف۱۴۷ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ
جسے آپ کا علم محیط نہیں ف۱۴۹ کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم
لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ
ذکر نہ کروں ف۱۵۰ اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا ف۱۵۲ موسیٰ
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بے شک تم نے بری بات کی ف۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ
میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۵۵ اور

ف۱۴۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔
ف۱۴۶ یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انھیں سلام کیا انھوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہا فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انھوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ فرمایا کہ جی ہاں پھر۔
ف۱۴۷ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ تواضع و ادب سے پیش آئے (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں۔
ف۱۴۸ حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا۔

ع ۹ ۱۱ ۲۱

ف۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور یہ اہل کمال کیلئے باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز و غیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے ہے جو انکے سینہ میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہونگے وہ حکمت سے ہونگے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ف۱۵۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک وابو السعود) ف۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا ف۱۵۲ اور بسولے یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن با وجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا ف۱۵۳ حضرت خضر نے ف۱۵۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۵۵ کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔

لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے ف۱۵۶ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۵۷ اس بندہ نے اسے

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

قتل کردیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان ف۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بیشک تم نے بہت بری بات کی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ

کہا ف۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۶۰ کہا اس کے بعد

سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا

لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ

عذر پورا ہوچکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۱۶۱ ان دہقانوں سے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ

کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی ف۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی

یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ

ہے اس بندہ نے ف۱۶۳ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف۱۶۴ کہا یہ ف۱۶۵ میری

هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا

عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ

ف۱۶۶ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی ف۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ

تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱۶۸ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی

الجزء السادس عشر (۱۶)

ف۱۵۶ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گذرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے

ف۱۵۷ جو ان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا

ف۱۵۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

ف۱۵۹ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ

ف۱۶۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

ف۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے

ف۱۶۲ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے

ف۱۶۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کرامت سے

ف۱۶۴ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے۔

ف۱۶۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔

ف۱۶۶ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا۔

ف۱۶۷ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو۔

ف۱۶۸ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا۔

ف۱۶۹ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ رہے ف۱۷۰ اور وہ اسکی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب سے تھا کہ وہ باعلام الٰہی اس کے حال باطن کو جانتے تھے حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حال باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انھیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اسکو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انھیں گراں گزرا اور انھوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائیگا (جمل)

غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ

چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی

اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ

میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے

وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

ان کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ

يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا

دونوں اپنی جوانی کو پہونچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع

کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۱۷۸

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ ؕ

اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ

بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱ تو وہ ایک سامان کے

سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ

پیچھے چلا ف۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہونچا اُسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ

پایا ف۱۸۳ اور وہاں ف۱۸۴ ایک قوم ملی ف۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو

ف۱۷۱ یعنی گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور
ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسن سلوک اور مودت و محبت رکھتا ہو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی بندے کو چاہئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے
ف۱۷۳ جن کے نام اصرم اور صریم تھے
ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لکھا تھا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اس کے لئے خوشی جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی اسکے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اسکے ہاتھوں پر شر جاری کی

ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا حضرت محمد ابن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو اور اسکے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں ف۱۷۷ بلکہ بامر الٰہی و الہام خداوندی کیا ف۱۷۸ بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انھوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اسکے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہونچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں کہ مشائخ صوفیہ و اصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و

الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اسکا پانی پیا واللہ تعالٰی اعلم (خازن) ف۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفار مکہ یا یہود طریق
امتحان ف۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں انھوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب
لوا تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور
اس امت سے ہونیوالے ہیں جن کا اسم مبارک حضرت امام مہدی ہے انکی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے
اللہ سے محبت کرنیوالے بندے تھے اللہ نے انھیں محبوب بنایا۔

أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ
تو انھیں عذاب دے ف۱۸۶ یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ف۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۸۸
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا
اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا ف۱۹۰ وہ اسے بری مار دیگا اور جو
مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَآءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ
ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ف۱۹۱ اور عنقریب ہم اسے آسان
مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
کام کہیں گے ف۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہونچا
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾
اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴
كَذَٰلِكَ ۖ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰٓ
بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ف۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷
إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ
یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہونچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم
يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا۟ يَٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انھوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج ماجوج ف۱۹۹
مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰٓ أَن
زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں
تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي
اور ان میں ایک دیوار بنا دیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد

ف۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا۔
ف۱۸۲ سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہونچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا
ف۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئیگی یہ دیکھکر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپکے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمۂ حیات تک پہونچ گئے اور انھوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انھوں نے نہ پایا اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہونچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنیوالے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔
ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس۔
ف۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اسکے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور انکی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے۔
ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کرے۔
ف۱۸۷ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ
ایمان لائیں ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ف۱۸۹ قتل کرینگے یہ تو اسکی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ قیامت میں ف۱۹۱ یعنی جنت ف۱۹۲ اور اسکو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر
سہل ہوں دشوار نہ ہوں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانب مشرق میں ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں
کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے ف۱۹۵ فوج لشکر آلات حرب سامان سلطنت
اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملکداری کی قابلیت اور امور مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۱۹۶ مفسرین نے کذلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ
سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے انکے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے انکو تعذیب کی ف۱۹۷ جانب شمال میں (خازن)
ف۱۹۸ کیونکہ انکی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بمشقت بات کی جا سکتی تھی ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے

زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے،
درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہونچ سکیں اور ہم ان کے شر
و ایذا سے محفوظ رہیں. ف۲۰۱ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو.
ف۲۰۳ ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا۔

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى
طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں ف۲۰۳ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک

اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا
کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا

قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ
کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ
نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے

وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا
رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۶ اُسے پاش پاش کردیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف۲۰۷ اور اس دن ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
انھیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آویگا اور صور پھونکا جائے گا ف۲۰۸ تو ہم سب کو ف۲۰۹

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ
اکٹھا کر لائیں گے. اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ف۲۱۰ وہ جن کی

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ف۲۱۱ اور حق بات سُن نہ سکتے تھے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ
ف۲۱۲ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو ف۲۱۳ میرے سوا

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ
حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم

ف۲۰۴ اور بنیاد کھودوائی جب پانی تک پہونچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔
ف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ۔
ف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت آ پہونچے گا قریب قیامت۔
ف۲۰۷ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب اُن کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے انشاء اللہ. انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انھیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے

ع ۱۱ ۱۹ ۲

مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انھیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے ف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے ف۲۰۹ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روز قیامت ف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں ف۲۱۱ اور وہ آیات الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے ف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ف۲۱۳ مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے ف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے.

ف۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کرکے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزین رہتے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل حرورا یعنی خوارج ہیں ف۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے ف۲۱۷ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب کے منکر رہے ف۲۱۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکۂ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا ف۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي
تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ
زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ لوگ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ
جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انھوں نے کفر کیا اور میری
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے
كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا
عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا
میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر صورت
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ
بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ف۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ف۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید
رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع
ہو اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۲۲۴

مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند تر ہے اور اس پر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے

ف۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضل الٰہی سے انھیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت حاصل ہے۔

ف۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لئے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں۔

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو
۱۲ یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا
ع ۹ اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت
۳ کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا
علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو

ف۲۲۲ کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہر حال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کے لئے حکم فرمایا گیا یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) **مسئلہ** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بطریق تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں ہوتا دوم یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہ ومہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ

بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد آیت یُوْحٰۤى اِلَیَّ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورت مریم مکی ہے اس میں اٹھانوے آیات اور چھ رکوع ہیں ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا و۱

كٓهٰیٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو

نِدَآءً خَفِیًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

آہستہ پکارا و۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی و۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا

شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ

و۴ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا و۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا

مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾

ڈر ہے و۶ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے و۷

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۗۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾ یٰزَكَرِیَّاۤ

وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر و۸ اے زکریا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾

ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحیٰی ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے

مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ

کی حالت کو پہونچ گیا و۹ فرمایا ایسا ہی ہے و۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْــٴًـا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ

تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا و۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دیدے و۱۲

و۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں۔

و۲۲۴ شرک اکبر سے بھی بچے اور ریا سے بھی جس کو شرک اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالٰی اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

و۱ سورۂ مریم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیتیں سات سو اسی کلمے ہیں۔

و۲ کیونکہ اخفاء ریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہوتا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اسی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لئے بھی اس دعا کا اخفا مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعف پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہوگئی تھی (مدارک خازن)۔

و۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت کو پہونچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان ہی نہیں۔

و۴ کہ تمام سر سفید ہوگیا۔

و۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا۔

و۶ چچازاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہو

و۷ اور میرے علم کا حامل ہو۔

و۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے اللہ تعالٰی نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا و۹ یہ سوال استبعاد نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا و۱۰ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے و۱۱ تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب و۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی معرفت ہو۔

ف۱۳ صحیح سالم ہوکر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔

قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (١٠) فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر ف۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا (١١) یٰیَحْیٰى
باہر آیا ف۱۴ تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف۱۵ اے یحییٰ
خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا (١٢) وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا
کتاب ف۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اُسے بچپن ہی میں نبوت دی ف۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی ف۱۸ اور
وَ زَكٰوةًؕ وَ كَانَ تَقِیًّا (١٣) وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا (١٤) وَ
ستھرائی ف۱۹ اور کمال ڈر والا تھا ف۲۰ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا ف۲۱ اور
سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا (١٥) وَ اذْكُرْ
سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا ف۲۲ اور کتاب
فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا (١٦) فَاتَّخَذَتْ
میں مریم کو یاد کرو ف۲۳ جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف۲۴ تو ان سے ادھر
مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا
ف۲۵ ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا ف۲۶ وہ اسکے سامنے ایک تندرست آدمی کے
سَوِیًّا (١٧) قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا (١٨) قَالَ اِنَّمَاۤ
روپ میں ظاہر ہوا۔ بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے
اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا (١٩) قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ
رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو
وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا (٢٠) قَالَ كَذٰلِكِۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ

ع ۱۵ / ۴

ف۱۴ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لئے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔

ف۱۵ اور حسب عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کرسکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہوگئیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔

ف۱۶ یعنی توریت کو۔

ف۱۷ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس مدت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمال عقل و دانش خوارق عادات میں سے ہے اور جب بکرمہٖ تعالیٰ یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہٰذا اس آیت میں حکم نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم توریت اور فقہ فی الدین بھی مراد لی ہے (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لئے بلایا تو آپ نے فرمایا مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا ہم کھیل کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔

ف۱۸ عطا کی اور ان کے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔

ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ف۲۰ اور آپ خوف الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے ف۲۱ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع ف۲۲ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہو جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اسلئے ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ف۲۳ یعنی اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انھیں انکا حال معلوم ہو ف۲۴ اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں ف۲۵ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ف۲۶ جبریل علیہ السلام ف۲۷ یہی منظور الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے۔

ف٢٨ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف٢٩ اور اپنی قدرت کی برہان ف٣٠ ان کے لئے جو اُس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ف٣١ علمِ الٰہی میں اب رد ہو سکتا ہے نہ بدل سکتا
ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت
مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی ف٣٢ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچا زاد بھائی یوسف نجار ہے
جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر

رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو انکو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اسلئے وہ خدمتِ مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لئے وہ بیت لحم میں چلی گئیں۔

ف٣٣ جس کا درخت جنگل میں خشک ہو گیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں در نفضیت کے اندیشہ سے۔

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا
ف٢٨ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف٢٩ کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ف٣٠ اور یہ کام
مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا
ٹھہر چکا ہے ف٣١ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دُور جگہ چلی گئی ف٣٢ پھر اسے جننے کا
الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا
درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف٣٣ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی
وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ
اور بھولی بسری ہو جاتی تو اُسے ف٣٤ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف٣٥ بیشک تیرے
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ
رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے ف٣٦ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی
رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
ف٣٧ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف٣٨ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے
الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ
ف٣٩ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی
الْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
سے بات نہ کروں گی ف٤٠ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف٤١ بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری
شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ
بات کی اے ہارون کی بہن ف٤٢ تیرا باپ ف٤٣ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں
أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ
ف٤٤ بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف٤٥ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں

ف٣٤ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف٣٥ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف٣٦ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا۔
ف٣٧ جو زچہ کے لئے بہترین غذا ہیں ف٣٨ اپنے فرزند عیسیٰ سے ف٣٩ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے ف٤٠ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لئے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور ان کا کلام حجتِ قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیئے جواب جاہلاں باشد خموشی مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کر دینا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف٤١ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور

ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ انکا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ انکی نسل سے تھیں اسلئے ہارون کی بہن کہدیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حنہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور۔
ف۴۶ یہ گفتگو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دست مبارک سے اشارہ کرکے کلام شروع کیا۔

صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ۛؕ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾

بچہ ہے ف۴۶ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانیوالا نبی کیا ف۴۸

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا

اور اس نے مجھے مبارک کیا ف۴۹ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی

دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ

جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا ف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی

عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِکَ عِیْسَی

مجھ پر ف۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ف۵۲ یہ ہے عیسیٰ

ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ

مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں ف۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو

یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ

اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اسکو ف۵۴ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جاؤ

فَیَکُوْنُ ﴿۳۵﴾ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾

وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ف۵۵ تو اسکی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِہِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ مَّشْہَدِ

پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں ف۵۶ تو خرابی ہے کافروں کے لئے ایک بڑے دن کی

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِہِمْ وَاَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰکِنِ الظّٰلِمُوْنَ

حاضری سے ف۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہونگے ف۵۸ مگر آج ظالم

الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْہُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ

کھلی گمراہی میں ہیں ف۵۹ اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۶۰ جب کام

ف۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک و تعالیٰ پر لگتی تھی اس لئے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی براءت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہو گئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مرتبہ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اسکی سرشت نہایت پاک و طاہر ہے۔

ف۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطن والدہ ہی میں تھے کہ آپکو توریت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپکا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب کی ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔

ف۴۹ یعنی لوگوں کے لئے نفع پہونچانیوالا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا۔

ف۵۰ بنایا۔

ف۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی۔

ف۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت و طہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اسکے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہونچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن) ف۵۳ کہ یہود تو انہیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے ف۵۴ اس سے ف۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ف۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہو گئے ایک یعقوبیہ ایک نسطوریہ ایک ملکانیہ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا (مدارک) ف۵۷ بڑے دن سے روز قیامت مراد ہے ف۵۸ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دیگا جب انہوں نے دنیا میں دلائل حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے مواعید کو نہیں سنا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں ف۵۹ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ و معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انھوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا ف۶۰ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت و حسرت ہو گی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے۔

الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ
ہو چکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ف۶۲ اور نہیں مانتے بے شک زمین اور جو کچھ اس پر
الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
ہے سب کے وارث ہم ہونگے ف۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھر ینگے ف۶۴ اور کتاب میں ف۶۵ ابراہیم کو
إِبْرٰهِيْمَ ۬ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ
یاد کرو بے شک وہ صدیق ف۶۶ تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰٓأَبَتِ إِنِّيْ قَدْ
میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ اے میرے باپ بیشک میرے
جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾
پاس ف۶۹ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱
يٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۖ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾
اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۷۲ بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے
يٰٓأَبَتِ إِنِّيْٓ أَخَافُ أَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے تو تو شیطان کا
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓإِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
رفیق ہو جائے ف۷۳ بولا کیا تو میرے خداؤں سے منھ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک
لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَأَسْتَغْفِرُ
اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کرونگا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶
لَكَ رَبِّيْ ۖ إِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
قریب ہے کہ میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگونگا ف۷۷ بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤنگا ف۷۸ تم سے

وقف لازم
ع ۲ ۲۵ ۵

ف۶۱ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہونچیں گے ایسا سخت دن درپیش ہے۔
ف۶۲ اور اس دن کے لئے کچھ فکر نہیں کرتے۔
ف۶۳ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے۔
ف۶۴ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔
ف۶۵ یعنی قرآن میں۔
ف۶۶ یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الٰہیہ بجا لائے۔
ف۶۷ یعنی آزر بت پرست سے۔
ف۶۸ یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لاشریک لہٗ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔
ف۶۹ میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا
ف۷۰ میرا دین قبول کر۔
ف۷۱ جس سے تو قرب الٰہی کی منزل مقصود تک پہونچ سکے۔
ف۷۲ اور اس کی فرماں برداری کرکے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔
ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اسکا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دلپذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں
ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۷۵ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۶ یہ سلام متارکت تھا ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے
ف۷۸ شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کرکے۔

ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے ف۸۰ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لئے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا ف۸۱ ارضِ مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے ف۸۲ فرزند ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لئے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے ف۸۴ کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کئے ف۸۵ کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب انکی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے ف۸۶ طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾

اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ف۷۹ قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اُسے اسحٰق ف۸۲ اور

وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ

یعقوب ف۸۳ عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤی

ان کے لئے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں

هٰرُوْنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

بتانے والا (نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۸۹ بیشک وہ وعدے کا سچا تھا ف۹۰

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ

اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا

رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں

نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

دیتا اور ہم نے اُسے بلند مکان پر اٹھا لیا ف۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں

کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی یٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا

ف۸۷ مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔

ع ۳ ۱۰ ۶

ف۸۸ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے

ف۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد ہیں

ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہئے جب تک میں واپس آؤں آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا ذبح کے موقع پر اس شان سے اسکو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ

ف۹۱ اور اپنی قوم جرہم کو جن کی طرف آپ مبعوث تھے

ف۹۲ بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے

ف۹۳ آپ کا نام اخنوخ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کتبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا ف۹۴ دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو

جنت میں لے گئے آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہونچنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انھیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔

مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ
بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۹۶ اور ابراہیم
ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰی
ف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ف۹۸ اور ان میں سے جنھیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ف۹۹ جب ان پر
عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ف۱۰۰ تو اُن کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿٥٩﴾ۙ
ف۱۰۱ جنھوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
پائیں گے ف۱۰۳ مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انھیں کچھ
وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ﴿٦٠﴾ۙ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
نقصان نہ دیا جائیگا ف۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا
بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ﴿٦١﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ
ف۱۰۶ بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۰۷
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ
اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام ف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے
عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ
اسے کریں گے جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم
اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿٦٤﴾ۚ رَبُّ
سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں

السجدة

ف۹۵ یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح۔

ف۹۶ یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں۔

ف۹۷ کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب

ف۹۸ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم وسلامہ۔

ف۹۹ شرح شریعت و کشف حقیقت کے لئے

ف۱۰۰ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے۔

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔

ف۱۰۱ مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے۔

ف۱۰۲ اور بجائے طاعتِ الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا۔

ف۱۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔

ف۱۰۴ اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی ف۱۰۵ ایماندار صالح و تائب ف۱۰۶ یعنی اس حال میں کہ جنت اُن سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مشاہدہ نہیں کرتے ف۱۰۷ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا ف۱۰۸ یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائینگی ف۱۰۹ **شانِ نزول** بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۱۰ یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مشیت کے تابع ہیں وہ ہر حرکت و سکون کا جاننے والا اور غفلت و نسیان سے پاک ہے ف۱۱۱ جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔

ف۱۱۲ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام اللہ نہیں رکھا ف۱۱۳ انسان سے یہاں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ
اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے

تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ
نام کا دوسرا جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا

حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾
ف۱۱۳ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾
تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾
کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ف۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا ف۱۱۸

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ
کا گزر دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱ اور

نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں ف۱۲۲ کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ
مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے

نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾
ف۱۲۳ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود میں بہتر تھے

مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبی بن خلف اور ولید بن مغیرہ انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شانِ نزول ہے۔

ع ۴ ۱۵

ف۱۱۴ تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔

ف۱۱۵ یعنی منکرینِ بعث کو۔

ف۱۱۶ یعنی کفار کو انکے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا۔ ف۱۱۷ کفار کے۔

ف۱۱۸ یعنی دخولِ نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

ف۱۱۹ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اُٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔

ف۱۲۰ یعنی ورودِ جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔

ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو۔

ف۱۲۲ مثل نضر بن حارث وغیرہ کفارِ قریش بناؤ سنگار کرکے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کرکے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقراء

ف۱۲۳ مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں ف۱۲۴ امتیں ہلاک کر دیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا
تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اُسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ
مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ
چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا
شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ
برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۲۸ اور جنھوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائیگا ف۱۳۰
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ﴿۷۶﴾ أَفَرَءَيْتَ
اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے
الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿۷۷﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ
اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا
أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ
ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اُسے
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوا
خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ انکے ہمیں وارث ہونگے اور ہمارے پاس اکیلا آئیگا ف۱۳۷ اور اللہ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُونَ
کے سوا اور خدا بنالئے ف۱۳۸ کہ وہ انہیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِينَ
ف۱۴۱ انکی بندگی سے منکر ہونگے اور انکے مخالف ہوجائیں گے ف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے
عَلَى الْكٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ
ف۱۴۳ کہ وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۴۴ تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں

ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کرکے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر۔

ف۱۲۶ دنیا کا قتل و گرفتاری۔

ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے۔

ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔

ف۱۲۹ اور ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر۔

ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لئے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔

ف۱۳۲ بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب بیکار اور باطل ہیں۔

ف۱۳۳ شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانۂ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کرونگا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو

۵ ع ۷ ۸

حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب نے کہا ہاں عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑیئے یہاں تک کہ میں مرجاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کرونگا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ف۱۳۴ اور اس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اسکو مال و اولاد ملے گی ف۱۳۵ ایسا نہیں ہے تو ف۱۳۶ یعنی مال و اولاد ان سب سے اسکی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائیگا اور ف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہوجائیگا ف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں ف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۱۴۱ بت جنھیں یہ پوجتے تھے ف۱۴۲ انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں زبان دیگا اور وہ کہیں گے یارب انہیں عذاب کر ف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کردیا ف۱۴۴ اور معاصی پر ابھارتے ہیں۔

ف۱۴۵ اعمال کی جزا کے لئے یا سانسوں کی فنا کے لئے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے ف۱۴۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ مومنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کرکے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہوں گے ف۱۴۷ ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب انکے کفر کے

عَدًّا ۝٨٤ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝٨٥ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

ف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر ف۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝٨٦ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ

ہانکیں گے پیاسے ف۱۴۷ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٧ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٨ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا

رکھا ہے ف۱۴۸ اور کافر بولے ف۱۴۹ رحمٰن نے اولاد اختیار کی بیشک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰

إِدًّا ۝٨٩ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر

هَدًّا ۝٩٠ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩١ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ

ف۱۵۱ اس پر کہ انھوں نے رحمٰن کے لئے اولاد بتائی اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے

وَلَدًا ۝٩٢ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝٩٣

ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسکے حضور بندے ہوکر حاضر ہوں گے ف۱۵۳

لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝٩٤ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بیشک وہ انکا شمار جانتا ہے اور انکو ایک ایک کرکے گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اسکے حضور اکیلا حاضر ہوگا

فَرْدًا ۝٩٥ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

ف۱۵۵ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٦ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ

گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو

وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۝٩٧ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ

لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷ کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو

وقف لازم
وقف لازم

ف۱۴۸ یعنی جنھیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔
ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ
ف۱۵۰ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا۔
ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم و برہم کردے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان زمین پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہوگئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی
ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں
ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں
ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس ایام آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ مخفی نہیں سب اسکی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں
ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے
ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائیگا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دیگا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ انکی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں ف۱۵۷ تکذیب انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں۔

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۹۸

یا اُن کی بھنک سنتے ہو ف۱۵۸۹

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیات اور آٹھ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰهٰ ۱ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۲ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو

يَّخْشٰى ۳ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۴ اَلرَّحْمٰنُ

ف۳ اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۵ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ اُن کے

مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۶ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اُسے جو اس سے بھی

السِّرَّ وَاَخْفٰى ۷ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۸ وَهَلْ

زیادہ چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّىْۤ

تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۱۰

شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ۱۱ اِنِّىْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

پھر جب آگ کے پاس آیا ف۸ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بیشک تو

ف۱۵۸۹ وہ سب نیست و نابود کر دیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ ف۱ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس ۱۶۴۱ کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس ۵۲۴۲ حروف ہیں ف۲ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکم الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے۔

ف۳ وہ اس سے نفع اٹھائیگا اور ہدایت پائیگا

ف۴ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات زمین و تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے

ف۵ سر یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اسکا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جسکو انسان لوگوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح افعال سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہرہ ہو یا باطنہ اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائیگا تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکر الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کیلئے ہے

ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنیٰ کو مقتضی نہیں ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجۂ علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائضِ نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہانِ شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار فرمائی بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا سردی شدت کی تھی آپکو دور سے آگ معلوم ہوئی ف۸ وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اسکے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو ف۹ کہ اس میں تواضع اور بقعہ متبرکہ کا احترام اور وادی مقدس کی خاک سے حصول برکت کا موقع ہے۔

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾

پاک جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے

اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾

بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ف۱۲

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾

بیشک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾

تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہو جائے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور

اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے اے

يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫

موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھا لے اور ڈر نہیں

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے ف۲۱ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲

بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾

خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَ

فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ عرض کی اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے ف۲۷ اور

ع ۱۴ ۱۰

ف۱۰ طوی وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے سنی اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا سبحان اللہ۔

ف۱۲ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔

ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔

ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے۔

ف۱۵ اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے (مدارک)۔

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو۔

ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ)۔

ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا۔

ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم الٰہیہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۰ اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور ان کے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ف۲۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا ف۲۲ یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا اور ف۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے دست مبارک سے رات دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آ جاتا ف۲۴ آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے ف۲۵ رسول ہو کر ف۲۶ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعویٰ کرنے لگا ف۲۷ اور اسے تحمل رسالت کے لئے وسیع فرما دے۔

يَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾
میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے ف۲۸ کہ وہ میری بات سمجھیں
وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾
اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ف۲۹ وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر
وَاَشْرِكْهُ فِيْۤ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ
اور اُسے میرے کام میں شریک کر ف۳۰ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ف۳۱ بیشک
كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ
تو ہمیں دیکھ رہا ہے ف۳۲ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی اور بیشک
مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّكَ مَا يُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾ اَنِ
ہم نے ف۳۳ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ف۳۴ کہ
اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ف۳۵ ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اُسے
يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ
وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن ف۳۶ اور میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی ف۳۷ اور اس لئے کہ تو
عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ف۳۸ تیری بہن چلی ف۳۹ پھر کہا کیا میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش
يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ
کریں ف۴۰ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس کی آنکھ ف۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۴۲ اور تو نے ایک
نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْۤ
جان کو قتل کیا ف۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ف۴۴ تو تو کئی برس

ف۲۸ جو خورد سالی میں آگ کا انگارا منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے تو چاہے تو تجربہ کرلے اس تجربہ کے لئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لئے آپ نے یہ دعا کی۔
ف۲۹ جو میرا معاون اور معتمد ہو ف۳۰ یعنی امر نبوت و تبلیغ رسالت میں ف۳۱ نمازوں میں بھی اور خارج نماز بھی ف۳۲ ہمارے احوال کا عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے
ف۳۳ اس سے قبل۔
ف۳۴ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا۔
ف۳۵ یعنی نیل میں۔
ف۳۶ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کردیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کردیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہادیا اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہوگیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔
ف۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کردیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوجاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی ف۳۸ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے ف۳۹ جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے
ف۴۰ ان لوگوں نے اسکو منظور کیا وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا ف۴۱ آپ کے دیدار سے ف۴۲ یعنی غم فراق دور ہوسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مرگیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا ف۴۴ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرماکر۔

ف۴۵ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ف۴۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے ف۴۷ اپنی وحی اور رسالت کے لئے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو

ف۴۸ یعنی معجزات۔

اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَاصْطَنَعْتُكَ

مدین والوں میں رہا ف۴۵ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے

لِنَفْسِيْ ۝٤١ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝٤٢

بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸ لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے

اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ

یا کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا اور دیکھتا ف۵۲ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۳ اور انہیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝٤٧ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ

نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اسے جو ہدایت کی پیروی کرے ف۵۶ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝٤٨ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩

کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷ اور منہ پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝٥١ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

کا کیا حال ہے ف۶۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بہکے

ف۴۹ یعنی اس کو بنرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کریگا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئیگا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تا دم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخول جنت میسر آئیگا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بنا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی

ف۵۰ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہئے تاکہ آپ کے لئے اجر اور اس پر الزام حجت اور قطع عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیر الٰہی ہے۔

ف۵۱ اپنی مدد سے

ف۵۲ اس کے قول و فعل کو ف۵۳ اور انہیں بندگی و اسیری سے رہا کر دے ف۵۴ محنت و مشقت کے سخت کام لے کر ف۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدق نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے معجزۂ ید بیضا دکھایا ف۵۶ یعنی دونوں جہان میں اس کے لئے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہیگا ف۵۷ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے ف۵۸ ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے ف۶۰ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لئے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے ف۶۱ فرعون ف۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۶۳ یعنی لوح محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں روز قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔

وَلَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا

نہ بھولے وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں

سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

رکھیں اور آسمان سے پانی اتارا ف۶۴ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے

شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾

ف۶۵ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ف۶۶ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ف۶۷ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ف۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے

وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

ف۶۹ اور بیشک ہم نے اسے ف۷۰ اپنی سب نشانیاں ف۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ف۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اسلئے

مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دو اے موسیٰ ف۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف۷۴ تو

بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدلہ لیں نہ تم ہموار جگہ ہو

قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَ اَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ف۷۵ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں ف۷۶ تو فرعون پھرا

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

اور اپنے داؤں اکٹھے کئے ف۷۷ پھر آیا ف۷۸ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

باندھو ف۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف۸۰

ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو خطاب کرکے اس کی تتمیم فرماتا ہے۔

ف۶۵ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لئے بعض جانوروں کے لئے۔

ف۶۶ یہ امر اباحت اور تذکیر نعمت کے لئے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لئے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کرکے۔

ع ۲ ۱۱

ف۶۷ تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔

ف۶۸ تمہاری موت و دفن کے وقت۔

ف۶۹ روز قیامت۔

ف۷۰ یعنی فرعون کو۔

ف۷۱ یعنی کل آیات تسع جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔

ف۷۲ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور۔

ف۷۳ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ۔

ف۷۴ اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا۔

ف۷۵ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کرکر کے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشورا یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اطراف وجوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں ف۷۶ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے

ف۷۷ کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا ف۷۸ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ف۷۹ کسی کو اس کا شریک کرکے ف۸۰ اللہ تعالیٰ پر۔

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ

تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ف۸۱ اور چھپ کر مشورت کی بولے بیشک یہ دونوں ف۸۲

لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ

ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین

الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ

لے جائیں تو اپنا داؤں پکا کرلو پھر پرا باندھ کر آؤ اور آج مراد کو پہونچا جو

اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ

غالب رہا بولے ف۸۳ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو ف۸۴ یا ہم پہلے

مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ

ڈالیں ف۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ف۸۶ جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے ان کے

اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾

خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف۸۷ تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے ف۸۸ اور

صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

انکی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ف۸۹

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ

تو سب جادوگر سجدے میں گرالیے گئے بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ف۹۰ فرعون بولا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ف۹۱

ف۸۱ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں۔

ف۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون۔

ف۸۳ جادوگر۔

ف۸۴ پہلے اپنا عصا۔

ف۸۵ اپنے سامان ابتدا کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انھیں دولتِ ایمان سے مشرف فرمایا۔

ف۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کردی۔

ف۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔

ف۸۸ یعنی اپنا عصا۔

ف۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اسکے خوف سے گھبرا گئے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اسکے سامنے قائم نہیں رہ سکتی

ف۹۰ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لئے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انھوں نے شکر و سجود کے لئے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انھیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انھوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لیے ف۹۱ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے (معاذ اللہ)۔

ف۹۲ یعنی داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ف۹۳ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف۹۲ اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی
جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝٧١ قَالُوْا لَنْ
چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے ف۹۳ بولے ہم ہرگز تجھے
نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ
ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۹۴ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک جو تجھے
قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٧٢ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
کرنا ہے ف۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۹۶ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری
خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝٧٣ اِنَّهٗ
خطائیں بخشدے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف۹۷ اور اللہ بہتر ہے ف۹۸ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۹۹
مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝٧٤
بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف۱۰۰ ہو کر آئے تو ضرور اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف۱۰۱ نہ جئے ف۱۰۲
وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کئے ہوں ف۱۰۳ تو انہیں کے درجے
الْعُلٰى ۝٧٥ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں
وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝٧٦ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ
اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف۱۰۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف۱۰۵ کہ راتوں رات
بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
میرے بندوں کو لے چل ف۱۰۶ اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ف۱۰۷ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے

ع ۳ ۲۲ ۱۲

ف۹۴ ید بیضا اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے۔

ف۹۵ ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

ف۹۶ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی۔

ف۹۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالےٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔

ف۹۸ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں۔

ف۹۹ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر ف۱۰۰ یعنی کافر مثل فرعون کے ف۱۰۱ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے ف۱۰۲ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے ف۱۰۳ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں ف۱۰۴ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے ف۱۰۵ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا ف۱۰۶ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر ف۱۰۷ اپنا عصا مار کر۔

وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

اور نہ خطرہ ف۱۰۸ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر ف۱۰۹ تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا

مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ

ڈھانپ لیا ف۱۱۰ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ف۱۱۱ اے

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن ف۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

ف۱۱۳ اور تم پر من اور سلویٰ اتارا ف۱۱۴ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ

تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف۱۱۵ کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

میرا غضب اترا بے شک وہ گرا ف۱۱۶ اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

توبہ کی ف۱۱۷ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے

يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ف۱۲۰

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾

فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کردیا ف۱۲۲

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴ کہا اے میری قوم کیا تم سے

ف۱۰۸ دریا میں غرق ہونے کا موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پاکر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوگئے

ف۱۰۹ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے۔

ف۱۱۰ وہ غرق ہوگئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہوگیا۔

ف۱۱۱ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا۔

ف۱۱۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم۔

ف۱۱۳ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے۔

ف۱۱۴ تیہ میں اور فرمایا۔

ف۱۱۵ ناشکری اور کفرانِ نعمت کرکے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کرکے یا ایک دوسرے پر ظلم کرکے۔

ف۱۱۶ جہنم میں اور ہلاک ہوا۔

ف۱۱۷ شرک سے۔

ف۱۱۸ تا دمِ آخر۔

ف۱۱۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کرکے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَعْجَلَكَ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ف۱۲۰ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (مدارک)

ف۱۲۱ جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔

ف۱۲۲ گوسالہ پرستی کی دعوت دیکر مسئلہ اس آیت میں ضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیاء نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں نشاء و سبب کی طرف منسوب کردیے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن)

ف۱۲۳ چالیس دن پورے کرکے توریت لیکر

ف۱۲۴ اُن کے حال پر۔

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف١٢٥ کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

اترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف١٢٦ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف١٢٧ تو ہم نے انہیں ف١٢٨ ڈال دیا پھر اسی

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا

طرح سامری نے ڈالا ف١٢٩ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ف١٣٠ تو بولے ف١٣١

هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود تو بھول گئے ف١٣٢ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ف١٣٣ انہیں کسی بات کا

قَوْلًا ۬ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ؑ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف١٣٤ اور بیشک اُن سے ہارون نے اس سے پہلے کہا

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ف١٣٥ اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو

وَاَطِيْعُوْۤا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا

اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے ف١٣٦ جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں

مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

ف١٣٧ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

ف١٣٨ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال

ف١٢٥ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائیگا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں ف١٢٦ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کروگے اور میرے دین پر قائم رہوگے۔

ف١٢٧ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لئے تھے۔

ف١٢٨ سامری کے حکم سے آگ میں۔

ف١٢٩ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔

ف١٣٠ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہوکر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔

٤ ع ١٣ ١٣

ف١٣١ سامری اور اسکے متبعین۔

ف١٣٢ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اسکو یہاں چھوڑ کر اسکی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔

ف١٣٣ بچھڑا۔

ف١٣٤ خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔

ف١٣٥ تو اسے نہ پوجو۔

ف١٣٦ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔

ف١٣٧ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام اُن سے علیحدہ ہوگئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنھوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سُنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور ف١٣٨ اور مجھے خبر دیتے یعنی جب انھوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

إِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا

قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

ف۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

ف۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا ف۱۴۲ اور میرے جی کو یہی بھلا

لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے چھو نہ جا ف۱۴۶

وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ

اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جسکے سامنے

عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ

تو دن بھر آسن مارے رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو

اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا

تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا

ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

فرمایا ف۱۵۰ جو اس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت کے دن انکے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا

ف۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ۔

ف۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اسکی وجہ بتا

ف۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لے لوں

ف۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔

ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

ف۱۴۴ دور ہو جا۔

ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے۔

ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں سے ملنا اس کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔

ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر۔

ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا۔

ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطب فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا

ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لیے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں امم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں ف۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے ف۱۵۲ گناہوں کا بار گراں ف۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں۔

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے نیلی آنکھیں ف۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہونگے کہ تم دنیا
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ
میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ف۱۵۸ کہیں گے جبکہ ان میں سب سے بہتر
طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ
رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ف۱۵۹ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۶۰ تم فرماؤ انہیں
يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا
میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا
عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ
اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے ف۱۶۱ اس میں کجی نہ ہوگی ف۱۶۲ اور سب
الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ
آوازیں رحمٰن کے حضور ف۱۶۳ پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز ف۱۶۴ اس دن کسی کی شفاعت کام
الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ
نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے ف۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اسکی بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ
جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۱۶۶ اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ف۱۶۷ اور سب منھ
الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ
جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور ف۱۶۸ اور بیشک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ف۱۶۹ اور جو کچھ
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾
نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۱۷۰

۵ ع ۱۵ ۱۴

ف۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لئے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۵۶ اور کالے منہ ف۱۵۷ آخرت کے احوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھکر انھیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

ف۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے

ف۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھکر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔

ف۱۶۰ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۶۱ جو انھیں روزِ قیامت موقف کی طرف بلائیگا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہونگے۔

ف۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا۔

ف۱۶۳ ہیبت وجلال سے۔

ف۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔

ف۱۶۵ شفاعت کرنے کا۔

ف۱۶۶ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے ذات و صفات اور جملہ حالات کا محیط ہے

ف۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات اور آثارِ قدرت و شیونِ حکمت سے پہچانا جاتا ہے شعر: کجا دریابد او را عقل چالاک ٭ کہ او بالاتر است از حد ادراک ٭ نظر کن اندر اسماء و صفاتش ٭ کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش ٭ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلق معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے ف۱۶۸ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہیگی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور تام ہوگا ف۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقف قیامت میں آئے اس سے بڑھکر نامراد کون ف۱۷۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بیکار۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ
اور یونہی ہم نے اسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
ف۱۷۱ کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ
ف۱۷۳ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے
رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ
میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول
ع ٦ ١٥
لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا
گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے
اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا
مگر ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو
يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ
کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لئے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو
لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ
نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے وسوسہ
الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾
دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰
فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور جنت کے پتے اپنے اوپر

ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔
ف۱۷۲ جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔
ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج۔
ف۱۷۴ شانِ نزول جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔
ف۱۷۵ کہ شجر ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔
ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔
ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لئے زمین جوتنے کھیتی کرنے دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لئے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔
ف۱۷۸ ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے

ف۱۷۹ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے ف۱۸۰ اور اس میں زوال نہ آئے ف۱۸۱ یعنی جنتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔

وف۱۸۲ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لئے وف۱۸۳ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی۔

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

چپکانے لگے وف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اسکی راہ نہ پائی وف۱۸۳ پھر اسکے رب نے چن لیا تو اس پر

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے وف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے وف۱۸۵ نہ بدبخت

وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

ہو وف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا وف۱۸۷ تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے وف۱۸۸ اور ہم اسے

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ

قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

انکھیارا تھا وف۱۸۹ فرمائیگا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں وف۱۹۰ تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری

تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

کوئی خبر نہ لیگا وف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے تو کیا انھیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

ہلاک کردیں وف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں وف۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو

النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾

وف۱۹۴ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی وف۱۹۵ تو ضرور عذاب انھیں وف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا وف۱۹۷

وف۱۸۴ یعنی کتاب اور رسول۔

وف۱۸۵ یعنی دنیا میں۔

وف۱۸۶ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔

وف۱۸۷ اور میری ہدایت سے روگردانی کی

وف۱۸۸ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب ہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قال تعالیٰ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اسکی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا (شان نزول) یہ آیت اسود بن عبدالعزیٰ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائیگی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اسمیں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ) وف۱۸۹ دنیا میں وف۱۹۰ تو ان پر ایمان نہ لایا اور وف۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کریگا وف۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں وف۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں انکے دیار پر گزرتے ہیں اور انکی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں وف۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے وف۱۹۵ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی وف۱۹۶ دنیا ہی میں وف۱۹۷ یعنی روز قیامت۔

ع ۱۳
۱۶

ف۱۹۸ اس سے نمازِ فجر مراد ہے ف۱۹۹ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصفِ آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں ف۲۰۰ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور
وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ
اس کے ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید
تَرْضٰی ﴿۱۳۰﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے
زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ﴿۱۳۱﴾
دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف۲۰۳ کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور
وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ
سب سے دیرپا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی
نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ﴿۱۳۲﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
دیں گے ف۲۰۷ اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹
اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ بَیِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۳۳﴾ وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ
اور کیا انہیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری
اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰی ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲ تو تم بھی راہ دیکھو
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَ مَنِ اهْتَدٰی ﴿۱۳۵﴾
تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

ف۲۰۱ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبلِ غروب سے نمازِ عصر اور اطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں انکی توجیہ یہ ہے کہ نمازِ ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصفِ اول اور نصفِ آخر کے اطراف ملتے ہیں نصفِ اول کی انتہا ہے اور نصفِ آخر کی ابتدا (مدارک و خازن)۔

ف۲۰۲ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے تمہیں اُمت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔

ف۲۰۳ یعنی اصناف و اقسامِ کفار یہود و نصارٰی وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مومن کو چاہئے کہ اسکو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔

ف۲۰۴ اس طرح کہ جتنی ان پر نعمت زیادہ ہو اتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔

ف۲۰۵ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں۔

ف۲۰۶ اور اس کا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ

ف۲۰۷ اور انہیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امرِ آخرت کے لئے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اسکی کارسازی کرتا ہے۔

ع ۸ / ۱۷

ف۲۰۸ یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۲۰۹ جو ان کی صحتِ نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیاتِ کثیرہ آ چکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انھوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے اسکے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ف۲۱۰ یعنی قرآن اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپکی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے عظیم آیات ہیں انکے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے ف۲۱۱ روزِ قیامت ف۲۱۲ ہم بھی اور تم بھی شانِ نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان تمہارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں ف۲۱۳ جب خدا کا حکم آئیگا اور قیامت قائم ہوگی۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا وا

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں و۲

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

جب ان کے رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ

کھیلتے ہوئے و۳ ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں و۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

کی و۵ کہ یہ کون ہیں ایک تمہی جیسے آدمی تو ہیں و۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو

تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ

دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ

ہر بات کو اور وہی ہے سنتا جانتا و۷ بلکہ بولے پریشان خوابیں ہیں و۸ بلکہ ان کی

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤

گڑھت ہے و۹ بلکہ یہ شاعر ہیں و۱۰ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے اگلے بھیجے گئے تھے و۱۱

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ

الجزء السابع عشر (۱۷)

وا سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوّے حروف ہیں۔

و۲ یعنی حساب اعمال کا وقت روز قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں **شان نزول** یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے قریب بتایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔

و۳ نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔

و۴ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔

و۵ اور اس کے اخفاء میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے انکا راز فاش کر دیا اور بیان فرما دیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہتے ہیں۔

و۶ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائیگی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہیں لائیگا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اسکو چھپایا لیکن آجکل کے بعض بیباک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اسلئے انھوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا۔

و۷ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو انکا راز بھی آسمیں ظاہر فرما دیا اسکے بعد قرآن کریم سے انھیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اسکا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایۂ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اسکی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لا سکے اس پریشانی میں انھوں نے قرآن کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جنکا بیان اگلی آیت میں ہے و۸ انکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی الٰہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہکر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے و۹ یہ کہکر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انھیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے و۱۰ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہل باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انھوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے و۱۱ اس کے رد و جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۱۲ معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ اِنکی سرکشی اُن سے بڑھی ہوئی ہے ف۱۳ یہ اُنکے کلام سابق کا رد ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

يُؤْمِنُونَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

ایمان لائیں گے ف۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے ف۱۳

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے انہیں ف۱۵

جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ

خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر

صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

ہم نے اپنا وعدہ انہیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو انہیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور

الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ

حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کر دیا۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

ہے ف۲۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستمگار تھیں ف۲۳

وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ

اور اُن کے بعد اور قوم پیدا کی تو جب انہوں نے ف۲۴ ہمارا عذاب پایا جبھی وہ

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ

اس سے بھاگنے لگے ف۲۵ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اور اپنے

وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤

مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ف۲۶ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے ف۲۷

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥

تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کر دیا کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے

ع ۱ ۱۰ ۱

ف۱۴ کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔

مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ اُن سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائیگا۔

ف۱۵ یعنی انبیاء کو۔

ف۱۶ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے

ف۱۷ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔

ف۱۸ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی۔

ف۱۹ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔

ف۲۰ اے گروہ قریش۔

ف۲۱ اگر تم اس پر عمل کرو یا معنی یہ ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دین اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے۔

ف۲۲ کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔

ف۲۳ یعنی کافر تھیں۔

ف۲۴ یعنی ان ظالموں نے۔

ف۲۵ شانِ نزول مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حصور ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے اُن سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) ف۲۶ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم و مشاہدے سے جواب دے سکو ف۲۷ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ف۲۸ کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے۔

ف۲۹ کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انھیں ہمارے اوصاف وکمال کی معرفت ہو ف۳۰ مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا ف۳۱ کیونکہ زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ف۳۲ معنیٰ یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں ف۳۳ اے کفار نابکار ف۳۴ شان الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو ف۳۵ وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اسکی اولاد کیسے ہوسکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے ف۳۶ اس کے مقربین جنھیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب و منزلت حاصل ہے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ
اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ
بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَ
ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲
لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۵
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اور اس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں
يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً
رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ
مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ
ایسے خدا بنا لیے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾
تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہوجاتے ف۴۱ تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲
لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳ اور ان سب سے سوال ہوگا ف۴۴ کیا اللہ کے سوا اور خدا
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ
بنا رکھے ہیں۔ تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶ یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷

ف۳۷ ہر وقت اسکی تسبیح میں رہتے ہیں حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔

ف۳۸ جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے۔

ف۳۹ ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اسکو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔

ف۴۰ آسمان و زمین۔

ف۴۱ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فساد عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیر عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزوم فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہونگے یا مختلف اگر شےء واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئیگا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہونگے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہوجائیگی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اسکی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمہ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۴۲ کہ اسکے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں ف۴۳ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف۴۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اسکی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہوسکتا ہے اسکے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا ف۴۵ اے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوی پر ف۴۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لاسکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہوچکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کرسکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے ف۴۷ ساتھ والوں سے مراد آپکی امت ہے قرآن کریم میں اسکا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ اُن میں اکثر حق کو نہیں جانتے تو وہ

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

نے بیٹا اختیار کیا ف۵۰ پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اُس سے سبقت

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

ان کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ

خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵

دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ

انہیں کھولا ف۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷

ف۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔

ف۴۹ اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لیے ضروری ہے۔

ف۵۰ شان نزول یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔

ف۵۱ اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔

ف۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں

ف۵۳ یعنی جو کچھ انھوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے

ف۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔

ف۵۵ یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے۔

ع ۲ ۱۹ ۲

ف۵۶ بند ہونا یا تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا انہیں فصل پیدا کرکے انھیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا باین معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی باین معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔

ف۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے۔

ف۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ف۵۹ اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہونچ سکیں ف۶۰ گرنے سے ف۶۱ یعنی کفار ف۶۲ یعنی آسمانی کائنات
سورج چاند ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے اُن کے طلوع اور غروب اور اُن کے عجائب احوال جو صانعِ عالم
کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ
تو کیا وہ ایمان لائیں گے اور زمین میں ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ انہیں لیکر نہ کانپے اور
بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾
ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹
وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا
اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں سے
مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
روگرداں ہیں ف۶۲ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ف۶۳ اور دن ف۶۴ اور سورج
وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن
اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے ف۶۵ اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ
میں ہمیشگی نہ بنائی ف۶۶ تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ف۶۷ ہر جان کو
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا
موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے ف۶۸ جانچنے کو ف۶۹ اور ہماری ہی طرف
تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا
تمہیں لوٹ کر آنا ہے ف۷۰ اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر
هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ
ٹھٹھا ف۷۱ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور وہ ف۷۲ رحمٰن ہی کی یاد سے
هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي
منکر ہیں ف۷۳ آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

ف۶۳ تاریک کہ اس میں آرام کریں۔

ف۶۴ روشن کہ اس میں معاش وغیرہ کے کام انجام دیں۔

ف۶۵ جس طرح کہ تیراک پانی میں۔

ف۶۶ شانِ نزول: رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دشمن اپنے ضلال وعناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادثِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات ہو جائیگی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی۔

ف۶۷ اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ۔

ف۶۸ یعنی راحت و تکلیف تندرستی و بیماری دولت مندی و ناداری نفع اور نقصان سے۔

ف۶۹ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔

ف۷۰ ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے۔

ف۷۱ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے
جاتے تھے وہ آپ کو دیکھکر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبدِ مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ف۷۲ کفار ف۷۳ کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن
کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہوتے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
مجھ سے جلدی نہ کرو ف۷۴ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ ف۷۵ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ
سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے مونہوں

وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
سے آگ ف۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ف۷۷

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ
بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی ف۷۸ تو انھیں بے حواس کردے گی پھر نہ وہ اسے

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
پھیر سکیں گے اور نہ انھیں مہلت دی جائیگی ف۷۹ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا

۳ ع ۱۲ ۳ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع
کیا گیا ف۸۰ تو مسخرگی کرنے والوں کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ف۸۱

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ
تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے رحمٰن سے ف۸۲ بلکہ وہ اپنے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ف۸۳ کیا ان کے کچھ خدا ہیں ف۸۴ جو ان کو ہم سے بچاتے

دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا
ہیں ف۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچاسکتے ف۸۶ اور نہ ہماری طرف سے ان کی

يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ
یاری ہو بلکہ ہم نے ان کو ف۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ف۸۸ یہاں تک کہ

ف۷۴ **شانِ نزول** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں اُن کا وقت قریب آگیا ہے چنانچہ روزِ بدر وہ منظر اُن کے نظر کے سامنے آگیا۔

ف۷۵ عذاب کا یا قیامت کا یہ اُن کے استعجال کا بیان ہے۔

ف۷۶ دوزخ کی۔

ف۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے۔

ف۷۸ قیامت۔

ف۷۹ توبہ و معذرت کی۔

ف۸۰ اے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ف۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے اس میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلّی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔

ف۸۲ یعنی اس کے عذاب سے۔

ف۸۳ جب ایسا ہے تو انھیں عذابِ الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔

ف۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں۔

ف۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو اُن کا حال یہ ہے کہ ف۸۶ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچاسکیں گے ف۸۷ یعنی کفار کو ف۸۸ اور دنیا میں انھیں نعمت و مہلت دی۔

الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
زندگی ان پر دراز ہوئی و۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم و۹۰ زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں و۹۱
اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ٘ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ
تو کیا یہ غالب ہوں گے و۹۲ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں و۹۳ اور بہرے پکارنا
الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ
نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں و۹۴ اور اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے
عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ
تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے و۹۵ اور ہم
الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا ؕ وَ
عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور
اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰی بِنَا
اگر کوئی چیز و۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں
حٰسِبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً
حساب کو اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا و۹۷ اور اُجالا و۹۸
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَهُمْ
اور پرہیزگاروں کو نصیحت و۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہیں
مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ
قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا و۱۰۰
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ۧ وَلَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ
تو کیا تم اس کے منکر ہو اور بے شک ہم نے ابراہیم کو و۱۰۱ پہلے ہی سے

و۸۹ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔
و۹۰ کفرستان کی
و۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمین کفر گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالی مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے
و۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دمبدم نکلتی جارہی ہے یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جو بفضلِ الٰہی فتح پر فتح پا رہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔
و۹۳ اور عذابِ الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں۔
و۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔
و۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔
و۹۶ اعمال میں سے۔
و۹۷ یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ کرنے والی ہے۔
ع ۴
و۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے
و۹۹ جس سے وہ پند پذیر ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں۔
و۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں و۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے۔

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا
اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم اس سے خبردار تھے ف۱۰۲ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا
هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا
یہ مورتیں کیا ہیں ف۱۰۳ جن کے آگے تم آسن مارے ہو ف۱۰۴ بولے
وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا بے شک تم اور تمہارے
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ
باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا
مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ
جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور مجھے اللہ کی
لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ
قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو ف۱۰۸
جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ
چورا کردیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰ بولے کس نے
فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا
ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم
فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى
نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے سنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ف۱۱۱ بولے تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ

ف۱۰۲ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں

ف۱۰۳ یعنی بت جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں۔

ف۱۰۴ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو

ف۱۰۵ تو ہم بھی ان کی اقتدا میں ویسا ہی کرنے لگے۔

ف۱۰۶ چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت ملک علام کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے۔

ف۱۰۷ اپنے میلے کو واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو اُن لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب اُنکے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہونگا اسکو بعض لوگوں نے سُنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے ف۱۰۸ یعنی بتوں کو توڑ کر ف۱۰۹ چھوڑ دیا اور بسولا اسکے کاندھے پر رکھدیا ف۱۱۰ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انھیں ہوش آ جائے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپکو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہونچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو ف۱۱۱ یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہونچی تو

ف۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپکے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ ف۱۱۳ آپنے
اسکا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی ف۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اسکے کندھے پر بسولا ہونے سے
ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا پوچھتے ہو پوچھنا ہو ف۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہوسکتا اس کی
خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا ف۱۱۶ اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ف۱۱۷ جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے
وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے
اور اس کے کیا کام آسکے۔

أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوٓا ءَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا
شاید وہ گواہی دیں ف۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ
بِـَٔالِهَتِنَا يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهُۥ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَسْـَٔلُوهُمْ
یہ کام کیا اے ابراہیم ف۱۱۳ فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ف۱۱۴ تو ان سے پوچھو
إِن كَانُوا۟ يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوٓا۟ إِنَّكُمْ أَنتُمُ
اگر بولتے ہوں ف۱۱۵ تو اپنے جی کی طرف پلٹے ف۱۱۶ اور بولے بیشک تمہیں ستمگار
ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا۟ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ
ہو ف۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے ف۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے
يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ
نہیں ف۱۱۹ کہا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ف۱۲۰
شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
اور نہ نقصاں پہونچائے ف۱۲۱ تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو۔
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا۟ حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓا۟ ءَالِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا
فَٰعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَٰنَارُ كُونِى بَرْدًا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَ
ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہوجا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ف۱۲۴ اور
أَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَٰهُمُ ٱلْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنَٰهُ وَلُوطًا
انہوں نے اسکا برا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھکر زیاں کار کردیا ف۱۲۵ اور ہم اسے اور لوط کو ف۱۲۶ نجات بخشی
إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ
ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا ف۱۳۰

ف۱۱۸ اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر انکی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے
ف۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو۔
ف۱۲۰ اگر اسے پوجو۔
ف۱۲۱ اگر اسکا پوجنا موقوف کردو۔
ف۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو
ف۱۲۳ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور قریہ کوثیٰ میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (گوپھن) کھڑی کی اور آپ کو باندھکر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اسکا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔
ف۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہوگئی اور روشنی باقی رہی ف۱۲۵ کہ انکی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا ف۱۲۶ جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے ف۱۲۷ اور عراق سے ف۱۲۸ روانہ کیا ف۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اسکی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہونچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوش گوار ہے اشجار و ثمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں ف۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔

وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا سزاوار کیا اور ہم نے انھیں امام کیا

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ

کہ ۱۳۱ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انھیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز

وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ ۖ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا

برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت

وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ ۗ

اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ۱۳۲

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ

بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔ اور ہم نے اسے ۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک

مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ

وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے۔ اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اسکی دعا

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ

قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی ۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

کو مدد دی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ بے شک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے

أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ

ان سب کو ڈبو دیا۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب

نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٧٨﴾

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ۱۳۵ اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے

ع ۵ / ۲۵ / ۵

ف ۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین کی طرف۔

ف ۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا

ف ۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو

ف ۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیب اہل طغیان سے۔

ف ۱۳۵ اُن کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۖ وَّسَخَّرْنَا مَعَ

ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا ف۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ف۱۳۷ اور داؤد کے ساتھ پہاڑ

دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ

مسخر فرما دئیے کہ تسبیح کرتے اور پرندے ف۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم

شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى

شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے۔ اور

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

شیطانوں میں سے وہ جو اُس کے لئے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا اور کام کرتے

ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ

ف۱۴۲ اور ہم انہیں روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

کہ مجھے تکلیف پہونچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھکر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً

دور کر دی جو تکلیف اُسے تھی ف۱۴۵ اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے

مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ

ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کیلئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس

ف۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہو سکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داؤد علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہونچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہونچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اسکی بکریاں واپس کر دی جاویں یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصان کرے اس کا ضمان لازم نہیں مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔

ف۱۳۷ وجوہ اجتہاد وطریق احکام وغیرہ کا مسئلہ جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انھیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب وسنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اسکے لئے ۲ دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔

ف۱۳۸ پتھر اور پرندے آپکے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔

ف۱۳۹ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابلہ کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانیوالے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں

ف۱۴۰ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔

ف۱۴۱ دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے۔

ف۱۴۲ عجیب عجیب صنعتیں عمارتیں محل برتن شیشے کی چیزیں صابون وغیرہ بنانا۔

ف۱۴۳ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔

ف۱۴۴ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپکو ابتلاء میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے تمام جانور جس میں ہزارہا اونٹ ہزارہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اسکی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ف۱۴۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں

اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی ف۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور اُنکے کثیر اولادیں ہوئیں۔

وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ

اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے ف۱۴۸ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بیشک وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہیں۔ اور ذوالنون کو (یاد کرو) ف۱۴۹ جب چلا غصہ میں بھرا ف۱۵۰ تو گمان کیا کہ

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ف۱۵۲ کوئی معبود نہیں سوا تیرے

سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

پاکی ہے تجھکو بیشک مجھ سے بے جا ہوا ف۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اُسے

مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

غم سے نجات بخشی ف۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ف۱۵۵ اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ

کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ف۱۵۶ اور تو سب سے بہتر وارث ف۱۵۷ تو ہم نے اسکی دعا قبول کی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

اور اُسے ف۱۵۸ یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لئے اُسکی بی بی سنواری ف۱۵۹ بیشک وہ ف۱۶۰ بھلے کاموں

فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ف۱۶۱ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی ف۱۶۲ اور اسے

وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا

اور اسکے بیٹے کو سارے جہان کے لئے نشانی بنایا ف۱۶۳ بیشک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ف۱۶۴ اور میں

ف۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں۔

ف۱۴۸ کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔

ف۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن متّی کو۔

ف۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا۔

ف۱۵۱ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔

ف۱۵۲ کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ۔

ف۱۵۳ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پانے کے جدا ہوا حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ف۱۵۴ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہونچا دیا۔

ف۱۵۵ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں ف۱۵۶ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما ف۱۵۷ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے ف۱۵۸ فرزند سعید ف۱۵۹ جو بانجھ تھی اسکو قابل ولادت کیا ف۱۶۰ یعنی انبیاء مذکورین ف۱۶۱ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں ف۱۶۲ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا ف۱۶۳ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا ف۱۶۴ دین اسلام ہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے۔

ف۱۶۵ نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین ف۱۶۶ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہوگئے ف۱۶۷ ہم انہیں اُنکے اعمال کی جزا دیں گے ف۱۶۸ دنیا کی طرف تلافی اعمال و تدارک احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ انکا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اسکے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا انکا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یعنی اس تقدیر پر ہیں جبکہ لا کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر لا زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہونگے کہ دار آخرت میں انکا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو کُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا کُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ فرمایا گیا اسکی تاکید ہے (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۱۶۹ قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں ف۱۷۰ یعنی قیامت ف۱۷۱ اُس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے۔

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ﴿٩٣﴾
تمہارا رب ہوں ف۱۶۵ تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیے ف۱۶۶ سب کو ہماری طرف

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ
پھرنا ہے ف۱۶۷ تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں

وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾
اور ہم اسے لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے

يَنْسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ
ہوں گے اور قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی

الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا
کافروں کی ف۱۷۱ کہ ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظَالِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ
ظالم تھے ف۱۷۳ بیشک تم ف۱۷۴ اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے ایندھن ہو

أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا ۖ وَ
تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۷۶ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان

كُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾
سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں گے ف۱۷۸ اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾
بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں ف۱۸۰

ع ۱۸ / ۶

ف۱۷۲ دنیا کے اندر۔

ف۱۷۳ کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔

ف۱۷۴ اے مشرکو۔

ف۱۷۵ یعنی تمہارے بت۔

ف۱۷۶ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔

ف۱۷۷ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔

ف۱۷۸ اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے۔

ف۱۷۹ جہنم کی شدت جوش کی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی اُن میں کسی کو دیکھے گا

ف۱۸۰ اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف۔

شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اسکو جواب دے کر ساکت کردیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اسکو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو اُن سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہوچکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اسکو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اسکا اعتراض کمال عناد سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اسمیں مَا تَعْبُدُوْنَ ہے اور ما زبان عربی میں غیر ذوی العقول کیلئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اسنے اندھا بنکر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کیلئے اس آیت میں توضیح فرمادی گئی

ف۱۸۱ اور اس کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازلِ جنت میں آرام فرما ہوں گے ف۱۸۲ خداوندی نعمتوں اور کرامتوں میں ف۱۸۳ یعنی نفخۂ اخیرہ ف۱۸۴ قبروں سے نکلتے وقت مبارکبادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے ف۱۸۵ جو کاتبِ اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے ف۱۸۶ یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی بعد معدوم کرنے کے بعد پیدا کردیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ

وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ف۱۸۲ ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی

هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ

پیشوائی کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا

جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ

عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ

ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي

کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷ بیشک

هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان

لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ

فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ

تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو میں نے تمہیں لڑائی

سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿١٠٩﴾ إِنَّهُ

کا اعلان کردیا برابری پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲ بیشک

ف۱۸۷ اس زمین سے مراد زمینِ جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے کہ زمین شام مراد ہے۔

ف۱۸۸ کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مومنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امتِ محمدیہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں۔

ف۱۸۹ کوئی ہو جن ہو یا انس مومن ہو یا کافر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا مومن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیرِ عذاب ہوئی اور خسف و مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمتِ مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمتِ غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیر ذٰلک تمام جہانوں کے لئے عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو ف۱۹۰ اور اسلام نہ لائیں ف۱۹۱ بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل و قیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی درایت کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور رد المحتار میں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے واسطے لفظ درایت استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیمِ الٰہی محض اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وعدے کا قرب و بعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ تعلیمِ الٰہی سے جاننے کی ف۱۹۲ عذاب کا یا قیامت کا۔

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿۱۱۰﴾ وَإِنْ

اللہ جانتا ہے آواز کی بات ف۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف۱۹۴ اور میں

أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ

کیا جانوں شاید وہ ف۱۹۵ تمہاری جانچ ہو ف۱۹۶ اور ایک وقت تک برتوانا ف۱۹۷ نبی نے عرض کی

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ

کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ف۱۹۸ اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم

مَا تَصِفُونَ ﴿۱۱۲﴾

بتاتے ہو ف۱۹۹

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حج مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿۱﴾

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو ف۲ بے شک قیامت کا زلزلہ ف۳ بڑی سخت چیز ہے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ف۴ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیگی اور ہر گابھنی

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ

ف۵ اپنا گابھ ڈال دے گی ف۶ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ

بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ

ہوں گے ف۷ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے

ف۱۹۳ جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریقِ طعن کہتے ہو۔

ف۱۹۴ اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔

ف۱۹۵ یعنی دنیا میں عذاب کو مؤخر کرنا۔

ف۱۹۶ جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے

ف۱۹۷ یعنی وقتِ موت تک۔

النصف ع ۱۹

ف۱۹۸ میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور اُن پر عذاب نازل فرما، یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر و احزاب و حنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے۔

ف۱۹۹ از شرک و کفر اور بے ایمانی کی۔

ف۱ سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما و مجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هٰذٰنِ خَصْمٰنِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اکانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حروف ہیں۔

ف۲ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اسکی طاعت میں مشغول ہو۔

ف۳ جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا

ف۴ اس کی ہیبت سے۔

ف۵ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے۔

ف۶ حمل ساقط ہو جائیں گے۔

ف۷ بلکہ عذابِ الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ

ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں ف۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾

کہ جو اس کی دوستی کریگا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردے گا اور اُسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا ف۹

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

مٹی سے ف۱۰ پھر پانی کی بوند سے ف۱۱ پھر خون کی پھٹک سے ف۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا

نقشہ بنی اور بے بنی ف۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں ف۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک ف۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر ف۱۶ اسلئے کہ تم اپنی

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا

جوانی کو پہنچو ف۱۷ اور تم میں کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے ف۱۸

يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ

کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۹ اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی ف۲۰ پھر جب ہم نے

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

اس پر پانی اتارا تروتازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا ف۲۱ اُگا لائی

بَهِيْجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ

ف۲۲ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے ف۲۳ اور یہ کہ وہ مردے جلائے گا اور یہ کہ

ف۸ شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔

ف۹ شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرینِ بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے۔

ف۱۰ تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔

ف۱۱ یعنی قطرۂ منی سے اُنکی تمام ذریت کو

ف۱۲ کہ نطفہ خونِ غلیظ ہو جاتا ہے۔

ف۱۳ یعنی مصور اور غیر مصور بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ ہوجاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا۔

ف۱۴ اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و حکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کرکے سمجھ لو کہ جو قادرِ برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کرکے جاندار آدمی بنادیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔

ف۱۵ یعنی وقتِ ولادت تک۔

ف۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں۔

ف۱۷ اور تمہاری عقل و قوت کامل ہو۔

ف۱۸ اور اس کو اتنا بڑھاپا آجاتا ہے کہ عقل و حواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہوجاتا ہے

ف۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے عکرمہ نے کہا جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہونچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اُٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے ف۲۰ خشک بے گیاہ ف۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ ف۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے ف۲۳ اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کردینا اسکے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس لیے کہ قیامت آنیوالی اس میں کچھ شک نہیں

وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٧ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨ ثَانِيَ عِطْفِهٖ
یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ ف۲۴ حق سے اپنی گردن

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ
موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکادے ف۲۵ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۶ اور قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ
دن ہم اُسے آگ کا عذاب چکھائیں گے ف۲۷ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۲۸

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ
اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۲۹ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر

اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ
کرتے ہیں ف۳۰ پھر اگر انھیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ

فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
آکر پڑی ف۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ف۳۲ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ف۳۳ یہی ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَ مَا
صریح نقصان ف۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے

لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ
ف۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس کے نفع سے ف۳۶

ف۲۴ **شانِ نزول**: یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند و دلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور براہِ تکبر

ف۲۵ اور اس کے دین سے منحرف کردے۔

ف۲۶ چنانچہ بدر میں وہ ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا

ف۲۷ اور اس سے کہا جائے گا

ف۲۸ یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب

ف۲۹ اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا۔

ف۳۰ اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انھیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے

ع ١٠
٨

شانِ نزول: یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہوگئے یا لڑکی ہوگئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انھیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے

ف۳۱ کسی قسم کی سختی پیش آئی ف۳۲ مرتد ہوگئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے ف۳۳ دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب ف۳۴ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ف۳۵ کیونکہ وہ بے جان ہے ف۳۶ یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے۔

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝۱۳ اِنَّ اللّٰهَ

نقصان کی توقع زیادہ ہے وفـ۳۷ بیشک وفـ۳۸ کیا ہی برا مولیٰ اور بیشک کیا ہی برا رفیق بے شک اللہ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے وفـ۳۹ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى

اپنے نبی وفـ۴۰ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا وفـ۴۱ اور آخرت میں وفـ۴۲ تو اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝۱۵

تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے کہ اس کا یہ داؤں کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اسے جلن ہے وفـ۴۳

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝۱۶

اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اتارا روشن آیتیں اور یہ کہ اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى

بے شک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور آتش پرست اور مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۱۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

کردے گا وفـ۴۴ بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ

وفـ۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج

وفـ۳۷ یعنی عذاب دنیا و آخرت کی

وفـ۳۸ وہ بت

وفـ۳۹ فرماں برداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب۔

وفـ۴۰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وفـ۴۱ میں اُن کے دین کو غلبہ عطا فرما کر

وفـ۴۲ اُن کے درجے بلند کرکے

وفـ۴۳ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کردے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا۔

وفـ۴۴ مومنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا

وفـ۴۵ اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ
اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے ف۴۶ اور بہت
مِّنَ النَّاسِ ۗ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ
آدمی ف۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ف۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے
فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ﴿١٨﴾ هَٰذَانِ خَصْمَانِ
ف۴۹ اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے یہ دو فریق ہیں ف۵۰
اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن
کہ اپنے رب میں جھگڑے ف۵۱ تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں ف۵۲
نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي
اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ف۵۳ جس سے گل جائیگا جو کچھ
بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا
ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵ جب گھٹن کے سبب
أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ
اس میں سے نکلنا چاہیں گے ف۵۶ پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا
الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
عذاب بیشک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن
بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے
ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ
کنگن اور موتی ف۵۷ اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے ف۵۸ اور انہیں پاکیزہ بات کی

ف۴۶ سجدہ خضوع جیسا اللہ چاہے
ف۴۷ یعنی مومنین مزید برآں سجدۂ طاعت وعبادت بھی۔
ف۴۸ یعنی کفار۔
ف۴۹ اس کی شقاوت کے سبب۔
ف۵۰ یعنی مومنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔
ف۵۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں۔
ف۵۲ یعنی آگ انہیں ہر طرف سے گھیرے گی۔
ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے
ف۵۴ حدیث شریف میں ہے پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (ترمذی)۔
ف۵۵ جن سے اُن کو مارا جائے گا۔
ف۵۶ یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر۔
ف۵۷ ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے (ترمذی)
ف۵۸ جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہدایت کی گئی ف۵۹ اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ف۶۰ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ
اور روکتے ہیں اللہ کی راہ ف۶۱ اور اس ادب والی مسجد سے ف۶۲ جسے ہم نے
لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ
سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی
۳ ع ۳ ۱۰ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے ف۶۳ اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ
ٹھیک بتا دیا ف۶۴ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ ف۶۵ طواف والوں اور
الْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کیلئے ف۶۶ اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے ف۶۷ وہ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾
تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ف۶۸
لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ف۶۹ اور اللہ کا نام لیں ف۷۰ جانے ہوئے دنوں میں ف۷۱
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے ف۷۲ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ
الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ
محتاج کو کھلاؤ ف۷۳ پھر اپنا میل کچیل اتاریں ف۷۴ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۷۵

ف۵۹ یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمہ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے ف۶۰ یعنی اللہ کا دین اسلام ف۶۱ یعنی اسکے دین اور اس کی اطاعت سے ف۶۲ یعنی اس میں داخل ہونے سے **شانِ نزول** یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنٰی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی تمام حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنٰی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ حرام ہے اسکی اراضی فروخت نہ کی جائیں (تفسیر احمدی)

ف۶۳ الحاد بظلم یعنی ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے نہ قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبداللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۶۴ تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللہ تعالٰی نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کر دیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالٰی نے آپ کو وحی فرمائی ف۶۵ شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے ف۶۶ یعنی نمازیوں کے ف۶۷ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کر دی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کے مقدر میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اَذِّنْ کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرما دیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو ف۶۸ اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہو جاتی ہیں ف۶۹ دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے ف۷۰ وقت ذبح ف۷۱ جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر

مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے (تفسیر احمدی) ف۷۲ اُونٹ گائے بکری بھیڑ ف۷۳ تطوع اور متعہ و قران و ہر ایک بدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں (تفسیر احمدی و مدارک) ف۷۴ مونچھیں کتروائیں ناخن ترشیں بغلوں اور زیر ناف کے بال دُور کریں ف۷۵ جو انہوں نے مانی ہو

ف۷۶ اس سے طواف زیارت مراد ہے مسائل حج بالتفصیل سورۂ بقر پارہ دو میں ذکر ہو چکے

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ
اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ف۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ف۷۷
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى
تو وہ اس کے لئے اسکے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لیے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ف۷۸ سوا اُنکے جنکی
عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ
ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ف۷۹ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے ف۸۰ اور بچو جھوٹی بات
الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ
سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے
فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي
وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں ف۸۱ یا ہوا اُسے
مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ
کسی دُور جگہ پھینکتی ہے ف۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے
تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ
ہے ف۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ف۸۴ ایک مقررہ میعاد تک ف۸۵ پھر انکا
مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا
پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک ف۸۶ اور ہر امت کے لئے ف۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی
اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ
کہ اللہ کا نام لیں اس کے دئیے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ف۸۸ تو تمہارا معبود ایک معبود
وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
ہے ف۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ف۹۰ اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے

ف۷۷ یعنی اُس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں

ف۷۸ کہ انھیں ذبح کرکے کھاؤ

ف۷۹ قرآن پاک میں جیسے کہ سورۂ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ میں بیان فرمائی گئی۔

ف۸۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے۔

ف۸۱ اور بوٹی بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں

ف۸۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادی ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا۔

ع ٨ ١٣ ١١

ف۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔

ف۸۴ وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے ف۸۵ یعنی انکے ذبح کے وقت تک ف۸۶ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں۔
ف۸۷ پچھلی ایماندار امتوں میں سے ف۸۸ ان کے ذبح کے وقت ف۸۹ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللہ تعالٰی نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بطریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے ف۹۰ اور اخلاص کے ساتھ اس کی طاعت کرو۔

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي
ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ف۹۱ اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا رکھنے

الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ
والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں ف۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے ف۹۳ تمہارے لئے اُن میں بھلائی ہے ف۹۴ تو ان پر اللہ کا نام لو ف۹۵ ایک پاؤں بندھے

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ
تین پاؤں سے کھڑے ف۹۶ پھر جب اُن کی کروٹیں گر جائیں ف۹۷ تو اُن میں سے خود کھاؤ ف۹۸ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
کھلاؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔ اللہ کو ہرگز نہ اُن کے گوشت پہنچتے ہیں

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ف۹۹ یونہی اُن کو تمہارے بس میں کر دیا

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو ف۱۰۰ بیشک اللہ بلائیں

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع
ٹالتا ہے مسلمانوں کی ف۱۰۱ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغا باز ناشکرے کو ف۱۰۲

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں ف۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ف۱۰۴ اور بیشک اللہ اُن کی مدد

لَقَدِيْرُ ۙ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا
کرنے پر ضرور قادر ہے۔ وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ف۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا

ف۹۱ اس کے ہیبت و جلال سے
ف۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔
ف۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔
ف۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر و ثواب۔
ف۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں۔
ف۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے
ف۹۷ یعنی بعد ذبح اُن کے پہلو زمین پر گریں اور اُن کی حرکت ساکن ہو جائے
ف۹۸ اگر تم چاہو۔
ف۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں
شانِ نزول زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سببِ تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۱۰۰ ثواب کی۔
ف۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔
ف۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔
ع ٥ ٥ ١٢
ف۱۰۳ جہاد کی۔
ف۱۰۴ شانِ نزول کفارِ مکہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہونچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہونچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہِ اقدس میں پہونچتی تھیں اور اصحابِ کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرما دیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے
ف۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔

ف۱۰۶ اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق ف۱۰۷ جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا استیلا ہو جاتا اور کوئی دین و ملت والا ان کے دستِ تعدی سے نہ بچتا۔

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

ہمارا رب اللہ ہے ف۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا ف۱۰۷ تو ضرور ڈھا دی جاتیں خانقاہیں ف۱۰۸ اور

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

گرجا ف۱۰۹ اور کلیسے ف۱۱۰ اور مسجدیں ف۱۱۱ جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے۔ اور بے شک اللہ ضرور

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ

مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کریگا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے۔ وہ لوگ کہ

اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

اگر ہم انھیں زمین میں قابو دیں ف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ

کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ف۱۱۳ اور اللہ ہی کیلئے سب کاموں کا انجام اور اگر یہ تمہاری تکذیب

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ

کرتے ہیں ف۱۱۴ تو بیشک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد ف۱۱۵ اور ثمود ف۱۱۶۔ اور

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ

ف۱۱۸ تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر انھیں پکڑا ف۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

بستیاں ہم نے کھپا دیں ف۱۲۲ کہ وہ ستمگار تھیں ف۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی پڑی ہیں

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل گچ کئے ہوئے ف۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶

ف۱۰۸ راہبوں کی۔

ف۱۰۹ نصرانیوں کے۔

ف۱۱۰ یہودیوں کے۔

ف۱۱۱ مسلمانوں کی۔

ف۱۱۲ اور ان کے دشمنوں کے مقابل اُن کی مدد فرمائیں۔

ف۱۱۳ اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمکین و حکومت عطا فرمائی اور سیرتِ عادلہ عطا کی۔

ف۱۱۴ اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۱۵ حضرت ہود کی قوم۔

ف۱۱۶ حضرت صالح کی قوم۔

ف۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم

ف۱۱۸ یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تسکین خاطر کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے ف۱۱۹ اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انھیں مہلت دی ف۱۲۰ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ف۱۲۱ آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہیئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں ف۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا ف۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ف۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں ف۱۲۵ ویران پڑے ہیں ف۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

وا۱۲۷ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں وا۱۲۸ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو

فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَآ أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا

کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں وا۱۲۷ یا کان ہوں جن سے سنیں وا۱۲۸

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي

تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں وا۱۲۹ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں

الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ

ہیں وا۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں وا۱۳۱ اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا وا۱۳۲

وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّن

اور بیشک تمہارے رب کے یہاں وا۱۳۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس وا۱۳۴ اور کتنی

مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ

بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستمگار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا وا۱۳۵ اور میری

الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾

ہی طرف پلٹ کر آنا ہے وا۱۳۶ تم فرما دو کہ اے لوگو میں تو یہی تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ

تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی

كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

روزی وا۱۳۷ اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے وا۱۳۸ وہ

الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا

جہنمی ہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے وا۱۳۹ سب پر کبھی

إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي

یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس

وا۱۲۹ یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں۔

وا۱۳۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی سے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے۔

وا۱۳۱ یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا استہزاء کے طریقہ پر تھا۔

وا۱۳۲ اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا

وا۱۳۳ آخرت میں عذاب کا۔

وا۱۳۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔

وا۱۳۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا

وا۱۳۶ آخرت میں۔

ع ۶ ۱۰ ۱۳

وا۱۳۷ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے

وا۱۳۸ کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا۔

وا۱۳۹ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان۔

شانِ نزول جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے ف۱۴۰ اور اللہ علم و حکمت والا ہے تا کہ

مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ف۱۴۱ ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴۲ اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

سخت ہیں ف۱۴۳ اور بیشک ستمگار ف۱۴۴ دُھر کے جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

وہ جن کو علم ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اس کے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

لئے انکے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اور کافر اس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آ جائے

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ

اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جسکا پھل انکے لئے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اس دن ف۱۵۰

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کر دیگا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ چین کے باغوں میں

النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہیں اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کے لئے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا ع ۷ ۹ ۱۴

عذاب ہے اور وہ جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مر گئے

ف۱۴۰ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انھیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے

ف۱۴۱ اور ابتلاء و آزمائش بنا دے۔

ف۱۴۲ شک اور نفاق کی۔

ف۱۴۳ حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں۔

ف۱۴۴ یعنی مشرکین و منافقین

ف۱۴۵ اللہ کے دین کا اور اسکی آیات کا۔

ف۱۴۶ یعنی قرآن شریف۔

ف۱۴۷ یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے۔

ف۱۴۸ یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے۔

ف۱۴۹ اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش و راحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے۔

ف۱۵۰ یعنی قیامت کے دن۔

ف۱۵۱ انھوں نے۔

ف۱۵۲ اور اس کی رضا کے لئے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾
تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾
ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائیگا جسے وہ پسند کرینگے ف۱۵۴ اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
بات یہ ہے اور جو بدلہ لے ف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
ف۱۵۶ تو بیشک اللہ اسکی مدد فرمائیگا ف۱۵۷ بیشک اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے یہ ف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ
رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۱۵۹ اور اسلیئے کہ اللہ

بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
سنتا دیکھتا ہے یہ اسلئے ف۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں ف۱۶۱

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ
اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ف۱۶۲ ہریالی ہو گئی

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
بیشک اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا
اور بیشک اللہ ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے ۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کردیا جو کچھ

ف۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو
ف۱۵۴ وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی ۔

شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

ف۱۵۵ کوئی مومن ظلم کا مشرک سے ۔
ف۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کر کے ۔
ف۱۵۷ **شانِ نزول** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انھوں نے قتال شروع کر دیا مسلمان اُن کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی ۔
ف۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اسکی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں ۔

ع ۸ ۷ ۱۵

ف۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اسکے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہو وہ جسکی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے ف۱۶۰ یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے ف۱۶۱ یعنی بت ف۱۶۲ سبزہ سے ۔

ف۱۶۳ جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو ف۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا۔
ف۱۶۵ کہ اس نے اُن کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا۔

فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ
زمین میں ہے ف۱۶۳ اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے ف۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان

أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ
کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر والا مہربان

رَحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ
ہے ف۱۶۵ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ف۱۶۶ پھر تمہیں مار یگا ف۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا ف۱۶۸

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ
بیشک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف۱۶۹ ہر امت کے لئے ف۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنادئے کہ وہ ان پر

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى
چلے ف۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں ف۱۷۲ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ف۱۷۳ بیشک تم سیدھی راہ

مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾
پر ہو اور اگر وہ ف۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے تمہارے کوتک

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾
اللہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کر رہے ہو ف۱۷۵

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ
کیا تو نے نہ جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ بے شک یہ

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ
سب ایک کتاب میں ہے ف۱۷۶ بیشک یہ ف۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ف۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ
کو پوجتے ہیں ف۱۷۹ جن کی کوئی سند اس نے نہ اتاری اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

ف۱۶۶ بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر۔
ف۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر
ف۱۶۸ روز بعث ثواب و عذاب کے لئے۔
ف۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔
ف۱۷۰ اہل دین وملل میں سے
ف۱۷۱ اور عامل ہو
ف۱۷۲ یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں

شانِ نزول یہ آیت بدیل بن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اسکو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو۔
ف۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی ف۱۷۵ اور تم پر حقیقت حال ظاہر ہو جائے گی ف۱۷۶ یعنی لوح محفوظ میں ف۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ف۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں ف۱۷۹ یعنی بتوں کو

بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
کچھ علم نہیں ف۱۸۰ اور ستمگاروں کا ف۱۸۱ کوئی مددگار نہیں ف۱۸۲ اور جب ان پر ہماری

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ
روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنہوں نے کفر کیا قریب ہے کہ

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ
لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں۔ تم فرمادو کیا میں تمہیں بتادوں جو تمہارے

مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَبِئْسَ
اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو اور کیا ہی بری پلٹنے کی

ع ۹ ۸ ۱۶
الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ
جگہ اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ف۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں

لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ
ف۱۸۷ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے ف۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۹۱ بیشک اللہ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
قوت والا غالب ہے اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے

النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ
ف۱۹۳ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

ف۱۸۰ یعنی اُن کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں اُن کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے ف۱۸۱ یعنی مشرکین کا ف۱۸۲ جو اُنھیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۱۸۳ اور قرآن کریم انھیں سُنایا جائے جس میں بیانِ احکام اور تفصیل حلال و حرام ہے ف۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سُن کر تم میں پیدا ہوتی ہے۔ ف۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت۔ ف۱۸۶ انکی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز۔ ف۱۸۷ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور اِلٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۱۸۸ وہ شہد و زعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سر پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں ف۱۸۹ ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ ف۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد و زعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی۔ ف۱۹۱ اور اس کی عظمت پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے۔ ف۱۹۲ مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے ف۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ کے **شانِ نزول** یہ آیت اُن کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔

مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے اے ایمان والو

ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶ اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس امید پر کہ تمھیں

تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ ۩ وَ جَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا ف۱۹۸ اس نے تمھیں پسند کیا

وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

ف۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی ف۲۰۰ تمہارے باپ ابراہیم کا

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِىْ هٰذَا

دین ف۲۰۱ اللہ نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

تاکہ رسول تمھارا نگہبان و گواہ ہو ف۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو

النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ

ف۲۰۳ تو نماز برپا رکھو ف۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۲۰۵

مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

وہ تمھارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ مِائَةٌ وَّ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مومنون مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

بیشک مراد کو پہونچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف۲

ف۱۹۴ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا اُن کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی ف۱۹۵ اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع و سجود کے تھی پھر نماز میں رکوع و سجود کا حکم فرمایا گیا۔

ف۱۹۶ یعنی رکوع و سجود خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔

ف۱۹۷ صلہ رحمی و مکارم اخلاق وغیرہ نیکیاں

السجدة عند الشافعي

ف۱۹۸ یعنی نیت صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاء دین کے لئے

ف۱۹۹ اپنے دین و عبادت کے لئے

ف۲۰۰ بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمھارے لئے سہولت کر دی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمم تو تم دین کی پیروی کرو۔

ف۲۰۱ جو دین محمدی میں داخل ہے۔

ف۲۰۲ روز قیامت کہ تمھارے پاس خدا کا پیام پہونچا دیا۔

ف۲۰۳ کہ تمھیں ان رسولوں نے احکام خداوندی پہونچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی۔

ف۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔

ف۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

ع ۱۰ / ۶

ف۱ سورۂ مومنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔

ف۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔

الجزء الثامن عشر ۱۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ف۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے

فٰعِلُوْنَ ۝٤ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰۤى

ہیں ف۴ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦ فَمَنِ

بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ف۵ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِكَ

اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں ف۷ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف۸ یہی

هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١

لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝١٢ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰

نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝١٣ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝١٤ ثُمَّ اِنَّكُمْ

اسے اور صورت میں اٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا پھر اس کے بعد

منزل ۴

ف۳ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔

ف۴ یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت کرتے ہیں۔

ف۵ اپنی بی بیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قربت کرنے میں۔

ف۶ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے ایک اُمت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

ف۷ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔

ف۸ اور انھیں اُن کے وقتوں میں اُن کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔

ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو۔

ف۱۱ یعنی رحم میں۔

ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نطق اور سمع اور بصر عنایت کی۔

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ

تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴ اٹھائے جاؤ گے اور بیشک

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ف۱۶

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اسے زمین میں ٹھہرایا اور بیشک

عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اس سے ہم نے تمہارے باغ پیدا کئے کھجوروں

وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور انہیں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن ف۲۳

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

ف۲۴ اور تمہارے لئے ان میں بہت فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸

تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

سوار کئے جاتے ہو اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے

الربع

ع ۱ ۲۲ ۱

ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر۔

ف۱۴ حساب و جزا کے لئے۔

ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔

ف۱۶ سب کے اعمال اقوال ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔

ف۱۷ یعنی مینھ برسایا۔

ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خلق کی حاجتوں کے لئے چاہئے

ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔

ف۲۰ طرح طرح کے۔

ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔

ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔

ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں جلایا بھی جاتا ہے دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے

ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار موافق طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔

ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو ف۲۶ کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہو ف۲۷ خشکی میں ف۲۸ دریاؤں میں ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔

ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ف۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ

كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ
کفر کیا بولے ف۳۰ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے
عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا
ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲ تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اگلے باپ داداؤں میں
الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ
نہ سُنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو
حِينٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ
ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ تو ہم نے اُسے وحی بھیجی
اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ
کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸
فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ
تو اس میں بٹھا لے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰ اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم
سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور
مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ
ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ
سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴ کہ اے
أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
میرے رب مجھے برکت والی جگہ اُتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے بیشک اس میں ف۴۵ ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶

اُن کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا۔

ف۳۴ تا آنکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت۔

ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر۔

ف۳۶ یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں۔

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثار عذاب نمودار ہوں۔

ف۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی

ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے۔

ف۴۰ نر اور مادہ۔

ف۴۱ یعنی اپنی مؤمنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مؤمنین۔

ف۴۲ اور کلام ازلی میں ان کا عذاب و ہلاک معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام حام یافث اور ان کی بی بیوں کو اور دوسرے مؤمنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے اُن کی تعداد اٹھتر تھی، نصف مرد اور نصف عورتیں

ف۴۳ اور ان کے لئے نجات نہ طلب کرنا دُعا نہ فرمانا

ف۴۴ کشتی سے اُترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت

ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنان حق کے ساتھ کیا گیا

ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرت الٰہی کے دلائل ہیں۔

ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیجکر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔

وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور بیشک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے بعد ف۴۸ ہم نے اور سنگت پیدا کی ف۴۹

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

تو ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا

آخرت کی حاضری ف۵۲ کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ف۵۴

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا

اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہے کتنی دور ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ

ہمیں اٹھنا نہیں ف۵۹ وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور

مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا

ہم اسے ماننے کے نہیں ف۶۱ عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کہ

ع ۲ ۱۰ ۲

ف۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے

ف۴۹ یعنی عاد قوم ہود۔

ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا۔

ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔

ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

ف۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے۔

ف۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہی بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے۔

ف۵۵ قبروں سے زندہ۔

ف۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیال باطل کی بنا پر کہنے لگے۔

ف۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے ف۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے ف۵۹ مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ف۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی ف۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہ الٰہی میں۔

۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جبکہ عذاب الٰہی دیکھیں گے ۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے ۶۴ یعنی وہ ہلاک ہوکر گھاس کوڑے کی طرح ہوگئے

قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ
کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے ۶۲ تو انھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ۶۳ تو ہم نے انھیں

غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا
گھاس کوڑا کردیا ۶۴ تو دور ہوں ۶۵ ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں پیدا کیں ۶۶

اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ
کوئی امت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ۶۷ پھر

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا جب کسی امت کے پاس اسکا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ۶۸

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾
تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملادئے ۶۹ اور انھیں کہانیاں کر ڈالا ۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۬ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾
پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ۷۱ کے ساتھ بھیجا

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا
فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف تو انھوں نے غرور کیا ۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ۷۳ تو بولے

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا
کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ۷۴ اور ان کی قوم ہماری بندگی کررہی ہے ۷۵ تو انھوں نے ان

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں میں ہوگئے ۷۶ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۷۷ کہ ان کو

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى
۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ۷۹ نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند

۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیا کی تکذیب کرنے والے۔
۶۶ مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے۔
۶۷ جس کے لئے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوسکتی
۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے
۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کردیا۔
۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سبب عبرت ہو۔
۷۱ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات کے۔
۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔
۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انھیں ایمان کی دعوت دی۔
۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔
۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔

۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے ۷۷ یعنی توریت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد ۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو
۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی۔

ف۸۰ اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں ف۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں رہنے والے بآسائش بسر کرتے ہیں۔
ف۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو اُن کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کئی قول ہیں۔

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
زمین ف۸۰ جہاں بسنے کا مقام ف۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف۸۲ اور
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ
اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف۸۳ اور بیشک تمہارا دین ایک ہی دین ہے
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
ف۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا
زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
ف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۸۶ تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف۸۷ ایک وقت تک
حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ
ف۸۸ کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ وہ جو ہم اُن کی مدد کررہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹ یہ جلد جلد
لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰ بلکہ انہیں خبر نہیں ف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب کے
خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾
ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا
اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور ان کے
وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی
فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہونچے ف۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

ع ۳ ۱۸ ۳

ف۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔
ف۸۴ یعنی اسلام۔
ف۸۵ اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی نصرانی مجوسی وغیرہ۔
ف۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح اُن کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے
ف۸۷ یعنی اُن کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں
ف۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔
ف۸۹ دنیا میں۔
ف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں اُن کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے
ف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔
ف۹۲ انہیں اُس کے عذاب کا خوف ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔
ف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔
ف۹۴ زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنیٰ ہیں کہ اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا اے صدیق کی نور دیدہ ایسا نہیں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نا مقبول نہ ہو جائیں ف۹۶ یعنی نیکیوں کو معنیٰ یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اوروں پر سبقت کرتے ہیں۔

ف۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے ف۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائیگی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۹۹ یعنی قرآن شریف سے۔
ف۱۰۰ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے ف۱۰۱ اور وہ روز بدر تہ تیغ کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے انکی حالت یہاں تک پہونچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھا گئے تھے ف۱۰۲ اب ان کا جواب یہ ہے کہ ف۱۰۳ یعنی آیات قرآن مجید ف۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں ف۱۰۶ کعبۂ معظمہ کے گرد جمع ہو کر اور

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ
اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق بولتی ہے ف۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۹۸ بلکہ اُن کے دل
فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا
اس سے ف۹۹ غفلت میں ہیں اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں ف۱۰۰ جنھیں وہ کر رہے
عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾
ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ف۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ف۱۰۲
لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى
آج فریاد نہ کرو ہماری طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی بیشک میری آیتیں ف۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا
تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے پلٹتے تھے ف۱۰۴ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہو ف۱۰۵ رات کو وہاں
تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ
بیہودہ کہانیاں بکتے ف۱۰۶ حق کو چھوڑے ہوئے ف۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ف۱۰۸ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ
دادا کے پاس نہ آیا تھا ف۱۰۹ یا انھوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے
يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
ہیں اُسے سودا ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو اُن کے پاس حق لائے ف۱۱۳ اور اُن میں اکثر کو حق بُرا
كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ اُن کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی اُن میں ہیں
وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾
سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو اُنکے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں انکی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں

ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اسکو سحر اور شعر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔
ف۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔
ف۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالات واضحہ موجود ہیں۔
ف۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔
ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسب عالی اور صدق و امانت اور وفور عقل و حسن اخلاق اور کمال حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے۔
ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص انکے دیکھنے میں نہیں آیا ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحید الٰہی و احکام دین پر مشتمل ہے
ف۱۱۴ کیونکہ اس میں اُنکے خواہشات نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لئے وہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال اُن میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض اُن میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انھیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابو طالب ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک۔

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۷۲﴾ وَ
کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور

إِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۷۳﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲ کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳

مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ
ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بیشک ہم نے انہیں

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿۷۶﴾ حَتَّىٰ إِذَا
عذاب میں پکڑا ف۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿۷۷﴾
ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہیں

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا
اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم

مَا تَشْكُرُونَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۷۹﴾
حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اُٹھنا ہے ف۱۳۰

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ
اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیں ف۱۳۱

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿۸۱﴾ قَالُوا أَإِذَا
تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ف۱۳۲ بلکہ انہوں نے وہی کہی جو اگلے ف۱۳۳ کہتے تھے بولے کیا جب

ع ۴ ۲۷ ۴

ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اُس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پروا ہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی اُن کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ اُن سے ہدایت وارشاد کا کوئی اجر وعوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔

ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔

ف۱۲۲ یعنی دین حق سے۔

ف۱۲۳ ہفت سالہ قحط سالی کی۔

ف۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملق و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو اُن کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے **شان نزول** جب قریش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابو سفیان اُن کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ابو سفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بد دعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آ گئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے۔

ف۱۲۶ بلکہ اپنے تمرد و سرکشی پر ہیں۔

ف۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا مقتضیٰ ہے یا روز بدر کا قتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت ف۱۲۸ تا کہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو ف۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الٰہی حاصل کرنے اور منعم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا ف۱۳۰ روز قیامت ف۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں ف۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ ف۱۳۳ یعنی اُن سے پہلے کافر۔

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں کفار کے اس مقولہ کا رد فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ

ہم مرجائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک یہ وعدہ ہم کو اور

وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ

لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵ اب کہیں گے کہ اللہ کا

لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾

مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

بلکہ ہم اُن کے پاس حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴

وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَ

اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک

لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

دوسرے پر اپنی تعلّی چاہتا ف۱۴۷ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸

ف۱۳۵ اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ۔

ف۱۳۶ کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے مقر بھی ہیں جب وہ یہ جواب دیں

ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔

ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔

ف۱۴۰ تو جواب دو۔

ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کر توحید و طاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔

ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں محال ہیں

ف۱۴۳ جو اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۴۴ وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو ف۱۴۵ جو اُلوہیت میں شریک ہو ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحت تصرف نہ چھوڑتا ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ متقابل حکومتیں اسی کی مقتضی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحت تصرف ہے ف۱۴۸ کہ اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا یہ دعا بہ طریق تواضع و اظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین و ساتھی نہ کریگا
اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انھیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع و اظہار بندگی ہے ف۱۵۱ یہ جواب ہے
اُن کفار کا جو عذاب موعود کا انکار

کرتے اور اُس کی ہنسی اُڑاتے تھے
انھیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو
تو سمجھ لوگے کہ اللہ تعالیٰ اس
وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے
پھر وجہ انکار اور سبب استہزاء کیا اور
عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں
اللہ کی حکمتیں ہیں کہ اُن میں سے جو
ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے
آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے
والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہولیں
ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع
ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو
اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی بُرائی
کو دفع فرمائیے اور یہ بھی کہ طاعت و
تقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ
کی بُرائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے
مکارمِ اخلاق سے خطاکاروں پر اس
طرح عفو و رحمت فرمائیے جس سے دین
میں کوئی سستی نہ ہو۔
ف۱۵۳ اللہ اور اُس کے رسول کی شان
میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔
ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب
دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا
کرتے ہیں۔
ف۱۵۵ یعنی کافر وقت موت تک تو اپنے
کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب
اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار
پر مصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا
ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے
دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی
دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام

ع ۵ ۱۵ ۵

عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا
جاننے والا ہر نہاں و عیاں کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے شرک سے تم عرض کرو کہ اے
تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾
میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰
وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ
اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمھیں دکھا دیں جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱ سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی
اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾
تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ
یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶ شاید اب
اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَ مِنْ
میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸
وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ
اور اُنکے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے۔ تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ
اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ
ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
ہولیں وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ف۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے

اُسے دیا جاتا ف۱۵۶ دنیا کی طرف ف۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجالا کر اپنی تقصیرات کا تدارک کروں اس پر اس کو فرمایا جائیگا ف۱۵۸ حسرت و ندامت سے یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ
فائدہ نہیں ف۱۵۹ جو انھیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقت بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔
ف۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ف۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات منقطع ہو جائیں گے
اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا ف۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں
مبتلا ہوگا پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا اور بعد حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کرینگے ف۱۶۳ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے ف۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔

ف۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ اُن کو بھون ڈالے گی اور اُوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہونچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائیگا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ)
اور اُن سے فرمایا جائیگا ف۱۶۶ دنیا میں ف۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہوگے پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار اُن کی دنیا سے دُونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اسکے بعد انھیں یہ جواب دیا جائیگا جو اگلی آیت میں ہے (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے بعض نے کہا بارہ ہزار برس بعض نے کہا تین لاکھ ساٹھ برس واللہ تعالیٰ اعلم (تذکرہ قرطبی)

خَسِرُوٓا اَنۡفُسَهُمۡ فِیۡ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ
اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی
النَّارُ وَهُمۡ فِیۡهَا كٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمۡ تَكُنۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ
اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ف۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ف۱۶۶ تو تم
بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّیۡنَ ﴿۱۰۶﴾
انھیں جھٹلاتے تھے کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے
رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِیۡهَا
اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ف۱۶۷ رب فرمائے گا دھتکارے پڑے رہو
وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡ عِبَادِیۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَآ
اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو ف۱۶۸ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو
اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ
ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنا لیا ف۱۶۹
سِخۡرِیًّا حَتّٰۤی اَنۡسَوۡكُمۡ ذِكۡرِیۡ وَكُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَكُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیۡ
یہاں تک کہ انھیں بنانے کے شغل میں ف۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بیشک
جَزَیۡتُهُمُ الۡیَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡۤا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ
آج میں نے اُن کے صبر کا انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا ف۱۷۱ تم زمین میں
فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ
کتنا ٹھہرے ف۱۷۲ برسوں کی گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ ف۱۷۳ تو گننے والوں
الۡعَآدِّیۡنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾
سے دریافت فرما ف۱۷۴ فرمایا تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا ف۱۷۵ اگر تمہیں علم ہوتا

ف۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہوجائیں گی اور یہ اہل جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انھیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے بھونکتے رہیں گے۔

ف۱۶۹ شانِ نزول یہ آیتیں کفار قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔

ف۱۷۰ یعنی اُن کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ۔

ف۱۷۱ اللہ تعالیٰ نے کفار سے

ف۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں۔

ف۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے ف۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور اُن کے اعمال لکھنے پر مامور کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ف۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔

ف۱۷۶ اور آخرت میں جزا کے لئے اٹھانا نہیں بلکہ تمھیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمھیں تمہارے اعمال کی جزا دیں ف۱۷۷ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے ف۱۷۸ ایمان والوں کو۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار بنایا اور تمھیں ہماری طرف پھرنا نہیں ف۱۷۶

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾

تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک

وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ف۱۷۷ تو اسکا

عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ

حساب اس کے رب کے یہاں ہے بیشک کافروں کا چھٹکارا نہیں۔ اور تم عرض کرو اے میرے رب بخشدے ف۱۷۸

وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِیَّةٌ وَهِیَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ نور مدنی ہے اور اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

ف۳ اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا ف۳ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے **مسائل** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دئیے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہونچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اسکے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دئیے جائیں یہ حکم حُر اور حُرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا **ثبوت زنا** یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنیوالے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کریگا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اسکے ثبوت نہ ہوگا **لواطت** زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا غرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی)

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ

ایک گروہ حاضر ہو ف۵ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے

لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ

اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَ

اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور

أَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

سنور جائیں ف۱۰ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ

اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے

شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ

اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو

اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ

اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ

أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾

وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳

ف۲ یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو ف۳ تاکہ عبرت حاصل ہو ف۴ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی **شانِ نزول** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ اُنکے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئیگی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انھوں نے اسکی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس سے روک دیا گیا ف۶ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۷ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے **مسئلہ** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسّی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔
مسئلہ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزا یاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی
پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں **مسئلہ** حدِ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں **مسئلہ** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے **مسئلہ** غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ **مسئلہ** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائیگا اور اس پر تہمت کی حد آئیگی **مسئلہ** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار اے مخنث اے بددیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی **مسئلہ** امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے **مسئلہ** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے **مسئلہ** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائیگا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں ف۱۱ زنا کا ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں ف۱۳ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں

ف۱۴ اسکو لعان کہتے ہیں ھسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائیگا جبتک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اسکو حد قذف لگائی جائیگی جسکا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسکو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائیگی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کریگی تو قید کی جائیگی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾

اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ ع

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ

تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ

بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ف۱۶ ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷

وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا ف۱۸ اسکے لئے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے

ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا

سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا

إِفْكٌ مُبِينٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا

بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ

بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا

فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲ تو جس چرچے

أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ

میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

حد لگائی جائیگی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائیگی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اسکے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اسپر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائیگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان **شان نزول** یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا

ع ۱۰

ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اسکی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انھیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اسمیں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انھوں نے آپکو دیکھا تو بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انھوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپکی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی انکے فریب میں آ گئے اور انکی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انھیں اطلاع نہ ہوئی کہ انکی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انھیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپکا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپکا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپکا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپکی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرما دیا تھا

مجھے اپنے اہل کی پاکی وخوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے اُن کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المومنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپکو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگارِ عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپکی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپکے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے انکا عزو شرف اور زیادہ کردیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے۔

ف۱۶ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس پر خبر دیگا اور حضرت ام المومنین کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائیگا چنانچہ اس براءت میں اُس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں

ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانیوالے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائیگا

ع ۱۰ / ۲ / ۸

ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اسکو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن ابی بن ابی سلول منافق ہے۔

ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدقائم کی گئی اور اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے

ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرنے اور بدگمانی ممنوع

بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ
اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے ف۲۳ اور وہ اللہ کے
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ
نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہونچتا کہ ایسی
نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ
بات کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں
الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ
صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ
پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر
رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو
فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائیگا ف۳۱ اور اگر اللہ کا فضل اور اُس کی

ہے بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مومنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہو اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اسکی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں ف۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے ف۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا جسمیں سے توبہ کے لئے مہلت دنیا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی ف۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اسمیں بڑا گناہ نہیں ف۲۴ جرم عظیم ہے ف۲۵ یہ ہمارے لئے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہونچے مسئلہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہوسکے اگرچہ اسکا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار

کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے (کبیر وغیرہ) ف۲۷ یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابنِ اُبَی اور حسّان اور مِسطح کے حد لگائی گئی (مدارک) ف۲۸ دوزخ اگر یہ توبہ مر جائیں ف۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال ف۳۰ اور عذاب الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حُسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا ف۳۳ توبہ قبول فرما کر ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔

ف۳۵ ثروت و مال میں **شانِ نزول** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہوسکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کردیتا ہے جسے چاہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور گنجائش والے ہیں

اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ

ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

والا مہربان ہے ف۳۶ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸ ان پر لعنت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

ہے دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر گواہی دیگی

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

ان کی زبانیں ف۴۱ اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن اللہ

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

انھیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لئے

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ف۴۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انھوں نے موافقت کی تھی اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۶ جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔ **مسئلہ** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولو الفضل فرمایا اور۔

ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال اُن کے دل میں بھی نہیں گزرتا۔

ف۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں ان کے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔

ف۳۹ یہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں ہے (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت

ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو انکے مونھوں پر مُہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اسکے بعد مونھوں پر مُہریں لگا دی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہوجائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبریں دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنیٰ یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں اُنھیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دیگا فائدہ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے ف۴۴ یعنی خبیث کیلئے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کیلئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث۔

ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لئے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں انکی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انھیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپکے لئے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپکی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپکی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپکی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرۂ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپکا روضہ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی

وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جبتک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور انکے ساکنوں پر سلام نہ کر لو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمھیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

اُن کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

کچھ نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا

ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ

خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار

ع ٣ / ٦ / ٩

حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپکے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا

ف۴۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

ف۴۹ مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبد اللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے انکی قراءت یوں ہے حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک کشاف احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو ف۵۱ کیونکہ ملک غیر میں تصرف کرنے کے لئے اسکی رضا ضروری ہے ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار والحاح نہ کرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاصکر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

ف۵۳ مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں **شان نزول** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں **مسائل** مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اسکا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے ان کو یا من من الشھوۃ وان امن منھا فالممنوع النظر الی ماسوی الوجہ والکف والقدم ومن یامن فاق الزمان

زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ مگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت
کے ذریعہ سے حال معلوم کرسکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی) وف۵۵ اور زنا و حرام سے
بچیں یا یہ معنٰی ہیں کہ اپنی شرمگاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں وف۵۶ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مطہرات میں سے بعض امہات المؤمنین
سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ
ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ وف۵۸ یا شوہروں کے باپ وف۵۹ یا اپنے بیٹے وف۶۰
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ
یا شوہروں کے بیٹے وف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے وف۶۲
اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ
یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں وف۶۳ یا نوکر بشرطیکہ شہوت
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪
والے مرد نہ ہوں وف۶۴ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں وف۶۵
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا
اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار وف۶۶ اور اللہ
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
میں ان کا جو بے نکاح ہوں وف۶۷ اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ
انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب وف۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہئے کہ بچے رہیں
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ
وف۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے وف۷۰ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے وف۷۱ اور تمہارے
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو وف۷۲ اگر ان میں کچھ

سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور
ان کے سامنے ہونا جائز نہیں۔
وف۵۷ اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ
حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا دوسرے
کسی کے لئے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت
جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ
ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی)۔
وف۵۸ اور انہیں کے حکم میں ہیں دادا پردادا وغیرہ
تمام اصول۔
وف۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔
وف۶۰ اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد
وف۶۱ کہ وہ بھی محرم ہو گئے۔
وف۶۲ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ
تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابو
عبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہلِ کتاب کی
عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں
داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ
مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن
کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے
غلام سے بھی مثلِ اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ)
وف۶۳ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں
اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ
کے مواضعِ زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔
وف۶۴ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت
باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ
ائمۂ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمتِ نظر
میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح
قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے
جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔
وف۶۵ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔
وف۶۶ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں
بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا
جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجبِ غضبِ الٰہی ہوگی پردے کی طرف سے بے پروائی
تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ) تفسیر احمدی وغیرہ وف۶۷ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے وف۶۸ اس غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تردد سے بے نیاز کردیتا ہے
یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکتِ نکاح جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی
عنہ سے مروی ہے وف۶۹ حرام کاری سے وف۷۰ جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں وف۷۱ اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی
قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں وف۷۲ کہ وہ اس قدر مال ادا کرکے آزاد ہو جائیں اور

اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر استحباب کے لئے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے **شانِ نزول** حویطب بن عبد العزیٰ
کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اسکو سو دینار پر مکاتب کر دیا اور ان میں سے بیس اسکو بخشدیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔
ف۷۳ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کرکے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کیلئے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لئے
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا ف۷۴ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ

خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ
بھلائی جانو ف۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف۷۴ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو
عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَ
بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف۷۵ اور
مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٣ وَلَقَدْ
جو انھیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اسکے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
بیشک ہم نے اتاریں تمھاری طرف روشن آیتیں ف۷۷ اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٣٤ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ
اور ڈر والوں کے لئے نصیحت اللہ نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی ف۷۹
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب کا نہ پچھم
غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ
کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۸۳
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ
اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣٥ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ف۸۴ اور ان میں

ع ۴/۸ ۱۰

وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں
ف۷۵ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں **شانِ نزول** یہ آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کیلئے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۷۶ اور وبال گناہ مجبور کرنے والے پر۔
ف۷۷ جنھوں نے حلال و حرام حدود و احکام سب کو واضح کر دیا۔
ف۷۸ نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہل سمٰوٰت و ارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔
ف۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلب مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں
ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ
اس کا روغن جس کو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت
زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اسکے پھل غایت اعتدال میں ف۸۲ اپنی صفا و لطافت کے باعث خود
ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اسکی تشبیہ ایسے روشندان سے ہو سکتی ہے
جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفیٰ زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید انبیاء
محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و اضائت اس مرتبۂ کمال

ظہور ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اسمیں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی و نصرانی ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اسکے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن)

ف۸۴ اور انکی تعظیم و تطہیر لازم کی مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں

ف۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔

ف۸۶ اور اسکے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔

ف۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

ف۸۸ اس کے وقت پر۔

ف۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔ ع ۵ ۶ ۱۱

فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ

اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام ف۸۵ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی

تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ

سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ف۸۶ اور نماز برپا رکھنے ف۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ف۸۸

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ف۸۹ تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

بے گنتی اور جو کافر ہوئے ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں

الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ

پایا تو اُس نے اسکا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کرلیتا ہے ف۹۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے دریا

لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ

میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي

اللہ نور نہ دے اُس کے لئے کہیں نور نہیں ف۹۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اسکی تلاش میں چلا جب وہاں پہونچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسکا ثواب پائیگا جب عرصات قیامت میں پہونچے گا تو ثواب نہ پائیگا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اسکی حسرت اور اسکا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا ف۹۱ اعمال کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکم کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقاد باطل اور قول ناحق اور عمل قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کنڈے اور اسکی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل و شک و حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ
آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور
تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ
اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی
وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ
اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر انہیں آپس میں
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ
ملاتا ہے ف۹۸ پھر انہیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینھ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان
السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ
سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹ پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ
پھیر دیتا ہے انہیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲ اللہ بدلی کرتا ہے
الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ
رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے زمین
كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ
پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور ان میں کوئی
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ
دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللہ بناتا ہے
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ
جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بیشک ہم نے اتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں

ف۹۶ جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں۔

ف۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے۔

ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔

ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے (مدارک وغیرہ)۔

ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کرتا ہے۔

ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔

ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے۔

ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔

ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے۔

ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔

ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔

ف۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔

ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیق حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
ف۱۰۸ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰
وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا
کہ رسول اُنمیں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان کی ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں
اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ
مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳ یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا
کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ
فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ
اور اُنھوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انھیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے
ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ اُن کے دل اُن کی زبانوں کے موافق نہیں
ف۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انھیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لئے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لئے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا

ع ۶ / ۱۰

۱۲ شان نزول بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لئے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لئے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی ف۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ ف۱۱۷ یعنی منافقین نے (مدارک)

لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ
تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ موافق شرع حکم برداری چاہئے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲
وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرماں برداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۱۲۵
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں کو دی ف۱۲۷
وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ
اور ضرور اُن کے لئے جما دیگا ان کا وہ دین جو اُن کے لئے پسند فرمایا ہے ف۱۲۸ اور ضرور اُن کے
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ
اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو
وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے
مُعْجِزِيْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾
قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام

ع ۷ ۱۳

ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے ف۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں ف۱۲۰ سچے دل اور سچی نیت سے ف۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں ف۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکام الٰہی کا پہونچا دینا اسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ف۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اطاعت و فرمانبرداری ف۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا ف۱۲۵ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے تیرہ (۱۳) سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ انکی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئیگا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرتے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا۔

ف۱۲۷ حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرہ مصر و شام کو ہلاک کرکے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔

ف۱۲۸ یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا۔

ف۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن اُن کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔

فائدہ اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فتوحاتِ عظیمہ ہوئے اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی (خازن)۔

ف١٣٠ اور باندیاں **شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ
اے ایمان والو چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف١٣٠ اور وہ جو

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
تم میں ابھی جوانی کو نہ پہونچے ف١٣١ تین وقت ف١٣٢ نماز صبح سے پہلے ف١٣٣

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو ف١٣٤ اور نماز عشا کے بعد

الْعِشَآءِ ۗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
ف١٣٥ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف١٣٦ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر

بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
ف١٣٧ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ف١٣٨ اللہ یونہی بیان کرتا

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے ف١٣٩ جوانی کو

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ
پہونچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف١٤٠ جیسے ان کے اگلوں ف١٤١ نے اذن مانگا اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف١٤٢

الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگار

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
نہ چمکائیں ف١٤٣ اور اس سے بھی بچنا ف١٤٤ ان کے لئے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لئے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

ف١٣١ بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں **سن بلوغ** حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لئے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے پندرہ سال ہے (تفسیر احمدی)

ف١٣٢ یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔

ف١٣٣ کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔

ف١٣٤ قیلولہ کرنے کے لئے اور تہبند باندھ لیتے ہو۔

ف١٣٥ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا

ف١٣٦ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) ف١٣٧ **مسئلہ** یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ف١٣٨ کام و خدمت کے لئے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مدفوع ہے (مدارک) ف١٣٩ یعنی آزاد ف١٤٠ تمام اوقات میں ف١٤١ ان سے بڑے مردوں ف١٤٢ جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث ف١٤٣ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں ف١٤٤ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔

عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے
اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ
اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾
کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى
ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کیے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جبتک ان سے اجازت نہ لےلیں وہ جو تم سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
اجازت مانگتے ہیں وُہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے

ع ۸ ۴ ۱۴

ف۱۴۵ **شانِ نزول** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جوان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے با ایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک **قول** یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک **قول** یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے حدیث شریف میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔

ف۱۴۸ معنیٰ یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہونچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے (مدارک وجلالین)

ف۱۴۹ **شانِ نزول** قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۰ **مسئلہ** جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) **مسئلہ** اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰۤى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔

ف۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ وعیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لئے ہو۔

ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرمانبرداری اور دلیلِ صحتِ ایمان ہے۔

شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور اُن کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

بخشنے والا مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بیشک

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ

اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

انہیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بیشک اللہ ہی

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ

کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف

اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع ۹ ۳ 15

پھیرے جائیں گے ف۱۵۹ تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فرقان مکی ہے اس میں ستتر آیات اور چھ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ﴿۱﴾

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾

سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ف۵ اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ مسئلہ: اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے (مدارک)۔ ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنیٰ مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ کہکر۔

ف۱۵۵ شانِ نزول: منافقین پر روزِ جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا۔

ف۱۵۷ آخرت میں۔

ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔

ف۱۵۹ جزا کے لئے اور وہ دن روزِ قیامت ہے۔

ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔

ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

ف۲ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ف۳ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعوی اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اسکا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اسکی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے ف۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَ

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں

لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً

اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا

وَلَا نُشُورًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰىهُ

اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸ اور اس پر

وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۛ فَقَدْ جَاءُو ظُلْمًا وَزُورًا ﴿٤﴾ وَ

اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بیشک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں

قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَ

جو انھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں

أَصِيلًا ﴿٥﴾ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ

تم فرماؤ اُسے تو اُس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے ف۱۳

إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ

بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے

الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ

اور بازاروں میں چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ

مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقٰى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَ

ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸

قَالَ الظّٰلِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا

اور ظالم بولے ف۱۹ تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی

مع ۱۰

ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں۔

ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ۔

ف۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔

ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔

ف۱۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔

ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح۔

ف۱۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔

ف۱۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبیہ پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے۔

ف۱۴ اسی لئے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۱۵ کفار قریش۔

ف۱۶ اس سے انکی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا ہو۔

ف۱۷ اور انکی تصدیق کرتا اور انکی نبوت کی شہادت دیتا۔

ف۱۸ مالداروں کی طرح۔

ف۱۹ مسلمانوں سے۔

ف۲۰ اور معاذ اللہ اسکی عقل بجا نہ رہی ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انھوں نے بکیں

ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرما دے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے دونوں قوم ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ
کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر
شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ
چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں
وَ یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
اور کرے گا تمہارے لئے اونچے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے
بِالسَّاعَةِ سَعِیْرًا ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا
اس کے لئے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا
وَّ زَفِیْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾
اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴ تو وہاں موت مانگیں گے
لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ
ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷ بھلا
اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِیْرًا ﴿۱۵﴾
یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ اور انجام ہے
لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾
ان کے لئے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا ف۲۸
وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ
اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا
اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَؕ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
کیا تم نے گمراہ کر دئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ف۳۲

ع ۱ ۹ ۱۶

چاہے تو اس کو حیات و عقل و رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے

ف۲۳ جو نہایت کرب بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔

ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔

ف۲۵ اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے یا اس معنی کہ ہائے موت آ جا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے

ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔

ف۲۷ عذاب اور احوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔

ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مؤمنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یا یہ عرض کر کے رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ۔

ف۲۹ یعنی مشرکین کو

ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا ف۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔

ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں ف۳۴ اور انھیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔
ف۳۵ شقی لبعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔ ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔
ف۳۷ شانِ نزول: شرفا جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غربا کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفا کے لئے غربا آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عقبہ و عاص بن وائل سہمی و نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انھیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائیگا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقرائے مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ان مؤمنین سے فرمایا (خازن)
ف۳۸ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔
ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔
ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لئے۔
ف۴۱ ہمارے لئے رسول بنا کر یا سید عالم محمد مصطفےٰ

مَا كَانَ يَنۢبَغِىْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ
ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳ لیکن تو نے
مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ
انھیں اور ان کے باپ داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵ تو اب
كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ
معبودوں نے تمھاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم
يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
میں جو ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَ
رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳۶ اور
جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾
ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمھارا رب دیکھتا ہے ف۳۹
وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ
اور بولے وہ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے ف۴۱ یا
اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾
ہم اپنے رب کو دیکھتے ف۴۲ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
کرلے رُکی ہوئی ف۴۶ اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر انھیں

ع ۲ / ۱۱ / ۱۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روز قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمھارے لئے کوئی خوشخبری نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مؤمن کے سوا کسی کے لئے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لئے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۴۷ حالتِ کفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے۔

ف۴۸ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہل جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے ف۴۹ اور ان کی قرارگاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ ف۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و انس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کروبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا

هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۳﴾ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ يَوۡمَئِذٍ خَيۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّ اَحۡسَنُ

باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۸ جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے

مَقِيۡلًا ﴿۲۴﴾ وَ يَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَ نُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۵﴾

بعد اچھی آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ ۨالۡحَقُّ لِلرَّحۡمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوۡمًا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا ﴿۲۶﴾

اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱

وَ يَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبالے گا ف۵۲ کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ

الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيۡلًا ﴿۲۸﴾

لی ہوتی ف۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا

لَقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ ؕ وَ كَانَ الشَّيۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ

بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۵۴ اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا

خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ

ہے ف۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل

مَهۡجُوۡرًا ﴿۳۰﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ؕ وَ

ٹھہرا لیا ف۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیئے تھے مجرم لوگ ف۵۷ اور

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيۡرًا ﴿۳۱﴾ وَ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ

تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں

عَلَيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

نہ اتار دیا ف۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ف۵۹ اور

ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ ان کیلئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی

ف۵۲ حسرت و ندامت سے یہ حال اگرچہ کفار کے لئے عام ہے مگر عقبہ بن ابی معیط سے اس کا خاص تعلق ہے **شان نزول** عقبہ بن ابی معیط اُبی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے اس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا۔

ف۵۳ جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی۔

ف۵۴ یعنی قرآن و ایمان سے۔

ف۵۵ اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو **مسئلہ** بے دین و بد مذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے ف۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے ف۵۸ جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و محتج بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے ف۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔

ف۶۰ بزبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تیئیس برس کی مدت میں یا یہ معنٰی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر باطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ف۶۱ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپکی نبوت میں قدح کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے۔

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ف۶۱ مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان

تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ

لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا

ع ۳/۱۴/۱ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

سب سے برا ف۶۲ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ف۶۳ پھر ہم نے انہیں تباہ کرکے ہلاک کر دیا اور نوح کی قوم کو ف۶۴ جب انھوں نے رسولوں

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

کو جھٹلایا ف۶۵ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشانی کر دیا ف۶۶ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ

تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ف۶۷ اور کوئیں والوں کو ف۶۸ اور ان کے بیچ میں بہت سی

ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ

سنگتیں ف۶۹ اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف۷۰ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور

لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا

ضرور یہ ف۷۱ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ف۷۲ تو کیا یہ اسے دیکھتے

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

نہ تھے ف۷۳ بلکہ انہیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں ف۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے

ف۶۲ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائیگا

ف۶۳ یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات انکی طرف گئے اور انھیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔

ف۶۴ بھی ہلاک کر دیا۔

ف۶۵ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب انھوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔

ف۶۶ کہ بعد والوں کے لئے عبرت ہوں

ف۶۷ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔

ف۶۸ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی انھوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا اور تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں

ف۶۹ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا

ف۷۰ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا

ف۷۱ یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار

ف۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انھوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں

ف۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے

ف۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انھیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی۔

اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ

مگر ٹھٹھا ف۷۵ کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں

اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَ سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ

سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ

ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸ کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ف۷۹

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ

تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے ف۸۰ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا

اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ

سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب

تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا

کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۸۴ اور اگر چاہتا تو اُسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا ف۸۵ پھر ہم نے

الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿٤٦﴾ وَ هُوَ

سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ

جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اُٹھنے کے لئے

نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ

ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸

وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ نُسْقِیَهٗ

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مُردہ شہر کو ف۸۹ اور اُسے پلائیں

ف۷۵ اور کہتے ہیں ف۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔

ف۷۷ آخرت میں۔

ف۷۸ یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔

ف۷۹ اور اپنی خواہشِ نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

ع ۱۰ ۲ ۴

ف۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو

ف۸۱ یعنی وہ اپنے شدتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔

ف۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں ف۸۳ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے۔

ف۸۴ صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا

ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ گھٹتا گیا ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا جیسے سوتے ہو پھر اٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی۔

مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ
نے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے
لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ
رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے
كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾
والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد
وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ
وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ
اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴
الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ وَیَعْبُدُوْنَ
بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ
ایسوں کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد
ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ
دیتا ہے ف۹۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ
مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَی
اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس
الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ ۚ
زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے

ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔

ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں۔

ف۹۲ اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو۔

ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان الٰہی ہے۔

ف۹۴ یعنی نطفہ سے۔

ف۹۵ کہ نسل چلے۔

ف۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۹۷ یعنی بتوں کو۔

ف۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے۔

ف۹۹ ایمان و طاعت پر جنت کی۔

ف۱۰۰ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا۔

ف۱۰۱ تبلیغ و ارشاد۔

ف۱۰۲ اور اس کا قرب اور اسکی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لئے کہ صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے ف۱۰۳ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں ف۱۰۴ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجا لاؤ۔

ف۱۰۵ تو اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچاسکے ف۱۰۶ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کردینے پر قادر ہے ف۱۰۷ سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء کے معنی میں لیکن قول اول ہی اسلم و اقویٰ ہے ف۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے۔

خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
گناہوں پر خبردار ہے ف۱۰۵ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ
ف۱۰۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷ وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸
لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَ
اور جب ان سے کہا جائے ف۱۰۹ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے
زَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ
انہیں اور بدکنا بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ف۱۱۲ اور ان میں
فِيهَا سِرٰجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
چراغ رکھا ف۱۱۳ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴
لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ
اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمان کے وہ بندے
يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُونَ قَالُوا
کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں بس سلام
سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ
ف۱۱۷ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو عرض
يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا
غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا
غل ہے ف۱۱۹ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں

ف۱۰۹ یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں کہ
ف۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔
ف۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لئے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔
ف۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔
ف۱۱۳ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔
ف۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہوجائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے۔
ف۱۱۵ اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اسکو منع فرمایا۔
ف۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں۔

ف۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے ف۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشا کی نماز بجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی بجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے ف۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری و عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ

نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ

ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائیگا

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ

اس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہیگا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا ف۱۲۹

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع

اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ف۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر ف۱۳۲ بہرے

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بی بیوں

وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۱۳۵ ان کو

ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لئے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لئے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا انکا مقصد تھا

ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔

ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو۔

ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے

ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔

ف۱۲۶ شرک و کبائر سے۔

ف۱۲۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے۔

ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دیگا اور انکی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائیگا (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائیگا ملائکہ بحکم الٰہی اسکے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اسکو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائیگا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا اسکے بعد کہا جائیگا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھکو نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اسکی شانِ کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے ف۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے ف۱۳۱ اور اپنے آپکو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں ف۱۳۲ بطریق تغافل ف۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں ف۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بی بیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ انکے حسن عمل اور انکی اطاعت خدا و رسول دیکھکر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں ف۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں مسئلہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد انکی جزا ذکر فرمائی جاتی ہے۔

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ انکے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ انکی پیشوائی ہوگی ف۱۳۶

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

ہمیشہ اُس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں

رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۱۳۹

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَتَا اٰيَةٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ شعراء مکی ہے اس میں دو سو ستائیس آیات اور گیارہ رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اُونچے اُس کے حضور جھکے رہ جائیں ف۴ اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

ہیں خبریں ان کے ٹھٹھے کی ف۶ کیا انہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

عزت والے جوڑے اُگائے ف۷ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور ان کے اکثر

ع ۱۷ ۶

المنزل الخامس ۵

ف۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ اُن کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا ف۱۳۷ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ ف۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو

ف۱۳۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم

ف۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو والشعراء یتبعھم سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ ۱۱ رکوع اور دو سو ستائیس ۲۲۷ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی ۱۲۷۹ کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو ۵۵۴۰ چالیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہ رحمت و کرم خطاب ہوتا ہے۔

ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر اُن کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔

ف۴ اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن نہ اُٹھا سکے۔

ف۵ یعنی دم بدم اُن کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔

ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب اُنہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔

ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔

ف۸ اللہ تعالیٰ کے کمالِ قدرت پر۔

ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے ف۱۰ جنھوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہونچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انھیں اُن کی بدکرداری پر زجر فرمائیں ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کرکے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۲ ان کے جھٹلانے سے ف۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بایام صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہوگیا ہے۔

مُؤْمِنِيْنَ ⑧ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨ وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ

ایمان لانیوالے نہیں اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے

مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ⑪

موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ⑫ وَ يَضِيْقُ صَدْرِیْ وَ لَا

عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۱۲ اور میری

يَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ⑬ وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

زبان نہیں چلتی ف۱۳ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ف۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ف۱۵ تو میں ڈرتا ہوں

اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ⑭ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ⑮

کہیں مجھے ف۱۶ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں ف۱۷ تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں ف۱۸

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑯ اَنْ اَرْسِلْ

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ

مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ⑰ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ

بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ⑱ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ

عمر کے کئی برس گزارے ف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ف۲۱ اور تم

اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ⑲ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ⑳

ناشکر تھے ف۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ف۲۳

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ

تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا ف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۲۵ اور مجھے

ع ۹ / ۵

ف۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔

ف۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔

ف۱۶ اس کے بدلے میں۔

ف۱۷ تمھیں قتل نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کردیا اور دونوں کو حکم دیا۔

ف۱۸ جو تم کہو اور جو تمھیں دیا جائے۔

ف۱۹ تاکہ ہم انھیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار (۶۳۰۰۰۰) تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہونچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انھیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمھیں قتل کرنے کے لئے تمھاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمھیں قتل کریگا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام انکے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہونچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہونچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہونچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہونچایا! فرعون نے آپ کو پہچانا ف۲۰ مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے ف۲۱ قبطی کو قتل کیا ف۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کردیا ف۲۳ میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مر جائیگا میرا مارنا تادیب کے لئے تھا نہ قتل کے لئے ف۲۴ کہ تم مجھے قتل کروگے اور شہر مدین کو چلا گیا ف۲۵ مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔

ف۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہونچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اُن کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اسکا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی ف۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔ ف۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لئے اللہ تعالےٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا۔

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيٓ

پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے

إِسْرَآءِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

بنی اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم

أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

غور سے سنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا ف۳۰ بولا

إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ

اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا

إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ

کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی

بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَأْتِ بِهِۦٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿٣١﴾

روشن چیز لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ اگر سچے ہو

فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا ہو گیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ ف۳۷ نکالا تو جبھی وہ

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُۥٓ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ

دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بے شک یہ دانا جادوگر

ف۲۹ اس وقت اس کے گرد اسکی قوم کے اشراف میں سے پانچسو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنیٰ تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے

ف۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کرسکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہوگئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کردینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

ف۳۱ فرعون نے یہ اس لئے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اسکو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت وارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اس کی اس تمام لایعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔

ع ۲ ۲۴ ۶

ف۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اسکے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں ف۳۳ اب فرعون متحیر ہوگیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا تو ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اسکا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڈھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۳۶ عصا اژدہا بنکر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اسکو پکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا فرعون کہنے لگا اسکے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اسکو ید بیضا دکھایا ف۳۷ گریبان میں ڈال کر ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔

ف٣٩ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لئے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائیگی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔

عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا
ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو کے زور سے تب تمہارا کیا

تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾
مشورہ ہے ف٣٩ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾
کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف٤٠ تو جمع کئے گئے جادوگر ایک مقرر دن کے وعدہ پر ف٤١

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گئے ف٤٢ شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی

اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ
کریں اگر یہ غالب آئیں ف٤٣ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ
کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم

اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾
میرے مقرب ہو جاؤ گے ف٤٤ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف٤٥

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ
تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ہماری ہی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾
جیت ہے ف٤٦ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف٤٧

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ
اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو

ف٤٠ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔

ف٤١ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔

ف٤٢ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔

ف٤٣ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں۔

ف٤٤ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائیگی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔

ف٤٥ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔

ف٤٦ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ف٤٧ جو انہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ

موسیٰ اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمھیں اجازت دوں بے شک وہ

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ

تمہارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾

بیشک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰

قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا

وہ بولے کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں

رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ

رات میرے بندوں کو ف۵۴ لے نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنیوالے

حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا

بھیجے ف۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بے شک ہم سب کا دل

لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ

جلاتے ہیں ف۵۷ اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے انھیں ف۵۹ باہر نکالا باغوں

وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي

اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا

إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ

بنی اسرائیل کو ف۶۰ تو فرعونیوں نے انکا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف۶۱

ف۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لئے وہ تم سے بڑھ گئے۔

ف۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے

ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھکر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔

ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ۔

ف۵۲ ایمان کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے۔

ف۵۳ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔

ع ۱۸ ۳ ۷

ف۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے

ف۵۵ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کر دینگے

ف۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لئے جب لشکر جمع ہو گئے تو انکی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا۔

ف۵۷ ہماری مخالفت کر کے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر۔

ف۵۸ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔

ف۵۹ یعنی فرعونیوں کو۔ ف۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد ف۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔

ف۶۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم اُن کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے ف۶۳ وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے ف۶۴ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا۔

أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي
موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انھوں نے آلیا ف۶۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ف۶۳ بیشک میرا رب میرے ساتھ
سَيَهْدِينِ ﴿۶۲﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ
ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ف۶۴
فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿۶۳﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ
تو جبھی دریا پھٹ گیا ف۶۵ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ف۶۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں
الْآخَرِينَ ﴿۶۴﴾ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ
کو ف۶۷ اور ہم نے بچالیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ف۶۸ پھر
أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿۶۶﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
دوسروں کو ڈبو دیا ف۶۹ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۷۰ اور اُن میں اکثر مسلمان
مُّؤْمِنِينَ ﴿۶۷﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ
نہ تھے ف۷۱ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا ف۷۲ مہربان ہے ف۷۳ اور ان پر پڑھو خبر
إِبْرَاهِيمَ ﴿۶۹﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿۷۰﴾ قَالُوا نَعْبُدُ
ابراہیم کی ف۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۷۵ بولے ہم بتوں کو
أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ
پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب
تَدْعُونَ ﴿۷۲﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿۷۳﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا
تم پکارو یا تمہارا کچھ بھلا بُرا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو
كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۷۴﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿۷۵﴾ أَنتُمْ وَ
ایسا ہی کرتے پایا فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو تم اور

ع ۴ ۱۷ ۸

ف۶۵ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے
ف۶۶ اور ان کے درمیان خشک راہیں
ف۶۷ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تاآنکہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو ان کے لئے دریا میں بقدرت الٰہی پیدا ہوئے تھے۔
ف۶۸ دریا سے سلامت نکال کر۔
ف۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہو گئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکم الٰہی مل گیا اور مثل سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔
ف۷۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔
ف۷۱ یعنی اہل مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور خزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچا زاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا۔
ف۷۲ کہ اس نے کافروں کو غرق کرکے اُن سے انتقام لیا۔
ف۷۳ مومنین پر جنھیں غرق سے نجات دی ف۷۴ یعنی مشرکین پر ف۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لئے تھا تاکہ انھیں دکھادیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں ف۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انھیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا۔

ف۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہونچا سکتے ہیں ف۷۸ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا ف۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی
عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۰ نیست سے ہست فرمایا اور اپنی طاعت کے لئے بنایا ف۸۱ آداب خلقت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما
چکا ہے مصالح دنیا و دین کی۔

اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۷﴾

تمہارے اگلے باپ دادا ف۷۷ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ﴿۷۸﴾ وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ﴿۷۹﴾

وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۸۰ تو وہ مجھے راہ دیگا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿۸۱﴾

اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دیگا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴

وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ

اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم

حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی

عطا کر ف۸۶ اور مجھے اُن سے ملادے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾ وَ اغْفِرْ لِاَبِیْۤ

ف۸۸ اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا

دے ف۹۰ بیشک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن

یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اُزْلِفَتِ

نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا

جائے گی جنت پرہیزگاروں کیلئے ف۹۳ اور ظاہر کی جائیگی دوزخ گمراہوں کے لئے اور اُن سے کہا جائیگا ف۹۴

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے

ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

ف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدہ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

ف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

ف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ اُن سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں۔

ف۸۶ حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔

ف۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

ف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان اُن سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔

ف۸۹ جنھیں تو جنت عطا فرمائے گا۔

ف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لئے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو
آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورہ برات میں ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ
تَبَرَّاَ مِنْهُ۔ ف۹۱ یعنی روز قیامت ف۹۲ جو شرک کفر نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے
کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقۂ جاریہ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے ف۹۳ کہ اس کو
دیکھیں گے ف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر ف۹۵ عذاب الٰہی سے بچا کر۔

ف۹۶ یعنی بت اور اُن کے پجاری سب اوندھے کرکے جہنم میں ڈال دئے جائیں گے ف۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ ف۹۸ جنھوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف۹۹ جیسے کہ مؤمنین کے لئے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا
تو اوندھا دئیے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے
وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ
اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جبکہ
نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا
تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا
مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی غمخوار دوست ف۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
ہم مسلمان ہوجاتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ
نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں
ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّيْ لَكُمْ
کو جھٹلایا ف۱۰۲ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳ بیشک میں تمہارے
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾
مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا
بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے کیا خبر ان کے

ع ۵ ۲۶ ۹

ف۱۰۰ جو کام آئے یہ بات کفار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمان داروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور اُن کی دوستیاں کام آرہی ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غمخوار دوست حسن رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔

ف۱۰۱ دنیا میں۔

ف۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں

ف۱۰۳ اللہ تعالٰی سے کہ کفر و معاصی ترک کرو۔

ف۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔

ف۱۰۵ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں ف۱۰۶ یہ بات انھوں نے غرور سے کہی غرباء کے پاس بیٹھنا انھیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقوٰی کا نسب **مسئلہ** مؤمن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک)

ف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ف۱۰۸ وہی انہیں جزا دے گا ف۱۰۹ تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَ

کام کیا ہیں ف۱۰۷ ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸ اگر تمہیں حس ہو ف۱۰۹ اور

مَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِن

میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا ف۱۱۱ بولے اے نوح

لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي

اگر تم باز نہ آئے ف۱۱۲ تو ضرور سنگسار کئے جاؤ گے ف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم

كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ

النصف

نے مجھے جھٹلایا ف۱۱۴ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ

کو نجات دے ف۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱۱۶ پھر اس کے

أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

بعد ف۱۱۷ ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

ع ۱۸ / ۱۰

نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ

جھٹلایا ف۱۱۸ جبکہ ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو ف۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا

أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ

میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں

کے باعث ان سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔

ف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔

ف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہوجائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔

ف۱۱۲ دعوت و انذار سے۔

ف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں۔

ف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بد دعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

ف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے۔

ف۱۱۶ جو آدمیوں پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔

ف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد ف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے اور در اصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ ف۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔

أَيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا
سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ف۱۲۱ اور جب کسی
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا
پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۱۲۲ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے
الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّاتٍ
ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ف۱۲۳ تمہاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور
وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ
چشموں سے بیشک مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۱۲۴ بولے ہمیں برابر
عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ
ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو ف۱۲۵ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں
الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي
کی ریت ف۱۲۶ اور ہمیں عذاب ہونا نہیں ف۱۲۷ تو انہوں نے اسے جھٹلایا ف۱۲۸ تو ہم نے انہیں ہلاک کیا ف۱۲۹ بیشک
ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا
الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۱﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ
مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا
أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۲﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۴۴﴾ وَ
ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانتدار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۵﴾
میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

ع ۷ / ۱۸ / ۱۱

ف۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انہوں نے سرِ راہ بلند بنائیں بنا لی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے۔

ف۱۲۱ اور کبھی نہ مروگے۔

ف۱۲۲ تلوار سے قتل کر کے کوڑے مار کر نہایت بے رحمی سے۔

ف۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ۔

ف۱۲۵ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے۔

ف۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت وحیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔

ف۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب۔

ف۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو۔

ف۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہ یعنی فخر و غرور سے معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے۔

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هٰهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوعٍ

کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے ف۱۳۱ باغوں اور چشموں اور کھیتوں

وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فٰرِهِينَ ﴿١٤٩﴾

اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے تم پر تو جادو

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ

ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر

الصّٰدِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معین دن تمہاری باری

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا

اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱ اس پر انہوں نے

فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً وَّ

اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آلیا ف۱۴۴ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور

مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ

ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے لوط

قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾

کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے

ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔

ف۱۳۴ کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ۔

ف۱۳۵ ایمان لاکر اور عدل قائم کرکے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔

ف۱۳۶ یعنی باربار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ)۔

ف۱۳۷ اپنی سچائی کی۔

ف۱۳۸ رسالت کے دعوی میں۔

ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بمعائنے حضرت صالح علیہ السلام تیھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی (مدارک)۔

ع ۸ ۱۹ ۱۲

ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔

ف۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا ف۱۴۲ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لئے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی ف۱۴۳ کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھکر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں ف۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ
بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ
کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے

مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ
بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد

قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾
سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷ تو ضرور نکال دئے جاؤ گے ف۱۴۸

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾
فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ف۱۴۹ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا ف۱۵۰

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں

الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾
کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ
رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب ان

لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ
سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو

ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہی رہ گئے ہو جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے۔

ف۱۴۶ اگر حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔

ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے۔

ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔

ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔

ف۱۵۰ ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔

ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے

ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔

۹ ع ۱۶ ۱۳

ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا

ف۱۵۴ یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالٰی نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔

وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ

اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا

جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾

میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ

بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی ف۱۵۸ اور بیشک

نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ

ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ

تم سچے ہو ف۱۵۹ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک ہیں ف۱۶۰ تو انہوں نے

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

اُسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۱۶۱

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ

رب ہی عزت والا مہربان ہے اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اُسے

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہٰذا سب نے یہی فرمایا۔

ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں۔

ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا۔

ف۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آجکل کے بعضے فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔

ف۱۵۹ نبوت کے دعوے میں۔

ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔

ف۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا)۔

الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ
روح الامین لے کر اترا ف١٦٢ تمہارے دل پر ف١٦٣ کہ تم ڈر سناؤ روشن
عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً
عربی زبان میں اور بیشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ف١٦٤ اور کیا یہ اُن کے لیے نشانی نہ
اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿١٩٧﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ
تھی ف١٦٥ کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ف١٦٦ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر
الْاَعْجَمِیْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ
اتارتے کہ وہ انھیں پڑھ کر سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف١٦٧ ہم نے یونہی جھٹلانا
فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿٢٠١﴾
پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں ف١٦٨ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب
فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور انھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف١٦٩
اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ
تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں ف١٧٠ پھر آئے ان پر جس کا
مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا
وہ وعدہ دئیے جاتے ہیں ف١٧١ تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے ف١٧٢ اور ہم نے کوئی بستی
مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ﱡ وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَ مَا
ہلاک نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لئے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف١٧٣ اور اس
تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ﴿٢١٠﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَ مَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ
قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے ف١٧٤ اور وہ اس قابل نہیں ف١٧٥ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف١٧٦ وہ تو

ف١٦٢ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں ف١٦٣ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لئے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اسکے مسخر و مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اسکے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی ف١٦٤ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ اسکا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپکی نعت و صفت مذکور ہے۔

ف١٦٥ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔

ف١٦٦ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت اُنکی کتابوں میں کوئی خبر ہے اسکا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور انکی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔

ف١٦٧ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جسکی فصاحت اہل عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اسکی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسکے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت اُنکی کتابوں میں انھیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اُسکی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لئے کبھی اسکو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اسکو خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنالیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اسکی غلط نسبت کر دی ہے اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتیٰ کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اسکے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انھوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ انکے کفر و انکار کا باعث عناد ہے ف١٦٨ یعنی ان کافروں کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو اُن کے لئے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں۔

ف١٦٩ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئیگا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف١٧٠ اور فوراً ہلاک نہ کردیں ف١٧١ یعنی عذاب الٰہی ف١٧٢ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا ف١٧٣ پہلے حجت قائم کرتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں ف١٧٤ اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے

کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں انکے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے
وف۱۷۵ کہ قرآن لائیں وف۱۷۶ کیونکہ یہ اُن کے مقدور سے باہر ہے وف۱۷۷ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اسکو بارگاہ
رسالت میں پہونچائے اس سے پہلے شیاطین اسکو نہیں سُن سکتے اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے وف۱۷۸ حضورؐ کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے انھیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے وف۱۷۹ یعنی لطف و کرم فرماؤ وف۱۸۰ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے
قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔

عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ
سننے کی جگہ سے دُور کر دیئے گئے ہیں وف۱۷۷ تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر
مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ
عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ وف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
بازو بچھاؤ وف۱۷۹ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے وف۱۸۰ تو اگر وہ تمھارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِیْ
تمھارے کاموں سے بے علاقہ ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے وف۱۸۱ جو تمھیں
یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٢٢٠﴾
دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو وف۱۸۲ اور نمازیوں میں تمھارے دورے کو وف۱۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے وف۱۸۴
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ
کیا میں تمھیں بتادوں کہ کس پر اُترتے ہیں شیطان اُترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار
اَثِیْمٍ ﴿٢٢٢﴾ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾
پر وف۱۸۵ شیطان اپنی سنی ہوئی وف۱۸۶ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں وف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
کرتے ہیں وف۱۸۸ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں وف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے وف۱۹۰
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ
مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی وف۱۹۲ اور بدلہ لیا وف۱۹۳
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾
بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا وف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم وف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے وف۱۹۶

وف۱۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ تم اپنے تمام کام اسکو تفویض کرو۔
وف۱۸۲ نماز کیلئے یا دعا کیلئے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔
وف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لئے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمھارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمھیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنیٰ یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مؤمنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپکے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مؤمن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ)۔
وف۱۸۴ تمھارے قول و عمل اور تمھاری نیت کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے۔

ع ۱۱
۳۶
۱۵

وف۱۸۵ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے۔
وف۱۸۶ جو انھوں نے ملائکہ سے سُنی ہوتی ہے
وف۱۸۷ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اسکے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت
تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہونچنے سے روکے نہ گئے تھے وف۱۸۸ ان کے اشعار میں کہ انکو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت شعراء
کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور انکی قوم کے گمراہ لوگ ان سے
ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی وف۱۸۹ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں وف۱۹۰ انجی
و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کئے گئے وف۱۹۱ اسمیں شعراء اسلام
کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں بخاری شریف میں ہے

کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ف۱۹۲ اور شعر ان کے لئے ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں۔

ف۱۹۳ کفار سے ان کی ہجو کا۔

ف۱۹۴ کفار کی طرف سے کہ انھوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اسکو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی، یہ ان حضرات کا جہاد ہے۔

ف۱۹۵ یعنی مشرکین جنھوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی۔

ف۱۹۶ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ نمل مکی ہے اس میں ترانوے آیات اور سات رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى
یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوش خبری ایمان
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے کوتک ان کی نگاہ میں
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے برا عذاب ہے ف۶ اور یہی
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ
آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ہیں ف۷ اور بیشک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے
حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ
علم والے کی طرف سے ف۸ جبکہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾
تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰
فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ
پھر جب آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اسکے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱
اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾
اور پاکی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں ف۶ دنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہو گیا تھا ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ
اور اپنا عصا ڈال دے ف۱۲ پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا
يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ
ہم نے فرمایا اے موسیٰ ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ف۱۳ ہاں جو کوئی زیادتی کرے
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ
ف۱۴ پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں ف۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان
فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۱۶ نو نشانیوں میں ف۱۷ فرعون اور
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً
اس کی قوم کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ۚ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا
آئیں ف۱۸ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا ف۱۹ ظلم
وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ف۲۰ اور بیشک ہم نے داؤد
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى
اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ف۲۱ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے
كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ
ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ف۲۲ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ؕ اِنَّ
اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک

ع ۱۴ ۱۶

ف۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا۔
ف۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔
ف۱۴ اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔
ف۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا
ف۱۶ یہ نشانی ہے ان۔
ف۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے۔
ف۱۸ یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے
ف۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔
ف۲۰ کہ غرق کر کے ہلاک کیے گئے۔
ف۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن)
ف۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے
ف۲۳ نبوت و علم و ملک میں۔
ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔

ف٢٥ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن و انس شیطان پرندے چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔

ف٢٦ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے۔

ف٢٧ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔

ف٢٨ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قَالَتْ نَمْلَةٌ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قَالَ نَمْلٌ وارد ہوتا سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی۔

ف٢٩ یہ اس نے اس لئے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر و زیادتی آپکی شان نہیں ہے اس لئے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سُن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپکے سمع مبارک تک پہونچاتی تھی جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہونچے تو آپنے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو

ف٣٠ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿١٦﴾ وَ حُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

یہی ظاہر فضل ہے ف٢٥ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں

وَ الْاِنْسِ وَ الطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ

اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف٢٦ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف٢٧

قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ

ایک چیونٹی بولی ف٢٨ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان

وَ جُنُوْدُهٗ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ

اور اُن کے لشکر بے خبری میں ف٢٩ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف٣٠ اور عرض کی

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف٣١ مجھ پر اور میرے ماں باپ

وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ

پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے

الصّٰلِحِیْنَ ﴿١٩﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ٘ اَمْ كَانَ

قرب خاص کے سزاوار ہیں ف٣٢ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ

مِنَ الْغَآىٕبِیْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ

واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف٣٣ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

سند میرے پاس لائے ف٣٤ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف٣٥ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا

بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف٣٦ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے،

ف٣١ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر ف٣٢ حضرات انبیاء و اولیاء ف٣٣ اسکے پر اکھاڑ کر یا اسکو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اسکو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اسکو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُدہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپکے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے ف٣٤ جس سے اُسکی معذوری ظاہر ہو

ف٣٥ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف٣٦ جس کا نام بلقیس ہے۔

ف۳۷ جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسّی گز عرض چالیس سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے
ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اسے اور اسکی قوم کو پایا

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال انکی نگاہ میں

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ
سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو

الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ
نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو

مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ (السجدۃ) قَالَ سَنَنْظُرُ
اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جاکر ان پر ڈال

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ
پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾
ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے نہایت مہربان رحم والا

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ
یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶ اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے

اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ
رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور

السجدۃ ۱۲

ع ۲ ۱۷ ۱۷

اسلام ہے۔
ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینھ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں۔
ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں۔
ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہوکر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُدہُد سے فرمایا۔
ف۴۴ چنانچہ ہُدہُد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہونچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا ہُدہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھکر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھکر۔
ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لئے کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالٰی کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا ف۴۶ یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں ف۴۷ فرماں بردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔

ف۴۸ اس سے انکی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کیلئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں ف۴۹ اے ملکہ ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں اس جواب میں انھوں نے یہ اشارہ کیا کہ انکی رائے جنگ کی ہے یا انکا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کرینگے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انھیں انکی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے ف۵۰ اپنے زور و قوت سے۔
ف۵۱ قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ ف۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اسکو علم تھا اسکی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اسکی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اسمیں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا

أُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ ۙ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ
بڑی سخت لڑائی والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی
الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ
بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اسکے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا
يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ
ہی کرتے ہیں ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر
الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ
پلٹے ف۵۳ پھر جب وہ ف۵۴ سلیمٰن کے پاس آیا فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا
خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ
ف۵۵ وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ف۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف۵۷ پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور
فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ
ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دینگے یوں کہ وہ
صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي
پست ہونگے ف۵۸ سلیمٰن نے فرمایا اے دربار یو تم میں کون ہے کہ وہ اسکا تخت میرے پاس لے آئے قبل اسکے کہ وہ میرے حضور
مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن
مطیع ہو کر حاضر ہوں ف۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اسکے کہ حضور اجلاس
مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ
برخاست کریں ف۶۰ اور میں بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ف۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف۶۲ کہ
أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ
میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ف۶۳ پھر جب سلیمٰن نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا

ف۵۳ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اسکے کہ ہم انکے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہونگے تو اس نے پانچسو غلام اور پانچسو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے زرنگار زینوں پر سوار کر کے بھیجے اور پانچسو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہدہد یہ دیکھکر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہونچائی آپنے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھادی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے اور بر و بحر کے خوب صورت جانور اور جنات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔
ف۵۴ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیے لے کر۔
ف۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک
ف۵۶ مال و اسباب دنیا۔
ف۵۷ یعنی تم اہل مفاخرت ہو زخارف دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھکو مشرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر منذر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر ف۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اسکو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپکی طرف روانہ ہوئی جسمیں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب ہو پہنچی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا ف۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کر کے اسکو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھائیں بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اسکی وضع بدل دیں اور اس سے اسکی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں ف۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا

ف۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں ف۶۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ف۶۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا
لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ
کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا
اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۶۴ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمٰن نے حکم دیا عورت کا
لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾
تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کر دو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو ناواقف رہے
فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ
پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے ف۶۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
خبر مل چکی ف۶۶ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف۶۷ اور اسے روکا ف۶۸ اس چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ
بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا صحن میں آ ف۶۹ پھر جب اس نے اسے دیکھا
لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ
اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں ف۷۰ سلیمٰن نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا ف۷۱ عورت نے
رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾
عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۷۲ اور اب سلیمٰن کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
ف۷۳ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷

ہوا اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔

ف۶۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔

ف۶۵ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا۔

ف۶۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہدہد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے۔

ف۶۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی۔

ف۶۸ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے

ف۶۹ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔

ع ۳
۱۴
۱۸

ف۷۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔

ف۷۱ یہ پانی نہیں ہے یہ سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپالیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک و حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان
علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی ف۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت
اختیار کی ف۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ف۷۵ ایک مومن اور ایک کافر ف۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا
تم وعدہ دیتے ہو اسکو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو ف۷۷ یعنی بلا و عذاب کی۔

ف۷۸ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے ف۷۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کرکے ایمان لاکر ف۸۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے
ف۸۱ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی قحط ہوگیا لوگ بھوکے مرنے لگے اسکو انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا

الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ
بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۷۹ شاید تم پر رحم ہو ف۸۰ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے
بِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳ اور
كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾
شہر میں نو شخص تھے ف۸۴ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
آپس میں اللہ کی قسمیں کھاکر بولے ہم ضرور رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اس کے وارث
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ
سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
خفیہ تدبیر فرمائی ف۸۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا انہیں ف۸۸ اور ان کی ساری قوم
اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
کو ف۸۹ تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
جاننے والوں کیلئے اور ہم نے ان کو بچالیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے
لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
اپنی قوم سے کہا کیا بےحیائی پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ
جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اس کی قوم کا کچھ

ف۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔
ف۸۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔
ف۸۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔
ف۸۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کردیں گے
ف۸۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔
ف۸۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔
ف۸۸ یعنی ان نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لئے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھکر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔
ف۸۹ ہولناک آواز سے۔
ف۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر۔

ف۹۱ انکی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی ف۹۲ اس بے حیائی سے مراد اُن کی بدکاری ہے ف۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بداعمالی میں مبتلا ہو۔
ف۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمت الٰہی کی مخالفت ہے ف۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو۔

ف۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں ف۹۷ عذاب میں ف۹۸ پتھروں کا ف۹۹ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

ستھراپن چاہتے ہیں ف۹۶ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اسکی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

وہ رہجانیوالوں میں ہے ف۹۷ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اللہ کو ف۹۹ اور سلام اسکے چُنے ہوئے بندے پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا ان کے ساختہ شریک ف۱۰۲

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ

تو ہم نے اس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ اُگاتے ف۱۰۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے ف۱۰۷ اور دونوں سمندروں میں

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ ؕ

آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ اُن میں اکثر جاہل ہیں ف۱۰۹

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے ف۱۱۰ جب اسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کا

ع ۱۴ / ۱۹

الجزء العشرون ۲۰

ف۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چُنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔

ف۱۰۱ خدا پرستوں کے لئے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔

ف۱۰۲ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہونچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا یعنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔

ف۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔

ف۱۰۵ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۱۰۶ جو اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہیں ف۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں ف۱۰۸ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں ف۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے ف۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔

ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

خُلَفَآءَ الْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ ﴿۶۲﴾
وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے ف۱۱۲ اندھیریوں میں خشکی اور تری کی ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے

يُشْرِكُوْنَؕ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ
شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
زمین سے روزی دیتا ہے ف۱۱۶ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اگر تم سچے ہو ف۱۱۷ تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ
ہیں مگر اللہ ف۱۱۸ اور انھیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا ان کے علم کا سلسلہ

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا۫ بَلْ هُمْ
آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا ف۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں ف۱۲۰ بلکہ وہ اس سے

۵ ع ۸ ۱
مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا
اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے کیا ہم پھر نکالے

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُۙ اِنْ
جائیں گے ف۱۲۱ بیشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

ف۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مقر و معترف نہ تھے لیکن جبکہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابلِ لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انھیں اعادے کا قائل ہونا پڑیگا کیونکہ ابتداء اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے تو اب ان کے لئے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی

ف۱۱۶ آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔

ف۱۱۷ اپنے اس دعوٰی میں کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔

ف۱۱۸ وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور کثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ یعنی جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول**: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا ف۱۱۹ اور انھیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہوگیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں ف۱۲۰ انھیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے

ف۱۲۱ اپنی قبروں سے زندہ۔

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ف۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ
کیسا ہوا انجام مجرموں کا ف۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ف۱۲۴ اور ان کے
فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
مکر سے دل تنگ نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ
سچے ہو تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بیشک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن
اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بیشک تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپی ہے
صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ
اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب
وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى
ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے
بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ
بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بیشک
لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ
وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے بیشک تمہارا رب انکے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے

ف۱۲۲ یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں ہیں۔
ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔
ف۱۲۴ ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔
ف۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔
ف۱۲۶ یعنی یہ وعدہ عذاب کا کب پورا ہوگا۔
ف۱۲۷ یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے
ف۱۲۸ اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔
ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔
ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔
ف۱۳۱ یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنھیں ان کا دیکھنا بفضل الٰہی میسر ہے ان کیلئے ظاہر ہیں
ف۱۳۲ دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔

بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۚۖ (۷۸) فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى

اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم

الْحَقِّ الْمُبِیْنِ (۷۹) اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

روشن حق پر ہو بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ (۸۰) وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ

سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور اندھوں کو ف۱۳۵ گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۸۱) وَ اِذَا وَقَعَ

سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۱۳۶ اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر

الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ

آپڑے گی ف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے ف۱۳۸ جو لوگوں سے کلام

النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۠ (۸۲) وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

کریگا ف۱۳۹ اسلئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۴۰ اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج

فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ (۸۳) حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ

جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ف۱۴۱ تو انکے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے اُن سے آملیں یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولینگے ف۱۴۲

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ

فرمائیگا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہونچتا تھا ف۱۴۳ یا کیا کام کرتے

تَعْمَلُوْنَ (۸۴) وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ (۸۵)

تھے ف۱۴۴ اور بات پڑ چکی ان پر ف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ف۱۴۶

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے والا

ف۱۳۳ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں اُن کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا جو لوگ اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور اُن سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مُراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سُننا ثابت ہے۔

ف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انھیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔

ف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے۔

ع ۶ ۱۶ ۲

ف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادت ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (بیضاوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک)

ف۱۳۷ یعنی اُن پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہوجائیگا اور حجت پوری ہوچکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کردیں گے اور ان کی درستی کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہوجائیگی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اُس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔

ف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا ف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا ہٰذا مومن و ہٰذا کافر یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے ف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروج دابۃ الارض کا بیان ہے اسکے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے ف۱۴۲ روز قیامت موقف حساب میں ف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کردیا ف۱۴۴ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے ف۱۴۵ عذاب ثابت ہوچکا ف۱۴۶ کہ ان کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے۔

ف۱۴۷ اور آیت میں بعث بعدالموت پر دلیل ہے اسلئے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے نیز انقلاب لیل و نہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دارالعمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي
بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کیلئے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور

الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن
ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے

شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اسکے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ف۱۵۱ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
ہیں اور وہ چلتے ہونگے بادل کی چال ف۱۵۲ یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز

إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا
بے شک اسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو نیکی لائے ف۱۵۳ اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے ف۱۵۴

وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ
اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۱۵۵ اور جو بدی لائے ف۱۵۶ تو اُن کے منہ

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾
اوندھائے گئے آگ میں ف۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا جو کرتے تھے ف۱۵۸

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ
مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۱۵۹ جس نے اسے حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰

كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ
اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ قرآن کی

الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ
تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

ف۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل ہونگے علیہ السلام۔

ف۱۴۹ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا۔

ف۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہدا ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہدا ہیں اس لئے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فزع ان کو نہ پہنچے گا ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہی باقی رہیں گے۔

ف۱۵۱ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہونگے صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق و توقع کے لئے ہے۔

ف۱۵۲ معنیٰ یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک نہیں معلوم ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔

ف۱۵۳ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لئے کی ہو۔

ف۱۵۴ جنت اور ثواب۔

ف۱۵۵ جو خوف عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے ف۱۵۶ یعنی شرک ف۱۵۷ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ مکرمہ کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے ف۱۶۱ مخلوق خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے ف۱۶۲ اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے۔

ف۱۶۴ میرے ذمہ پہونچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (یہ آیۃ منسوخہا آیۃ القتال) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں۔ ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں عنقریب
فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع
وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو انہیں پہچان لوگے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

ع ۷ ۱۱ ۳

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ قصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ
یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں
نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ
موسیٰ اور فرعون کی سچی خبر ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک
فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ
فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو ف۴
طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
کمزور دیکھتا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۵ بے شک
كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں
فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَ
اور ان کو پیشوا بنائیں ف۶ اور ان کے ملک و مال کا انہیں کو وارث بنائیں ف۷ اور

ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ سے شروع ہو کر لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی ۸۸ آیتیں چار سو اکتالیس ۴۴۱ کلمے اور پانچ ہزار آٹھ ۵۸۰۰ سو حرف ہیں۔
ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔
ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہونچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔
ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔
ف۵ یعنی لڑکیوں کو خدمتگاری کے لئے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لئے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کردینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔
ف۶ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں

ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں۔

ف۸ مصر اور شام کی ف۹ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

انھیں ف۸ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی

مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ

دکھا دیں جس کا انھیں انکی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ اُسے دودھ

أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي

پلا ف۱۱ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳

وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾

اور نہ غم کر ف۱۴ بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ

تو اسے اُٹھا لیا فرعون کے گھر والوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو ف۱۷ بیشک

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ

فرعون اور ہامان ف۱۸ اور اُن کے لشکر خطا کار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا

نے کہا ف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے

أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ

یا ہم اسے بیٹا بنالیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل

مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ

بے صبر ہو گیا ف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس بندھاتے اسکے

قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ

دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور اس کی ماں نے اسکی بہن سے کہا ف۲۶ اسکے پیچھے چلی جا

آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا اُن کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا۔

ف۱۱ چنانچہ وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیر کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔

ف۱۲ کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔

ف۱۳ یعنی نیل مصر میں بے خوف و خطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔

ف۱۴ اس کی جدائی کا۔

ف۱۵ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھکر جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا۔

ف۱۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔

ف۱۷ آخر کار۔

ف۱۸ جو اس کا وزیر تھا۔

ف۱۹ یعنی نافرمان تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنیوالے دشمن کی انھیں سے پرورش کرائی ف۲۰ جبکہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں انھوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونیوالا تھا ف۲۳ جب انھوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہونچ گئے ف۲۴ اور جوش محبت مادری میں وا ابناہ وا ابناہ (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اُٹھتیں ف۲۵ جو وعدہ ہم کر چکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔

ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لئے۔

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ
تو وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ
دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸ تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھروالے کہ تمہارے اس

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ
بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں ف۲۹ تو ہم نے اُسے اسکی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ
اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہونچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱ ہم نے

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ
اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا
داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد لڑتے

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ
پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اسکے

الَّذِیْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
گروہ سے تھا ف۳۷ اُس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے

فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بیشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ:

ع ۱۳ ۱ ۴

ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اُسکی نگرانی کرتی ہے ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منھ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپکی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انھوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ انکی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لئے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے انکی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منھ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچہ کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منھ بھی نہ لگایا انھوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لئے جن بچوں کے فراج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انھیں دیا اور دودھ پلانے پر انھیں مقرر کرکے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انھیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہونگے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔

ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انھیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔

ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی۔

ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔

ف۳۳ وہ شہر یا تو منف تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس تھے اس لئے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر حابین تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر عین شمس تھا (جمل و خازن)

ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپکی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی ممانعت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے (مدارک و خازن) ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کررہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لادکر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اسکو چھوڑدے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو اس ظلم سے روکنے کیلئے گھونسا مارا ف۳۹ یعنی وہ مرگیا اور آپ نے اسکو ریت میں دفن کردیا آپکا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن)

مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ط
کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخشدے تو رب نے اسے بخشدیا
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ
بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲
أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا
ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار
يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ط قَالَ
میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ف۴۴ موسیٰ
لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ
نے اس سے فرمایا بیشک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے جو ان
بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي
دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا
ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو
فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَ
اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور
جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ
شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۴۸ دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ بے شک
الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ
دربار والے ف۴۹ آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں آپ کا خیر خواہ

ف۴۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیا معصوم ہیں اُن سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی کیسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔

ف۴۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے۔

ف۴۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔

ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انھیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھکر اُن سے فریاد کرنے لگا تب حضرت۔

ف۴۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں ف۴۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر ف۴۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جاکر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۴۸ جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سُن کر قریب کی راہ سے ف۴۹ فرعون کے ف۵۰ شہر سے۔

ف۵۱ یہ بات خیر خواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپکو مدین تک لے گیا ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا ف۵۶ یعنی مردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زور آور لوگوں نے گھیر رکھا تھا انکے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں۔

النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ
ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی
سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا قریب ہے کہ
رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ
میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵
وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ﴿۫﴾ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور اُن سے اس طرف ف۵۶
امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی
دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں
یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی
پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے اُن دونوں کے جانوروں کو
الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾
پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اُتارے محتاج ہوں ف۶۲
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ؗ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ
تو اُن دونوں میں سے ایک اسکے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی ف۶۳ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں
لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ
مزدوری دے اسکی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف۶۴ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اُسے باتیں
الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ وقفة نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾
کہہ سنائیں ف۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ف۶۶

ع ۸ ۲ ۵

ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں۔

ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔

ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے انکی باتیں سنیں تو آپکو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اسکے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اُس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اسکو ہٹا دیا۔

ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لئے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں۔

ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ف۶۳ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں انکا نام صفورا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور اُنکی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہونچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے

فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا و٦٥ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کردیئے و٦٦ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں **مسائل** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے (مدارک) و٦٧ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ

ان میں کی ایک بولی و٦٧ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو و٦٨ بیشک بہتر نوکر وہ جو طاقتور

الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ

امانت دار ہو و٦٩ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف٧٠ اس مہر پر کہ

عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

تم آٹھ برس میری ملازمت کرو و٧١ پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے و٧٢

وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا و٧٣ قریب ہے انشاءاللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

و٧٤ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپکے درمیان اقرار ہوچکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں و٧٥ تو مجھ پر

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى

کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے و٧٦ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد

الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

پوری کردی ف٧٧ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا و٧٨ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی و٧٩ اپنی

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں و٨٠ یا

جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ

میدان کے دہنے کنارے سے و٨١ برکت والے مقام میں پیڑ سے و٨٢

و٦٨ کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔

و٦٩ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انھوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھالیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھاسکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے ہمیں دیکھکر سر جھکالیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

و٧٠ یہ وعدۂ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ** عقد کے لئے صیغۂ ماضی ضروری ہے **مسئلہ** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

ع ٣ ٧ ٦

و٧١ **مسئلہ** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے **مسئلہ** اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا (ہدایہ و احمدی)۔

و٧٢ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا۔

و٧٣ کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں۔

و٧٤ تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا و٧٥ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی و٧٦ پھر جب آپ کا عقد ہوچکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اسکے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہونچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا و٧٧ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپنے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپنے اجازت دی و٧٨ اُنکے والد کی اجازت سے مصر کی طرف و٧٩ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہوگیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر و٨٠ راہ کی کہ کس طرف ہے و٨١ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا و٨٢ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔

ف٨٣ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بے شک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے

يٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا

کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا ف٨٣ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف٨٤ پھر جب

رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ

موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے بیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ف٨٥ اے موسیٰ سامنے آ

وَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

اور ڈر نہیں بیشک تجھے امان ہے ف٨٦ اپنا ہاتھ ف٨٧ گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف٨٨ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ

دُور کرنے کو ف٨٩ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف٩٠ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے اُن میں ایک جان مار

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا

ڈالی ہے ف٩١ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اُسے

فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾

میری مدد کے لیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف٩٢ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَاۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف٩٣

ع ١١

یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔

ف٨٤ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

ف٨٥ تب ندا کی گئی۔

ف٨٦ کوئی خطرہ نہیں۔

ف٨٧ اپنی قمیص کے۔

ف٨٨ شعاعِ آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔

ف٨٩ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہو جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہو گیا تھا رفع ہو جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہو جائیگا

ف٩٠ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں۔

ف٩١ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے

ف٩٢ یعنی فرعون اور اس کی قوم

ف٩٣ فرعون اور اس کی قوم پر۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
پھر جب موسیٰ انکے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو
مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ
ف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا ف۹۵ اور موسیٰ نے فرمایا
مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ
میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا ف۹۶ اور جس کے لئے
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ
آخرت کا گھر ہوگا ف۹۷ بے شک ظالم مراد کو نہیں پہونچتے ف۹۸ اور فرعون بولا
فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
اے درباریو میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى
میرے لئے گارا پکا کر ف۹۹ ایک محل بنا ف۱۰۰ کہ شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں
اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
ف۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ ف۱۰۲ جھوٹا ہے ف۱۰۳ اور اس نے اور اس کے
وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی ف۱۰۴ اور سمجھے کہ انہیں ہماری طرف
لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
پھرنا نہیں تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا ف۱۰۵ تو دیکھو
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى
کیسا انجام ہوا ستمگاروں کا اور انہیں ہم نے ف۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف

ف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتلایا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے۔

ف۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی۔

ف۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔

ف۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔

ف۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔

ف۹۹ اینٹ تیار کرکے کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔

ف۱۰۰ نہایت بلند۔

ف۱۰۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کرکے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اسکے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہونچنا اس کے لئے ممکن ہوگا ف۱۰۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام ف۱۰۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے ف۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے ف۱۰۵ اور سب غرق ہوگئے ف۱۰۶ دنیا میں۔

النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ
بلاتے ہیں ف۱۰۷ اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ ہوگی　اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے
الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع
لعنت لگائی ف۱۰۸ اور قیامت کے دن ان کا بُرا ہے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں ف۱۱۰ ہلاک فرمادیں
الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾
جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
اور تم ف۱۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۱۲ جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۱۳ اور اس
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
وقت تم حاضر نہ تھے　مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۱۴ کہ ان پر
عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا
زمانہ دراز گزرا ف۱۱۵ اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے　ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ
رسول بنانے والے ہوئے ف۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے
الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۷ ہاں تمہارے رب کی مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیے) ف۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ
مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾
جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۱۱۹ یہ امید کرتے ہوئے کہ ان کو نصیحت ہو

ع ۱۴ ۴

ف۱۰۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذاب جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہوجائے۔

ف۱۰۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

ف۱۰۹ یعنی توریت۔

ف۱۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے۔

ف۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔

ف۱۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔

ف۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔

ف۱۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لئے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی۔

ف۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔

ف۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔

ف۱۱۸ جن سے تم اُن کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے ف۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچسو پچاس برس کی مدت کا ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہونچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اسکے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۱ تو کہتے

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

اے ہمارے رب تونے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انھیں کیوں نہ دیا گیا

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

دیا گیا ف۱۲۶ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی پر اور بولے ہم ان دونوں کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

ہو ف۱۲۸ میں اسکی پیروی کرونگا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر وہ یہ تمھارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھکر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو اور بیشک

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ہم نے ان کے لئے بات مسلسل اتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

ع ۵ ۸ ۸

ف۱۲۰ عذاب وسزا ف۱۲۱ یعنی جو کفر وعصیان انھوں نے کیا ف۱۲۲ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزام حجت کے لئے ہے کہ انھیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لئے گمراہ ہوگئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے ف۱۲۳ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۲۴ مکہ کے کفار

ف۱۲۵ یعنی انھیں قرآن کریم یکبارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۱۲۶ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انھیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔

ف۱۲۷ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انھوں نے جادو کہا اور ایک قراءت میں ساحران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام **شانِ نزول** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیجکر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت وصفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہونچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین و مددگار ہے اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

ف۱۲۸ یعنی توریت وقرآن سے۔

ف۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اسکے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں۔

ف۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ف۱۳۲ یعنی قرآن کریم انکے پاس پیاپے اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں ف۱۳۳ قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے **شانِ نزول** یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انھوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگیِ معاش دیکھی تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی انکے حق میں یہ آیات مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔

ف۱۳۴ یعنی نزول قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت و انجیل میں ان کا ذکر ہے ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی ف۱۳۶ کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اس کیلئے بھی دو اجر ہیں۔

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا
کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں
اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾
ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴
اُولٰٓىٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
ان کو ان کا اجر دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ ان کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷
السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا
اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل
عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰
لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ
ہم جاہلوں کے غرضی نہیں ف۱۴۱ بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں
اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا
اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں
اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ
اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اچک لے جائیں گے ف۱۴۳ کیا ہم نے انہیں
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا
جگہ نہ دی امان والی حرم میں ف۱۴۴ جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی
وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ
لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں ف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کردیئے جو اپنے

ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے شرک کو۔

ف۱۳۸ طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں۔

ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمانداروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بیہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے۔

ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بیہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔

ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست و برخاست نہیں چاہتے ہیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ۔

ف۱۴۲ جن کے لئے اس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں شانِ نزول مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں تمہارے لئے روزِ قیامت شاہد ہونگا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّةٍ
لَوَجَدْتَّنِیْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنًا

یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہوگیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۴۳ یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے شانِ نزول یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کردیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ف۱۴۴ جہان کے بسنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔

ف۱۴۵ اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف وامن

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا
عیش پر اترا گئے تھے ف۱۴۶ تو یہ ہیں اُن کے مکان ف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم
قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
ف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں ف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے
حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا
اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ف۱۵۰ جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے ف۱۵۱ اور ہم
مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ ان کے ساکن ستمگار ہوں ف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اسکا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر
وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
جنھیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہو چکی ف۱۶۱ اے ہمارے رب
هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَاۤ اِلَيْكَ
یہ ہیں وہ جنھیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انھیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم ان سے بیزار ہوکر تیری طرف

بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے

ف۱۴۶ اور انھوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو اہل مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے اِن نعمتوں پر اِتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

ف۱۴۷ جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انھیں دیکھتے ہیں۔

ف۱۴۸ کہ کوئی مسافر یا رہرو اُن میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔

ف۱۴۹ ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ انکے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔

ع ۶ ۱۰ ۹

ف۱۵۰ یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۵۱ اور انھیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لئے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے

ف۱۵۲ رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے کفر پر مصر ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔

ف۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا ف۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ف۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع ف۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے ف۱۵۷ ثواب جنت کا ف۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر ف۱۵۹ اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ ف۱۶۰ دنیا میں میرا شریک
ف۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہو چکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں ف۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے با اختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انھیں مجبور نہ کیا تھا۔

مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
رجوع لاتے ہیں وہ ہم کو نہ پوجتے تھے وف١٦٣ اور ان سے فرمایا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو وف١٦٤ تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾
تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے وف١٦٥

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ
اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا وف١٦٦ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا وف١٦٧ تو اس دن

عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ
ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی وف١٦٨ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے وف١٦٩ تو وہ جس نے توبہ کی وف١٧٠

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾
اور ایمان لایا وف١٧١ اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ
اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے وف١٧٢ ان کا وف١٧٣ کچھ اختیار نہیں پاکی

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے وف١٧٤

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى
اور جو ظاہر کرتے ہیں وف١٧٥ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اسکے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا وف١٧٦

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے وف١٧٧ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم فرماؤ وف١٧٨ بھلا دیکھو تو

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے وف١٧٩ تو اللہ کے

وف١٦٣ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے وف١٦٤ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں وف١٦٥ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔

وف١٦٦ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔

وف١٦٧ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔

وف١٦٨ اور کوئی عذر اور حجت انھیں نظر نہ آئے گی۔

وف١٦٩ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اس لئے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔

وف١٧٠ شرک سے۔

وف١٧١ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا۔

وف١٧٢ **شانِ نزول** یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انھیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔

وف١٧٣ یعنی مشرکین کا۔

وف١٧٤ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں۔

وف١٧٥ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب وف١٧٦ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں وف١٧٧ اسی کی قضا ہر چیز میں نافذ و جاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لئے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لئے شفاعت کا حکم فرماتا ہے وف١٧٨ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے وف١٧٩ اور دن نکالے ہی نہیں۔

إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ
سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لاوے ف۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ بھلا
إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ف۱۸۲ تو اللہ
إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾
کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لاوے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴
وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن
وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ
میں اس کا فضل ڈھونڈھو ف۱۸۵ اور اس لئے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن انہیں ندا
فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا
کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ
سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹
لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ ع إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ ۱۵ ع ۱۰
حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بیشک قارون موسیٰ
قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ
کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں
مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ
ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا

ف۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کر سکو۔
ف۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔
ف۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔
ف۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔
ف۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔
ف۱۸۵ کسب معاش کرو۔
ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ
ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔
ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔
ف۱۸۹ الہیت و معبودیت خاص
ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔
ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا نہایت خوب صورت شکیل آدمی تھا اسی لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے اسکو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔
ف۱۹۲ یعنی مؤمنین بنی اسرائیل۔

ف۱۹۳ کثرتِ مال پر ف۱۹۴ اللہ کی نعمتوں کا شکر کرکے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کرکے عذاب سے نجات پائے اس لئے کہ

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

اترا نہیں ف۱۹۳ بیشک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللہ نے

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴ اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّ

ف۱۹۶ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷ زمین میں فساد نہ چاہ بے شک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱۹۸ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو

عِنْدِىْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

میرے پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں ہلاک فرمادیں

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ

جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ

سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا

اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

دیا گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے کام

دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے۔

ف۱۹۶ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔

ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم و بغاوت کرکے۔

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال

ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علم توریت ہے یا علم کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سہل نے فرمایا جس نے خود بینی کی فلاح نہ پائی۔

ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔

ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کے لئے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر کے لئے ہوگا ف۲۰۲ بہت سے سوار جلوس میں لئے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔

ف۲۰۴ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ف۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ف۲۰۶ یعنی قارون کو ف۲۰۷ قارون اور اسکے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء سیر واخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھالیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
کرے ف۲۰۴ اور یہ انھیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اُسے ف۲۰۶ اور اسکے گھر کو
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ
اور نہ وہ بدلہ لے سکا ف۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی
بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
صبح ف۲۰۹ کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ
لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۲۱۰ اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا ع ۸ / ۱۱
اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت کا گھر ف۲۱۱ ہم ان کے لئے کرتے ہیں
لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ
جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
ہی کی ف۲۱۲ ہے جو نیکی لائے اس کے لئے اس سے بہتر ہے ف۲۱۳ اور جو بدی
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا
لائے تو بدکام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
کیا تھا بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ف۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائیگا جہاں پھرنا چاہتے ہو

علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لاٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل اُن لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز شاداب ہوگیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مواشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپکا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انھیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اسکے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کریگا اسکے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائیگا یہاں تک کہ مر جائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہدے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان

لگا کر انھیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسٰی علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی
قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لئے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے حضرت موسٰی علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے
یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالٰی نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرماں برداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسٰی
علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالٰی نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اسکے ساتھ اسکی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی
ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جُدا ہو گئے اور سوا دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسٰی علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انھیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتی کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالٰی سے دعا کی تو اسکا مکان اور اُس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔

مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ
ف۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی
ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ
میں ہے ف۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ف۲۱۷
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾
ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا ف۲۱۸
وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ
اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اسکے کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں ف۲۱۹ اور
اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اپنے رب کی طرف بلاؤ ف۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا ف۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے
اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ
خدا کو نہ پوجے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے
لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾
اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۲۲۲

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تِسْعٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰیَةً وَّ سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں
الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ
کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور
لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ
ان کی آزمائش نہ ہوگی ف۲ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۳ تو ضرور

ع ۹ ۲۰ ۶ ۱۰ ۱۲

ف۲۰۸ حضرت موسٰی علیہ السلام سے۔
ف۲۰۹ اپنی اُس آرزو پر نادم ہو کر
ف۲۱۰ جس کے لئے چاہے۔
ف۲۱۱ یعنی جنت ف۲۱۲ محمود
ف۲۱۳ دس گنا ثواب
ف۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا۔
ف۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہونگے شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہونگے **شانِ نزول** یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہونچے اور آپ کو اپنے اور اپنے آبا کے جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے ف۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لئے اسکا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق
شانِ نزول یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کہا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ)
ف۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مؤمنین ہیں ف۲۱۸ ان کے معین و مددگار نہ ہونا ف۲۱۹ یعنی کفار
کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انھیں ٹھکرا دینا ف۲۲۰ خلق کو اللہ تعالٰی کی توحید اور اسکی عبادت کی دعوت دو ف۲۲۱ انکی اعانت و موافقت کرنا ف۲۲۲ آخرت میں وہ ہی اعمال کی جزا دیگا۔

ف۱ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع اُنہتر ۶۹ آیتیں نو سو اسی ۹۸۰ کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں ف۲ شدائد تکالیف اور انواع مصائب اور ذوق طاعات و ترک شہوات و بذل جان و مال سے کہ ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے **شان نزول** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین اُن کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے اُن کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہونچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے اُن کے والدین اور ان کی بی بی کو انکا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر انکی تسلی فرمائی

اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ

اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۴ یا یہ سمجھے ہوئے

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَاؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝۴

ہیں وہ جو بُرے کام کرتے ہیں ف۵ کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۶ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں

مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍؕ وَ هُوَ

جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بے شک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے ف۸ اور وہی

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۵ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖؕ

سنتا جانتا ہے ف۹ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے ف۱۰ تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

ف۱۱ بیشک اللہ بے پروا ہے سارے جہان سے ف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ

کئے ہم ضرور ان کی بُرائیاں اتار دیں گے ف۱۳ اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ

الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ

دینگے جو انکے سب کاموں میں اچھا تھا ف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی

حُسْنًاؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

کی ف۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو

فَلَا تُطِعْهُمَاؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

تو ان کا کہا نہ مان ف۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے ف۱۷

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں نیکوں میں شامل کریں گے ف۱۸

ف۳ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے

ف۴ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دیگا۔

ف۵ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں۔

ف۶ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔

ف۷ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔

ف۸ اُس نے ثواب و عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے

ف۹ بندوں کے اقوال و افعال کو۔

ف۱۰ خواہ اعداء دین سے محاربہ کرکے یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے اور طاعت الٰہی پر صابر و قائم رہ کر ف۱۱ اسکا نفع و ثواب پائے گا ف۱۲ انس و جن و ملائکہ اور ان کے اعمال و عبادات سے اسکا امر و نہی فرمانا بندوں پر رحمت و کرم کے لئے ہے ف۱۳ نیکیوں کے سبب ف۱۴ یعنی عمل نیک پر ف۱۵ احسان اور نیک سلوک کی **شان نزول** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں انکی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن اُمیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہو گئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہو گئی

کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے
ف۱۶ کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہنے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے
رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لئے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو
ف۱۷ تمہارے کردار کی جزا دے کر۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ
اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انھیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے ف۱۹
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۲۱
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ
تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہان بھر کے دلوں میں
الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝۱۱
ہے ف۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردیگا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو ف۲۵
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ
اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے
خَطٰیٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ
ف۲۶ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بیشک وہ
لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَ
جھوٹے ہیں اور بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ف۲۸ اور
لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی
اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ
قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو انھیں طوفان
الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ
نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۳۱ تو ہم نے اسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچالیا اور

ف۱۸ کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔
ف۱۹ یعنی دین کے سبب کوئی تکلیف پہونچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہونچانا۔
ف۲۰ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ ایمان ترک کر دیتے ہیں اور کفر اختیار کر دیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔
ف۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انھیں دولت ملے۔
ف۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اسمیں شریک کرو۔
ف۲۳ کفر یا ایمان۔
ف۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہے۔
ف۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔
ف۲۶ کفار مکہ نے مومنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمھیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہونچے گی اسکے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لیں گے اللہ تعالیٰ نے انکی تکذیب فرمائی۔
ع ۱۳
۱ ۱۳
ف۲۷ کفر و معاصی کے۔
ف۲۸ ان کے گناہوں کے جنھیں انھوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اسکے کہ ان پر سے ان کے بار گناہ میں کچھ بھی کمی ہو (مسلم شریف) ف۲۹ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افترا سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لئے ہے ف۳۰ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ف۳۱ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ آپکی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بہ ایمان ہو چکی ہے ف۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۳۳ جو آپکے ساتھ تھے انکی تعداد ۷۸ تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں۔

جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اس کشتی کو سارے جہان کیلئے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو
اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے تم تو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶ بیشک وہ جنھیں تم اللہ کے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ
سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو
وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ
ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اسکا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور اگر تم جھٹلاؤ ف۳۹ تو تم سے
كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾
پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اور کیا انھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے ف۴۱ پھر اسے دوبارہ بنائیگا ف۴۲ بیشک یہ اللہ کو
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
آسان ہے ف۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو ف۴۴ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے ف۴۵
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ج
پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے ف۴۶ بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾
عذاب دیتا ہے جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

ف۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔
ف۳۵ یاد کرو۔
ف۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو
ف۳۷ وہی رزاق ہے۔
ف۳۸ آخرت میں۔
ف۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیئے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو۔
ف۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح وعاد وثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔
ف۴۱ کہ پہلے انھیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔
ف۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔
ف۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔
ف۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ
ف۴۵ مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے
ف۴۶ یعنی جب یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں۔
ف۴۷ اپنے عدل سے۔
ف۴۸ اپنے فضل سے۔

وْ ۴۹ اپنے رب کے وْ ۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے وْ ۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ

اور نہ تم زمین میں وْ ۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں وْ ۵۰ اور تمہارے لئے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

اللہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے

اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

ملنے کو نہ مانا وْ ۵۱ وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کے لئے دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

عذاب ہے وْ ۵۲ تو اس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انھیں قتل کردو

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

یا جلادو وْ ۵۳ تو اللہ نے اُسے وْ ۵۴ آگ سے بچالیا وْ ۵۵ بیشک اسمیں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ

کے لئے وْ ۵۶ اور ابراہیم نے وْ ۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنالئے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

دنیا کی زندگی تک ہے وْ ۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کے ساتھ کفر

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا

کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا وْ ۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے وْ ۶۰ اور

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

تمہارا کوئی مددگار نہیں وْ ۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا وْ ۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں وْ ۶۳ اپنے

اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں وْ ۶۴ بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے وْ ۶۵ اسحٰق اور

ع ۹ — ۲ — ۱۴

وْ ۵۲ اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔

وْ ۵۳ یہ انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق اس لئے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔

وْ ۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ انکی قوم نے آگ میں ڈالا۔

وْ ۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کرکے اور حضرت ابراہیم کے لئے سلامتی بنا کر۔

وْ ۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہوجانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہوجانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا

وْ ۵۷ اپنی قوم سے۔

وْ ۵۸ پھر منقطع ہوجائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔

وْ ۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہونگے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے

وْ ۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

وْ ۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہونچایا وْ ۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں وْ ۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر وْ ۶۴ جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سوادِ عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے

وْ ۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔

يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ
یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت ف۶۶ اور کتاب رکھی ف۶۷ اور ہم
اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾
نے دنیا میں اسکا ثواب اسے عطا فرمایا ف۶۸ اور بیشک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے ف۶۹
وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؗ مَا
اور لوط کو نجات دی جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۷۰ کیا تم مردوں سے
الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ
بدفعلی کرتے ہو اور راہ مارتے ہو ف۷۱ اور اپنی مجلس میں بری بات
الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا
کرتے ہو ف۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ
بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ
کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۷۳ عرض کی اے میرے
انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ ع ۳ ۸ ۱۵
رب میری مدد کر ف۷۴ ان فسادی لوگوں پر ف۷۵ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم
اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ
کے پاس مژدہ لے کر آئے ف۷۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ف۷۷
اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا
بے شک اس کے بسنے والے ستمگار ہیں کہا ف۷۸ اس میں تو لوط ہے ف۷۹ فرشتے بولے

ف۶۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے ف۶۷ کتاب سے توریت انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں ف۶۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہلِ ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لئے اختتام دنیا تک درود مقرر کردیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا۔
ف۶۹ جن کے لئے بڑے بلند درجے ہیں۔
ف۷۰ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔
ف۷۱ راہ گیروں کو قتل کرکے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کردیا تھا۔
ف۷۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی۔
ف۷۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا یہ انہوں نے براہِ استہزاء کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں ف۷۴ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کرکے ف۷۵ اللہ تعالٰی نے آپ کی دعا قبول فرمائی ف۷۶ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا ف۷۷ اس شہر کا نام سدوم تھا ف۷۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۹ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے ضرور ہم اُسے ف۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ

مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۸۱ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ف۸۲ آئے

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ

ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا ف۸۳ اور انہوں نے کہا نہ ڈریے ف۸۴ اور نہ غم

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

کیجئے ف۸۵ بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

بدلہ ان کی نافرمانیوں کا اور بیشک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

کے لئے ف۸۶ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

تو انہوں نے اُسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ

ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹ ان کی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے ان کے

ف۸۰ یعنی لوط علیہ السلام کو

ف۸۱ عذاب میں۔

ف۸۲ خوب صورت مہمانوں کی شکل میں۔

ف۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کرکے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

ف۸۴ قوم سے۔

ف۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور

ف۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں۔

ف۸۷ یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجا لا کر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں۔

ف۸۸ مردے بے جان۔

ف۸۹ اے اہل مکہ۔

ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو۔

ف۹۱ کفر و معاصی ف۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انھوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا ف۹۳ اللہ تعالٰے نے ہلاک فرمایا

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾
کوتک ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور انھیں راہ سے روکا اور انھیں سوجھتا تھا ف۹۲
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں
فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا
لے کر آیا تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانیوالے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو
بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ
ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵ اور ان میں کسی کو
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ
چنگھاڑ نے آلیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور ان میں
مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ
کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر
يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ
ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالئے ہیں ف۱۰۱
الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا
الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا
دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
پوجا کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے

ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔

ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے۔

ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو

ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو

ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

ف۱۰۰ نافرمانیاں کرکے اور کفر و طغیان اختیار کرکے

ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ اُمیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لئے نہ اُس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہونچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہونچا سکیں۔

ف۱۰۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے فائدہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دُور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔

ف۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے آسمان

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع
اور زمین حق بنائے بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لئے۔

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ
اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز

تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ
منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے ف۱۱۰ اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ جانتا ہے

مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ
جو تم کرتے ہو۔ اور اے مسلمانوں کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر

اَحْسَنُ ۖ ۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ
طریقہ پر ف۱۱۲ مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری

اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اسکے حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
اور اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اتاری ف۱۱۶ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۱۱۷

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ
اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹ اور اس ف۱۲۰ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے

ف۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور انکے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انھوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں انکا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اسکی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لئے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔

ف۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اسکی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

ف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اسکی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی۔

ف۱۱۰ یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ
اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲ بلکہ
هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَؕ وَ مَا یَجْحَدُ
وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں
بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ
کا انکار نہیں کرتے مگر ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے
رَّبِّهٖؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾
رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸
اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْؕ اِنَّ
اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بیشک
فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اللہ بس ہے
بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًاۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ
میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔
وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾
اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں۔
وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ
اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا
الْعَذَابُؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ
اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے ف۱۳۳ تم سے عذاب کی جلدی

کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اسکو ان باتوں سے روک دیگی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اسکا حال بہتر ہوگیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

ف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لئے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنیوالوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اسکی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔

ع ۵ ۱

بسلسلۂ صفحات گذشتہ

ف۱۱۲ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے ف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا اور شریک بتایا اُن کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنھوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے **مسئلہ** اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی ف۱۱۴ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں ف۱۱۵ **حدیث شریف** میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انھوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے ف۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں ف۱۱۷ یعنی جنھیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب **فائدہ** یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) ف۱۱۸ یعنی اہل مکہ میں سے۔ ف۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں **جحود** اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے اُنھوں نے عناداً انکار کیا ف۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے ف۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۲۲ یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ آدمی ہونگے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انھیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا ف۱۲۳ ضمیر ھُو کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھُو کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیکر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنھیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپکی نعت وصفت پاتے ہیں (خازن) ف۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۵ کفار مکہ ف۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح وعصائے حضرت موسیٰ اور مائدہ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلاۃ والسلام ف۱۲۷ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ف۱۲۸ نافرمانی کرنیوالوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اسکے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے ف۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم واکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کرنیوالا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی وثابت رہیگا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہو گا ف۱۳۰ میرے صدق رسالت اور تمھاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے ف۱۳۲ جو اللہ تعالےٰ نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی۔

بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ

مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن انھیں ڈھانپے گا

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا

عذاب ان کے اوپر اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ

کیے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع

وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ

ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷

ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ضرور ہم انھیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنھوں نے صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

اللہ روزی دیتا ہے انھیں اور تمھیں ف۱۴۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر تم ان سے پوچھو

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

ف۱۴۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند

ف۱۳۴ اس دن ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کرسکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں **شانِ نزول**: یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنھیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت تنگی میں تھے انھیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کرسکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے۔

ف۱۳۷ اور اس دار فانی کو چھوڑنا ہی ہے۔

ف۱۳۸ ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لئے تو لازم ہے کہ بھلائے دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرو۔

ف۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لائے۔

ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کرکے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔

ف۱۴۱ تمام امور میں۔

ف۱۴۲ **شانِ نزول**: مکہ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انھیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم ہیں طیور ہیں ف۱۴۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رزاق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے ف۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالےٰ پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی) ف۱۴۵ یعنی کفار مکہ سے۔

ف۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں ف۱۴۷ اس کے مقر ہیں ف۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾
لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ
اور جو تم ان سے پوچھو کس نے اتارا آسمان سے پانی تو اس کے سبب زمین

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ
بے عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۱۴۹ اور

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا
بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب

رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ
کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انہیں خشکی کی

اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۙ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا
طرف بچا لاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷

فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ
تو اب جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انہوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ
اور ان کے آس پاس والے لوگ اچک لئے جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔

ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔

ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔

ع ۱۲
۶
۲

ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک وعناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ

ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔

ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے۔

ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اسکی اطاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اسکے بالکل برخلاف ہے ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا ف۱۵۹ یعنی اہل مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی ف۱۶۱ ان کے لئے جو اس میں ہوں ف۱۶۲ قتل کئے جاتے ہیں گرفتار کئے جاتے ہیں ف۱۶۳ یعنی بتوں پر ف۱۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے۔

يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۶۵ یا
كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اسکے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
نہیں ف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راستے دکھادینگے ف۱۶۸
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾
اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورت روم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ
عنقریب غالب ہونگے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے
وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ
اور پیچھے ف۶ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ مدد کرتا ہے
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ
جس کی چاہے اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ف۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

ف۱۶۵ اس کے لئے شریک ٹھہرائے ف۱۶۶ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے ف۱۶۷ بیشک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ف۱۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں ثواب کی راہ دینگے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کرینگے انھیں اخلاص کی راہ دینگے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کرینگے انھیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کرینگے ہم انھیں جنت کی راہ دکھائیں گے۔

ف۱۶۹ انکی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

ف۱ سورہ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچسو چونتیس حرف ہیں۔

ع ۷ ۳

ف۲ شانِ نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لیئے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے۔ رومی اہل کتاب تھے اس لیئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہوکر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصارٰی بھی اہل کتاب اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہونگے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انھیں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہل فارس پر غالب آجائینگے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کفار مکہ میں جاکر اعلان کردیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابی بن خلف کافر آپکے مقابل کھڑا ہوگیا اور آپکے اور اسکے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہوگئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ابی کو سو اونٹ دینگے اور اگر رومی غالب آجائیں تو ابی حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سو اونٹ دیگا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابوحنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ انکی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شرط کے اونٹ ابی کی اولاد سے وصول کرلئے کیونکہ وہ اس درمیان میں مرچکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کردیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و مدارک)

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے

مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ

کی دنیوی زندگی ف۱۰ اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انھوں

یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے پیدا نہ کئے آسمان اور زمین

وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ف۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے ف۱۲ اور بیشک بہت سے لوگ

النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ف۱۳ اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ

کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا ف۱۴ وہ ان سے زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ف۱۵ کی آبادی سے زیادہ

وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ف۱۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ف۱۷ ہاں

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۱۸ پھر جنھوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ

کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ

ف۳ یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس سے قریب تر ہے ف۴ اہل فارس پر ف۵ جن کی حد نو برس ہے ف۶ یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہل فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہل روم کا یہ سب اللہ کے امر و ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے

ف۷ کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

ف۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔

ف۹ یعنی بے علم ہیں۔

ف۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔

ف۱۱ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔

۱ ع ۱۰ ۴

ف۱۲ یعنی ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔ ف۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں ف۱۵ اہل مکہ ف۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔ ف۱۷ ان کے حقوق کم کرکے اور انھیں بغیر جرم کے ہلاک کرکے ف۱۸ رسولوں کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔

ف۱۹ یعنی بعد موت زندہ کرکے ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا ف۲۱ اور کسی نفع اور بھلائی کی اُمید باقی نہ رہے گی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ انکا کلام منقطع ہو جائے گا
وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا
مجرموں کی آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور ان کے شریک ف۲۲ ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۳ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝۱۴
شریکوں سے منکر ہو جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں گے ف۲۳

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝۱۵
تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں ان کی خاطرداری ہوگی ف۲۴

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي
اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں

الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۱۶ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝۱۷
لا دھرے جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸
اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے ف۳۳ اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے ف۳۴ اور زمین کو جِلاتا ہے

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۹ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ ۲ ع ۹ ۵
اس کے مَرے پیچھے ف۳۵ اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ف۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۳۷ پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے۔ اور اسکی نشانیوں سے ہے

ف۲۲ یعنی بت جنھیں وہ پوجتے تھے۔
ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہونگے۔
ف۲۴ یعنی بستان جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطرداری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انھیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالےٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔
ف۲۵ بعث و حشر کے منکر ہوئے۔
ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔
ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالےٰ کی تسبیح و ثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔
ف۲۸ اس میں مغرب و عشا کی نمازیں آگئیں۔
ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔
ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔

ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی حکمت نماز کے لئے پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لئے کہ افضل وہ ہے جو دوام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نمازیں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول و اوسط و آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک و خازن) ف۳۳ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے ف۳۴ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے ف۳۵ یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر ف۳۶ قبروں سے بعث و حساب کے لئے ف۳۷ تمہارا جدِ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ

کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے

مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ

آپس میں محبت اور رحمت رکھی ف۳۸ بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے اور اس

اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ

کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ف۳۹

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ

بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

سونا ف۴۰ اور اس کا فضل تلاش کرنا ف۴۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے

یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ

لئے ف۴۲ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ف۴۳ اور امید دلاتی ف۴۴

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بیشک اس میں نشانیاں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

ہیں عقل والوں کے لئے ف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین

بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم نکل پڑو گے ف۴۸

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِیْ

اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور وہی ہے کہ

ف۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے۔

ف۳۹ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

ف۴۰ جس سے تکان دُور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے۔

ف۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے۔

ف۴۲ جو گوش ہوش سے سنیں۔

ف۴۳ گرنے اور نقصان پہونچانے سے۔

ف۴۴ بارش کی۔

ف۴۵ جو سوچیں اور قدرت الٰہی پر غور کریں۔

ف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔

ف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لئے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اُٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے۔

ف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہوکر۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ
اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائیگا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہئے ف۵۰ اور اسی

الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ ع ۳ ۸ ٦
کے لئے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لئے

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
ف۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لئے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے

مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
کچھ شریک ہیں ف۵۴ اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم ان سے ڈرو ف۵۷

كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ف۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لئے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِىْ
بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہو لئے بے جانے ف۶۰ تو اسے کون ہدایت

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت

حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ
کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے ف۶۶

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾
اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

ف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد ف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ شئی کا اعادہ اس کی ابتداء سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی دشوار نہیں۔

ف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۵۲ اے مشرکو۔

ف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے

ف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔

ف۵۵ مال و متاع وغیرہ۔

ف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ۔

ف۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے۔

ف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرسکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔

ف۵۹ جنہوں نے شرک کرکے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

ف۶۰ جہالت سے۔

ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔

ف۶۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچاسکے۔

ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔

ف۶۴ فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فرما کر لیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنالیتے ہیں اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو ف۶۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ

ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ف۶۸ اور ہوگئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

اسی پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰ تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٙ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ

شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب جاننا چاہتے ہو ف۷۳

اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَاۤ

یا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ف۷۴ کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ف۷۵ اور جب

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہوجاتے ہیں ف۷۷ اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۷۸

اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹ جبھی وہ ناامید ہوجاتے ہیں ف۸۰ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ

لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ف۸۲ یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ٝ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ

کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور انہیں کا کام بنا اور تم جو چیز زیادہ

ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کرکے۔

ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔

ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی۔

ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے۔

ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز۔

ف۷۳ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے

ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب۔

ف۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔

ف۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا۔

ف۷۷ اور اتراتے ہیں۔

ف۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا۔

ف۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا۔

ف۸۰ اللہ تعالٰی کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالٰی کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

ف۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو۔

ف۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کرکے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے (مدارک)۔

ف۸۳ اور اللہ تعالٰی سے ثواب کے طالب ہیں۔

مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ

لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ف۸۴ اور جو

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو انہیں کے دونے ہیں ف۸۶

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ

اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا ف۸۷

مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

کیا تمہارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي ع ۴ ۱۳ ۷

اُسے اُنکے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ اُن برائیوں سے جو لوگوں کے

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ

ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کوتکوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ

فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ

ان میں بہت مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے ف۹۳

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

جو کفر کرے اسکے کفر کا وبال اسی پر اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لئے تیاری کر رہے

ف۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً للہ تعالیٰ نہیں ہوا۔

ف۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود۔

ف۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا۔

ف۸۷ پیدا کرنا روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔

ف۸۸ یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں۔

ف۸۹ اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔

ف۹۰ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں اور قلتِ پیداوار اور کھیتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرتِ آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی۔

ف۹۱ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔

ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔

ف۹۳ یعنی دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔

ف۹۴ یعنی روز قیامت۔

ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔

يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ
ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اپنے فضل سے
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ
بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ
وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن
سناتی ف۹۸ اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لئے کہ کشتی ف۹۹ اس کے حکم سے چلے
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا
اور اس لئے کہ اسکا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لئے کہ تم حق مانو ف۱۰۱ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے
إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ
کتنے رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲ پھر ہم نے مجرموں
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴ اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ
فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا
ابھارتی ہیں بادل پھر اُسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ف۱۰۵ اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ
تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینھ نکل رہا ہے پھر جب اُسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷ اپنے بندوں میں
مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ
جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اتارنے سے
أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ
پہلے آس توڑے ہوئے تھے۔ تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو

ف۹۶ کہ منازلِ جنت میں راحت و آرام پائیں۔
ف۹۷ اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ
ف۹۸ بارش اور کثرتِ پیداوار کا۔
ف۹۹ دریا میں ان ہواؤں سے۔
ف۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسبِ معاش کرو۔
ف۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔
ف۱۰۲ جو اِن رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔
ف۱۰۳ کہ دنیا میں انھیں عذاب کرکے ہلاک کردیا۔
ف۱۰۴ یعنی انھیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائیگا یہ فرما کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔
ف۱۰۵ قلیل یا کثیر۔
ف۱۰۶ یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابر محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔
ف۱۰۷ یعنی مینھ کو۔

ف۱۰۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہونچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے ف۱۰۹ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے ف۱۱۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لئے مضر ہو ف۱۱۱ بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی ف۱۱۲ یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری

اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

ف۱۰۸ کیونکر زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بے شک وہ مُردوں کو زندہ کرے گا

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ

لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اسکے بعد ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لئے کہ تم مُردوں کو نہیں

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ

سُناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب پیٹھ دیکر پھریں ف۱۱۴ اور نہ تم اندھوں کو ف۱۱۵ انکی گمراہی

ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵ / ۸

سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ

اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا ف۱۱۶ پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ

ف۱۱۷ پھر قوت کے بعد ف۱۱۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے ف۱۱۹

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ف۱۲۰ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے ف۱۲۱ اور بولے وہ جن کو

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ

علم اور ایمان ملا ف۱۲۲ بیشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں ف۱۲۳ اُٹھنے کے دن تک

کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مُنکر جائیں معنیٰ یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انھیں رحمت پہونچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہوجاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہونچتی شکر بجا لاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعا و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں۔

ف۱۱۳ یعنی جن کے دل مرچکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔

ف۱۱۴ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔

ف۱۱۵ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سُننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لئے انھیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دار العمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہوسکتے لہٰذا آیت سے مردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور انکی قبروں پر زیارت کیلئے آنیوالوں کو پہچاننا ثابت ہے ف۱۱۶ اسمیں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔

ف۱۱۷ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ف۱۱۸ یعنی جوانی کی قوت کے بعد ف۱۱۹ ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کئے سے ہیں ف۱۲۰ یعنی آخرت کو دیکھ کر اسکو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لیے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کرینگے ف۱۲۱ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتاتے ہیں انکی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انھیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کریگا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں ف۱۲۲ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین انکا رد کرینگے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو ف۱۲۳ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا ف۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے ف۱۲۵ تو اس دن ظالموں کو نفع

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

نہ دے گی ان کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے ف۱۲۶ اور بیشک ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی ف۱۲۷ اور اگر تم اُن کے پاس کوئی نشانی لاؤ

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ

تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

اللہ جاہلوں کے دلوں پر ف۱۲۸ تو صبر کرو ف۱۲۹ بیشک اللہ کا وعدہ سچا

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

ہے ف۱۳۰ اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ف۱۳۱

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورت لقمان مکی ہے اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

ع ۶

ف۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے۔

ف۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آ گیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دیگا جیسا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

ف۱۲۶ یعنی نہ اُن سے یہ کہا جائے کہ توبہ کرکے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں اُن سے توبہ طلب کی جاتی ہے۔

ف۱۲۷ تاکہ انھیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہونچے لیکن انھوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اسکا انکار کیا۔

ف۱۲۸ جنھیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔

ف۱۲۹ اُن کی ایذا و عداوت پر۔

ف۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنیکا۔

ف۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنھیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لئے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔

ف۱ سورۂ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں چار رکوع چونتیس آیتیں پانچسو اڑتالیس کلمے دو ہزار ایکسو دس حروف ہیں۔

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ
یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں ف۲ کہ اللہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے ف۳ اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لئے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷
ف۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۵ تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ
بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے چین کے باغ ہیں ہمیشہ

فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
ان میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے آسمان بنائے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ف۶ اور زمین میں ڈالے لنگر ف۷ کہ تمہیں لے کر نہ

وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا
کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۸ تو زمین میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ
ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۹ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۱۰ مجھے وہ دکھاؤ ف۱۱ جو اس کے سوا

ف۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں

شانِ نزول

یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصّے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سیدِ عالم (محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳ یعنی براہِ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔

ف۴ اور انکی طرف التفات نہ کرے

ف۵ اور وہ بہرا ہے۔

ف۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے

ف۷ بلند پہاڑوں کے۔

ف۸ اپنے فضل سے بارش کی۔

ف۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے۔

ف۱۰ جو تم دیکھ رہے ہو۔

ف۱۱ اے مشرکو۔

ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور انکے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپکی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جسکے مطابق عمل کیا جائے بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو جسکے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔

الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ
اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں اور بیشک

آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ
ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللہ کا شکر کرو ف۱۴ اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے

وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾
بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے ف۱۷

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَ
اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اسکی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی

فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَ
ف۱۹ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے۔ اور

إِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو انکا کہنا

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ
نہ مان ف۲۲ اور دنیا میں اچھی طرح انکا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۲۴

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا
پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی

إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي
اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا

ع ۱۰

ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔

ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

ف۱۶ حضرت لقمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا وَھُوَ یَعِظُہٗ سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔

ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اسکے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔

ف۱۸ کہ انکا فرمانبردار رہے اور انکے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے)۔

ف۱۹ یعنی اسکا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونیکے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنیوالا ہے دردزہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔

ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو انکی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ف۲۳ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت وجماعت کہتے ہیں ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزا دے کر وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انھوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اسکا محل ارشاد فرمایا اسکے بعد پھر حضرت لقمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے فرزند سے فرمایا ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی۔

ف۲۷ روزِ قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیرہ و کبیرہ اس کے احاطۂ علمی میں ہے ف۲۹ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا ف۳۱ براہِ تکبر ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انھیں حقیر جان کر انکی طرف سے رُخ

السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶ اللہ اسے لے آئیگا ف۲۷ بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ

ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو

عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

افتاد تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں

لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ

ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَؕ

اتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳ اور اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

بے شک سب آوازوں میں بری آواز آواز گدھے کی ف۳۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور

بَاطِنَةًؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى

چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل

وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

نہ کوئی روشن کتاب ف۳۸ اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو

مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَاؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ

اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ شیطان انکو عذابِ دوزخ کی طرف بلاتا ہو

پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا۔

ف۳۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شانِ تکبر ہے اور ایک میں چھچھوراپن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔

ف۳۴ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔

ف۳۵ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے۔

ع ۲ ۸ ۱۱

ف۳۶ آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔

ف۳۷ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواسِ خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دئیے تمہارا افشاءِ حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتحیاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ انکی محبت رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ و محبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۸ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شانِ الٰہی میں اسی طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے **شانِ نزول** یہ آیت نضر بن حارث و اُبی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔

ف۳۹ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف٤٠ جب بھی وہ اپنے دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے ف٤١ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ف٤٢ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

ف٤٠ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے ف٤١ اور ہو نیکوکار تو بیشک اس نے

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ

مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف٤٢ اسکے کفر

كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

سے غم نہ کھاؤ انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انہیں بتادینگے جو کرتے تھے ف٤٣ بیشک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾

جانتا ہے ہم انہیں کچھ برتنے دیں گے ف٤٤ پھر انہیں بے بس کرکے سخت عذاب کی طرف لیجائیں گے ف٤٥

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

اور اگر تم اُن سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

سب خوبیاں اللہ کو ف٤٦ بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ

ف٤٧ بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں

وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ

ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور ف٤٨ تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی

اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ

ف٤٩ بیشک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف٥٠

اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ

بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات

ف٤٣ یعنی ہم انہیں اُن کے اعمال کی سزا دیں گے۔

ف٤٤ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں۔

ف٤٥ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔

ف٤٦ یہ اُن کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

ف٤٧ سب اس کے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف٤٨ اور ساری خلق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔

ف٤٩ کیونکہ معلومات الٰہیہ غیر متناہی ہیں **شان نزول** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انہوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ف٥٠ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُن سے سب کو پیدا کردے۔

ف۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے ف۵۲ بندوں کے نفع کے لئے ف۵۳ یعنی روز قیامت تک
یا اپنے اپنے اوقات معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک ف۵۴ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے ف۵۵ فنا ہونے والے ان
میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہوسکتا

فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور چاند کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا
یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ
جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵ اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے
اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ
نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۵۶ تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بیشک
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنیوالے شکر گزار کو ف۵۸ اور جب ان پر ف۵۹ آپڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا
کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے
يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا
ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کریگا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا اے لوگو ف۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف
يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ف۶۳
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۶۴ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ
علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ف۶۶ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ف۶۷ اور اتارتا ہے مینھ اور

ف۵۶ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے
ف۵۷ عجائب قدرت کی
ف۵۸ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں۔
ف۵۹ یعنی کفار پر
ف۶۰ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں
ع ۳ ۱۱ ۱۲
ف۶۱ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا کفر کی طرف نہیں لوٹتا **شان نزول** کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں باد مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دونگا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آگئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔
ف۶۲ یعنی اے اہل مکہ
ف۶۳ روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد
انھیں فائدہ پہونچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو ف۶۴ ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے ف۶۵ جسکی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ انکے شیفتہ ہو کر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ ف۶۶ یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈالکر معصیتوں میں مبتلا نہ کرے ف۶۷ **شان نزول** یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینھ کب آئیگا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اسکے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کرونگا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مرونگا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۶۸ جس کو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے (خازن بیضاوی احمدی روح البیان وغیرہ)۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ مَا تَدْرِیْ

جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان

ع ٤ ١٤

نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۠ ﴿۳۴﴾

نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ف۶۸

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ ۷۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورت سجدہ مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَؕ ﴿۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

کتاب کا اتارنا ف۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا کہتے ہیں ف۳ انکی

افْتَرٰىهُۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ

بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِؕ

زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ

اس سے چھوٹ کر تمہارا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ

تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ

مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ

جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا

ف۱ سورہ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچسو اٹھارہ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجزہ کرکے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے۔

ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس۔

ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔

ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا ف۶ جیسا استوا کہ اسکی شان کے لائق ہے ف۷ یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کرسکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کیلئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۱۱ خالق مدبر جل جلالہٗ۔

ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضا عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لئے مناسب ہیں۔

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ

عزت و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش

الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾

انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں

وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ

اور دل عطا فرمائے ف۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل

أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ

جائیں گے ف۱۸ کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ

يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ ع ۱۱/۱۴

تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا

اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا

ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سنا ف۲۵ ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو

كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اس کی ہدایت فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

جنوں اور آدمیوں سب سے ف۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے

ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بناکر۔

ف۱۴ یعنی نطفہ سے۔

ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا۔

ف۱۶ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔

ف۱۷ منکرین بعث۔

ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزا مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے

ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کرکے وہ اس انتہا تک پہونچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں حتی کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔

ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کرلیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل کف دست کردی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھالیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔

ف۲۱ اور حساب و جزا کے لئے زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے۔

ف۲۲ یعنی کفار و مشرکین۔

ف۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہونگے

ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ف۲۶ اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دیگا ف۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے ف۲۸ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوگئے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے۔

ف۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لاتے تھے ف۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا ف۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمتِ اسلام پر شکر گزاری کے لئے ف۳۲ یعنی خواب استراحت

هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا
تھے ف۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ف۳۰ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کئے کا بدلہ ہماری
يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ف۳۱ اور اپنے
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۩ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے ف۳۲
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ
اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے ف۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو
نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے ف۳۴ صلہ ان کے کاموں کا ف۳۵
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ
تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے ف۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا
اور اچھے کام کئے ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمانداری
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ
ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸ ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے
يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس آگ کا
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انھیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے

کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں۔

ف۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے **شانِ نزول** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء نہ پڑھ لیتے

ف۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

ف۳۵ یعنی ان طاعتوں کا جو انھوں نے دنیا میں ادا کیں۔

ف۳۶ یعنی کافر **شانِ نزول** حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دورانِ گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوکِ سناں تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابلِ مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنتِ ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی ف۳۸ نافرمان کافر ہیں ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار رہے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔

الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ
اس بڑے عذاب سے پہلے وف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئینگے اور اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اسکے رب کی
رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ ع ۲ ۱۱ ۱۵
آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا وف۴۱ بیشک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک
آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ
ہم نے موسیٰ کو کتاب وف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو وف۴۳ اور ہم نے اُسے وف۴۴
هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا
بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے وف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے
لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
بتاتے وف۴۶ جبکہ انہوں نے صبر کیا وف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے۔ بیشک تمہارا رب ان میں فیصلہ کردیگا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
وف۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے وف۴۹ اور کیا انہیں وف۵۰ اس پر ہدایت
أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ
نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں وف۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ اُنکے گھروں میں چل پھر رہے ہیں وف۵۲
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى
بیشک اسمیں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں وف۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک
الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ
زمین کی طرف وف۵۴ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں
أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾
وف۵۵ تو کیا انہیں سوجھتا نہیں وف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو وف۵۷

وف۴۰ یعنی عذاب آخرت سے وف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا وف۴۲ یعنی توریت وف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے

وف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو۔

وف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے

وف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اسکی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔

وف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہونچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

وف۴۸ یعنی انبیاء میں اور انکی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں۔

وف۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا

وف۵۰ یعنی اہل مکہ کو۔

وف۵۱ کتنی امتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے۔

وف۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلہ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔

وف۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں وف۵۴ جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں وف۵۵ چوپائے بھوسا اور وہ خود غلہ وف۵۶ کہ وہ یہ دیکھکر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مردوں کا زندہ کرنا اسکی قدرت سے کیا بعید وف۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائیگا اور فرمانبردار اور نافرمان کو انکے حسب عمل جزا دیگا اس سے انکی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کریگا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کریگا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اسکا وقت کب آئیگا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾
تم فرماؤ فیصلہ کے دن وف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے وف۵۹

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو وف۶۰ بیشک انہیں بھی انتظار کرنا ہے وف۶۱

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ احزاب مدنی ہے اور اس میں ... اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱ تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) وف۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا وف۳ بیشک اللہ

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾
اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کام بنانے والا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ
اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے وف۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم

الّٰٓـىْٔ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۗ
ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا وف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا وف۶

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ﴿۴﴾
یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے وف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے وف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ
انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو وف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں وف۱۰

ع ۳ ۸ ۱۶

وف۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا وف۵۹ توبہ و معذرت کی فیصلہ کے دن سے یا روز قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روز بدر۔ برتقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لئے دنیا میں واپس آنا میسر آئیگا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں انکا ایمان لانا قبول نہ کیا جائیگا اور نہ عذاب مؤخر کرکے انہیں مہلت دیجائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیرا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انھوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا (جمل وغیرہ)

وف۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا

وف۶۱ بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ نہ لیتے خواب نہ فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن و مدارک)

وف۱ سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں۔

وف۲ یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا ایہا النبی کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے معنی یہ ہیں جو ذکر کئے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے (مدارک)

وف۳ شان نزول ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے امان حاصل کرکے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو وف۴ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے شان نزول ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ

دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لئے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ انکا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اسکی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تھا تو اسکو حقیقی بیٹا قرار دیکر شریک میراث ٹھہراتے اور اسکی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کیلئے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی ف۵ یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جسکو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا۔

فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ

تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچا زاد ف۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵﴾

تم سے صادر ہوا ف۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ف۱۳ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ

یہ نبی مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں ف۱۵ اور

اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ

رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بنسبت

الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ

اور مسلمانوں اور مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو ف۱۸ یہ

ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ

کتاب میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا ف۲۰

مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

اور تم سے ف۲۱ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے

مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۷﴾ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ

ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے ف۲۳ اور اس

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ ع ۸ / ۱۷ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

نے کافروں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر

عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ

یاد کرو ف۲۴ جب تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶

مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ)

ف۶ خواہ انھیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہیں

ف۷ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زر خرید تھے انھوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انھیں ہبہ کر دیا حضور نے انھیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور کی خدمت ہی میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اسلئے لوگ انھیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعن محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالےٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انھیں جھوٹا قرار دیا۔

ف۸ حق کی ابتداء لے پالکوں کو انکے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ

ف۹ جن سے وہ پیدا ہوئے ف۱۰ اور اس وجہ سے تم انھیں انکے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو ف۱۱ تو تم انھیں بھائی کہو اور جسکے لے پالک ہیں اسکا بیٹا نہ کہو ف۱۲ ممانعت سے پہلے یا یہ معنیٰ ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ انکے پرورش کرنیوالوں کا بیٹا کہدیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں ف۱۳ ممانعت کے بعد ف۱۴ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنیٰ ہیں کہ نبی مومنین پر انکی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کیلئے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے بعد وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں ف۱۵ تعظیم و حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کیلئے حرام ہونے میں اور اسکے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے انکا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور انکی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور انکے بھائیوں

اور بیٹوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائیگا ف۱۶ توارث میں ف۱۷ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف۱۸ اس طرح کہ جسکے لئے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائیگی خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائیگا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائیگا پھر ذوی الارحام کو دیا جاویگا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) ف۱۹ یعنی لوح محفوظ میں ف۲۰ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف۲۱ خصوصیت کے ساتھ مسئلہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے ہے ف۲۲ یعنی انبیاء سے یا ان کے تصدیق کرنیوالوں سے ف۲۳ یعنی جو انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انھیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے انکی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو انکی امتوں نے جواب دئیے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے۔

ف۲۴ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جسکو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کرلیا گیا تھا۔

ف۲۵ قریش و غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے

ف۲۶ یعنی ملائکہ کے لشکر

غزوۂ احزاب کا مختصر بیان ۔ غزوہ شوال ۴ھ یا ۵ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہونچے اور انھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دینگے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہوجائیں ابو سفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان قیس و غیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب انکے موافق ہوگئے اس طرح انھوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کرلیا جب سب لوگ تیار ہوگئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی

ع ۱۰

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝٩ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ
اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے
اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ
نیچے سے ف۲۸ اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل گلوں کے پاس آگئے ف۳۰
تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝١٠ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا
اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے) ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے
شَدِيْدًا ۝١١ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
جھنجوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝١٢ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵
يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ
اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸
النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ
نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں۔ اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے
اِلَّا فِرَارًا ۝١٣ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا
مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا
الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ۝١٤ وَلَقَدْ كَانُوْا
مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی اور بیشک اس سے
عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ
پہلے وہ اللہ سے عہد کرچکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا

اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کردی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کرکے فارغ ہی ہوئے تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لیکر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کرلیا خندق مسلمانوں کے اور انکے درمیان حائل تھی اسکو دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ ابتک واقف نہ تھے اب انھوں نے مسلمانوں پر تیراندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری راتیں اس ہوا نے انکے خیمے گرادئیے طنابیں توڑدیں کھونٹے اکھاڑدیئے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے جنھوں نے کفار کو لرزا دیا انکے دلوں میں دہشت ڈالدی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت انکے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کرسکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہونچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب

پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہُوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انھوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اسکے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں انکی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہونچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہکر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اسکو شاق ہو گیا اس لئے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل)۔

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ
ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو
الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ
ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ
اگر وہ تمہارا برا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر فرمانا چاہے ف۴۴ اور وہ
لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ
اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بے شک
یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری
اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا
طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں گئی کرتے ہیں پھر جب ڈر کا
جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ
وقت آئے تم انہیں دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے
یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
کسی پر موت چھائی ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ
لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے
وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ
عمل اکارت کر دیے ف۵۰ اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی

ف۲۷ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا۔

ف۲۸ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نضری و عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لیکر اور انکے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لیکر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لیکر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب۔

ف۲۹ اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں۔

ف۳۰ خوف و اضطراب انتہا کو پہونچ گیا۔

ف۳۱ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہیگا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔

ف۳۲ اور انکا صبر و اخلاص محک امتحان پر لایا گیا۔

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد۔

ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھکر کہی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔

ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے۔

ف۳۶ یثرب منافقین کا ہے انھوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا **مسئلہ** مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں ف۳۷ یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں ف۳۸ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اسکو دریافت فرمائیگا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے ف۴۳ یعنی اسکو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا ف۴۴ امن و عافیت عطا فرما کر ف۴۵ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ دو انکے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے **شان نزول** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی انکے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اسکے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑینگے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آجاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اسکے ساتھی مؤمنین کو ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انھوں نے

بہت کوشش کی لیکن جس قدر انھوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا ف۴۶ ریاکاری اور دکھاوٹ کے لئے ف۴۷ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو ف۴۹ حقیقت میں اگرچہ انھوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہیں تھے اس لئے اُن کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں، اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے۔

ف۵۲ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کی باعث یہی آرزو اور۔

ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے

ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی۔

يَذْهَبُوا ۚ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي

نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو اُن کی ف۵۲ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳

الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا

تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے

۲ ع ۱۲ ۱۸ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ

مگر تھوڑے ف۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ف۵۶

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى

اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ف۵۷ اور جب

الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَ

مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۸

صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ

اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۹ اور اس سے انھیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا

الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ف۶۰ تو ان میں کوئی اپنی

قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ

منت پوری کر چکا ف۶۱ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ف۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے ف۶۳ تاکہ اللہ

اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ

سچوں کو اُن کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے

أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ

یا انھیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں

ف۵۵ ریاکاری اور عذر رکھنے کے لئے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔

ف۵۶ ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

ف۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔

ف۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم امتحان میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الآیۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انھوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آ گئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔

ف۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے ف۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انھوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا ف۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ف۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے ف۶۴ یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

ف۶۵ ناکام و نامراد واپس ہوئے ف۶۶ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوہ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۵ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوہ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جسکا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جارہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں کھولے ہیں اللہ تعالیٰ آپکو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کردی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جاکر حضور یہ فرماکر روانہ ہوگئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہونچتے رہے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشا کے بعد پہونچے لیکن انھوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہونچکر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس روز انھوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے انکی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اتروگے انھوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اتروگے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو انکے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کردیئے جائیں عورتیں اور بچے قید کئے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لاکر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے (مدارک و جمل)۔

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ

کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی

وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۲۵ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

انہیں ان کے قلعوں سے اُتارا ف۶۸ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝۲۶ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے انکی زمین اور انکے مکان اور انکے

اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۷ ع ۳ ۱۹

مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش

فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۲۸ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

چاہتی ہو ف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر تم اللہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے

عَظِيْمًا ۝۲۹ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بی بی جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے ف۷۶

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۶۹ یعنی مقاتلین کو۔

ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو۔

ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔

ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں آنیوالی ہے ف۷۳ یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہو۔ **شان نزول** سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اسلئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قرشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قرشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کرکے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انھوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ
اور ف۷۸ جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ
سے دونا ثواب دیں گے ف۷۹ اور ہم نے اسکے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ف۸۰ اے نبی کی بی بیو تم

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ف۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ
کا روگی کچھ لالچ کرے ف۸۲ ہاں اچھی بات کہو ف۸۳ اور اپنے گھروں

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ف۸۴ اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ
کردے ف۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۸۶

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
بیشک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ف۸۷

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ
اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے

تو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے ف۷۴ جس عورت کے ساتھ بعد نکاح دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے **مسئلہ** جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے ف۷۵ بغیر کسی عذر کے ف۷۶ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے ف۷۷ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے **مسئلہ** اسی لئے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لئے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے **فائدہ** لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لئے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے. (جمل وغیرہ) ف۷۸ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو ف۷۹ یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی و قناعت و حسن معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا. ف۸۰ جنت میں ف۸۱ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھکر جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں

ف۸۲ اس میں تعلیم آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے.

ف۸۳ دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے ف۸۴ اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے ف۸۵ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے اس طرز کلام سے مقصود یہ ہے کہ ارباب عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے

ف۸۶ یعنی سنت ف۸۷ **شان نزول** اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ انکا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انکے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیئے گئے اور انکے ساتھ انکی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے ف۸۸ اس میں چوتھے مرتبہ کا

بیان ہے کہ وہ صدق نیات و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لیئے اختیار کیا جائے اس کے بعد چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیئے ہوئے مال میں سے اسکی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اسکے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قراءت علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے ف۸۹ **شان نزول** یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور انکے بھائی عبداللہ بن جحش اور انکی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی امیمہ حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جنکو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
اور سچیاں ف۸۸ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ
نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا
اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان

مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ

مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
اختیار رہے ف۸۹ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی

مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی ف۹۰

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
اور تم نے اسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳ اور تم اپنے دل میں رکھتے

مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى
تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ

زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ
اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے

میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لئے انکا پیام دیا اسکو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح انکے ساتھ کر دیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ **مسئلہ** اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے **فائدہ** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ فترت کا تھا اور اہل فترت کو حربی نہیں کہا جاتا کذا فی الجمل ف۹۰ اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے ف۹۱ آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی ف۹۲ **شان نزول** جب حضرت زینب سے حضرت زید کا نکاح ہو چکا تو حضور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ نے

کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپکے ازواج طاہرات میں داخل ہونگی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپکو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بارہا اتفاق ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۹۳ زینب پر کبر و ایذائے شوہر کے الزام لگاتے ہیں ف۹۴ یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ انھیں ازواج مطہرات میں داخل کریگا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۵ یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپکو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت

فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

ان کے لے پالکوں کی بی بیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے ف۹۹ اور اللہ کا حکم ہو کر

مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرمائی ف۱۰۰

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرَا ۝۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہونچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب کچھ

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ وَّ

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۴۲ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ

صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے ف۱۰۷

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳

کہ تمھیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴ يٰۤاَيُّهَا

ان کے لئے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور انکے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں

زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دینگے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منھ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امر مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔

ف۹۶ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ف۹۷ اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔

ف۹۸ حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انھوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انھیں یہ پیام پہونچایا انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انھوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا

ع ۵

ف۹۹ یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے۔

ف۱۰۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو انکے لئے مباح کیا اور باب نکاح میں جو وسعت انھیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیہم السلام کو باب نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں انکے لئے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ انکے خاص احکام ہیں انکے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسکے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال اسمیں یہود کا رد ہے جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اسمیں انھیں بتایا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعداد ازواج میں خاص احکام تھے ف۱۰۲ تو انسی سے ڈرنا چاہئے ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ انکی منکوحہ آپکے لئے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہونچے کہ انھیں مرد کہا جائے انھوں نے بچپن میں وفات پائی ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ انکے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اسکے لئے ثابت نہیں ہوتے ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپکی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت

عیسٰی علیہ السلام نازل ہونگے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہونگے اور اسی شریعت پر حکم کرینگے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہونچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے **ف۱۰۶** کیونکہ صبح و شام کے اوقات ملائکہ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطراف لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے **ف۱۰۷ شانِ نزول** حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر

النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى

غیب بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف اسکے

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

حکم سے بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ دَعْ

لئے اللہ کا بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور انکی ایذا پر درگزر

اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا﴿۴۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

فرماؤ ف۱۱۴ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو

اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر اُنھیں بے ہاتھ لگائے

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَاۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ

چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو ف۱۱۵ تو انھیں

وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا﴿۴۹﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

کچھ فائدہ دو ف۱۱۶ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو ف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال

الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ

فرمائیں تمہاری وہ بی بیاں جن کو تم مہر دو ف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں

وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ

دیں ف۱۱۹ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی

الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ٘ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ

بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم جب آپکو اللہ تعالٰی کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپکے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۱۰۸ یعنی کفر و معصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے حق و ہدایت اور معرفتِ خدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔

ف۱۰۹ ملنے کے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا مروی ہے کہ حضرت ملک الموت کسی مومن کی روح اسکو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انھیں سلام کریں گے (جمل و خازن)۔

ف۱۱۰ شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفرداتِ راغب میں ہے اَلشُّهُوْدُ وَ الشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِیْرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اسکو بیان کرتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں آپکی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں اور انکے اعمال و افعال و احوال تصدیق تکذیب ہدایت ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں (ابو السعود و جمل) **ف۱۱۱** یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذابِ جہنم کا ڈر سناتا **ف۱۱۲** یعنی خلق کو طاعتِ الٰہی کی دعوت دیتا **ف۱۱۳** سراج کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورۂ نوح میں ہے وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آخر پارہ کی پہلی سورۃ میں ہے وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کیلئے معرفت و توحیدِ الٰہی تک پہونچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادیٔ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر و بصائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا حقیقت میں آپکا وجود مبارک ایسا آفتاب عالمتاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لئے اسکی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا **ف۱۱۴** جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے **ف۱۱۵ مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں **مسئلہ** خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو **مسئلہ** یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو

عام ہے لیکن آیت میں مؤمنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مؤمنہ سے اولیٰ ہے ف۱۱۶ مسئلہ یعنی اگر انکا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جسمیں تین کپڑے ہوتے ہیں ف۱۱۷ اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ انکے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور انکو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے ف۱۱۸ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرطِ حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجل طریقہ پر دینا یا اسکو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں (تفسیر احمدی) ف۱۱۹ مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جنکو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا مسئلہ غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لئے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہو یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔

إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اگر نبی اُسے نکاح میں لانا چاہے ف۱۲۱ یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں ف۱۲۲

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کنیزوں

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٠ تُرْجِيْ
میں ف۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ف۱۲۴ اس لئے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پیچھے ہٹاؤ

مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۱۲۵ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ
تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۲۷ اور اللہ جانتا ہے

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝٥١ لَا يَحِلُّ لَكَ
جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۲۸ اور

النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ
عورتیں تمہیں حلال نہیں ف۱۲۹ اور نہ یہ کہ اُن کے عوض اور بی بیاں بدلو ف۱۳۰ اگرچہ

اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
تمہیں اُن کا حُسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ف۱۳۱ اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝٥٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ
نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں ف۱۳۲

ع ۶ ۱۲ ۳

ف۱۲۰ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔

ف۱۲۱ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپکے لئے اس مؤمنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروطِ نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اُسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزولِ آیت حضور کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کر دیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں (تفسیر احمدی)

ف۱۲۲ یعنی نکاح بے مہر خاص آپکے لئے جائز ہے اُمت کے لئے نہیں اُمت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں مسئلہ نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔

ف۱۲۳ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ف۱۲۴ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کیلئے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں ف۱۲۵ یعنی آپکو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواجِ مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور انکی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہیں قبول کریں اسکے ساتھ تزوج فرمائیں اور جسکو چاہیں انکار فرما دیں ف۱۲۶ یعنی ازواج میں سے آپ نے جسکو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اسکی طرف التفات فرمائیں اور اسکو نوازیں اسکا آپکو اختیار دیا گیا ہے ف۱۲۷ کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے ف۱۲۸ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپکے نکاح میں ہیں جنھیں آپنے اختیار دیا

تو انھوں نے اللہ تعالیٰ و رسول کو اختیار کیا ف۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کیلئے چار ف۱۳۰ یعنی انھیں طلاق دیکر انکی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لئے ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اختیار دیا تھا تو انھوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں پر اکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لئے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اسکا ناسخ آیہ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ الآیہ ہے۔ ف۱۳۱ کہ وہ تمہارے لئے

النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ

نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ف۱۳۳ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف۱۳۴

إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ

ف۱۳۵ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف۱۳۶ اور اللہ حق فرمانے میں

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن

نہیں شرماتا اور جب تم ان سے ف۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر

وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ

مانگو۔ اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ف۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہنچتا

أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ

کہ رسول اللہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ

بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ

تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ف۱۴۲ ان کے باپ

وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ

اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۴۳

أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ

اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۴۴ اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو

حلال ہے اور اسکے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنھوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی ف۱۳۲ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہی میں رہیں وہ حضور کی ملک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لئے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اسکا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے **شان نزول** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انھوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ انکی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے ف۱۳۴ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے ف۱۳۵ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے ف۱۳۶ اور ان سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے ف۱۳۷ یعنی ازواج مطہرات سے ف۱۳۸ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتی ہے ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں ف۱۴۱ اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپکی حرمت ہر حال میں واجب کی ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے **شان نزول** جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کیلئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (جمل)۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

بے شک اللہ ہر چیز اللہ کے سامنے ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي

ف۱۴۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ

اور آخرت میں ف۱۴۷ اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور جو

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا

ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ

اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بی بیوں اور صاحبزادیوں اور

وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۗ ذٰلِكَ

مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰ یہ

اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ

اگر باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور مدینہ میں جھوٹ

فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا

اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر

ف۱۴۵ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔ ف۱۴۶ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اسی پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے **مسئلہ** درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللّٰھم صلی علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے

ع ۷ ۶

مسئلہ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے ف۱۴۷ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت ف۱۴۸ آخرت میں ف۱۴۹ **شان نزول** یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتّے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے ف۱۵۰ اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کیلئے ان کو نکلنا ہو ف۱۵۱ کہ یہ حُرّہ ہیں ف۱۵۲ اور منافقین ان کے درپئے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لئے حُرّہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں ف۱۵۳ اپنے نفاق سے

و۱۵۴ اور جو برے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے و۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آرہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کا پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے۔

قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

مگر تھوڑے دن و۱۵۶ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے و۱۵۸ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا

تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں و۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس

اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو و۱۶۰ بے شک اللہ

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ

نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي

اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار و۱۶۱ جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے

النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا

جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا و۱۶۲ اور کہیں گے

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ

اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے و۱۶۳ تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے

ع ۸ ۱۰ ۵

اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے و۱۶۴ اور ان پر بڑی لعنت کر اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا

والو و۱۶۵ ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا و۱۶۶ تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے

و۱۵۶ اور تمہیں ان پر مسلط کریں گے

و۱۵۷ پھر مدینہ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دئے جائیں گے۔

و۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسے حرکات کرتے تھے اُن کے لئے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔

و۱۵۹ کہ کب قائم ہوگی شانِ نزول مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔

و۱۶۰ اس میں جلدی کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اسکات اور ان کی دہن دوزی ہے۔

و۱۶۱ جو انہیں عذاب سے بچا سکے۔

و۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔

و۱۶۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی و۱۶۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا و۱۶۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجا لاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج و ملال کا باعث ہو اور و۱۶۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔

ف۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کیلئے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپکے کپڑے لیکر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لئے اسکی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے ف۱۶۸ صاحب جاہ اور صاحب منزلت اور مستجاب الدعوات ف۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائیگا اور ف۱۷۰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔

قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

جو انھوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ف۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اور سیدھی بات کہو ف۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دیگا ف۱۷۰ اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

گناہ بخشدیگا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی ف۱۷۱ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں

اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے ف۱۷۲ اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ف۱۷۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی

ع ۹ ۵ ۶ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سبا مکیہ ہے اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انھیں کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انھیں ادا کریں گے تو ثواب دئے جائیں گے نہ ادا کرینگے تو عذاب کئے جائیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیان سمٰوٰت و ارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انھوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے فرمایا یہ کہ اگر تم انھیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائیگی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائیگا انھوں نے عرض کیا نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور انکا یہ عرض کرنا براہ خوف و خشیت تھا اور امانت بطور تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انھیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کردیں اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے ف۱۷۲ کہ اگر ادا نہ کرینگے تو عذاب کئے جائینگے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اسکی ذمہ داری کے اٹھا سکیگا حضرت آدم نے اقرار کیا ف۱۷۳ کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انھیں عذاب فرمائے اور مومنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں انکے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو (خازن) ف۱ سورۂ سبا مکیہ ہے سوائے آیت وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اس میں چھ رکوع چون ۵۴ آیتیں آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ کلمے ایک ہزار پانچسو بارہ ۱۵۱۲ حرف ہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ
سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲ اور
الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۱ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی
آخرت میں اسی کی تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا
الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ
ہے ف۴ اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا
فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
ہے ف۷ اور وہی ہے مہربان بخشنے والا اور کافر بولے ہم پر قیامت
لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ
نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئیگی غیب جاننے والا
لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ
ف۹ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور
لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۳ لِّیَجْزِیَ
نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ
انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت
كَرِیْمٌ ۝۴ وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
کی روزی ف۱۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۲ ان کے لئے سخت عذاب
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝۵ وَ یَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ
دردناک میں سے عذاب ہے اور جنھیں علم ملا ف۱۳ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے

ف۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ف۳ یعنی جب دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسی ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اُسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد و ثنا واجب ہے کیوں کہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہل جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔

ف۴ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مردے اور دفینے۔

ف۵ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقت حشر مُردے۔

ف۶ جیسے کہ بارش برف اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے۔

ف۷ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل۔

ف۸ یعنی اُنھوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا۔

ف۹ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے۔

ف۱۰ یعنی لوح محفوظ میں۔

ف۱۱ جنت میں۔

ف۱۲ اور ان میں طعن کر کے اور ان کو شعر و سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اسکا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئے گا)۔

ف۱۳ یعنی اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مؤمنین اہل کتاب مثل عبد اللہ بن سلام اور اُن کے ساتھیوں کے۔

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۶
رب کے پاس سے اترا ف۱۴ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی راہ بتاتا ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا
اور کافر بولے ف۱۵ کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں ف۱۶ جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہو کر بالکل ریزہ

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۷ اَفْتَرٰى عَلَى
ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بننا ہے کیا اللہ پر اس

اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي
نے جھوٹ باندھا یا اُسے سودا ہے ف۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۸

الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝۸ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ
پیچھے ہے آسمان اور زمین ف۱۹ ہم چاہیں تو انہیں ف۲۰

الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس ف۲۱

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۹ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۘ
میں نشانی ہے ہر رجوع لانیوالے بندے کیلئے ف۲۲ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا ف۲۳

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ
اے پہاڑو اسکے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو ف۲۴ اور ہم نے اسکے لیے لوہا نرم کیا ف۲۵ کہ وسیع زرہیں

سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ف۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک تمہارے کام

ف۱۴ یعنی قرآن مجید ف۱۵ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہو کر کہا ف۱۶ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے ہر مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے مُبرّا ہیں ف۱۸ یعنی کافر بعث و حساب کا انکار کرنیوالے ف۱۹ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے۔

ف۲۰ انکی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح۔

ف۲۱ نظر و فکر۔

ف۲۲ جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔

ف۲۳ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حُسنِ صوت وغیرہ تمام خیریں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔

ف۲۴ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سُنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا۔

ع ۱ ۹

ف۲۵ کہ آپ کے دستِ مبارک میں آ کر مثل موم یا گُوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسبِ عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کونسی خصلت اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سنکر آپکے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اسلئے آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ انکے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال (خزانۂ شاہی) سے آپکو بے نیازی ہو جائے آپکی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے لوہے کو نرم کیا اور آپکو صنعت زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانیوالے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء و مساکین پر بھی صدقہ کرتے اسکا بیان آیت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر کے ان سے فرمایا ف۲۶ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ۔

ف۲۷ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لئے ایک مہینہ کی راستہ ہے ف۲۸ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کو پگھلادیا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا تھا ف۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مطیع کیا ف۳۰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے ف۳۱ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے۔

بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

دیکھ رہا ہوں۔ اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی اسکی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

ف۲۷ اور ہم نے اسکے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا ف۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اسکے آگے کام کرتے اسکے رب کے

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

حکم سے ف۲۹ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۰ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے

السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ

اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور بڑے حوضوں

كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ

کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگردار دیگیں ف۳۴ اے داؤد والو شکر کرو ف۳۵ اور میرے بندوں

عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى

میں کم ہیں شکر والے پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶ جنوں کو اس کی

مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ

موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا

الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ

جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸ تو اس خواری کے عذاب میں نہ

الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

ہوتے ف۳۹ بیشک سبا ف۴۰ کے لئے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲ دو باغ دہنے

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ۬ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ

اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵ پاکیزہ شہر

ف۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔

ف۳۳ اتنے بڑے کہ ایک لگن ہزار ہزار آدمی کھاتے۔

ف۳۴ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتی کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ

ف۳۵ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجا لاکر۔

ف۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہوجائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر تکیہ لگاکر کھڑے ہوگئے جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصۂ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کے لئے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتی کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپکا عصا کھالیا اور آپکا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آرہا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔

ف۳۷ کہ وہ غیب نہیں جانتے ف۳۸ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے ف۳۹ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیف شاقہ اٹھاتے نہ رہتے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی چنانچہ آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہو تاکہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروف عمل رہیں اور انہیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہوجائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی ف۴۰ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے ف۴۱ جو حدود یمن میں واقع تھی ف۴۲ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی اس کا آگے بیان ہوتا ہے ف۴۳ یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا ف۴۴ باغ ایسے کثیر الثمر تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرا لئے گزرتا تو بغیر ہاتھ

لگائے قسم قسم کے میووں سے اسکا ٹوکرہ بھر جاتا ف۴۵ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ ف۴۶ لطیف آب و ہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اسکے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعاء سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ف۴۷ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور طاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے ف۴۸ اسکی شکر گزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی طرف تیرہ نبی بھیجے جنھوں نے انکو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اسکے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انھوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہدو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
ف۴۶ اور بخشنے والا رب ف۴۷ تو انھوں نے منھ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا ف۴۹
وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَىْءٍ
اور اُن کے باغوں کے عوض دو باغ انھیں بدل دئیے جن میں بکٹا میوہ ف۵۰ اور جھاؤ اور کچھ
مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِىْٓ
تھوڑی سی بیریاں ف۵۱ ہم نے انھیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں
اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
اُسی کو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کئے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی
قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا
ف۵۴ سرِ راہ کتنے شہر ف۵۵ اور انھیں منزل کے انداز پر رکھا ف۵۶ ان میں چلو راتوں اور دنوں امن و امان
اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
سے ف۵۷ تو بولے اے ہمارے رب ہمارے سفر میں دوری ڈال ف۵۸ اور انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو
فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ہم نے انھیں کہانیاں کر دیا ف۵۹ اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا ف۶۰ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ
ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کیلئے ف۶۱ اور بیشک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا ف۶۲
فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ
تو وہ اس کے پیچھے ہو لئے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا ف۶۳ اور شیطان کا ان پر ف۶۴ کچھ
مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا
قابو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے

ف۴۹ عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور اُنکے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ انکی تباہی عرب کیلئے مثل بن گئی۔

ف۵۰ نہایت بدمزہ۔

ف۵۱ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو ان کے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہو گیا تھا بطریق مشاکلت باغ فرمایا۔

ف۵۲ اور اُن کے کفر۔

ف۵۳ یعنی شہر سبا میں۔

ف۵۴ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کئے مراد ان سے شام کے شہر ہیں۔

ف۵۵ قریب قریب سبا سے شام تک کے سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

ف۵۶ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہونچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دوپہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہونچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہو سکتا اور ہم نے اُن سے کہا کہ۔

ف۵۷ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے آتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تھکان ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر و غریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کر کے انھوں نے کہا ف۵۸ یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کر دے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہو سکے ف۵۹ بعد والوں کے لئے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں ف۶۰ قبیلہ قبیلہ منتشر ہو گیا وہ بستیاں غرق ہو گئیں اور لوگ بے خانماں ہو کر جدا جدا بلاد میں پہونچے غسان شام میں اور ازد عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آلِ خزیمہ عراق میں اور اوس و خزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں ف۶۱ او رصبر و شکر مؤمن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے ف۶۲ یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت و حرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کر دیگا یہ گمان اس نے اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہو گئے اور اسکی اطاعت کرنے لگے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہلِ باطل کو گمراہ کر دیا ف۶۳ انھوں نے اس کا اتباع نہ کیا ف۶۴ جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا۔

فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ ف۶۵ پکارو انہیں
زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ
جنہیں اللہ کے سوا ف۶۶ سمجھے بیٹھے ہو ف۶۷ وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں
وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم
اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی
مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ
مددگار اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہانتک
إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ
کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے ایک دوسرے سے ف۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ
حق فرمایا ف۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف۷۰ تم خود ہی
اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُل
فرماؤ اللہ ف۷۱ اور بیشک ہم یا تم ف۷۲ یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف۷۳۔ تم فرماؤ ہم نے
لَّا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ
تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں کا ہم سے سوال ف۷۴ تم فرماؤ ہمارا
بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ
رب ہم سب کو جمع کرے گا ف۷۵ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا ف۷۶ اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا تم فرماؤ
أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾
مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف۷۷ ہشت بلکہ وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا

ف۶۵ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے۔
ف۶۶ اپنا معبود۔
ف۶۷ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی نفع وضرر میں۔
ف۶۸ بطریق استبشار۔
ف۶۹ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔
ف۷۰ یعنی آسمان سے مینھ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔
ف۷۱ کیونکہ اس سوال کا بجز اسکے اور کوئی جواب ہی نہیں۔
ف۷۲ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لئے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔
ف۷۳ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالٰی کو روزی دینے والا پانی برسانے والا سبزہ اُگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہوچکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔
ف۷۴ بلکہ ہر شخص سے اسکے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔
ف۷۵ روز قیامت۔
ف۷۶ تو اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔
ف۷۷ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو انکو خدا کا شریک بنانا اور انکی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ
اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف۷۸ خوشخبری دیتا ف۷۹ اور ڈر سناتا ف۸۰
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۸۱ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا ف۸۲ اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
نہ آگے بڑھ سکو ف۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس قرآن پر
وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ف۸۴ اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۸۵ ان سے کہیں گے جو اونچے
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ
کھنچتے تھے ف۸۶ اگر تم نہ ہوتے ف۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ
اونچے کھنچتے تھے ان سے کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں
الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
روک دیا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
دبے ہوئے تھے ان سے جو اونچے کھنچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں تھا ف۸۸ جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے

۳ ع ۹

ف۷۸ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اسکے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا حدیث میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالتِ عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور آیات کثیرہ سے ثابت ہے سورۂ فرقان کی ابتدا میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن)۔

ف۷۹ ایمان والوں کو اللہ تعالٰی کے فضل کی

ف۸۰ کافروں کو اس کے عدل کا۔

ف۸۱ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

ف۸۲ یعنی قیامت کا وعدہ۔

ف۸۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا ف۸۴ توریت و انجیل وغیرہ ف۸۵ یعنی تابع اور پیرو تھے ف۸۶ یعنی اپنے سرداروں سے ف۸۷ اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے ف۸۸ یعنی تم شب و روز ہمارے لئے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے۔

اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا

کہ اللہ کا انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۸۹ جب

الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

عذاب دیکھا ف۹۰ اور ہم نے طوق ڈالے اُن کی گردنوں میں جو منکر تھے ف۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا

مگر وہی جو کچھ کرتے تھے ف۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں

قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ

کے آسودوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اسکے منکر ہیں ف۹۳ اور بولے ہم مال اور

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ

اولاد میں بڑھکر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ف۹۴ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور

مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ

تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب تک پہونچائیں مگر وہ جو ایمان

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ

لائے اور نیکی کی ف۹۶ ان کے لئے دونا دونا صلہ ف۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالاخانوں

هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ

میں امن و امان سے ہیں ف۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

ف۹۹ وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ف۱۰۰ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے

ف۸۹ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر ف۹۰ جہنم کا ف۹۱ خواہ بہکانے والے ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی سزا ہے ف۹۲ دنیا میں کفر و معصیت ف۹۳ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں **شانِ نزول** دو شخص شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے انکا اتباع نہیں کیا۔ جب یہ خط اسکے پاس پہونچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کرکے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور آپ نے احکام اسلام بتائے یہ باتیں اسکے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا تم نے کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اسکے تابع ہوئے یہ سنت الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ع ۴ ۱۰

ف۹۴ یعنی جب دنیا میں ہم خوش حال ہیں تو ہمارے اعمال و افعال اللہ تعالیٰ کو پسند ہونگے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے انکے اس خیال باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثواب آخرت کو معیشت دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے ف۹۵ بطریق ابتلاء و امتحان تو دنیا میں رزق کی کشائش رضائے الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی تنگی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اسکی حکمت ہے ثواب آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بیجا ہے ف۹۶ یعنی مال کسی کے لئے سبب قرب نہیں سوائے مومن صالح کے جو اسکو راہ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کیلئے سبب قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ ف۹۷ ایک نیکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گنے تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے ف۹۸ یعنی جنت کے منازل بالا میں ف۹۹ یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دینگے اور انکا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائیگا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ انکا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا ف۱۰۰ اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ آئیں گی۔

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ
اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے ف۱۰۱ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ
فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
اس کے بدلے اور دیگا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳ اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر
يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ف۱۰۵ وہ عرض کریں گے پاکی
اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ
ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف۱۰۶ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے ف۱۰۷ ان میں اکثر
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
انہیں پر یقین لائے تھے ف۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہ
ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا
رکھے گا ف۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا
ف۱۱۰ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۱۱۱ پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں
رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ
مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ
اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ
تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو کہا ف۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ
مگر کھلا جادو اور ہم نے انہیں کچھ کتابیں نہ دیں جنہیں پڑھتے ہوں

ف۱۰۱ اپنی حسبِ حکمت۔
ف۱۰۲ دنیا میں یا آخرت میں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث میں ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔
ف۱۰۳ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحبِ خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالٰی کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالٰی کے کوئی نہیں وہی رزاقِ حقیقی ہے۔
ف۱۰۴ یعنی ان مشرکین کو۔
ف۱۰۵ دنیا میں۔
ف۱۰۶ یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہوسکتے تھے ہم اس سے بری ہیں۔
ف۱۰۷ یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لئے غیرِ خدا کو پوجتے تھے۔
ف۱۰۸ یعنی شیاطین پر۔
ف۱۰۹ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔
ف۱۱۰ دنیا میں۔
ف۱۱۱ یعنی آیاتِ قرآن بزبان سیدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے۔
ف۱۱۲ حضرت سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت۔
ف۱۱۳ یعنی بتوں سے۔
ف۱۱۴ قرآن شریف کی نسبت۔
ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف کو۔

ف۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جسکی طرف اپنے دین کی نسبت کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں اُنکے پاس اسکی کوئی سند نہیں وہ اُنکے نفس کا فریب ہے ف۱۱۷ یعنی پہلی اُمتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور اُنکو ف۱۱۸ یعنی جو قوت و کثرت مال و اولاد و طول عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اسکا دسواں حصہ بھی نہیں اُنکے پہلے تو اُن سے طاقت و قوت مال و دولت میں دس گنے سے زیادہ تھے ف۱۱۹ یعنی اُنکو ناپسند رکھنا اور عذاب دنیا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انھیں ہلاک کیا اور اُنکی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انھیں ڈرنا چاہئے ف۱۲۰ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائیگا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤگے وہ نصیحت یہ ہے۔

أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا ف۱۱۶ اور ان سے اگلوں نے ف۱۱۷ جھٹلایا

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَآ آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۵﴾
اور یہ اسکے دسویں کو بھی نہ پہونچے جو ہم نے انھیں دیا تھا ف۱۱۸ پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا

قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ
ف۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں ف۱۲۰ کہ اللہ کے لئے کھڑے رہو ف۱۲۱ دو دو ف۱۲۲ اور اکیلے اکیلے ف۱۲۳ پھر

تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ
سوچو ف۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ف۱۲۵ ایک

يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ
سخت عذاب کے آگے ف۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں کو ف۱۲۷

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ
میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ

إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا
بیشک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے ف۱۲۸ بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۲۹ اور

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ
باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے ف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا

عَلَىٰ نَفْسِي وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي إِنَّهُ سَمِيعٌ
ف۱۳۱ اور اگر میں نے راہ پائی تو اسکے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک

قَرِيبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ
ہے ف۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے ف۱۳۴ جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائینگے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے ف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے

ف۱۲۱ محض طلب حق کی نیت سے اپنے آپکو طرفداری اور تعصب سے خالی کر کے۔
ف۱۲۲ تاکہ باہم مشورہ کر سکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کر سکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کر سکیں۔ ع ۵ ۹ ۱۱
ف۱۲۳ تاکہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ و لحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنیکا موقع ملے۔
ف۱۲۴ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں قریش میں یا نوع انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے کیا ایسا ذہین ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم کر دے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو۔
ف۱۲۵ اللہ تعالیٰ کے نبی۔
ف۱۲۶ اور وہ عذاب آخرت ہے۔
ف۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا۔
ف۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔
ف۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام۔
ف۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اسکی ابتدا رہی نہ اسکا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔
ف۱۳۱ کفار مکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اُن سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اسکا وبال میرے نفس پر ہے ف۱۳۲ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ اُن سے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق کو نیکیوں کی راہیں آپکے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت و رفعت مرتبت کے آپکو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اسکو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق عزّ و علا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اسکا منشا نہیں ف۱۳۳ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور اُنکے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا عرب کے ایک مایۂ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے اُن سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور آپنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے انھوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آ گئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ انکے قافیہ پر تین شعر کہوں ہرچند کوشش کی محنت اُٹھائی اپنی تمام قوت صرف کر دی

مگر یہ ممکن نہ ہوسکا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ سے سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تک ہیں (روح البیان) ف۱۳۴ کفار کو مرتے یا قبر سے اُٹھتے کے وقت یا بدر کے دن

قَرِيْبٌ ﴿٥١﴾ وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ

جائینگے ف۱۳۶ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ف۱۳۷ اور اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے

بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ ۚ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ

ف۱۳۸ کہ پہلے ف۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰

مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

دور مکان سے ف۱۴۱ اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾

گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَمْسٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا ف۲

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے ف۳

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے ف۴

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَ

اسکا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اسکی روک کے بعد اسکا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ

عزت و حکمت والا ہے اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ف۵

ف۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پاسکیں گے۔

ف۱۳۶ جہاں بھی ہونگے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالٰی کی پکڑ سے دور نہیں ہوسکتے اس وقت حق کی معرفت کے لئے مضطر ہونگے۔

ف۱۳۷ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔

ف۱۳۸ یعنی اب مکلف ہونے کے محل سے دور ہوکر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے۔

ف۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے پہلے۔

ع ۶ ۱۲

ف۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں اور انھوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا۔

ف۱۴۱ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ اُن کے ان مطاعن کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں۔

ف۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔

ف۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقت یاس قبول نہ فرمائی گئی۔

ف۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔

ف۱ سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع پینتالیس۴۵ آیتیں نوسو ستر کلمے تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔

ف۲ اپنے انبیاء کی طرف

ف۳ فرشتوں میں اور انکے سوا اور مخلوق میں

ف۴ مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے۔

ف۵ کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے۔

و۶ مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے و۷ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے فرمایا جاتا ہے و۸ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعث و حساب اور عذاب کا انکار کریں۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے و۷ تمہیں روزی دے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ٘ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں و۸ تو بیشک تم سے پہلے کتنے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
ہی رسول جھٹلائے گئے و۹ اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں و۱۰ اے لوگو بے شک اللہ کا وعدہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
سچ ہے و۱۱ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی و۱۲ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا

الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا
فریبی و۱۳ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو و۱۴ وہ تو اپنے گروہ کو و۱۵

حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں و۱۶ کافروں کے لئے و۱۷ سخت عذاب

شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے و۱۸ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب

كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
ہے تو کیا وہ جسکی نگاہ میں اسکا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائیگا و۱۹ اسلئے اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ٘ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ
و۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں

ع ۱
۱۴

و۹ انھوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔
و۱۰ وہ جھٹلانے والوں کو سزا دیگا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔
و۱۱ قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اُٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزا بے شک ملے گی۔
و۱۲ کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔
و۱۳ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بیشک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔
و۱۴ اور اسکی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالےٰ کی طاعت میں مشغول رہو و۱۵ یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف و۱۶ اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے۔
و۱۷ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں۔
و۱۸ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔
و۱۹ ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہو سکتا ہے وہ اس بدکار سے بدرجہا بہتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو
شانِ نزول یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحاب بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انھیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں و۲۰ کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ ہے کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔

الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ

کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اُسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱ تو اسکے سبب ہم زمین کو زندہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ

اللہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو نیک کام ہے

يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ

وہ اُسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بُرے داؤں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے ف۲۷ اور

مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

اُنھیں کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰ پانی کی بوند سے

ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

پھر تمہیں کیا جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ

اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۳۲

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

بیشک یہ اللہ کو آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا

پانی خوش گوار اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵

وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

اور نکالتے ہو پہننے کا ایک گہنا ف۳۶ اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷

ف۲۱ جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے ف۲۲ اور اسکو سرسبز و شاداب کردیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے ف۲۳ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی مُردے کس طرح زندہ فرمائیگا خلق میں اسکی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمائے فرمایا کہ کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہوگیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام و نشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا بھرا لہلہاتا پایا ہو اُن صحابی نے عرض کیا بیشک ایسا دیکھا ہے حضور نے فرمایا ایسے ہی اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور خلق میں یہ اسکی نشانی ہے۔

ف۲۴ دنیا و آخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزت دے تو جو عزت کا طلبگار ہو وہ اللہ تعالٰی سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک و تعالٰی ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزت جلت عزتہ کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلب عزت کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔

ف۲۵ یعنی اس کے محل قبول و رضا تک پہونچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید و تسبیح و تحمید و تکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم و بیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کلم طیب کی تفسیر ذکر سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔

ف۲۶ نیک کام سے مراد وہ عمل و عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمہ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید و ایمان مقبول نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عمل صالح کو اللہ تعالٰی رفعت قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اسکو لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔

ف۲۷ مراد ان مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنھوں نے دار الندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے جس کا تفصیلی بیان سورۂ انفال میں ہوچکا ہے ف۲۸ اور وہ اپنے داؤں فریب میں کامیاب نہ ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُنکے شر سے محفوظ رہے اور انھوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کئے گئے اور مکہ مکرمہ سے نکالے بھی گئے ف۲۹ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو ف۳۰ انکی نسل کو ف۳۱ مرد و عورت ف۳۲ یعنی لوح محفوظ میں حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ معمر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مرجائے ف۳۳ یعنی عمل و اجل کا مکتوب فرمانا ف۳۴ بلکہ دونوں میں فرق ہے ف۳۵ یعنی مچھلی ف۳۶ گوہر و مرجان ف۳۷ دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں۔

ف۳۸ تجارتوں میں نفع حاصل کرکے ف۳۹ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کرو ف۴۰ تو دن بڑھ جاتا ہے ف۴۱ تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والی دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹہ تک پہونچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے۔

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور کسی طرح حق مانو ف۳۹ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي
اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱ اور اس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد
لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم
مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا
پوجتے ہو ف۴۳ دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ
دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ
سنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں ف۴۵ اور قیامت کے دن وہ تمہارے
بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ
شرک سے منکر ہوں گے ف۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ف۴۷ اے لوگو تم سب اللہ کے
إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ
محتاج ف۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۹ اور نئی مخلوق
جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
لے آئے ف۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں - اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ
أُخْرَىٰ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ
اٹھائے گی ف۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا
كَانَ ذَا قُرْبَىٰ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا
اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ف۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز

ع ۲ ۱۴

ف۴۲ یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت آجائے گی تو ان کا چلنا موقوف ہو جائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔

ف۴۳ یعنی بت۔

ف۴۴ کیونکہ جماد بے جان ہیں۔

ف۴۵ کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے

ف۴۶ اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے۔

ف۴۷ یعنی دارین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

ف۴۸ یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے۔

ف۴۹ یعنی تمہیں معدوم کردے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔

ف۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو۔

ف۵۱ معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ اور درحقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں ف۵۲ باپ یا ماں بیٹا یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھالے وہ کہے گا میرے امکان میں نہیں میرا

ف۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ف۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا ف۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مؤمن ف۵۶ یعنی کفر ف۵۷ یعنی ایمان
ف۵۸ یعنی حق یا جنت ف۵۹ یعنی باطل یا دوزخ ف۶۰ یعنی مؤمنین اور کفار یا علماء اور جہال ف۶۱ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیق قبول عطا فرماتا ہے۔

الصَّلٰوةَؕ وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (۱۸)
قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا ف۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ف۵۴ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے
وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ (۱۹) وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ (۲۰) وَ
اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا ف۵۵ اور نہ اندھیریاں ف۵۶ اور اُجالا ف۵۷ اور
لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ (۲۱) وَ مَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُؕ اِنَّ
نہ سایہ ف۵۸ اور نہ تیز دھوپ ف۵۹ اور برابر نہیں زندے اور مُردے ف۶۰ بے شک
اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ (۲۲) اِنْ اَنْتَ
اللہ سناتا ہے جسے چاہے ف۶۱ اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں ف۶۲ تم تو یہی ڈر
اِلَّا نَذِیْرٌ (۲۳) اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًاؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ
سنانے والے ہو ف۶۳ اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ف۶۴ اور ڈر سناتا ف۶۵ اور جو کوئی
اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (۲۴) وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ
گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا ف۶۶ اور اگر یہ ف۶۷ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں
قَبْلِهِمْۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ (۲۵) ثُمَّ
ف۶۸ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ف۶۹ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۷۰ لیکر پھر
اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ (۲۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
میں نے کافروں کو پکڑا ف۷۱ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۷۲ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَاؕ وَ مِنَ
پانی اتارا ف۷۳ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ ف۷۴ اور پہاڑوں
الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ (۲۷)
میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھجنگ

ف۶۲ یعنی کفار کو اس آیت میں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مُردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بد انجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مُردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو رہا مُردوں کا سننا وہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔
ف۶۳ تو اگر سننے والا آپ کے انذار پر کان رکھے اور بگوش قبول سنے تو نفع پائے اور اگر معرضین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے۔
ف۶۴ ایمان داروں کو جنت کی۔
ف۶۵ کافروں کو عذاب کا۔
ف۶۶ خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین جو نبی کی طرف سے خلق خدا کو اللہ تعالٰی کا خوف دلائے۔
ع ۳/۱۲ ۱۵
ف۶۷ کفار مکہ۔
ف۶۸ اپنے رسولوں کو کفار کا قدیم سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔
ف۶۹ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات۔
ف۷۰ توریت وانجیل و زبور۔
ف۷۱ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب
ان کی تکذیبوں کے ف۷۲ میرا عذاب دینا ف۷۳ بارش نازل کی ف۷۴ سبز سرخ زرد وغیرہ طرح طرح کے انار سیب انجیر انگور کھجور وغیرہ بے شمار۔

ف۷۵ جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثار صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کئیں اس کے بعد فرمایا ف۷۶ اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اسکو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اور اسکی عزت و شان سے باخبر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ
اور آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف۷۵

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾
اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۷۶ بیشک اللہ بخشنے والا عزت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دئے سے

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ
کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ف۷۷ جس میں ہرگز ٹوٹا

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ
نہیں تاکہ انکے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ف۷۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے ف۷۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
چنے ہوئے بندوں کو ف۸۰ تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ ؕ
اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ف۸۱ یہی بڑا فضل ہے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ف۸۲ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے

ف۷۷ یعنی ثواب کے

ف۷۸ یعنی قرآن مجید

ف۷۹ اور اُن کے ظاہر و باطن کا جاننے والا

ف۸۰ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنھیں تمام اُمتوں پر فضیلت دی اور سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج و مراتب رکھتے ہیں

ف۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مؤمن مخلص ہے اور مقتصد یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا سابق تو سابق ہی ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپکو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت منزلت و رفعت درجت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں ف۸۲ تینوں گروہ۔

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

غم دُور کیا ف۸۳ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانیوالا ہے ف۸۴ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا

مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہونچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ

اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مرجائیں ف۸۵ اور

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ

نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

اس میں چلاتے ہونگے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو

نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

پہلے کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱ تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

اگلوں کا جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴ اسکا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو انکا کفر انکے رب کے

ف۸۳ اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا احوالِ قیامت کا غرض انھیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ حمد کریں گے۔

ف۸۴ کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔

ف۸۵ اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں

ف۸۶ یعنی جہنم کا۔

ف۸۷ یعنی جہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہونگے کہ۔

ف۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج۔

ف۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری طاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انھیں جواب دیا جائے گا۔

ف۹۰ یعنی رسول اکرم سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۹۱ تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجا نہ لائے۔

ع ۴ ۱۱ ۱۶

ف۹۲ عذاب کا مزہ۔

ف۹۳ اور ان کے املاک مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و اطاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو۔

ف۹۴ اور ان نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجا لائے۔

ف۹۵ یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا۔

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا
یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری وٚ۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان

خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
وٚ۹۷ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک وٚ۹۸ جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے

اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ
دکھاؤ انھوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے وٚ۹۹

اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
یا ہم نے اُنھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں وٚ۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے

بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬
کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا وٚ۱۰۱ بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں وٚ۱۰۲

وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا
اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ
بخشنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی

لَّیَكُوْنُنَّ اَهْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَهُمْ
ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے وٚ۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا

اِلَّا نُفُوْرَا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّیِّئِ ؕ وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ
وٚ۱۰۴ تو اس نے انھیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا وٚ۱۰۵ اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور بُرا داؤں وٚ۱۰۶ اور بُرا داؤں

السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ
اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے وٚ۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا وٚ۱۰۸ تو تم ہرگز

وٚ۹۶ یعنی غضب الٰہی۔
وٚ۹۷ آخرت میں۔
وٚ۹۸ یعنی بت۔
وٚ۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انھیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انھیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔
وٚ۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں۔
وٚ۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے اُنھیں باطل امیدیں دلاتے ہیں۔
وٚ۱۰۲ ورنہ آسمان و زمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان و زمین کیسے قائم رہیں۔
وٚ۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصاریٰ کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انھوں نے اُنھیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم اُن سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔
وٚ۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی و جلوہ آرائی ہوئی
وٚ۱۰۵ حق و ہدایت سے اور
وٚ۱۰۶ بُرے داؤں سے مراد یا تو شرک و کفر ہے اور یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر و فریب کرنا وٚ۱۰۷ یعنی مکار پر چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے وٚ۱۰۸ کہ انھوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب نازل ہوئے۔

ف۱۰۹ یعنی کیا انھوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ اُن سے عبرت حاصل کرتے

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا انھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۹ اور وہ اُن سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ

زور میں سخت تھے ف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور

وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

نہ زمین میں بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے کئے

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

پر پکڑتا ف۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد ف۱۱۲ تک انھیں

مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ ع

ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بیشک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں ف۱۱۳

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰي

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم ف۲ سیدھی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

راہ پر بھیجے گئے ہو ف۳ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

ف۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہلِ مکہ سے زور و قوت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہو سکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں

ف۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر

ف۱۱۲ یعنی روزِ قیامت

ف۱۱۳ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا جو عذاب کے مستحق ہیں انھیں عذاب فرمائے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم کرے گا۔

ف۱ سورہ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے تین ہزار حرف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے اور جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسٓ پڑھو اسی لئے قربِ موت حالتِ نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔

٥ ع ٨ ١٧

ف۲ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ جو منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا۔

ف۴ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہونچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا ف۵ یعنی حکم الٰہی وقضائے ازلی انکے عذاب پر جاری ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ انکے حق میں ثابت ہوچکا ہے اور عذاب کا انکے لئے مقرر ہوجانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفرو انکار پر اپنے اختیار سے مصر رہنے والے ہیں ف۶ اسکے بعد انکے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی ف۷ یہ تمثیل ہے انکے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات و نُذر سے وہ ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہوسکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہونچتا ہے اور اسکی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال انکا ہے کہ کسی طرح انکو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقت حال ہے جہنم میں انھیں اسی طرح کا عذاب کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ

شانِ نزول یہ آیت ابوجہل اور اسکے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اُس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اُٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھکر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور اُن سے واقعہ بیان کیا تو اسکے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا اور میں انکا سر کچل کر ہی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہونچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کرلی حضور کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہوکر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انھوں نے ہی اُسے پکارا اور اس سے کہا تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے انکی آواز تو سُنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ اُلٹے پاؤں ایسا بدحواس ہوکر بھاگا کہ اوندھے منھ گر گیا اسکے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہوگیا لات وعزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل) ف۸ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کردیا گیا ہو وہ کسی طرح منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے اُنکے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور انکے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قیدخانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انھیں میسر نہیں ف۹ یعنی آپکے ڈرسنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اُٹھاتا ہے۔ ف۱۰ یعنی جنت کی ف۱۱ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے ف۱۲ یعنی اور ہم انکی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے اُمتی نکالتے ہیں انکو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو بُرے طریقے نکالتے ہیں اُن کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۶ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ

ڈرسنایا جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف۴ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ

ثابت ہوچکی ہے ف۵ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف۶ ہم نے انکی گردنوں میں طوق کردیے ہیں کہ

اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ

وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منھ اُٹھائے رہ گئے ف۷ اور ہم نے اُن کے

بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ

آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انھیں کچھ

فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

نہیں سوجھتا ف۸ اور انھیں ایک سا ہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ

تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ

وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈرسناتے ہو ف۹ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن

الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ

سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف۱۰ بیشک ہم

نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۣؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ

مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف۱۱ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف۱۲ اور ہر چیز

اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۲ ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ

ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں

الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ

کی ف۱۴ جب اُن کے پاس فرستادے آئے ف۱۵ جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے ف۱۶

وقف غفران · ع ۱ / ۱۲ / ۱۸ · وقف لازم

بدعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں
نیک طریقہ نکالا اسکو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملیگا اور اس پر عمل کرنیوالوں کو بھی ثواب بغیر اسکے کہ عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا
بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنیوالوں کے بھی گناہ بغیر اسکے کہ ان عمل کرنیوالوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارھویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر
میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہکر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور انکو بدعت سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو

ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ بُرے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت سیئہ وہی ہے جس سے سنت اُٹھتی ہو جیسے کہ رفض و خروج و وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں اُن سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیازمندی رکھنے کی سنت اُٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولان حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگان دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جنکی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انھوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔

ف۱۳ یعنی لوح محفوظ میں۔

ف۱۴ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اسمیں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا
پھر انھوں نے انکو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۸ اب ان سب نے کہا ف۱۹ کہ بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ
تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم
اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں
وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ
اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا ف۱۹ بولے ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بیشک اگر تم
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا
باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور ہم تمھیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی انھوں نے
طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
فرمایا تمھاری نحوست تو تمھارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی
الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں
وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
ف۲۶ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمھیں پلٹنا ہو ف۲۷ کیا اللہ کے سوا
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ
اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے

ف۱۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہونچے تو انھوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمھیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انھوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انھوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہوگئی تاآنکہ ایک خلق کثیر نے انکے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی یہ خبر پہونچنے پر بادشاہ نے انھیں بلاکر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انھیں مارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے

پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کرکے بادشاہ تک پہونچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہوگیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آگیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انھیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمھیں کس نے بھیجا ہے انھوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا کہ اسکی مختصر صفت بیان کرو انھوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمھاری نشانی کیا ہے انھوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انھوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہوگیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کرکے دکھائیں تاکہ تیری اور انکی عزت ظاہر ہو بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمھارے معبود کو مُردے کے زندہ کردینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں انھوں نے کہا ہمارا معبود ہر شئے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہوگئے تھے اور جسم خراب ہوچکا تھا بدبو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالٰی نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھکو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمھیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اسکی بات بادشاہ پر اثر کرگئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اسکی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔

شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ
اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر میں تمہارے رب
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
پر ایمان لایا تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم
يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ
جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم
اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا
نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر
مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾
اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴
يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انہوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ
ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ف۳۸ اور
اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ښ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے
يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا
کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

ف۱۶ یعنی دو حواری وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہونچائی ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں نے ف۱۹ ادلہ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا اور مردوں کو زندہ کرتا ہے ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمھیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے ف۲۵ یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروف عبادت الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سنکر قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہے اور تو انکے معبود پر ایمان لے آیا اسکے جواب میں حبیب نجار نے کہا ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جسکی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اسکی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کرکے اسکے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا

یہاں تک کہ قتل کرڈالا قرآن کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کرکے یہ کہا ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ انکی قوم کو معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کردیے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور اُن کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مرگئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لئے ف۳۴ فنا ہوگئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ
اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ
تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۚ
ہے ف۴۴ اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جنکی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور اُنکے لئے ایک نشانی ف۴۷

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۚ
رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیروں میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے ف۴۹

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ
یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ
اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لئے ایک نشانی

أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ
یہ ہے کہ انھیں اُنکے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور اُنکے لئے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾
جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انھیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا
مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب اُن سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم

ف۳۵ ان پر اور انکی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کرکے ہلاک ہوئے۔
ف۳۶ یعنی اہلِ مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔
ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔
ف۳۸ یعنی تمام اُمتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کیلئے موقف میں حاضر کیجائینگی
ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائے گا۔
ف۴۰ پانی برسا کر۔
ف۴۱ یعنی زمین میں۔
ف۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔
ف۴۳ یعنی اصناف و اقسام۔
ف۴۴ غلے پھل وغیرہ۔
ف۴۵ اولاد ذکور و اناث۔
ف۴۶ بر و بحر کی عجیب غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔
ف۴۷ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنیوالی۔
ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اسکے لئے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہ جاتی ہے
ف۴۹ یعنی جہاں تک اسکی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہیگا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہونچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اسکا مستقر ہے ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اسکی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ پر دلالت کرتی ہے ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کرلیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کرلیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہونچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہوجاتا ہے ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو۔
ف۵۳ یعنی شب میں جو اسکے ظہور شوکت کا وقت ہے اسکے ساتھ جمع ہوکر اسکے نور کو مغلوب کرکے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سورج کیلئے دن اور چاند کے لئے رات ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں معین حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں ف۵۵ جو سامان اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں انکے پہلے اجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریتیں

ان کی پشت میں تھیں ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لئے مقرر فرمایا ہے ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی انکا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں ف۶۱ شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے اموال کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لئے نکالا ہے اس پر انھوں نے کہا کہ کیا ہم انکو کھلائیں جنھیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انھیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات انھوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں۔

بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ

تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں

آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ

سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے

لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے

أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾

کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ

اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳ راہ نہیں دیکھتے

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہونگے ف۶۵ تو نہ وصیت

تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم

کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائیگا صور ف۶۷ جبھی وہ

مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن

قبروں سے ف۶۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں

مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ

سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ف۷۰ وہ تو نہ ہوگی

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ

مگر ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے ف۷۲ تو آج

ف۶۲ بعث و قیامت کا۔

ف۶۳ اپنے دعوے میں ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ انکے حق میں فرماتا ہے۔

ف۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔

ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت ہو جائیگی حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپیٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انھیں خود پورا کر سکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ع ۱۸

ف۶۶ وہیں مر جائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔

ف۶۷ دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لئے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا ف۶۸ زندہ ہو کر ف۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انھیں سہل معلوم ہوگا اس لئے وہ ویل و افسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار انھیں کچھ نافع نہ ہوگا ف۷۱ یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی ف۷۲ حساب کیلئے پھر ان سے کہا جائے گا۔

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ

کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلا نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا بے شک جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لئے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بیشک وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ

کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ

جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

ان کے مونہوں پر مہر کردیں گے ف۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

گواہی دیں گے ف۸۱ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے

ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالٰی کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینان جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے۔

ف۷۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔

ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہوجاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔

وقف غفران

ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت۔

ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔

ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔

ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا۔

ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ف۸۱ ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کردیں گے

ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کردیتے۔

ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر اُنکے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں ف۸۴ اور انھیں بندر یا سور بنا دیتے ف۸۵ اور ان کے
جرم اسکے مستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور اُنکے لئے مہلت رکھی ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اسکی
طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے ف۸۷ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر
کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
تو انھیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا
نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق، وہ تو نہیں مگر نصیحت اور
وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
روشن قرآن ف۸۹ کہ اُسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰ اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
ف۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے اُن کے لئے پیدا کئے تو
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لئے نرم کر دیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو
يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا
کھاتے ہیں اور اُن کے لئے اُن میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور انھوں نے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ
اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے ف۹۶ کہ شاید اُن کی مدد ہو ف۹۷ وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے ف۹۸ اور
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے پانی کی بوند سے بنایا

نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے
کہ آنکھیں دینے کے بعد انھیں مٹا دے اور اچھی
صورتیں عطا کرنے کے بعد انکو مسخ کر دے اور
موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔
ع ۴ ۱۷
ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپکو شعر گوئی کا
ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے
اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں
ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے علم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے
جن سے کشف حقائق ہوتا ہے اور آپکے معلومات
واقعی و نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت
میں جہل ہے وہ آپکی شان کے لائق نہیں اور آپکا
دامن تقدس اس سے پاک ہے اسمیں شعر بمعنی
کلام موزوں کے جاننے اور اسکے صحیح و سقیم جید و
ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنیوالوں کیلئے یہ آیت
کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو
علوم کائنات عطا فرمائے اُسکے انکار میں اس آیت
کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش
نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر
ہے اس سے انکی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام
کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں انکا مقولہ نقل
فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس
آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہمنے اپنے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی
نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب پر مشتمل
نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور
نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ
دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام
کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جا سکے اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت
کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمّے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جسمیں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب
اٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرما دیا ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم
کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب چہ نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر) ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے
ف۹۲ یعنی مسخر و زیر حکم کر دیا ف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ ف۹۵ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا
ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں ف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی

فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ
جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے ف۱۰۲ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۴
مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ وَهِىَ رَمِيۡمٌ ﴿۷۸﴾ قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ
بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں
مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِيۡمُ ۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ
بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۱۰۵ جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ
الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيۡسَ الَّذِىۡ خَلَقَ
پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس نے
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰى وَهُوَ الۡخَلّٰقُ
آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہ بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور وہی ہے
الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـئًا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾
بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے
فَسُبۡحٰنَ الَّذِىۡ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾
ف۱۱۰ تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

ع ۵

سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ مِائَةٌ وَّاثۡنَتَانِ وَّثَمَانُوۡنَ اٰيَةً وَّخَمۡسُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ صٰفّٰت مکیہ ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمۡ
قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بیشک تمہارا معبود

گرفتار کرکے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہونگے بت بھی اور ان کے پجاری بھی ف۱۰۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور انکی ایذاؤں اور جفاکاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں ف۱۰۱ ہم انہیں انکے کردار کی جزا دیں گے ف۱۰۲ شان نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اسکے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپکا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کریگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائیگا اور جہنم میں داخل فرمائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اسکے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپکو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈال دی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اسکی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔

ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہو گی ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

ف۱۰۶ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اسکی قدرت سے کیا عجیب اور اسکو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے

ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے ف۱۰۹ کہ پیدا کرے ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اسکے حکم کے تابع ہے ف۱۱۱ آخرت میں۔

ف۱ سورۂ والصّٰفّٰت مکیہ ہے اسمیں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں ف۲ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اسکے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھکر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہ خدا میں صفیں باندھکر دشمنان حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک) ف۳ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانیوالوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اسکو حکم دیکر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہٰذا
وہ شریک سے منزہ ہے۔

لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵
ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۵
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش
مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
سے ف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ف۷ اور اُن پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے
جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
ف۸ انہیں بھگانے کو اور اُن کے لئے ف۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا ف۱۰ تو
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
روشن انگارا اس کے پیچھے لگا ف۱۱ تو اُن سے پوچھو ف۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں
خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲
وغیرہ کی ف۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ف۱۴ بلکہ تمہیں اچنبھا آیا ف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ف۱۶
وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴ وَقَالُوْا اِنْ
اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶
تو نہیں مگر کھلا جادو کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ف۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ف۱۹ تو ایک ہی جھڑک
وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰
ہے ف۲۰ جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲

ف۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔
ف۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جا سکتے اور۔
ف۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے
ف۸ انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔
ف۹ آخرت میں۔
ف۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا۔
ف۱۱ کہ اُسے جلائے اور ایذا پہونچائے۔
ف۱۲ یعنی کفار مکہ سے۔
ف۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے۔
ف۱۴ یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادۂ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے۔
ف۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالۃ آیات و بیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں ف۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اُٹھنے سے ف۱۷ مثل شق قمر وغیرہ کے ف۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک انکے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لئے انہوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے ف۱۹ یعنی بعث ف۲۰ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے۔

ع ۱ ۲ ۵

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ

یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ہانکو ظالموں

ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ

اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴ اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو

إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ

راہ دوزخ کی طرف اور انہیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے

لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾

طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰

قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ

جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲

بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٣١﴾

بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہو گئی ہم پر ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴

فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو اس دن ف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک

مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا

ہیں ف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا

قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا

کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے تھے ف۳۷ اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا۔

ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائیگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس۔

ف۲۵ صراط کے پاس۔

ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔

ف۲۷ یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔

ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔

ف۳۰ یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور۔

ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیار خود اعراض کرتے تھے۔

ف۳۲ کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے۔

ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جن اور انسانوں سے بھروں گا لہذا۔ ف۳۴ اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی ف۳۵ یعنی روز قیامت ف۳۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے ف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔

آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۷﴾
ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے و۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی
إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ
و۳۹ بے شک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا
تَعْمَلُونَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
و۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں و۴۱ ان کے لئے وہ روزی ہے جو ہمارے
مَّعْلُومٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿۴۲﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۴۳﴾ عَلَىٰ
علم میں ہے میوے و۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر
سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ
ہونگے آمنے سامنے و۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا و۴۴ سفید رنگ و۴۵
لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿۴۷﴾ وَ
پینے والوں کے لئے لذت و۴۶ نہ اس میں خمار ہے و۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے و۴۸ اور ان کے پاس
عِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿۴۸﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿۴۹﴾
ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی و۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے و۵۰
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
تو ان میں و۵۱ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے و۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا
إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿۵۱﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿۵۲﴾ أَءِذَا مِتْنَا
ایک ہمنشین تھا و۵۳ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو و۵۴ کیا جب ہم مر کر
وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَءِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿۵۴﴾
مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی و۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے و۵۶

و۳۸ یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے۔
و۳۹ دین و توحید و نفی شرک میں۔
و۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔
و۴۱ ایمان اور اخلاص والے۔
و۴۲ اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ خوش بودار خوش منظر۔
و۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔
و۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔
و۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید۔
و۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اسکو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔
و۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔
و۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی
و۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحب حسن اور پیارا ہے۔
و۵۰ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔
و۵۱ یعنی اہل جنت میں سے۔
و۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے
و۵۳ دنیا میں جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر۔
و۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو۔
و۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائیگا یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے۔
و۵۶ کہ میرے اس ہمنشین کا جہنم میں کیا حال ہے۔

ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر ف۵۹ اور اپنے رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۵۵ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ۵۶

پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۵۸

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ۵۷ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ۵۸

اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۵۹ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

مگر ہماری پہلی موت ف۶۱ اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بے شک یہی بڑی کامیابی

الْعَظِیْمُ ۶۰ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۶۱ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا

ہے ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳

اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۶۲ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ۶۳ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بیشک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بیشک وہ ایک پیڑ ہے

تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۶۴ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۶۵

کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶ اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ف۶۷

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۶۶ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

پھر بیشک وہ اس میں سے کھائیں گے ف۶۸ پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بیشک اُن کے

عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ۶۷ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِالَى الْجَحِیْمِ ۶۸

لئے اس پر کھولتے پانی کی ملونی ہے ف۶۹ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف۷۰

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ۶۹ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ۷۰ وَلَقَدْ

بیشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں ف۷۱ اور

ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ۷۱ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۷۲

بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف۷۲ اور بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف۷۳

ف۶۰ تیرے ساتھ جہنم میں اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے۔

ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی۔

ف۶۲ فرشتے کہیں گے نہیں اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالٰی کی رحمت کے ساتھ تلذذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لئے ہے اور اس ذکر سے انھیں سرور حاصل ہوگا۔

ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف ماکل و مشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور۔

ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی مہمانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔

ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلاڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔

ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہونچتی ہیں۔

ف۶۷ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔

ف۶۸ شدت کی بھوک سے مجبور ہوکر۔

ف۶۹ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھر جائیں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائیگا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائیگا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے ملکر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔

ف۷۰ کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لئے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائیگا اسکے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے اس کے بعد ان کے مستحقِ عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۷۱ اور گمراہی میں انکا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ف۷۲ اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا ف۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔

ف۷۴ کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے ف۷۵ ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی ف۷۶ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی ف۷۷ کہ ہم نے انکی دعا قبول کی اور انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انھیں غرق کرکے ہلاک کردیا ف۷۸ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد انکے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوا آپکی اولاد اور انکی عورتوں کے انھیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ آپکے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادہ یافث کی اولاد سے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾
تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف۷۴ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۷۵
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ
اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف۷۶ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف۷۷ اور ہم نے اُسے اور اُسکے گھر والوں کو بڑی تکلیف
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
سے نجات دی اور ہم نے اُسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۸ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
تعریف باقی رکھی ف۷۹ نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں ف۸۰ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾
ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ف۸۱
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جبکہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لیکر ف۸۳
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ
جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا
اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي
اور خدا چاہتے ہو تو تمھارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں
النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى
کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر اُنکے خداؤں
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
کی طرف چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمھیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر

ع ۲ ۵۳ ۶

ف۷۹ یعنی انکے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور انکی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل باقی رکھا۔

ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں

ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو

ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور انھیں کے طریق و سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اسمیں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہم السلام

ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا۔

ف۸۴ بطریق توبیخ

ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمھیں بے عذاب چھوڑ دیگا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی منعم حقیقی مستحق عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔

ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصالات و انصرافات کو دیکھا کرتے ہیں ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب کیسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں اور متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی مسمیتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا ف۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے
ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمھارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے۔

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا
انھیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو
تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا
پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ۹۳ بولے اس کے لئے ایک عمارت چنو ۹۴
فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾
پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا ہم نے انہیں نیچا دکھایا ۹۵
وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ
اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ۹۶ اب وہ مجھے راہ دے گا ۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ
دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے
يٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ
میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ۹۹ کہا
يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ
تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ۱۰۰ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم
صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِی
روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا ۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی

۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا جب کافروں کو اس کی خبر پہونچی۔

۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو۔

۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے۔ اس بات پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور اس میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔

۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے۔

۹۶ اس دار الکفر سے ہجرت کرکے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے۔

۹۷ چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہونچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔

۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔

۹۹ یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔

۱۰۰ یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔

۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہونچا دی فرزند کو ذبح کے لئے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے۔

۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔

الْاٰخِرِيْنَ ۝١٠٨ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝١٠٩ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٠
تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١١ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص

الصّٰلِحِيْنَ ۝١١٢ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝١١٣ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝١١٤
اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۰۸

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝١١٥ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
اور انہیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱ تو وہی

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝١١٦ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝١١٧ وَهَدَيْنٰهُمَا
غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝١١٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١١٩ سَلٰمٌ عَلٰى
راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝١٢٠ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢١ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰ اور ہارون پر بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ دونوں

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٢٢ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٢٣ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بیشک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے اپنی قوم

اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٢٤ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ۝١٢٥ اللّٰهَ
سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

ف۱۰۳ ہماری طرف سے۔

ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔

ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔

ف۱۰۶ یعنی مؤمن۔

ف۱۰۷ یعنی کافر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے۔

ع ۳ ۳۹ ۷

ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی

ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل۔

ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔

ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل۔

ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔

ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔

ف۱۱۴ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

ف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے

ف۱۱۶ بعل انکے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی چار منھ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لئے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے۔

ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو ف۱۱۸ جہنم میں ف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
رب جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے ف۱۱۸

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾
مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ
سلام ہو الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جبکہ

نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ
ہم نے اُسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّیْلِ
کو ہم نے ہلاک فرمادیا ف۱۲۱ اور بیشک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ع وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى
تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور بے شک یونس پیغمبروں سے ہے جبکہ بھری

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ
کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اُسے مچھلی نے

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ
نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۲۶ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے

فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾
پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸ پھر ہم نے اُسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰

ع ۴ / ۲۵ / ۸

النصف

ف۱۲۰ عذاب کے اندر۔

ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔

ف۱۲۲ اے اہلِ مکہ۔

ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم اُن کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔

ف۱۲۴ کہ اُن سے عبرت حاصل کرو۔

ف۱۲۵ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ اُن سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔

ف۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا۔

ف۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والا۔

ف۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔

ف۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ف۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو کا پیڑ اُگایا ف۱۳۲ اور ہم نے اُسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا
اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ
بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے
الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ
لئے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور اُن کے بیٹے ف۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے
شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ
ف۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ
بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم
تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاْتُوْا
لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لئے کوئی کھلی سند ہے تو اپنی
بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَ جَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ
کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲
وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾
اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَاۤ اَنْتُمْ
مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶ تم اس کے خلاف
عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ
کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اُسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا

ف۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ف۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دیکر آپ کو صبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

ف۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینوٰی کے۔

ف۱۳۴ آثار عذاب دیکھکر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے)۔

ف۱۳۵ یعنی اُن کی آخر عمر تک اُنھیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفار مکہ سے انکار بعث کی وجہ دریافت کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۳۶ جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔

ف۱۳۷ یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

ف۱۳۸ دیکھ رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

ف۱۳۹ فاسد و باطل۔

ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک و منزہ ہے۔

ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو۔

ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنم میں عذاب کے لئے ف۱۴۵ ایماندار اللہ تعالےٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بیشک ہم پَر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اسکی تسبیح کرنے والے ہیں

وَ اِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور بے شک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ف۱۵۱

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اسکے منکر ہوئے تو عنقریب جان لیں گے ف۱۵۳

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے کہ بے شک انہیں کی مدد ہوگی

وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ

اور بے شک ہمارا ہی لشکر ف۱۵۴ غالب آئیگا تو ایک وقت تم اُن سے منھ پھیر لو ف۱۵۵ اور انہیں دیکھتے رہو

فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ف۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں پھر جب اتریگا انکے آنگن میں تو ڈرائے

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ

گیوں کی کیا ہی بُری صبح ہوگی اور ایک وقت تک اُن سے منھ پھیر لو اور انتظار کرو

فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے ف۱۵۷

وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور سلام ہے پیغمبروں پر ف۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّیَّةٌ هِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَمَانٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّ خَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ص مکیہ ہے اس میں اٹھاسی اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

ع ۵ ۹

ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔

ف۱۵۰ یعنی کفّارِ مکّہ کفّار و مشرکین سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔

ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی۔

ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔

ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

ف۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔

ف۱۵۵ جب تک کہ تمہیں اُن کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔

ف۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفّار نے براہِ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۷ جو کفّار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکامِ شرع پہونچائے انسانی مراتب میں سب سے اعلٰی مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور انکی اقتدا لازم ہے۔

ف۱ سورہ صٓ اسکا نام سورۂ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سرسٹھ حرف ہیں ف۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے۔
ف۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اسلئے حق کا اعتراف نہیں کرتے ف۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کردیں اسی استکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث۔
ف۵ یعنی نزولِ عذاب کے وقت انھوں نے فریاد کی ف۶ کہ خلاص پاسکتے اس وقت کی فریاد بیکار تھی کفار مکہ نے انکے حال سے عبرت حاصل نہ کی ف۷ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ف۸ شانِ نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربرآوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انھیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اسلئے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کردو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ انکی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہونگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہوجاؤ ابوجہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کرسکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انھوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کردیا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہوسکتا ہے
ف۹ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں کہتے
ف۱۰ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔
ف۱۱ اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود تھے اُن میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر اترا۔
ف۱۲ کہ اسکے لانیوالے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝۲

اس نامور قرآن کی قسم ف۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں ف۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۴ تو اب وہ پکاریں ف۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ف۶ اور

عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴

انھیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ

کیا اُس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کردیا ف۸ بے شک یہ عجیب بات ہے اور اُن میں کے

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶

سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ۚۖ ءَاُنْزِلَ

یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا اُن پر

عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا

قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی

یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝۹

میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ہے ف۱۵

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝۱۰

کیا اُنکے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

یہ ایک ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

ف۱۳ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ف۱۴ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپکو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکی مالکیت کو نہیں جانتے ف۱۵ حسب مقتضائے حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اسمیں دخل دینے اور چون و چرا کی کیا مجال ف۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انھیں اسکا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے
ف۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کردئیے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انھیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کیلئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور انکی قوموں کا ذکر فرمایا۔

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ

اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے ف۱۹

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَ ع ۱۴ ۱۰

یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور

مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوْا

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے

رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دیدے حساب کے دن سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ف۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

پہاڑ مسخر فرمادیے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷ اور پرندے جمع کیے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹

شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے حکمت ف۳۱ اور قول فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں کی

نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے

قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

عرض کی ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجیے اور

وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ

خلاف حق نہ کیجیے ف۳۶ اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بیشک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے پاس ننانوے

ف۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اسکو پٹوا تا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا ف۱۹ جو شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے تھے ف۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین کہ انہیں گروہوں میں سے ہیں ف۲۱ یعنی ان گزری ہوئی اُمتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اُترے گا ف۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے

ف۲۵ اپنے رب کی طرف

ف۲۶ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔

ف۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے ساتھ لیجاتے (مدارک)۔

ف۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپکے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپکے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے

ف۲۹ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔

ف۳۰ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔

ف۳۱ یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (جمل)

ف۳۲ قول فیصل سے علم قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے۔

ف۳۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۴ یہ آنے والے بقول مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کیلئے آئے تھے

ف۳۵ انکا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کیلئے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف انکی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جسکو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپکا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپکے لئے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دیدی آپکا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپکو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی
ڈُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں

الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا
مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۳۹ تو اپنے رب سے

خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ
معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اُسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اسکے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ
اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ف۴۱ تو لوگوں

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک

الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ
وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو

الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ
بھول بیٹھے ف۴۲ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ
گمان ہے ف۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم اُنھیں جو ایمان لائے

ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کرکے اس کی نسبت سائلانہ و مستفتیانہ و مستفیدانہ سوال کیا جائے اور انکی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ انکو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

ف۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجیے۔

ف۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ف۳۸ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سُن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کرکے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے۔

السجدة ۱۰

ف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لئے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا۔

ف۴۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے

ف۴۱ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم اُن میں نافذ فرمایا۔

ع ۱۲ ۲ ۱۱

ف۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر اُنھیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔

ف۴۳ اگرچہ وہ صراحتہً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جبکہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دیگا اور ان میں فرق نہ کریگا کفار اسی جہل میں گرفتار ہیں **شانِ نزول** کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ

اور اچھے کام کئے اُن جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر

كَالْفُجَّارِ ۝۲۸ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا

ٹھہرا دیں ف۴۴ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند

الْاَلْبَابِ ۝۲۹ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝۳۰ اِذْ

نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جب کہ اس پر پیش

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝۳۱ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ

کئے گئے تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝۳۲ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ

نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کیلئے ف۵۰ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝۳۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى

کہ انہیں میرے پاس واپس لاؤ تو اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اس کے تخت پر ایک بے جان

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝۳۴ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا

بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر رجوع لایا ف۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد

يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۳۵ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

کسی کو لائق نہ ہو ف۵۶ بے شک تو ہی ہے بڑی دین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝۳۶ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ

کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی ف۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار ف۵۸ اور

غَوَّاصٍ ۝۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ

غوطہ خور ف۵۹ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۱

ف۴۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۴۶ فرزند ارجمند۔

ف۴۷ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔

ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے۔

ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے۔

ف۵۰ یعنی میں اُن سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لئے محبت کرتا ہوں میری محبت اُن کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر)۔

ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہو گئے۔

ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر اُن کی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے ایسے اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے وللہ الحمد (تفسیر کبیر)۔

ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوّے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ نہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخلقت بچہ ف۵۵ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے انشاء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ف۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو ف۵۷ فرمانبردارانہ طریقہ ف۵۸ جو آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا ف۵۹ جو آپ کیلئے سمندر سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں ف۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لئے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے ف۶۱ جس پر چاہے

أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾

یا روک رکھو ف۶۲ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ

اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی ف۶۳

وَعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۶۵ اور

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

ہم نے اُسے اُسکے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیئے اپنی رحمت کرنے ف۶۶ اور عقلمندوں کی نصیحت کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے ف۶۷ اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اُسے صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

کیا اچھا بندہ ف۶۸ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾

قدرت اور علم والوں کو ف۶۹ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۷۰

وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور بیشک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع

وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ

اور ذوالکفل کو ف۷۱ اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک ف۷۲ پرہیزگاروں کا

مَآبٍ ﴿۴۹﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ

ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے اُن میں تکیہ لگائے ف۷۳

ع ۳ ۱۴ ۱۲

ف۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔

ف۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے)۔

ف۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا۔

ف۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں۔

ف۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے

ف۶۷ اپنی بی بی کو جس کو سو ضرب مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث۔

ف۶۸ یعنی ایوب علیہ السلام۔

ف۶۹ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔

ف۷۰ یعنی دارِ آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اس کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اُس کا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے اُن کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔

ف۷۱ یعنی اُنکے فضائل اور انکے صبر کو تاکہ انکی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔

ف۷۲ آخرت میں ف۷۳ مرصع تختوں پر۔

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾

اٹھاتیں ایک عمر کی ف۷۴ یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بیشک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا ف۷۵

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

ان کو تو یہ ہے ف۷۶ اور بیشک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی برا بچھونا ف۷۷

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ ؕ هٰذَا

ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷۸ اور اسی شکل کے اور جوڑے ف۷۹ ان سے کہا جائیگا

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ

یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ف۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو ان کو جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں آپس

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ

تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۸۱ تو کیا ہی برا ٹھکانا ف۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ

قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى

مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا عذاب بڑھا اور ف۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ ؕ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے ف۸۴ کیا ہم نے انہیں ہنسی بنا لیا ف۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف

الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ

ع ۴ ۲۴ ۱۴

سے پھر گئیں ف۸۶ بیشک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں ف۸۸

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

ف۷۴ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والے نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد ف۷۵ ہمیشہ باقی رہیگا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائیگی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔

ف۷۶ یعنی ایمان والوں کو۔

ف۷۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔

ف۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

ف۷۹ قسم قسم کے عذاب۔

ف۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔

ف۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔

ف۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔

ف۸۳ کفار کے عمائد اور سردار۔

ف۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔

ف۸۵ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور انکی ہنسی بنانا باطل تھا۔

ف۸۶ اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ہم انکی طرف سے آنکھیں پھیرتے تھے اور دنیا میں ہم انکے رتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے ف۸۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کفار سے ف۸۸ تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾

صاحب عزت بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ف۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو ف۹۰

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ

مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان

مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ

بناؤں گا ف۹۳ پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ف۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۹۵ تو تم اس کے لئے

سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ

سجدے میں گرنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ف۹۶ اس نے غرور

وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے سجدہ کرے جسے میں نے

بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي

اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ف۹۹ تو نے مجھے

مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾

آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا گیا ف۱۰۰

وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے مہلت دے

يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳

ف۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول مستند ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک لہ ہونا ف۹۰ کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے ف۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحتِ نبوت کی ایک دلیل ہے مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال وجواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اسکی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے ف۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حالت میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزوعلا وتبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی دانا ہے حضور نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دستِ رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لئے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اسکی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کے بعد دعا کیا کرو اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق ومغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاء الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اسکے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپکو عطا کر دی تا آنکہ آپ نے نعمت ومعرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہوگیا اور سینۂ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الٰہی جان لیا ف۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کرونگا ف۹۴ یعنی اسکی پیدائش تمام کر دوں ف۹۵ اور اسکو زندگی عطا کر دوں ف۹۶ سجدہ نہ کیا ف۹۷ یعنی علم الٰہی میں ف۹۸ یعنی اس قوم میں سے جنکا شیوہ ہی تکبر ہے ف۹۹ اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انھیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انھیں سجدہ کروں ف۱۰۰ اپنی سرکشی ونافرمانی وتکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کر دیا گیا اور اسکی نورانیت سلب کر دی گئی ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اور انکی ذریت اپنے فنا ہونیکے بعد جزا کیلئے اور اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں ف۱۰۳ یعنی نفخۂ اولیٰ تک جسکو خلق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم بھردونگا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵

اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾

جتنے تیری پیروی کرینگے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اسکی خبر جانو گے ف۱۰۶

٥ ع ٢٤ ١٤

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَمَانِیْ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ زمر مکیہ ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۲﴾ ط اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط

کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے ف۴

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَی

اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف۶ صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں

اللّٰهِ زُلْفٰی ط اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۬ ؕ اِنَّ

کہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان میں فیصلہ کردے گا اس بات کا جسمیں اختلاف کر رہے ہیں ف۷ بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا

اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے بچہ بناتا تو اپنی مخلوق

ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے۔
ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے۔
ف۱۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔

ف۱ سورۂ زمر مکیہ ہے سوا آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اور آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کے اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔
ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔
ف۳ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔
ف۵ معبود ٹھہرالئے مراد اس سے بت پرست ہیں۔
ف۶ یعنی بتوں کو۔
ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر۔
ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لئے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔

ف۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذاللہ) ف۱۰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شان اقدس کے لائق نہیں۔

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾

ہیں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اُسے ف۱۰ وہی ہے ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھہرائی میعاد کیلئے چلتا ہے ف۱۳

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے ف۱۶ آٹھ جوڑے اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری

فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں میں ف۱۹

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰ اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

ناشکری کرو تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اُسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾

کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادیگا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اُس کی کوئی اولاد۔

ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹے کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

ف۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔

ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے

ف۱۵ یعنی حضرت حوا کو۔

ف۱۶ یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ سے

ف۱۷ یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔

ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ۔

ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی۔

ف۲۰ اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔

ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔

ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے ف۲۷ اُسی سے فریاد کرتا ہے ف۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کردیتا ہے جس کے لئے اللہ سے فریاد کی تھی ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے ف۳۰ اے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کافر سے ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے ف۳۲ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لئے برابر والے ٹھہرانے لگتا ہے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸

ف۲۹ تاکہ اسکی راہ سے بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو دوزخیوں میں ہے

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ

رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائیگا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ

نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا

جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵ اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶

يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

صابروں ہی کو انکا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷ تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۱۱ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۲ قُلْ

کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہو کر اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ

اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں

فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادات دن کے نوافل سے افضل ہیں اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اسلئے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں میسر آتا ہے تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔

ف۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالیٰ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ وقال تعالیٰ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

ع ۱
۹
۱۵

ف۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے۔

ف۳۵ یعنی صحت و عافیت

ف۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہیئے کہ اس جگہ کو چھوڑدے اور وہاں سے ہجرت کرجائے شان نزول یہ آیت مہاجرین حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور انکے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اسکو چھوڑنا گوارا نہ کیا ف۳۷ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائیگا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت و بلا حاضر کیے جائیں گے نہ اُن کیلئے میزان قائم کی جائے نہ انکے لئے دفتر کھولے جائیں اُن پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہانتک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے اُنھیں دیکھکر آرزو کرینگے کہ کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور انکے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے ف۳۸ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۹ اور اہل طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عمل قلب ہے پھر طاعت یعنی اعمال جوارح کا چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں وہی انکے پہنچانے والے ہیں تو وہ انکے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اول ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیکر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اسکی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شان نزول کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات اور عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں انکے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

انھیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی

الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ

ہار ہے ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کیلئے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی

وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ

اور یہ ہیں جن کو عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ﴿١٩﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ

تو کیا تم ہدایت دیکر آگ کے مستحق کو بچا لو گے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لئے بالاخانے ہیں ان پر

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

بالاخانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿٢٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِی

خلاف نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین

ف۴۱ بہ طریق تہدید و توبیخ فرمایا۔

ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کرکے ہمیشہ کے لئے مستحق جہنم ہو گئے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے جو ایمان لانے پر انھیں ملتیں۔

ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔

ف۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔

ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

ف۴۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انھوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی فَبَشِّرْ عِبَادِ الآیہ۔

ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علم الٰہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔

ف۴۹ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

ف۵۰ یعنی جنت کے منازل رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔

وا۵ زرد سبز سرخ سفید قسم قسم کی گیہوں جَو اور طرح طرح کے غلّے و۵۲ سرسبز و شاداب ہونے کے بعد و۵۳ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں و۵۴ اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی و۵۵ یعنی یقین و ہدایت پر حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور (دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لئے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔

و۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔ فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہئے جنھوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

و۵۷ قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دلپذیر باوجود نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

میں چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی وا۵ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ و۵۲

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع اَفَمَنْ

پیلی پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس میں دھیان کی بات ہے عقلمندوں کو و۵۳ تو کیا وہ جس کا

۲ ع ۱۲ ۱۶

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ

سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا و۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے و۵۵ اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل

قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

ہے تو خرابی ہے انکی جنکے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں و۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اتاری سب سے

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

اچھی کتاب و۵۷ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے و۵۸ دوہرے بیان والی و۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

انکے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں و۶۰

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِیْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھانے

مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ

والا نہیں تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا و۶۱ نجات والے

لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کی طرح ہو جائے گا و۶۲ اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو و۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا و۶۴

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ

تو انہیں عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی و۶۵ اور اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی

الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا ربنما و۵۸ حسن و خوبی میں و۵۹ کہ اسمیں وعد کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں و۶۰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکرِ الٰہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں وا۶ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہو گا اس حال سے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا و۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو و۶۳ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو و۶۴ یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ و۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

و۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا و۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے و۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں و۶۹ ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا۔

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
میں رسوائی کا مزہ چکھایا و۶۶ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے و۶۷
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
اور بیشک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انہیں
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ
دھیان ہو و۶۸ عربی زبان کا قرآن و۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں و۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں و۷۱ اللہ ایک
اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ
مثال بیان فرماتا ہے و۷۲ ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ
کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے و۷۳ سب خوبیاں اللہ کو و۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے و۷۵ بیشک تمہیں
وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے و۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے و۷۷
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے و۷۸ اور حق کو جھٹلائے
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
و۷۹ جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے و۸۰ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی و۸۱ یہی
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
ڈر والے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا

ع ۳ ۱۰ ۱۷

و۷۰ یعنی تناقض و اختلاف سے پاک۔
و۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔
و۷۲ مشرک اور موحد کی۔
و۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجا لائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے رکھے ہیں۔
و۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
و۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔
و۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں
و۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جہد بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کریگا و۷۸ اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے و۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو و۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید الٰہی لائے و۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین۔

الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا
بھی صلہ ہے   تاکہ اللہ اُن سے اتار دے بُرے سے بُرا کام جو انھوں نے کیا
وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾
اور انھیں اُن کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے تھے
أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ
کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ف۸۳ اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اوروں سے
دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَنْ يَهْدِ
ف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں   اور جسے اللہ
اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾
ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں   کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے والا نہیں ف۸۵
وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ
اور اگر تم اُن سے پوچھو   آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے
اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ
ف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۸۷ اگر اللہ مجھے
اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ
کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ف۸۸ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے
هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
تو کیا وہ اس کی مہر کو روک رکھیں گے ف۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ف۹۰ بھروسے والے اس پر
الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ
بھروسہ کریں   تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ف۹۲

ف۸۲ یعنی اُن کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے ف۸۳ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور ایک قراءت میں عِبَادَہٗ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔

ف۸۴ یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی بُرائیاں بیان کرنے سے باز آیئے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہونچائیں گے ہلاک کردیں گے یا عقل کو فاسد کردیں گے۔

ف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔

ف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادر علیم حکیم کی ہستی کے تو مقر ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے

ف۸۷ یعنی بتوں کو یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں

ف۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی۔

ف۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہوگئی اور انکے سکوتی اقرار سے ثابت ہوگیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہونچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر انکی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۹۰ میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور جسکا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے ف۹۱ اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہوسکیں میری عداوت میں سب ہی کر گزرو ف۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رُسوا کریگا ف۹۳ اور کس پر اترتا ہے عذاب

عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

کہ رہ پڑے گا ف۹۴ بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ف۹۵

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ

تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ف۹۶ اور جو بہکا وہ اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۹۷

وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ

اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ف۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت

مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى

کے وقت اور جو نہ مریں اُنھیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا

عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ

اُسے روک رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بیشک

فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ف۱۰۲ کیا انھوں نے اللہ کے مقابل

اللّٰهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾

کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ

تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵ اُسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ

پھر تمھیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ف۱۰۶ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے

ع ۴ ۱۰ ۱

ف۹۳ چنانچہ روزِ بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

ف۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذاب جہنم ہے۔

ف۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں

ف۹۶ کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائیگا

ف۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔

ف۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔

ف۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔

ف۱۰۰ جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو۔

ف۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۰۳ یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں

ف۱۰۴ نہ شفاعت کے۔ اور کسی چیز کے

ف۱۰۵ اجو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔

ف۱۰۶ آخرت میں۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے

اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا

نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ

وہ اختلاف رکھتے تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

سب اور اس کے ساتھ اس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روز قیامت کے بڑے

الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

عذاب سے ف۱۱۱ اور انھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اور ان پر اپنی کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ف۱۱۳ اور ان پر آپڑا وہ جس کی ہنسی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

بناتے تھے ف۱۱۴ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے

نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے ف۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ

ف۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ف۱۱۷ ان سے اگلے بھی ایسے ہی کہہ چکے ف۱۱۸

ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگدل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر اُن کے چہروں پر ظاہر ہوجاتا ہے ف۱۰۸ یعنی بتوں کا ف۱۰۹ یعنی امر دین میں ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا۔

ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انھیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے۔

ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا اُنھیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

ف۱۱۳ جو انھوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالٰے کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔

ف۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہوگیا اور اس میں گھر گئے۔

ف۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔

ف۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالٰی کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔

ف۱۱۷ کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے۔

ف۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔

قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٥٠ فَاَصَابَهُمْ
تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ تو ان پر پڑ گئیں ان

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
کی کمائیوں کی بُرائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم عنقریب ان پر پڑیں گی ان کی کمائیوں کی

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝٥١ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰ کیا انھیں معلوم نہیں کہ

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥٢ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ع ۵ ۱۱ ۲
ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥٣ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ
بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اسکے حضور

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝٥٤ وَاتَّبِعُوْٓا
گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو اور اسکی پیروی کرو

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی ف۱۲۵ قبل اس کے کہ

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے

ف۱۱۹ یعنی جو بدیاں انہوں نے کیں تھیں ان کی سزائیں۔

ف۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔

ف۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر۔

ف۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے شانِ نزول مشرکین میں سے چند آدمی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۳ تائب ہو کر۔

ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ اطاعت بجا لاؤ۔

ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔

ف۱۲۷ کہ اس کی طاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی ف۱۲۸ اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔

ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔

يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ
کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی
السّٰخِرِيْنَ ۝۵۶ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ
بنایا کرتا تھا ف۱۲۸ یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں
الْمُتَّقِيْنَ ۝۵۷ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ
کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو
بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۹ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى
تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ ان کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں
مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ
نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ ف۱۳۴
لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے
وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۶۲ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳ ع
زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہونچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لئے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا نتیجہ ہے۔

ف۱۳۳ جو براہِ تکبر ایمان نہ لائے۔

ف۱۳۴ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔

ف۱۳۵ یعنی خزائن رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مقالید سماوات و ارض یہ ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا۔

ع ۶ ۱۱ ۳

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ

تم فرماؤ ف۱۳۶ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بیشک

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ

تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائیگا اور ضرور تو ہار میں رہیگا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

والوں سے ہو ف۱۳۸ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اسکا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اسکی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے ف۱۴۰ اور ان کے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٧ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے ف۱۴۱

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر وہ دوبارہ پھونکا

اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

جائیگا ف۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ف۱۴۴ اور زمین جگمگا اُٹھے گی ف۱۴۵ اپنے رب کے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّـبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ

نور سے ف۱۴۶ اور رکھی جائیگی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اسکی اُمت کے ان پر گواہ ہونگے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٩ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

ف۱۴۸ اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور

ف۱۳۶ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُن کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انھیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰی کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں ف۱۳۸ جو نعمتیں اللہ تعالٰی نے تجھ کو عطا فرمائیں اسکی اطاعت بجالا کر ان کی شکر گزاری کر ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمت الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے اس کے بعد اللہ تعالٰی کے عظمت و جلال کا بیان ہے ف۱۴۰ حدیث بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالٰی آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دست مبارک میں لے گا اور یہی فرمائیگا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

ف۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہونگے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالٰی نے انھیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفخہ سے بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انھیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا (جمل وغیرہ) ف۱۴۲ اس استثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نفخہ صعق سے تمام آسمان اور زمین والے مرجائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالٰی دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنٰی شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلْ اَحْیَآءٌ آیا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہونگے تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مستثنٰی حضرت موسٰی علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس نفخہ سے آپ بے ہوش نہ ہونگے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنٰی جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنٰی رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں (تفسیر کبیر و جمل) ف۱۴۳ یہ نفخہ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے ف۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہونگے کہ اب انھیں کیا معاملہ پیش آئیگا اور مومنین کی قبروں پر اللہ تعالٰی کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائینگی جیسا کہ اللہ تعالٰی نے وعدہ فرمایا ہے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ف۱۴۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالٰی روز قیامت کی محفل کے لئے پیدا فرمائیگا ف۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جسکو اللہ تعالٰی پیدا فرمائیگا اس سے زمین روشن ہو جائے گی (جمل) ف۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب حساب کیلئے اس سے مراد یا تو لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمالنامہ جو اسکے ساتھ میں ہوگا ف۱۴۸ جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔

ع ۷ / ۴

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ف۱۵۰

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
گروہ گروہ ف۱۵۱ یہاں تک کہ جب وہاں پہونچیں گے اسکے دروازے کھولے جائیں گے ف۱۵۲ اور اس کے

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
داروغہ اُن سے کہیں گے کیا تمھارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں ف۱۵۳ مگر عذاب کا قول

الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
کافروں پر ٹھیک اترا ف۱۵۴ فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا۔ اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
ف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہونچیں گے اور اسکے دروازے کھلے ہوئے ہونگے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا
ف۱۵۶ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى
جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا ف۱۵۷ اور تم

ف۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اسکو شاہد وکاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے (جمل)۔

ف۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح۔

ف۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ۔

ف۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے

ف۱۵۳ بیشک انبیا تشریف بھی لائے اور انھوں نے اللہ تعالےٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا۔

ف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی۔ اور حسب ارشاد الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔

ف۱۵۵ عزت واحترام اور لطف و کرم کے ساتھ۔

ف۱۵۶ ان کی عزت واحترام کے لئے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچکر ایک چشمہ میں غسل کریگا اس سے اس کا جسم پاک وصاف ہوجائیگا اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہوجائے گا پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔

ف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔

وه۱۵ کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا وه۱۵۹ اہل جنت جنت میں داخل ہو کر اداے شکر کے لئے حمد الٰہی عرض کریں گے

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا وه۱۵ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب وه۱۵۹

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مومن مکیہ ہے اور اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ

بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا و۲ سخت عذاب کرنے والا و۳ بڑے انعام والا و۴ اسکے سوا

اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ

کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے و۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر

كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

کافر و۶ تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے انکا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا و۷ ان سے پہلے نوح

نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ

کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں و۸ نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو

لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ

پکڑلیں و۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں و۱۰ تو میں نے انہیں پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

پھر کیسا ہوا میرا عذاب و۱۱ اور یوں ہی تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے

و۱ سورۂ مومن اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں۔

ع ۸ ۵ ۵

و۲ ایمان داروں کی۔

و۳ کافروں پر۔

و۴ عارفوں پر۔

و۵ بندوں کو آخرت میں۔

و۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے جھگڑے اور جدال سے مراد آیاتِ الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لئے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔

و۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لئے باعثِ تردد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں و۸ عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ و۹ اور انہیں قتل اور ہلاک کردیں و۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں و۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

كَفَرُوٓا أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۝٦ ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ
کہ وہ دوزخی ہیں ۔ وہ جو عرش اٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو
حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ
اسکے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے ف۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی
ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ
مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انھیں بخشدے
تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ
جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور انھیں
جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَ
بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور انکو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور
أَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۝٨ وَقِهِمُ
بی بیوں اور اولاد میں ف۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور انھیں گناہوں کی
ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ وَمَن تَقِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُۥ ۚ وَذَٰلِكَ
شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی
هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۝٩ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ ٱللَّهِ
بڑی کامیابی ہے بیشک جنھوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللہ کی
أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى ٱلْإِيمَٰنِ فَتَكْفُرُونَ ۝١٠
بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جبکہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے
قَالُوا۟ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا
کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار مردہ کیا اور دوبار زندہ کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مقر ہوئے

ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں ۔

ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انھیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں

ف۱۴ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے ۔

ف۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں اُن میں سے چار کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ ۔

ف۱۶ اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں ۔

ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے ۔

ع ۱ ۹

ف۱۸ یعنی دین اسلام پر ۔

ف۱۹ انھیں بھی داخل کر ۔

ف۲۰ روز قیامت جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں اُن پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے اُن سے کہیں گے ۔

ف۲۱ دنیا میں ۔

ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے اس موت کے بعد انھیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کیلئے زندہ کیا ۔

ف٢٣ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پا سکتے۔
ف٢٤ یعنی اس عذاب اور اس کے دوام و خلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔

فَهَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف٢٣ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم

كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ
کفر کرتے ف٢٤ اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف٢٥ تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے

الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ
کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف٢٦ اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف٢٧ اور نصیحت نہیں مانتا

اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ
ف٢٨ مگر جو رجوع لائے ف٢٩ تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر ف٣٠ پڑے بُرا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
مانیں کافر بلند درجے دینے والا ف٣١ عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے

عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬
اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف٣٢ کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف٣٣ جس دن وہ بالکل ظاہر

لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
ہو جائیں گے ف٣٤ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا نہ ہوگا ف٣٥ آج کس کی بادشاہی ہے ف٣٦ ایک اللہ سب پر

الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ
غالب کی ف٣٧ آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی ف٣٨ آج کسی پر زیادتی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ف٣٩

لَدَی الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ
جب دل گلوں کے پاس آ جائیں گے ف٤٠ غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا

ف٢٥ اور اس شرک کی تصدیق کرتے
ف٢٦ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔
ف٢٧ مینھ برسا کر۔
ف٢٨ اور ان نشانیوں سے پند پذیر نہیں ہوتا
ف٢٩ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔
ف٣٠ شرک سے کنارہ کش ہو کر۔
ف٣١ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں۔
ف٣٢ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔
ف٣٣ یعنی خلق خدا کو روز قیامت کا خوف دلائے جس دن اہل آسمان اور اہل زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔
ف٣٤ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے
ف٣٥ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
ف٣٦ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت جب تمام اولین و آخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا آج کس کی بادشاہی ہے تمام خلق جواب دے گی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ واحد قہار کی جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف٣٧ مومن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے ف٣٨ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا ف٣٩ اس سے روز قیامت مراد ہے ف٤٠ شدت خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جا سکیں۔

يُطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ
مانا جائے ف۴۱ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ ف۴۲ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ف۴۳ اور اللہ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ
سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن کو ف۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے
ع ۲ ۱۱ ۷ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
ف۴۵ بے شک اللہ ہی سنتا اور دیکھتا ہے ف۴۶ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا ف۴۷
كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
ان کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ف۴۸ اُن سے زائد تو اللہ نے انہیں
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ
انکے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ف۴۹ یہ اس لئے کہ ان کے پاس
تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ
ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا بیشک اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾
زبردست عذاب والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا
فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ف۵۱ پھر جب
جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وہ اُن پر ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے ان کے

ف۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے
ف۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا
ف۴۳ یعنی دلوں کے راز سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔
ف۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرک پوجیں۔
ف۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے۔
ف۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور تمام احوال کو۔
ف۴۷ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔
ف۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔
ف۴۹ کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں اُن سے زیادہ قوی و توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرت ناک طریقہ پر تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا۔
ف۵۰ معجزات دکھاتے۔
ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور بُرہانوں کو جادو بتایا۔
ف۵۲ یعنی نبی ہو کر پیام الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی۔

مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ

اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷ میں ڈرتا ہوں

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ

کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا زمین میں فساد چمکائے ف۵۹ اور موسیٰ نے

مُوْسٰۤى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ ع ۳ ۷ ۸

یقین نہیں لاتا ف۶۱ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا

اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو انکی غلط گوئی کا وبال

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہونچ جائیگا کچھ وہ جسکا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

اُسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں

فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ

غلبہ رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچا لے گا اگر ہم پر آئے

ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کئے مگر قضاء الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اُسے کون روک سکتا ہے ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جسکا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اسکو قتل کردیا تو عام لوگ شبہ میں پڑجائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اسکا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کردیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اسکو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیات الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپکے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں انکا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔

ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اسکا رب اسکو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔

ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑادے۔ ف۵۹ جدال و قتال کرکے۔

ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔

ف۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمہ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپکو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اس میں ہدایت ہے کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسہ کرے اور وہ اسکی مدد فرمائے کوئی اسکو ضرر نہیں پہونچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شان بندگی ہے اور تمہارے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی یہ سعادت نصیب ہو ف۶۲ جن سے انکا صدق ظاہر ہوگیا یعنی نبوت ثابت ہوگئی ف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہونگے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اسکے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہوجائینگے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہونچ ہی جائیگا کچھ پہونچنا اس لئے کہا کہ آپ کا وعدہ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا اس میں سے بالفعل عذاب دنیا ہی پیش آنا تھا ف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے ف۶۵ یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔

فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِیۡکُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَ مَاۤ اَہۡدِیۡکُمۡ اِلَّا سَبِیۡلَ
فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے ف٦٦ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی
الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡۤ اٰمَنَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ مِّثۡلَ
راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر ف٦٧ اگلے گروہوں کے دن کا سا
یَوۡمِ الۡاَحۡزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثۡلَ دَاۡبِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ
خوف ہے ف٦٨ جیسا دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد
مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰہُ یُرِیۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ
اوروں کا ف٦٩ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ف٧٠ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن
عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ یَوۡمَ تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِیۡنَ ۚ مَا لَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ
سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف٧١ جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے ف٧٢ اللہ سے ف٧٣ تمہیں کوئی
مِنۡ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدۡ جَآءَکُمۡ
بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسکا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بیشک اس سے
یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا زِلۡتُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَکُمۡ بِہٖ ؕ
پہلے ف٧٤ تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو تم انکے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے
حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ رَسُوۡلًا ؕ کَذٰلِکَ
یہاں تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا ف٧٥ اللہ یونہی
یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ ہُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ
گمراہ کرتا ہے اُسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے ف٧٦ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے
اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰىہُمۡ ؕ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ وَ عِنۡدَ
ہیں ف٧٧ بے کسی سند کے کہ انہیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک

ف٦٦ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا ف٦٧ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے ف٦٨ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

ف٦٩ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذاب الٰہی نے ہلاک کیا

ف٧٠ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔

ف٧١ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوگیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اُس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت اب دوام ہے موت نہیں اور اے اہل دوزخ اب دوام ہے موت نہیں۔

ف٧٢ موقف حساب سے دوزخ کی طرف۔

ف٧٣ یعنی اس کے عذاب سے۔

ف٧٤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔

ف٧٥ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لئے تم نے یہ منصوبہ بنا لیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا ف٧٦ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں ف٧٧ انہیں جھٹلا کر۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر و۷۸

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

اور فرعون بولا و۷۹ اے ہامان میرے لئے اونچا محل بنا شاید میں پہونچ جاؤں راستوں تک

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ

کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ

و۸۰ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام و۸۱ بھلا کر دکھایا گیا و۸۲ اور وہ راستے سے روکا گیا اور فرعون کا

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

داؤں و۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے و۸۴

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى

اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے و۸۵ جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان و۸۶

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَ

تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے و۸۷ اور

يٰقَوْمِ مَا لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ؕ

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف و۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف و۸۹

و۷۸ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

و۷۹ براہ جہل و فریب اپنے وزیر سے۔

و۸۰ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتلاتے ہیں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لئے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لئے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا)۔

و۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔

و۸۲ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔

ع ۱۰ ۹

و۸۳ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لئے اس نے اختیار کیا۔

و۸۴ یعنی تھوڑی مدت کے لئے ناپائدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔

و۸۵ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بد اعمال اور ان کے انجام بتائے۔

و۸۶ کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے۔

و۸۷ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

النصف

و۸۸ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی تلقین کر کے۔

و۸۹ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

تَدْعُونَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا
مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں
اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ
تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف۹۰
لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ
اُسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں نہ آخرت میں ف۹۱ اور یہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے ف۹۲ اور
الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ
یہ کہ حد سے گزرنے والے ف۹۳ ہی دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں
وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ
اُسے یاد کرو گے ف۹۴ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۹۵ تو اللہ نے
اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾
اُسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۹۶ اور فرعون والوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا ف۹۷
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں ف۹۸ اور جس دن قیامت قائم ہوگی
اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ
حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف۹۹ جب وہ آگ میں باہم
فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
جھگڑیں گے تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے ف۱۰۰
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لوگے۔ وہ تکبر والے بولے ف۱۰۱

ف۹۰ یعنی بت کی طرف ف۹۱ کیونکہ وہ جماد بےجان ہے ف۹۲ وہی ہمیں جزا دے گا ف۹۳ یعنی کافر ف۹۴ یعنی نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ بُرے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا۔

ف۹۵ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالٰی نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اُسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔

ف۹۶ اور اس نے حضرت موسٰی علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔

ف۹۷ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔

ف۹۸ اس میں جلائے جاتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت تک اُنکے ساتھ یہی معمول رہیگا مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال دیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالٰی تجھ کو اس کی طرف اُٹھائے۔

ف۹۹ ذکر فرمائیے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ ف۱۰۰ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے۔

إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ ٱلْعِبَادِ ۝٤٨ وَقَالَ ٱلَّذِينَ
ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو آگ میں ہیں
فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ
اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کردے
ٱلْعَذَابِ ۝٤٩ قَالُوٓا۟ أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ قَالُوا۟
ف۱۰۴ انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے
بَلَىٰ ۚ قَالُوا۟ فَٱدْعُوا۟ ۗ وَمَا دُعَٰٓؤُا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ۝٥٠ إِنَّا
کیوں نہیں ف۱۰۶ بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بیشک ضرور
لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ
ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے
ٱلْأَشْهَٰدُ ۝٥١ يَوْمَ لَا يَنفَعُ ٱلظَّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ ٱللَّعْنَةُ
ہوں گے ف۱۰۹ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور اُن کے لئے لعنت ہے
وَلَهُمْ سُوٓءُ ٱلدَّارِ ۝٥٢ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا
اور انکے لئے بُرا گھر ف۱۱۱ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور
بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ ۝٥٣ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ۝٥٤
بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب
فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
تم صبر کرو ف۱۱۴ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو ف۱۱۶ اور اپنے رب کی
رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ۝٥٥ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ
تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اسکی پاکی بولو ف۱۱۷ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے

ع ۵ / ۱۳ / 10

ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔

ف۱۰۳ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کردیا اور کافروں کو جہنم میں جو ہونا تھا ہوچکا۔

ف۱۰۴ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔

ف۱۰۵ کیا انھوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لئے جائے عذر باقی نہ رہی۔

ف۱۰۶ یعنی کافر انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔

ف۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔

ف۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجت قویہ دیکر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔

ف۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔

ف۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائیگا۔

ف۱۱۱ یعنی جہنم۔

ف۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔

ف۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔

ف۱۱۴ اپنی قوم کی ایذا پر۔

ف۱۱۵ وہ آپکی مدد فرمائیگا آپ کے دین کو غالب کریگا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کریگا۔ کلبی نے کہا کہ آیت صبر آیت قتال سے منسوخ ہوگئی۔

ف۱۱۶ یعنی اپنی امت کے (مدارک)۔

ف۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔

ف۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں ف۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انھوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی بایں خیال فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ
جو انھیں ملی ہو ف۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس ف۱۱۹ جسے نہ
بِبٰلِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ
ہو پہنچیں گے ف۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ف۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے بے شک
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ف۱۲۲ لیکن
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ وَالَّذِيْنَ
بہت لوگ نہیں جانتے ف۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ف۱۲۴ اور نہ وہ جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو
اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ
نہیں لاتے ف۱۲۶ اور تمھارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بیشک
ع ۶ ۱۰ ۱۱ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع
وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اللہ ہے جس نے تمھارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا ف۱۲۸
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی

ف۱۲۰ اور بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

ف۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کید سے۔

ف۱۲۲ یہ آیت منکرین بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔

ف۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکار بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔

ف۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔

ف۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔

ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے۔

ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمھیں ثواب دوں گا ف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
شکر نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اسکے سوا کسی کی
هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
کرتے ہیں ف۱۳۱ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ
ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ
یہ ہے اللہ تمہارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اسکے
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو نرے اسی کے بندے ہوکر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں پوجوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ
جبکہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی سے بنایا پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی

وقف لازم

ف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔
ف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے۔
ف۱۳۱ اور ان میں حق جویانہ نظر و تامل نہیں کرتے۔
ف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرارگاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی۔
ف۱۳۳ کہ اس کو مثل قبہ کے بلند فرمایا۔
ف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضا کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔
ف۱۳۵ نفیس ماکل و مشارب۔
ف۱۳۶ کہ اس کی فنا محال ہے۔
ف۱۳۷ شان نزول کفار نابکار نے براہِ جہالت و گمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۱۳۸ عقل و وحی کی توحید پر دلالت کرنے والی۔
ف۱۳۹ یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو
ف۱۴۰ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔
ف۱۴۱ یعنی قطرۂ منی سے۔

وف۱۴۲ اور تمہاری قوت کامل ہو وف۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی یہ اس لئے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ وف۱۴۴ زندگانی کے وقت محدود تک
وف۱۴۵ دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ۔

أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ
جوانی کو پہنچو وف۱۴۲ پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھا لیا جاتا ہے وف۱۴۳

وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي
اور اس لئے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو وف۱۴۴ اور اس لئے کہ سمجھو وف۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا ہے

وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ
اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے وف۱۴۶ کیا

تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ
تم نے انھیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں وف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں وف۱۴۸ وہ

كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾
جنھوں نے جھٹلائی کتاب وف۱۴۹ اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا وف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے وف۱۵۱

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ
جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں وف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ
پھر آگ میں دہکائے جائیں گے وف۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بناتے

تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
تھے وف۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے وف۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی

مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ
نہ تھے وف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ وف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا
جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے وف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے۔ جاؤ

وف۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شئے موجود ہوئی نہ کوئی کلفت ہے نہ مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے۔
وف۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔
وف۱۴۸ ایمان اور دین حق سے
وف۱۴۹ یعنی کفار جنھوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔
وف۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائد حقہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الٰہی اور بعث بعد موت کے۔
وف۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔
وف۱۵۲ اور ان زنجیروں سے۔
وف۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی انھیں گھیرے ہوگی اور اُن کے اندر بھی بھری ہوگی (اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔
وف۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔
وف۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔
وف۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے پھر بت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو بعض مفسرین نے فرمایا کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنھیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے وف۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو وف۱۵۸ یعنی شرک و بت پرستی و انکار بعث پر۔

ع ۸ / ۱۲ ۱۳
مع

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا ف۱۵۹

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا انھیں

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہر حال انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بیشک ہم نے تم سے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال

لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

نہ بیان فرمایا ف۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

بے حکم خدا کے پھر جب اللہ کا حکم آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا ع ۸ ۱۰ ۱۳

والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو

مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا

اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لئے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں ف۱۶۸ اور اسلئے کہ تم ان کی

حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ط

پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو ف۱۶۹ اور ان پر ف۱۷۰ اور کشتیوں پر ف۱۷۱ سوار ہوتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۱۷۲ تو اللہ کی کونسی نشانی کا انکار کروگے ف۱۷۳ کیا انھوں نے

ف۱۵۹ جنھوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا ف۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ف۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ف۱۶۲ انواع عذاب سے مثل بدر میں مارے جانے کے جیساکہ یہ واقع ہوا۔

ف۱۶۳ اور عذاب شدید میں گرفتار ہونا۔

ف۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔

ف۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحتہً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مجادلہ کیا اور انھیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہونچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انھوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔

ف۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت۔

ف۱۶۷ رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔

ف۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو۔

ف۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو ف۱۷۰ خشکی کے سفروں میں ف۱۷۱ دریائی سفروں میں ف۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں ف۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا
كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ
وہ ان سے بہت تھے ف۱۷۴ اور ان کی قوت ف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ف۱۷۶
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
تو ان کے کیا کام آیا جو انھوں نے کمایا ف۱۷۷ تو جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لائے
فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا ف۱۷۸ اور انھیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی
يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَ
بناتے تھے ف۱۷۹ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو
كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ
اس کے شریک کرتے تھے ان سے منکر ہوئے ف۱۸۰ تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا
لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَ
عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا ف۱۸۱ اور
ع ۹ ۷ ۱۴
خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾
وہاں کافر گھاٹے میں رہے ف۱۸۲

سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ حٰم سجدہ مکیہ ہے اور اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ
یہ اتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

ف۱۷۴ تعداد ان کی کثیر تھی۔
ف۱۷۵ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔
ف۱۷۶ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔
ف۱۷۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انھیں معلوم ہوجاتا کہ منکرین متمردین کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور ان کی تعداد ان کے زور ان کے مال کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکے۔
ف۱۷۸ اور انھوں نے علم انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہیں پسند کرتے رہے۔
ف۱۷۹ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔
ف۱۸۰ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے اُن سے بیزار ہوئے۔
ف۱۸۱ یہی ہے کہ نزول عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔
ف۱۸۲ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ فصلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ رکوع چون آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں۔

ف۲ احکام و امثال و مواعظ و وعد و وعید وغیرہ کے بیان میں ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا ف۵ توجہ سے قبول کا سننا ف۶ مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم اسکو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید وایمان کو ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے انکی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو ف۹ یعنی دینی مخالفت تو تم آپ کی بات ماننے والے نہیں ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر قائم رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کرینگے ف۱۱ اکرم الخلق سید عالم

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

مفصل فرمائی گئیں ف۲ عربی قرآن عقل والوں کے لئے خوشخبری دیتا ف۳ اور ڈر سناتا ف۴ تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا

فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

تو وہ سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جسکی طرف تم ہمیں بلاتے ہو

وَفِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

ف۷ اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا

عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۝۶

ہی معبود ہے تو اسکے حضور سیدھے رہو ف۱۳ اور اس سے معافی مانگو ف۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو

الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۵ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ف۱۶ بیشک

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ ع قُلْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے ف۱۷ تم فرماؤ

اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ف۱۸ اور اس کے

لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹ ج وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ

ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ف۲۰ اور اسمیں ف۲۱ اسکے اوپر سے لنگر ڈالے ف۲۲

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً

اور اسمیں برکت رکھی ف۲۳ اور اس میں اسکے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ف۲۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لئے کہ

ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہونچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ انکی بات سننے میں آئے نہ ہم انکے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے انکے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اسلئے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ

ع ۱ ۸ ۱۵

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظ ظاہر اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اسکی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپکی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں ف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اسکی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو ف۱۴ اپنے فساد عقیدہ و عمل کی ف۱۵ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا بُرا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اسکے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اسکے معنی یہ لئے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ف۱۶ کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں ف۱۷ جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انھیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی

اسکے لیے لکھا جاتا ہے ف۱۸ اسکی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا ف۱۹ یعنی شریک ف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب
اسکی مملوک و مخلوق ہیں اسکے بعد پھر اسکی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۲۱ یعنی زمین میں ف۲۲ پہاڑوں کے ف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کرکے ف۲۴ یعنی
دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب ف۲۵ یعنی بخار بلند ہونے والا ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات
و امر و نہی کے ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے ف۳۰ شیاطین مسترقہ سے ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کریں

لِلسَّآئِلِيْنَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ
ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۵ تو اس سے اور زمین
لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝١١ فَقَضٰىهُنَّ
سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے تو انہیں پورے
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا
سات آسمان کردیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲۷ اور ہم نے
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کیلئے ف۳۰ یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا
الْعَلِيْمِ ۝١٢ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝١٣ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
اور ثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳ کہ اللہ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا ف۳۵
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝١٤ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ
تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
ناحق تکبر کیا ف۳۷ اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس
الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝١٥
نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

ف۳۲ یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا۔
ف۳۳ یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور انکی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے
ف۳۴ انکی قوم کے کافر انکے جواب میں کہ۔
ف۳۵ بجائے تمہارے تم تو ہماری مثل آدمی ہو
ف۳۶ یہ خطاب انکا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی امام بغوی نے باسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جس میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کرنے کیلئے بھیجا جائے چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب آپ بہتر ہیں یا عبداللہ آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپکو بادشاہ مان لیں آپکے پھریرے اڑائیں عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کردیں جو آپکی نسلوں سے بھی بچ رہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے جب عتبہ اپنی تقریر کرکے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰمٓ سجدہ پڑھی جب آپ آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ پر پہونچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ
حضور کے دہان مبارک پر رکھدیا اور آپکو رشتہ و قرابت کے واسطہ سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اسکے مکان پر پہونچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کرکے کہا کہ خدا کی قسم محمد
(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا پڑھی تو میں نے ان کے
دہان مبارک پر ہاتھ رکھدیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہوجاتا ہے انکی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل ہونے لگے
ف۳۷ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ

توہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انھیں

عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی

رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بیشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی

وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی

رسوائی ہے اور انکی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود انھیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر

عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا

اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ف۴۱ سزا اُن کے کئے

یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ یَوْمَ یُحْشَرُ ع ۲ ۱۰ ۱۶

کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچالیا جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵ اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو انکے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ

عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب ان پر انکے کئے کی گواہی دینگے ف۴۸

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَاؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ

اور تم ف۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور

ف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔
ف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔
ف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا۔
ف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔
ف۴۲ یعنی اُن کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی۔
ف۴۳ صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے۔
ف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔
ف۴۵ شرک اور اعمال خبیثہ سے۔
ف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے
ف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔
ف۴۸ اعضاء بحکم الٰہی بول اُٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتادیں گے۔
ف۴۹ گناہ کرتے وقت۔

اَبۡصَارُكُمۡ وَلَا جُلُوۡدُكُمۡ وَلٰكِنۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعۡلَمُ
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت

كَثِيۡرًا مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمۡ ظَنُّكُمُ الَّذِىۡ ظَنَنۡتُمۡ
سے کام نہیں جانتا ف۵۱ اور یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا

بِرَبِّكُمۡ اَرۡدٰٮكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنۡ يَّصۡبِرُوۡا فَالنَّارُ
اور اس نے تمہیں ہلاک کردیا ف۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں پھر اگر وہ صبر کریں ف۵۳ تو آگ انکا

مَثۡوًى لَّهُمۡ‌ۚ وَاِنۡ يَّسۡتَعۡتِبُوۡا فَمَا هُمۡ مِّنَ الۡمُعۡتَبِيۡنَ ﴿٢٤﴾ وَ
ٹھکانا ہے ف۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا منانا نہ مانے ف۵۵ اور

قَيَّضۡنَا لَهُمۡ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوۡا لَهُمۡ مَّا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ
ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کیے ف۵۶ اُنھوں نے انھیں بھلا کردیا جو اُن کے آگے ہے ف۵۷ اور جو

وَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ
انکے پیچھے ف۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ف۵۹ ان گروہوں کے ساتھ جو اُن سے پہلے گزر چکے

الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ‌ۚ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
جن اور آدمیوں کے بیشک وہ زیاں کار تھے۔ اور کافر بولے ف۶۰

لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ﴿٢٦﴾
یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غل کرو ف۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ ف۶۲

فَلَنُذِيۡقَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ
تو بے شک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم

اَسۡوَاَ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ
ان کے بُرے سے بُرے کام کا انھیں بدلہ دیں گے ف۶۳ یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ

ف۵۰ تمہیں تو اسکا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث وجزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔

ف۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالٰی ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا معاذ اللہ۔

ف۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔

ف۵۳ عذاب پر۔

ف۵۴ یہ صبر بھی کارآمد نہیں۔

ف۵۵ یعنی حق تعالٰی ان سے راضی نہ ہوچکا ہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔

ف۵۶ شیاطین میں سے۔

ف۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع۔

ع ۳ ۱۷

ف۵۸ یعنی امر آخرت یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے۔

ف۵۹ عذاب کی۔

ف۶۰ یعنی مشرکین قریش۔

ف۶۱ اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پریشان ہوں ف۶۲ اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قراءت موقوف کردیں ف۶۳ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔

النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا
آگ اس میں انھیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار
يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ
کرتے تھے اور کافر بولے ف۶۴ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ
اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُونَا
دونوں جن اور آدمی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا ف۶۵ کہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں ف۶۶ کہ
مِنَ الْاَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں ف۶۷ بیشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف۶۸
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا
ان پر فرشتے اترتے ہیں ف۶۹ کہ نہ ڈرو ف۷۰ اور نہ غم کرو ف۷۱ اور خوش ہو
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي
اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ف۷۲ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ
میں ف۷۳ اور آخرت میں ف۷۴ اور تمہارے لئے ہے اس میں ف۷۵ جو تمہارا جی چاہے اور
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾ وَ
تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس سے
مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف۷۶ اور نیکی کرے ف۷۷ اور کہے
اِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ
میں مسلمان ہوں ف۷۸ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سننے والے

ع ۴ / ۱۸

ف۶۴ جہنم میں ف۶۵ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔
ف۶۶ آگ میں۔
ف۶۷ درکِ اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔
ف۶۸ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا لائے اور معاصی سے بچے۔
ف۶۹ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اُٹھنے کے وقت۔
ف۷۰ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔
ف۷۱ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔
ف۷۲ اور فرشتے کہیں گے۔
ف۷۳ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔
ف۷۴ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے
ف۷۵ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذت ف۷۶ اس کی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی ف۷۷ شان نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کریں مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کیلئے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں ف۷۸ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کا دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ

برائی کو بھلائی سے ٹال ف۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا

كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۳۴ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ

ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست ف۸۰ اور یہ دولت ف۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور

مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۳۵ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۳۶

کونچا پہنچے ف۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ف۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے .

وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ف۸۴ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سورج کو اور نہ چاند کو ف۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ف۸۶ اگر

كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۸۷ تو وہ جو تمہارے

رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ۳۸

رب کے پاس ہیں ف۸۸ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ف۸۹ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ف۹۰

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ

تر و تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مُردے جلائے گا بے شک وہ

ف۷۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر.

ف۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدتِ عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جاں نثار ہوگئے.

ف۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت.

ف۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر اُبھارے اور اس خصلتِ نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے.

ف۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا.

ف۸۴ جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں.

ف۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکمِ خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا.

ف۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے.

ف۸۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے.

ف۸۸ ملائکہ ف۸۹ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں.

ف۹۰ بارش نازل کی.

ف۹۱ اور تاویل آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں ف۹۲ ہم انہیں اسکی سزا دینگے ف۹۳ یعنی کافر ملحد ف۹۴ مومن صادق العقیدہ بیشک وہی بہتر ہے

على كل شيء قدير ۝۳۹ ان الذين يلحدون في ءايتنا
سب کچھ کر سکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ف۹۱ ہم
لا يخفون علينا ط افمن يلقى في النار خير ام من ياتي امنا
سے چھپے نہیں ف۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۹۳ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے
يوم القيمة ط اعملوا ما شئتم لا انه بما تعملون بصير ۝۴۰
آئے گا ف۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے
ان الذين كفروا بالذكر لما جاءهم ج وانه لكتب عزيز ۝۴۱ لا
بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے ف۹۵ جب وہ انکے پاس آیا انکی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھو اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے
لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه ط تنزيل
ف۹۶ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ف۹۷ اتارا ہوا ہے
من حكيم حميد ۝۴۲ ما يقال لك الا ما قد قيل للرسل
حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا جائے گا ف۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں
من قبلك ط ان ربك لذو مغفرة وذو عقاب اليم ۝۴۳ ولو
کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش والا ف۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے ف۱۰۰ اور اگر ہم
جعلنه قرءانا اعجميا لقالوا لولا فصلت ءايته ط ءاعجمي
اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۱۰۱ تو ضرور کہتے کہ اسکی آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور
وعربي ط قل هو للذين امنوا هدى وشفاء ط والذين
نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان
لا يؤمنون في اذانهم وقر وهو عليهم عمى ط اولئك
نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷ گویا وہ

ف۹۵ یعنی قرآن کریم سے اور انھوں نے اس میں طعن کئے۔

ف۹۶ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے

ف۹۷ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔

ف۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف۹۹ اپنے انبیاء کے لئے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لئے۔

ف۱۰۰ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے۔

ف۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا۔

ف۱۰۲ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔

ف۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بد را بہانہ بسیار۔ ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں۔

ف۱۰۴ قرآن شریف۔

ف۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھکر دم کرنا دفع مرض کے لئے مؤثر ہے۔

ف۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ف۱۰۷ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

ف۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہونچ گئے ہیں جیسا کسی کو دُور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے ف۱۰۹ یعنی توریت مقدس۔

ف۱۱۰ بعضوں نے اسکو مانا اور بعضوں نے نہ مانا بعضوں نے اسکی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔

ف۱۱۱ یعنی حساب وجزا کو روز قیامت تک مؤخر نہ فرمادیا ہوتا۔

ف۱۱۲ اور دنیا ہی میں انھیں اس کی سزا دے دی جاتی۔

ف۱۱۳ یعنی کتاب الٰہی کی تکذیب کرنے والے

ف۱۱۴ تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔

ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص وغیر ناقص اور اچھے اور بُرے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہئے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر وبیشتر غلط ہوجایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن)

ف۱۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائیگا کہ

ع ۵ ۱۲ ۱۹

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

تو اسمیں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی ان کا

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

فیصلہ ہوجاتا ف۱۱۲ اور بیشک وہ ف۱۱۳ ضرور اسکی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اپنے بھلے کو اور جو بُرائی کرے تو اپنے بُرے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انھیں ندا فرمائیگا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے شریک

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

ف۱۱۷ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا اُن سے جسے پہلے پوجتے تھے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

ف۱۱۹ اور سمجھ لئے کہ انھیں کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ف۱۲۰ آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا

الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

ف۱۲۱ اور کوئی بُرائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور اگر ہم اُسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴

مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنھیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مؤمن موحد ہیں یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت ف۱۲۰ عذاب الٰہی سے بچنے اور ف۱۲۱ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی وبلا و معاش کی تنگی ف۱۲۳ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہوجاتا ہے یہ اور اسکے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرماکر ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اسکا مستحق ہوں۔

وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اسکے پاس بھی خوبی ہی ہو ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادینگے
كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
کافروں کو جو انھوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف۱۲۹ اور جب ہم آدمی
عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ
پر احسان کرتے ہیں تو منھ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے ف۱۳۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہو ف۱۳۲
عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ
تو چوڑی دعا والا ہے ف۱۳۳ تم فرماؤ ف۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف۱۳۵ پھر تم اسکے منکر ہوئے تو
اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ
اس سے بڑھکر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ف۱۳۶ ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف۱۳۷
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اور خود ان کے آپے میں ف۱۳۸ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بیشک وہ حق ہے ف۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر
اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ
گواہ ہونا کافی نہیں سنو انھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک
رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾ ع ۱۰
ہے ف۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۱۴۱

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ شوریٰ مکی ہے اور اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ
یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ف۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ف۳

ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لئے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے ف۱۲۸ یعنی ان کے اعمال قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اُس سے انھیں آگاہ کردیں گے۔
ف۱۲۹ یعنی نہایت سخت
ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔
ف۱۳۱ یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔
ف۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے
ف۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔
ف۱۳۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے۔
ف۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں۔
ف۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے۔
ف۱۳۷ آسمان و زمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی اُمتوں کی اُجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنیوالوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے نیاز مندوں کو عنقریب عطا فرمانیوالا ہے ف۱۳۸ انکی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بیشمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب مقہور کرکے خود انکے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرادیا یا یہ معنی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح فرماکر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کردینگے ف۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہوجائے ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں ف۱۴۱ کوئی چیز اسکے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اسکے معلومات غیر متناہی ہیں —— ف۱ سورۂ شوریٰ جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اسکی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جنمیں کی پہلی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچسو اٹھاسی حرف ہیں ف۲ غیبی خبریں (خازن) ف۳ انبیاء علیہم السلام سے وحی فرماچکا۔

اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ
اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہوجائیں ف۴ اور فرشتے اپنے
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ
رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیئے معافی مانگتے ہیں ف۵ سن لو
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللّٰهُ
بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنھوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶ وہ
حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا
اللہ کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف
إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اسکے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ
کے دن سے جسمیں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور اللہ
شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي
چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے
رَحْمَتِهِ ۚ وَالظّٰلِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٨﴾ أَمِ اتَّخَذُوا
ف۱۱ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ف۱۲ کیا اللہ کے
مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى
سوا اور والی ٹھہرا لئے ہیں ف۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جلائیگا اور وہ

ف۴ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوِ شان سے۔

ف۵ یعنی ایمان داروں کے لئے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ اُن کے لئے استغفار کریں یہ ہوسکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انھیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔

ف۶ یعنی بت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔

ف۷ ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انھیں بدلہ دے گا۔

ف۸ تم سے اُن کے افعال کا مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۹ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔

ف۱۰ یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔

ف۱۱ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

ف۱۲ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

ف۱۳ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے۔

ف۱۴ تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے ف۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ ف۱۶ روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم اُن سے کہو ف۱۷ ہر امر میں

ف۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑨ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى ع ۹ ۲

سب کچھ کرسکتا ہے ف۱۴ تم جس بات میں ف۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ف۱۶

اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ⑩ فَاطِرُ

یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا اور میں اسکی طرف رجوع لاتا ہوں ف۱۷ آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ

اور زمین کا بنانے والا تمہارے لئے تمہیں میں سے ف۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ

الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ

چوپائے اس سے ف۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑪ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ

سنتا دیکھتا ہے اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ف۲۰ روزی

الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ

وسیع کرتا ہے جسکے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ف۲۱ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لئے

مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا

دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ف۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ف۲۳ اور

وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ

جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ف۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو ف۲۵ اور

لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي

اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جسکی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے

إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ⑬ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا

قرب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے ف۲۹ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

ف۱۹ یعنی اس تزویج سے (خازن)

ف۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینھ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔

ف۲۱ جس کے لئے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے دست قدرت میں ہیں۔

ف۲۲ نوح علیہ السلام صاحب شرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔

ف۲۳ اے سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ف۲۴ معنٰی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لئے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے۔

ف۲۵ مراد دین سے اسلام ہے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی کی توحید اور اس کی طاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی اُمتوں کے لئے یکساں لازم ہیں۔

ف۲۶ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں اُمتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ف۲۷ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا ف۲۸ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔

ف۲۹ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا

گزر نہ چکی ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ف۳۴ اور بیشک وہ جو ان کے بعد

الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

کتاب کے وارث ہوئے ف۳۵ وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶ تو اسی لئے بلاؤ ف۳۷

وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ

اور ثابت قدم رہو ف۳۸ جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ

کوئی کتاب اللہ نے اتاری ف۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اور اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

دعوت قبول کرچکے ہیں ف۴۵ ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب

وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ

ہے ف۴۶ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ف۴۷ اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ف۵۰ اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ

ف۳۰ یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہوگیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔

ف۳۱ اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں۔

ف۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی۔

ف۳۳ یعنی روز قیامت تک۔

ف۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرماکر۔

ف۳۵ یعنی یہود و نصاریٰ۔

ف۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔

ف۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔

ف۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔

ف۳۹ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔

ف۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔

ف۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔

ف۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہوچکا (وھٰذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)

ف۴۴ روز قیامت۔

ف۴۵ مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لئے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں ف۴۶ بسبب ان کے کفر کے ف۴۷ آخرت میں ف۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے ف۴۹ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے ف۵۰ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۵۱ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لئے بطریق تمسخر جلدی مچاتے ہیں ف۵۲ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۵۱ اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾

بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بیشک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۵۲ جسے چاہے روزی دیتا ہے ف۵۳ اور وہی قوت و عزت والا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ

جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۵۴ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں ف۵۵ اور جو دنیا کی

يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾

کھیتی چاہے ف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۵۷ اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ف۵۸

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ

یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں ف۵۹ جنہوں نے ان کے لئے ف۶۰ وہ دین نکال دیا ہے ف۶۱ کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ

ف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ف۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا ف۶۴ اور بیشک ظالموں کیلئے دردناک

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ

عذاب ہے ف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے ف۶۶ اور وہ ان پر

وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ

پڑ کر رہیں گی ف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی پھلواریوں میں

الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے

ف۵۳ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضائے حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوت و ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کردوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی و محتاجی ان کے قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کردوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں۔

ف۵۴ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفع آخرت مقصود ہو۔

ف۵۵ اس کو نیکیوں کی توفیق دیکر اور اس کے لئے خیرات و طاعات کی راہیں سہل کرکے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔

ف۵۶ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک)۔

ف۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدر کیا ہے۔

ف۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں۔

ف۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفار کہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ

ف۶۰ کفری دینوں میں سے ف۶۱ جو شرک و انکار بعث پر مشتمل ہے ف۶۲ یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے ف۶۳ اور جزا کے لئے روز قیامت معین نہ فرما دیا گیا ہوتا۔
ف۶۴ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتار عذاب کردیا جاتا ف۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں ف۶۶ یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے۔
اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے ف۶۷ ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔

ف۶۸ تبلیغِ رسالت اور ارشاد و ہدایت ف۶۹ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے **شانِ نزول** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم

نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اسلئے ہم یہ مال خدامِ آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔

ف۷۰ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنیٰ یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) **مسئلہ** اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی و آلِ عقیل و آلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ

تم فرماؤ میں اس ف۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۶۹ مگر قرابت کی محبت ف۷۰ اور جو نیک کام

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًاؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (۲۳) اَمْ

کرے ف۷۱ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۷۲

یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى

کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی

قَلْبِكَؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

مہر فرما دے ف۷۴ اور مٹاتا ہے باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶ بے شک وہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۲۴) وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا

یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَۙ (۲۵) وَ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ

اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور کافروں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ (۲۶) وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں

فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ (۲۷)

فساد پھیلاتے ف۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف۸۰

حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواجِ مطہرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں **مسئلہ** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل، خازن وغیرہ) ف۷۱ یہاں نیک کام سے مراد یا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آلِ پاک کی محبت ہے یا تمام امورِ خیر ف۷۲ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفارِ مکہ ف۷۳ نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتابِ الٰہی بتا کر ف۷۴ کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو ف۷۵ جو کفار کہتے ہیں ف۷۶ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا ف۷۷ **مسئلہ** توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو ف۷۸ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے ف۷۹ تکبر و غرور میں مبتلا ہو کر ف۸۰ جس کے لئے جتنا مقتضائے حکمت ہو اس کو اتنا عطا فرماتا ہے۔

ف۸۱ اور مینھ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے ف۸۲ حشر کے لئے ف۸۳ یہ خطاب مؤمنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہونچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالےٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مؤمن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں۔

بَصِیْرٌ ﴿۲۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ یَنْشُرُ

انھیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینھ اُتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا

رَحْمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

ہے ف۸۰ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ

زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکھٹا کرنے پر ف۸۲

اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ع وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

جب چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہونچی وہ اس کے سبب سے ہے

اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ

جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف۸۳ اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴

وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهِ

اور نہ اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اس کی نشانیوں سے ہیں

الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ

ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر

رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ ۙ

ف۸۸ ٹھہری رہ جائیں ف۸۹ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰

اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾ ز وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ

یا انھیں تباہ کر دے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور بہت کچھ معاف فرمادے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ

ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انھیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵

فائدہ بعضے گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہونچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوگئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا۔

ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔

ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمھیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔

ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں۔

ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔

ف۸۸ یعنی دریا کے اوپر۔

ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔

ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کر دے ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔

ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے ف۹۴ ہمارے عذاب سے ف۹۵ دنیوی مال و اسباب۔

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ
وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا انکے
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں
الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ
اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں اور وہ جنہوں
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠
نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اور انکا کام انکے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۰۱
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہونچے
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا
بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ
اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بیشک
انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا
جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ
انہیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا

ف۹۶ صرف چند روزہ اس کو بقا نہیں۔

ف۹۷ یعنی ثواب وہ۔

ف۹۸ **شان نزول** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کردیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔

ف۹۹ **شان نزول** یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرکے ایمان و طاعت کو اختیار کیا۔

ف۱۰۰ اس پر مداومت کی۔

ف۱۰۱ وہ جلدی اور خودرائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہونچتی ہے۔

ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔

ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدر جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے۔

ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں ف۱۰۵ ابتداءً ف۱۰۶ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کرکے ف۱۰۷ ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۴۳﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی

مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ
رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کئے

خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ
جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے

آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ
کہیں گے بے شک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت

الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُم
کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو بیشک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور ان کے کوئی

مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ
دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے

فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿۴۶﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ
کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو

يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم
اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے

مِّن نَّكِيرٍ ﴿۴۷﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ
ف۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر

ع ۴ ۵

ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔

ف۱۰۹ روزِ قیامت۔

ف۱۱۰ یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں۔

ف۱۱۱ یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنّت کی جو حوریں اُن کے لئے نامزد تھیں اُن سے محروم ہو گئے۔

ف۱۱۳ یعنی کافر۔

ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔

ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہونچ سکے۔ آخرت میں جنّت تک۔

ف۱۱۶ اور سیّدِ عالم محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرکے توحید و عبادتِ الٰہی اختیار کرو۔

ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

ف۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمالِ قبیحہ کا انکار کرسکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔

ف۱۱۹ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے۔

ف۱۲۰ کہ تم پر اُن کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ
تو نہیں مگر پہونچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اسکا جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۱۲۵

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے ف۱۲۷

اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ
اور جسے چاہے بیٹے دے ف۱۲۸ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں

وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ
اور جسے چاہے بانجھ کر دے ف۱۲۹ بیشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہونچتا

اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو ف۱۳۱ یا کوئی فرشتہ

فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ
بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ
ف۱۳۳ ایک جانفزا چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام

وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ
شرع کی تفصیل ہاں ہم نے اُسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک

لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي
تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ

ف۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد) ف۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت یا ف۱۲۳ اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو ف۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے ف۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے ف۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا ف۱۲۷ بیٹا نہ دے ف۱۲۸ دختر نہ دے ف۱۲۹ کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی۔

ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْيًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ)۔

ف۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اسکا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے۔

شانِ نزول یہود نے حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالٰی سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی مسئلہ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے ف۱۳۳ اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۱۳۴ یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو۔ ف۱۳۶ یعنی دین اسلام ف۱۳۷ جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائی۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵/۶

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکی ہے اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم ۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو ۳ اور بیشک وہ اصل کتاب میں ۴ ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ۵ اور ہم نے کتنی ہی غیب

مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶﴾ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

بتانیوالے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور ان کے پاس جو غیب بتانیوالا (نبی) آیا اسکی ہنسی ہی

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸﴾

بنایا کئے ۶ تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے ۷ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

اور اگر تم ان سے پوچھو ۸ کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس عزت

الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

والے علم والے نے ۹ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے

منزل ۶ — عند المتقدمین ۱۲

۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ۲ یعنی قرآن پاک کی جس نے ہدایت وضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا ۳ اس کے معانی واحکام کو۔ ۴ اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے۔ ۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رُخ پھیر دیں اور تمہیں امرونہی کچھ نہ کریں معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ قرآن پاک اٹھا لیا جاتا اس وقت جبکہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت وکرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ ۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے۔ ۷ اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انھیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کئے گئے۔ ۸ یعنی مشرکین سے۔ ۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان وزمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت وعلم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہار قدرت کے لئے اپنے مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف وشان کا اظہار کرتا ہے۔

ف۱۰ سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف ف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر، نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔
ف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔

فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اس میں راستے کئے کہ تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے

بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي

سے ف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرما دیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا

سب جوڑے بنائے ف۱۳ اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں

تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا

بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا

اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور

كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ

یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لئے اس کے بندوں میں سے

ع ۱ ۱۵ ۷

عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ

ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بیشک آدمی ف۱۷ کھلا ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لئے اپنی مخلوق میں سے

بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ

بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب ان میں کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی ف۲۰ جس کا

لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ

وصف رحمٰن کیلئے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ

میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور انہوں نے فرشتوں کو کہ

ف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے ضد و ند و زوجیت سے منزہ و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے۔

ف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

ف۱۵ آخر کار مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے الحمد للہ پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جزو قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔

ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔

ف۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے۔

ف۱۹ ادنیٰ اپنے لئے اور اعلیٰ تمہارے لئے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو۔

ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔

ف۲۱ کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے۔

ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتائے تعالیٰ اللہ عن ذٰلک ف۲۳ کیا حضرت رحمٰن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزیین دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہیئے پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے ف۲۵ یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷ اب لکھ لی
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ
جائے گی اُن کی گواہی ف۲۸ اور ان سے جواب طلب ہوگا ف۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انھیں نہ پوجتے ف۳۰
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
انھیں اسکی حقیقت کچھ معلوم نہیں ف۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۲ یا اس سے قبل ہم نے
مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا
انھیں کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں ف۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین
عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ
پر پایا اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں ف۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ
کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین
اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ
پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ف۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ
بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
میں تمہارے پاس وہ ف۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ف۳۷ جس پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لیکر بھیجے گئے ہم
كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۲/۱۰/۸
اُسے نہیں مانتے ف۳۸ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۳۹ تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ اِلَّا
اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے

ف۲۶ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لئے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انھیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے ف۲۷ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انھوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔

ف۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائیگا۔

ف۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعۂ علم کیا ہے انھوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔

ف۳۰ یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انھوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔

ف۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔

ف۳۲ جھوٹے بکتے ہیں۔

ف۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی اُنکے پاس کوئی حجت نہیں ہے ف۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اسکی کوئی دلیل بجز اسکے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے ف۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انھیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لئے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو چنانچہ ف۳۶ دین حق ف۳۷ یعنی اس دین سے ف۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق وصواب ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے۔

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ

جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دیگا اور اسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ف۴۱

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَاۤءَهُمْ حَتّٰى

کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲ بلکہ میں نے انہیں ف۴۳ اور انکے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴ یہاں

جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

تک کہ انکے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور جب ان کے پاس حق آیا بولے یہ

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا

کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے ان میں انکی

بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور اُن میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

دی ف۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے ف۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ف۵۳ انکی جمع

يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

جتھا سے بہتر ف۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں ف۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن

يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾

کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ

اور انکے گھروں کیلئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ف۵۶ اور یہ جو

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اسکے جس نے مجھ کو پیدا کیا ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے ف۴۲ شرک سے اور بدین برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آبا میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیا اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔

ف۴۳ یعنی کفار مکہ کو۔

ف۴۴ دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔

ف۴۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۴۶ یعنی سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

ف۴۷ مکہ مکرمہ و طائف۔

ف۴۸ جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ انکی اس بات کا رد فرماتا ہے۔

ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دیدیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔

ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں ف۵۱ قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں ف۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے سُخْرِیًّا ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مسخر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعہ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی امور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے منصب عالی میں کسی کو کیا تاب سخن و حق اعتراض اسکی مرضی جسکو چاہے سرفراز فرمائے ف۵۳ یعنی جنت ف۵۴ یعنی اس مال سے بہتر ہے جسکو دنیا میں کفار جمع کر کے رکھتے ہیں ف۵۵ یعنی اگر اسکا لحاظ نہ ہوتا کہ کافر کو فراخی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائینگے ف۵۶ کیونکہ دنیا اور اسکے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سریع الزوال ہے۔

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع
کچھ ہے جتنی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ف۵۷ ۳ ع ۱۰ ۹

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾
اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے ف۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾
اور بے شک وہ شیاطین ان کو ف۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ف۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
یہاں تک کہ جب ف۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
کیا ہی برا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جبکہ ف۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ
شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف۶۴ یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ف۶۵ اور انہیں جو کھلی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لا اَوْ
گمراہی میں ہیں ف۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف۶۷ تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ف۶۸ یا

نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ
تمہیں دکھا دیں ف۶۹ جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں تو مضبوط تھامے رہو

بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف۷۰ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور بیشک وہ ف۷۱ شرف ہے تمہارے لئے

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
ف۷۲ اور تمہاری قوم کیلئے ف۷۳ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ف۷۴ اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے

ف۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا (قال الترمذی حدیث حسن غریب) دوسری حدیث میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو (اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن) حدیث سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ (الترمذی وقال حسن غریب) حدیث دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

ف۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔

ف۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

ف۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے۔

ف۶۱ روزِ قیامت۔

ف۶۲ حسرت وندامت۔

ف۶۳ ظاہر و ثابت ہو گیا کہ دنیا میں شرک کرکے۔

ف۶۴ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔

ف۶۵ جو چشمِ حق بیں سے محروم ہیں۔

ف۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔

ف۶۷ یعنی انہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔

ف۶۸ آپ کے بعد۔

ف۶۹ تمہارے حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب ف۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید ف۷۱ قرآن شریف ف۷۲ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی ف۷۳ یعنی اُمت کے لئے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی ف۷۴ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجا لائے۔

ف۷۵ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اُن کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرما لیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔

ع ۴ ۱۰ ۱۰

مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝۴۵ وَلَقَدْ
رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ف۷۵ اور بیشک

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىٕهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ
ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک میں اسکا رسول ہوں

الْعٰلَمِیْنَ ۝۴۶ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ۝۴۷ وَمَا
جو سارے جہان کا مالک ہے پھر جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور ہم

نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
انھیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم نے انھیں مصیبت میں گرفتار کیا کہ وہ

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۴۸ وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ
باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اسکا

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝۴۹ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ۝۵۰
تیرے پاس ہے ف۸۲ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے اُن سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ عہد توڑ گئے ف۸۴

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ
اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور

هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۵۱ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ
یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں بہتر ہوں ف۸۸

هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ۝۵۲ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ
اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ۝۵۳ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
کنگن ف۹۱ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ف۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ف۹۳

ف۷۶ جو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔

ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔

ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔

ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان و ٹڈی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو انکی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔

ف۸۰ عذاب دیکھکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

ف۸۱ یہ کلمہ انکے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انکی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اسکو صفت مدح سمجھتے تھے اس لئے انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقت التجا اس کلمہ سے ندا کی کہا۔

ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپکی دعا مستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانیوالوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لینا۔

ف۸۳ ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھا لیا گیا۔

ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مصر رہے۔

ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ۔

ف۸۶ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر کے نیچے جاری تھیں ف۸۷ میری عظمت و قوت اور شان و سطوت اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومت مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دیدونگا چنانچہ انھوں نے مصر خصیب کو دیدیا جو انکا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا ف۹۰ زبان میں گرہ ہونیکی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپکی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کر دی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی کلام کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۹۱ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انھیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا ف۹۲ اور اسکے صدق کی گواہی دیتے ف۹۳ ان جاہلوں کی عقل خبط کر دی انھیں بہلا پھسلا لیا۔

ف۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے ف۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں ف۹۶ شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ پڑھی جسکے معنیٰ یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لئے ہے یا ہر امت و گروہ کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ الآیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انھیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔

ف۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لیے جاسکتے ابن زبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اسکو خوب معلوم تھا کہ مَا تعبدون میں جو مَا ہے اسکے معنی چیز کے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اسکے اسکا زبان عرب کے اصول سے جاہل بنکر حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کٹھ حجتی اور جہل پروری ہے ف۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۱۰۰ نبوت عطا فرماکر ف۱۰۱ اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا ف۱۰۲ اے اہل مکہ ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور ف۱۰۳ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے ف۱۰۴ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علامات قیامت میں سے ہے ف۱۰۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا ف۱۰۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دین الٰہی پر قائم رہنے سے ف۱۰۷ یعنی معجزات ف۱۰۸ یعنی نبوت اور انجیلی احکام ف۱۰۹ توریت کے احکام میں سے۔

فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا
تو وہ اسکے کہنے پر چلے ف۹۴ بیشک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب انھوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب
مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۵۶﴾ ٥ ع ١١
ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا انھیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے ف۹۵
وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ
اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے ہیں ف۹۶ اور
قَالُوۡٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ
کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ف۹۷ انھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو ف۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو
خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ
لوگ ف۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ف۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے عجیب
اِسۡرَآءِيۡلَ ؕ ﴿۵۹﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾
نمونہ بنایا ف۱۰۱ اور اگر ہم چاہتے تو ف۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے ف۱۰۳
وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے ف۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ سیدھی
مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا
راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب
جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ
عیسیٰ روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لئے میں
بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
تم سے بیان کر دوں بعض وہ باتیں جنمیں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللہ

ف۱۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہو چکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان کیا جاتا ہے ف۱۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسیٰ خدا تھے کسی نے کہا خدا کے بیٹے کسی نے کہا تین میں کے تیسرے غرض نصرانی فرقے فرقے ہو گئے یعقوبی نسطوری ملکانی شمعونی۔ ف۱۱۲ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں۔ ف۱۱۳ یعنی روز قیامت کے۔ ف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یارب اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرماں برداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ

میرا رب اور تمہارا رب تو اُسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ گروہ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

آپس میں مختلف ہو گئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب

اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

سے ف۱۱۳ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

خبر نہ ہو گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر

ع ۶ ۱۱ ۱۲

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ

پرہیزگار ف۱۱۴ ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری

تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا

خاطریں ہوتیں ف۱۱۵ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت سے

كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بیشک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے برا بھائی برا دوست برا رفیق ف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کیے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے ف۱۱۶ انواع و اقسام کی نعمتیں ف۱۱۷ جنتی درخت ثمردار سدا بہار ہیں ان کی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے ف۱۱۸ یعنی کافر۔

ف۱۱۹ رحمت کی اُمید بھی نہ ہوگی ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہونچے ف۱۲۱ جہنم کے داروغہ کو کہ ف۱۲۲ یعنی موت دے دے مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ
تبارک و تعالیٰ سے ان کے موت کی دعا کرے۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝٧٥ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑیگا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

هُمُ الظّٰلِمِينَ ۝٧٦ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ

ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے ف۱۲۲ وہ فرمائیگا ف۱۲۳ تمہیں تو ٹھہرنا ہے

مّٰكِثُونَ ۝٧٧ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ۝٧٨

ف۱۲۴ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝٧٩ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا انہوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات

نَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝٨٠ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا

وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ۝٨١ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ

تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو عرش کے رب کو

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝٨٢ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا

ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲ یہاں تک کہ اپنے اس

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝٨٣ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي

دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں

الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝٨٤ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لئے ہے سلطنت

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٨٥

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں اس کی طرف پھرنا

ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔

ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤگے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے۔

ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت۔

ف۱۲۶ یعنی کفارِ مکہ نے۔

ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہونچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارالندوہ میں جمع ہو کر حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے حیلے سوچتے تھے۔

ف۱۲۸ ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔

ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔

ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے یہ نفیِ ولد میں مبالغہ ہے **شانِ نزول** نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے۔

ف۱۳۱ اور اس کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں۔

ف۱۳۲ یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں ف۱۳۳ جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روزِ قیامت ہے ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اُسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے جو حق کی گواہی دیں

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

اور علم رکھیں ف۱۳۵ ف۱۳۶ اور اگر تم ان سے پوچھو ف۱۳۷ انھیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے

فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

اللہ نے ف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳۹ مجھے رسول ف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ف۱۴۱ کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

تو اُن سے درگزر کرو ف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ف۱۴۴

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ دخان مکی ہے اس میں ۵۹ آیتیں اور تین رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف۲ بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ف۳ بیشک ہم

مُنْذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف۵ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم

مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ

بھیجنے والے ہیں ف۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ

اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۷ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے

رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف۸ تو تم اس

منزل ۶ ع ۱۴ ۲۲ مع ۲ عند المتقدمین ۱۲ نصف الحزب

ف۱۳۵ یعنی توحید الٰہی کی ف۱۳۶ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے ف۱۳۷ یعنی مشرکین سے ف۱۳۸ اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے۔

ف۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں۔

ف۱۴۰ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۴۱ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے۔

ف۱۴۲ اور انھیں چھوڑ دو۔

ف۱۴۳ یہ سلام متارکت ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ ہم تمھیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں۔ (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد)۔

ف۱۴۴ اپنا انجام کار۔

ف۱ سورۂ دخان مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے۔

ف۳ اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برات اس شب میں قرآن پاک تمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل تئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لیکر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارک اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

ف۴ اپنے عذاب کا ف۵ سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام ف۶ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو ف۷ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں ف۸ انکا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ انکی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپکے ساتھ استہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب انھیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔

ف۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے نگاہوں میں خیرگی آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہوگئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کردیا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہوجائے گی جیسے زکام ہوجائے اور کافر مدہوش ہوجائیں گے اُن کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱

دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لیگا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انھیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝۱۴ اِنَّا

بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا ف۱۲ پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ

كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝۱۶ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

گے ف۱۵ بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور اُن کے پاس

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝۱۷ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۸ وَّ

ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کردو ف۱۷ بیشک میں تمہارے لئے امانت والا رسول ہوں اور

اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۹ وَاِنِّيْ عُذْتُ

اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝۲۰ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝۲۱

اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹ اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝۲۲ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل

مُّتَّبَعُوْنَ ۝۲۳ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۴ كَمْ تَرَكُوْا

ضرور تمہارا پیچھا کیا جائیگا ف۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے کھلا چھوڑ دے ف۲۳ بیشک وہ لشکر ڈبو یا جائیگا ف۲۴ کتنے چھوڑ گئے

وقف لازم — وقف لازم — الثلثۃ

ف۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔

ف۱۱ یعنی ایسی حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔

ف۱۲ اور معجزات ظاہرات اور آیات بینات پیش فرما چکا۔

ف۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جناب یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ)۔

ف۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹ گئے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو۔

ف۱۵ اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے یا روزِ بدر۔

ف۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

ف۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔

ف۱۸ اپنے صدقِ نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے تو آپ نے فرمایا۔

ف۱۹ یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے ف۲۰ میری ایذا کے درپے نہ ہو انھوں نے اسکو بھی نہ مانا ف۲۱ یعنی بنی اسرائیل ف۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچکر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہوگئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آ رہا تھا آپ نے چاہا کہ عصا مار کر پھر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا ف۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہوگیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہوگئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا۔

ف۲۵ آراستہ پیراستہ مزین ف۲۶ عیش کرتے اتراتے ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ اُن کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست ف۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان وزمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کیا مؤمن کی موت پر آسمان وزمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہونچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مؤمن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔
ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لئے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔
ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کئے جانے سے جو انہیں پہونچتا تھا۔
ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔
ف۳۲ کہ ان کے لئے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا منّ وسلوٰی اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔
ف۳۳ کفار مکہ۔
ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لئے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کر دیا (کبیر)۔
ف۳۵ بعد موت زندہ کر کے۔
ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کر دو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ انکی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اسکو جاہل قرار دیا جائیگا اور اس کا انکار محض حمق یا مکابرہ ہوگا ف۳۷ یعنی کفار مکہ زور و قوت میں۔

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا
باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات ف۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال
فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ
تھے ف۲۶ ہم نے یونہی کیا اور انکا وارث دوسری قوم کو کر دیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے
ع ۲۹ ۱۴ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
ف۲۸ اور انہیں مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾
نجات بخشی ف۳۰ فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا
وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ
اور بیشک ہم نے انہیں ف۳۱ دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں
مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا
جن میں صریح انعام تھا ف۳۲ بیشک یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾
ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ف۳۵ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶
اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا
کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تبع کی قوم ف۳۸ اور جو ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ف۴۰ بیشک وہ مجرم
مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا
لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم نے
خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ف۴۳ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵

ف۳۸ تبع حمیری بادشاہ یمن صاحب ایمان تھے اور انکی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی ف۳۹ کافر امتوں میں سے ف۴۰ ان کے کفر کے باعث ف۴۱ کافر منکر بعث ف۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لئے ہوگی اور یہ عبث ولعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضروری ہے جس میں حساب و جزا ہو ف۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں ف۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا ف۴۵ یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔

ف۴۶ اور قرابت و محبت نفع نہ دے گی ف۴۷ یعنی کافروں کی ف۴۸ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل)

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ
ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان کی مدد

يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ
ہوگی ف۴۷ مگر جس پر اللہ رحم کرے ف۴۸ بیشک وہی عزت والا مہربان ہے بیشک تھوہڑ کا

الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ
پیڑ ف۴۹ گنہگاروں کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی جوش

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ
مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ
عذاب ڈالو ف۵۳ چکھ ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بیشک

هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾
یہ ہے وہ ف۵۶ جس میں تم شبہہ کرتے تھے ف۵۷ بیشک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۵۸

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قناویز ف۵۹ آمنے سامنے

مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا
ف۶۰ یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ
میوہ مانگیں گے ف۶۱ امن و امان سے ف۶۲ اس میں پہلی موت کے سوا ف۶۳ پھر موت نہ چکھیں گے

الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ
اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ف۶۴ تمہارے رب کے فضل سے یہی

ع ۱۴ / ۲ ۱۵ — ع ۱۴ عند المتاخرین ۱۷

ف۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔

ف۵۰ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں۔

ف۵۱ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ۔

ف۵۲ یعنی گنہگار کو۔

ف۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ۔

ف۵۴ اس عذاب کو۔

ف۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کے لئے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ بطحی زمین میں بڑا عزت والا اکرم والا میں ہوں اسکو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائیگا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا۔

ف۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔

ف۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے

ف۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

ف۵۹ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔

ف۶۰ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔

ف۶۱ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔

ف۶۲ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی ف۶۳ جو دنیا میں ہو چکی ف۶۴ اس سے نجات عطا فرمائی۔

ف۶۵ یعنی عربی میں ف۶۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں ف۶۷ ان کے ہلاک و عذاب کا ف۶۸ تمہاری موت کے (قیل ہٰذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ف۶۵ آسان کیا کہ وہ سمجھیں ف۶۶

فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

تو تم انتظار کرو ف۶۷ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ف۶۸

ع ۱۷ ۳ ۱۶

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ جاثیہ مکی ہے اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک آسمانوں

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ف۲ اور تمہاری پیدائش میں ف۳ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے

آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کیلئے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ف۴ اور اس میں کہ اللہ نے

مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

آسمان سے روزی کا سبب مینھ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی گردش

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

میں ف۵ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار کیلئے ف۶

يَسْمَعُ آيَاتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے ف۷ غرور کرتا ف۸ گویا انہیں سنا ہی نہیں

ف۱ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا کے اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔

ف۲ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔

ف۳ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

ف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔

ف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہے کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔

ف۶ یعنی نضر بن حارث کے لئے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور یہ آیت ہر ایسے شخص کے لئے عام ہے جو دین کو ضرر پہونچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے۔

ف۷ یعنی اپنے کفر پر۔

ف۸ ایمان لانے سے۔

ف۹ یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور مآل دوزخ ہے ف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں ف۱۱ یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے ف۱۲ قرآن شریف ۔

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ
تو اُسے خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
اُن کے لئے خواری کا عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے ف۹ اور انھیں کچھ کام نہ دیگا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾
ان کا کمایا ہوا ف۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ف۱۱ اور انکے لئے بڑا عذاب ہے
هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱ / ۱۱ / ۱۷
یہ ف۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا اُنکے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے
اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اسکے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
اسکا فضل تلاش کرو ف۱۳ اور اسلئے کہ حق مانو ف۱۴ اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں ف۱۵
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
اور جو کچھ زمین میں ہیں ف۱۶ اپنے حکم سے بے شک اسمیں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ایمان والوں سے
اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا
فرماؤ درگزریں اُن سے جو اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں رکھتے ف۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ
دے ف۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لئے اور بُرا کرے تو اپنے بُرے کو ف۱۹ پھر
اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۲۱ اور حکومت

ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غواصی کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے۔
ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا۔
ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ۔
ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ۔
ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لئے مقرر فرمائے یا اللہ تعالیٰ کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال اُن اُمید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہونچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہونچائیں مسلمان ان سے درگذر کریں منازعت نہ کریں (وقیل ان الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)۔
شانِ نزول اس آیت کی شان نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مریسیع پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انھوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سنکر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسکی خبر ہوئی تو آپ تلوار لیکر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی۔ مقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اسکو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہوگیا (معاذ اللہ تعالیٰ) اسکو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اسکی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجکر انھیں واپس بلوا لیا ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اسکے کرنیوالے پر ہے ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو انکے اعمال کی جزا دیگا
ف۲۱ یعنی توریت ۔

ف۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کرکے ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کرکے اور منّ و سلوٰی نازل فرماکر ف۲۴ یعنی امرِ دین اور بیانِ حلال و حرام اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ف۲۵ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں ف۲۶ اور علم زوالِ اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں اُن لوگوں کے لئے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم انکا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لئے انہوں نے اختلاف کیا۔

ف۲۷ کہ انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے۔

ف۲۸ یعنی دین کے۔

ف۲۹ اے حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔

ف۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں۔

ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے

ف۳۳ کہ اس سے انہیں امورِ دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔

ف۳۴ کفر و معاصی کا۔

ف۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت و حیات برابر ہوجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر

شانِ نزول مشرکینِ مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور انہیں ان کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

اور ہم نے انہیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵ مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس

الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

آچکا ف۲۶ آپس کے حسد سے ف۲۷ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸ عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ پر چلو

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ

اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام

اللّٰهِ شَيْـًٔا وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾

نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت کیا جنہوں نے

الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

ع ۲ ۱۰ ۱۸

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان کی اُنکی زندگی اور موت برابر ہوجائے ف۳۵ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

کو حق کے ساتھ بنایا ف۳۷ اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ف۳۸ اور ان پر ظلم نہ ہوگا

ف۳۶ مخالف سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے مومنین جناتِ عالیات میں عزت و کرامت اور عیش و راحت پائیں گے اور کفار اسفل السافلین میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے ف۳۷ کہ اسکی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو ف۳۸ نیک نیکی کا اور بد بدی کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالم کی پیدائش سے اظہارِ عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہوسکتا ہے کہ اہلِ حق اور اہلِ باطل میں امتیازِ کامل ہو مومن مخلص درجاتِ جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکاتِ جہنم میں۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى
بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا ف۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا
سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ
ف۴۰ اور اسکے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈالا ف۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ
اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بولے ف۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ف۴۳ مرتے ہیں اور
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا
جیتے ہیں ف۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ف۴۵ اور انہیں اس کا علم نہیں ف۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے
يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ
ہیں ف۴۷ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۴۸ تو بس انکی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں
قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ف۴۹ تم اگر سچے ہو ف۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے ف۵۱ پھر تم کو مارے گا ف۵۲
ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا ف۵۳ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ع ۳/۵ 19
جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی
يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ
باطل والوں کی اس دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے
تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا
نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائیگا ف۵۷ آج تمہیں تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر

ف۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہوگیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انھیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسروں کو پوجنے لگتے۔

ف۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اس کے انجام کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالٰی پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔

ف۴۱ تو اس نے ہدایت و موعظت کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہِ حق کو نہ دیکھا۔

ف۴۲ منکرین بعث۔

ف۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔

ف۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔

ف۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکم الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

ف۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔

ف۴۷ خلاف واقع مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو بُرا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اسکی ممانعت آئی ہے ف۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالٰی کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں ف۴۹ زندہ کرکے ف۵۰ اس بات میں کہ مُردے زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے ف۵۱ دنیا میں ابتدا سے کہ تم بے جان نطفہ تھے ف۵۲ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت ف۵۳ زندہ کرکے تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرلینے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا ف۵۴ اسکو کہ اللہ تعالٰی مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے

يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا

حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي

یہی کھلی کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائیگا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں

تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ

تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا

بیشک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں ف۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز

السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں ف۶۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں ف۶۴

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ

اُنکے کاموں کی بُرائیاں ف۶۵ اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائیگا

الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَ

آج ہم تمھیں چھوڑ دیں گے ف۶۶ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ف۶۷ اور تمہارا

مَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۶۸ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا اور دنیا کی زندگی

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

نے تمہیں فریب دیا ف۶۹ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ اُن سے کوئی منانا چاہے ف۷۰

ف۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔

ف۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔

ف۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔

ف۶۱ مُردوں کو زندہ کرنے کا۔

ف۶۲ وہ ضرور آئے گی تو

ف۶۳ قیامت کے آنے کا۔

ف۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔

ف۶۵ جو انھوں نے دنیا میں کئے تھے اور اُن کی سزائیں۔

ف۶۶ عذاب دوزخ میں۔

ف۶۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔

ف۶۸ جو تمہیں اُس عذاب سے بچا سکے۔

ف۶۹ کہ تم اُس کے مفتون ہوگئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کردیا۔

ف۷۰ یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کرکے اور ایمان و طاعت اختیار کرکے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ

تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی

الْكِبْرِيَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ع ۴/۱۱ ۲۰

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکی ہے اور اس میں پینتیس ۳۵ آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ف۳ اور ایک مقرر میعاد پر ف۴

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ف۵ منہ پھیرے ہیں ف۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۷ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا ذرہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی

فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب ف۸ یا کچھ بچا کھچا علم ف۹

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

اگر تم سچے ہو ف۱۰ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا

ف۱ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَرَءَيْتُمْ اور آیت فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اور تین آیتیں وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس ۳۵ آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچسو پچانوے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن شریف۔

ف۳ کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں۔

ف۴ وہ مقرر میعاد روز قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے۔

ف۵ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے، یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔

ف۶ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۷ یعنی بت جنھیں معبود ٹھہراتے ہو

ف۸ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید و ابطال شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں بھی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو۔

ف۹ پہلوں کا۔

ف۱۰ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

ف۱۱ یعنی بتوں کو ف۱۲ کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں ف۱۳ یعنی بت اپنے پجاریوں کے ف۱۴ اور کہیں گے کہ ہم نے انھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے ف۱۵ یعنی اہل مکہ پر ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور و تفکر کئے اور اچھی طرح سنے ف۱۷ کہ اسکے جادو ہونے میں شبہہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے ف۱۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ

ایسوں کو پوجے ف۱۱ جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انھیں ان کی پوجا کی خبر تک

غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

نہیں ف۱۲ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ اپنے دشمن ہوں گے ف۱۳ اور ان سے منکر ہوجائیں گے

كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ف۱۴ اور جب ان پر ف۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ

حق کو ف۱۶ کہتے ہیں یہ کھلا جادو ہے ف۱۷ کیا کہتے ہیں انھوں نے اسے جی سے بنایا ف۱۸

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ف۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

باتوں میں تم مشغول ہو ف۲۰ اور وہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

مہربان ہے ف۲۱ تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ف۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائیگا

بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾

اور تمہارے ساتھ کیا ف۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے ف۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ

تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ

کا ایک گواہ ف۲۵ اس پر گواہی دے چکا ف۲۶ تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ف۲۷

ف۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالیٰ پر افترا ہوتا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے افترا کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اسکی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کرسکو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا۔

ف۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو

ف۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کرکے ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائیگا اور تم پر رحمت کرے گا۔

ف۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔

ف۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائیگا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انھیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن انکا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو انکا بھیجنے والا انھیں ضرور خبر دیتا کہ اُن کے ساتھ کیا کریگا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو تو آپکو تو معلوم ہوگیا کہ آپکے ساتھ کیا کیا جائیگا انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اور مومنین کے ساتھ کیا دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائیگا یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لیے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتادیا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی اُمت کے ساتھ پیش آنیوالے امور پر مطلع فرمادیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اسکے بعد الا جملہ اسکا مؤید ہے علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اسمیں نفی اپنی ذات جاننے کی ہے من جہۃ الوحی جاننے کی نفی نہیں ف۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں ف۲۵ وہ حضرت عبداللہ بن سلام ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپکی صحت نبوت کی شہادت دی ف۲۶ کہ وہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ف۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اسکا نتیجہ کیا ہونا ہے۔

ف۲۸ یعنی دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ف۲۹ غریب لوگ ف۳۰ شانِ نزول: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دینِ محمدی حق ہوتا تو فلاں و فلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے ف۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ف۳۲ توریت ف۳۳ پہلی کتابوں کی ف۳۴ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک
ف۳۵ قیامت میں
ف۳۶ موت کے وقت

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں
اٰمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهٖ فَسَيَقُولُونَ
ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب انہیں اسکی ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے
هٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝١١ وَمِن قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوسٰىٓ إِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ وَ
کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی اور
هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَبُشْرٰى
یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور نیکوں
لِلْمُحْسِنِينَ ۝١٢ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ
کو بشارت بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ف۳۴ نہ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝١٣ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ
اُن پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں
فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْإِنسٰنَ بِوٰلِدَيْهِ
رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے
إِحْسٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
بھلائی کرے اسکی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اسکو تکلیف سے اور اُسے اُٹھائے پھرنا اور اُسکا دُودھ
ثَلٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتّٰىٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۙ
چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر

ع ۱ ۱۰

ف۳۷ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں۔
ف۳۸ اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔
ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپکی عمر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابن عبد اللہ ہیں عبد المطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپکے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی۔
ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبد الرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرفِ صحابیت سے مشرف صحابہ میں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرفِ صحابیت سے مشرف۔
ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو۔
ف۴۴ دل سے بھی اور زبان سے بھی۔
ف۴۵ ان پر ثواب دیں گے۔
ف۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔
ف۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے

وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ
اور میرے ماں باپ پر کی ف۴۰ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لئے میری اولاد

ذُرِّیَّتِیْ ۚؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ
میں صلاح رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳ اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ
جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے

فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْ
جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ف۴۶ اور وہ جس

قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
نے اپنے ماں باپ سے کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ

مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۗۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا

حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ
وعدہ سچا ہے ف۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر

حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
بات ثابت ہو چکی ف۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزرے جن اور

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ
آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے اور ہر ایک کے لئے ف۵۲ اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ف۵۳

وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ
اور تاکہ اللہ ان کے کام انہیں پورے بھر دے ف۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر آگ پر

بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اسکے والدین اسکو دینِ حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو ف۴۸ ان میں سے کوئی مرکر زندہ نہ ہوا ف۴۹ ماں باپ۔
ف۵۰ مردے زندہ فرمانے کا ف۵۱ عذاب کی ف۵۲ مومن ہو یا کافر ف۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزِ قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہونگے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہونگے۔
ف۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
پیش کیئے جائیں گے ان سے فرمایا جائیگا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انھیں برت

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي
چکے و۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا اس کی کہ تم زمین میں ناحق

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ
تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے و۵۶ اور یاد کرو عاد کے ہم قوم و۵۷ کو جب

اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا و۵۸ اور بے شک اس سے پہلے ڈر سنانے والے گزر چکے اور

مِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ

عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ
ہے بولے کیا تم اس لئے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ و۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ
ہو اگر تم سچے ہو و۶۰ اس نے فرمایا و۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے و۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
کے پیام پہونچاتا ہوں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو و۶۳ پھر جب انھوں نے عذاب کو دیکھا بادل

مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا
کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا انکی وادیوں کی طرف آتا و۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا و۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے جس

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ
کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے اپنے رب کے

ع ۱۰/۲

و۵۵ یعنی لذت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لئے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

و۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذات دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہل بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔

و۵۷ حضرت ہود علیہ السلام۔

و۵۸ شحر سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔

و۵۹ وہ عذاب۔

و۶۰ اس بات میں کہ عذاب آنیوالا ہے۔

و۶۱ یعنی ہود علیہ السلام نے

و۶۲ کہ عذاب کب آئے گا۔

و۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے و۶۴ اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے و۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا۔

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ
حکم سے ۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سونے مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا
مجرموں کو اور بیشک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ۶۷ اور ان کے لئے کان

لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـٕدَةً ۖؗ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ
اور آنکھ اور دل بنائے ۶۸ تو ان کے کام کان اور آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ
اور دل کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے

۳ ع ۲ ۳
اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کردیں

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا
۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ۷۰ اور طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ۷۱ تو کیوں نہ

نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
مدد کی انکی ۷۲ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ۷۳ بلکہ وہ ان سے

عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ
گم گئے ۷۴ اور یہ ان کا بہتان وافترا ہے ۷۵ اور جبکہ ہم نے تمہاری

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ
طرف کتنے جن پھیرے ۷۶ کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا
رہو ۷۷ پھر جب پڑھنا ہوچکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے ۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے

ف۶۶ چنانچہ اس آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کردیا ان کے اموال آسمان وزمین کے درمیان اُڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا تو جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیم تھا۔

ف۶۷ اے اہل مکہ وہ قوت ومال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے۔

ف۶۸ تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انھوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔

ف۶۹ اے قریش۔

ف۷۰ مثل ثمود وعاد وقوم لوط کے

ف۷۱ کفر وطغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انھیں انکے کفر کے سبب ہلاک کردیا۔

ف۷۲ ان کفار کی ان بتوں نے

ف۷۳ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

ف۷۴ اور نزول عذاب کے وقت کام نہ آئے۔

ف۷۵ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قرب الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں

ف۷۶ یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنھیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علما محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطن نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جن

ف۷۷ تاکہ اچھی طرح حضرت کی قرأت سن لیں

ف۷۸ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انھیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔

سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ
ایک کتاب سنی وٖ۷۹ کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی وٖ۸۰ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی
یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۰ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ
حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے
اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
منادی وٖ۸۱ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے وٖ۸۲ اور تمہیں دردناک عذاب سے
اَلِیْمٍ ۝۳۱ وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ
بچالے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں وٖ۸۳ اور
لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۲ اَوَ لَمْ
اللہ کے سامنے اسکا کوئی مددگار نہیں وٖ۸۴ وہ وٖ۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں کیا انہوں
یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ
نے وٖ۸۶ نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں
بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰىؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۳۳
نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے کیوں نہیں بیشک وہ سب کچھ کرسکتا ہے
وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّؕ
اور جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں
قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَاؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۴
کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائیگا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا وٖ۸۷
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْؕ
تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا وٖ۸۸ اور اُن کے لئے جلدی نہ کرو وٖ۸۹

وٖ۷۹ یعنی قرآن شریف۔
وٖ۸۰ عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔
وٖ۸۱ سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
وٖ۸۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔
وٖ۸۳ اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔
وٖ۸۴ جو اسے عذاب سے بچاسکے۔
وٖ۸۵ جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں۔
وٖ۸۶ یعنی منکرین بعث نے۔
وٖ۸۷ جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔
وٖ۸۸ اپنی قوم کی ایذا پر۔
وٖ۸۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔

ف۹۰ عذاب آخرت کو ف۹۱ تو اسکی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ ف۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اسمیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔
ف۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے ف۹۰ جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

ف۹۲ تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ف۹۳

ع ۹ ۴

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے   اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱   اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ف۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ف۳

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ف۴ اور وہی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ

اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے اُنکی بُرائیاں اُتار دیں اور اُنکی حالتیں سنوار دیں ف۵ یہ اسلئے

بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو

الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ

ان کے رب کی طرف سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷ تو جب کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

سے تمہارا سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو مضبوط

الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲

م ۱۳ عند المتقدمین ۱۲

ف۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچسو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔

ف۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انھوں نے اسلام سے روکا۔

ف۳ جو کچھ بھی انھوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانۂ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کردیئے۔

ف۴ یعنی قرآن پاک۔

ف۵ امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیان واقع نہ ہو۔

ف۶ یعنی قرآن شریف۔

ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔

ف۸ یعنی جنگ ہو ف۹ یعنی ان کو قتل کرو ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انھیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برات کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہوگیا۔
ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔

ف۱۳ بغیر قتال کے انھیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح ف۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب۔

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ

بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لئے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے

بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

جانچے ف۱۵ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز اُن کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾

جلد انھیں راہ دے گا ف۱۷ اور اُن کا کام بنا دیگا اور انھیں جنت میں لے جائیگا انھیں اسکی پہچان کرا دی ہے ف۱۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾

اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جما دے گا ف۲۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

اور جنھوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ اُن کے اعمال برباد کرے یہ اس لئے کہ انھیں ناگوار ہوا

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

جو اللہ نے اتارا ف۲۱ تو اللہ نے اُنکا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

ان سے اگلوں کا ف۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے اُن پر تباہی ڈالی ف۲۳ اور اُن کافروں کیلئے

اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ

بھی ویسی کتنی ہی ہیں ف۲۴ یہ ف۲۵ اس لئے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ۵ / ۱۱

کوئی مولیٰ نہیں بیشک اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور

ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شان نزول یہ آیت روز اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔

ف۱۷ درجات عالیات کی طرف۔

ف۱۸ وہ منازل جنت میں نو وارد ناآشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہونگے اپنے منازل اور مساکن پہچانتے ہونگے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہونگے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔

ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔

ف۲۰ معرکۂ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پل صراط پر۔

ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لئے کہ اس میں شہوات و لذّات کے ترک اور طاعات و عبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

ف۲۲ یعنی پچھلی اُمتوں کا۔

ف۲۳ کہ انھیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔

ف۲۴ یعنی اگر یہ کافر سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لئے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔

ف۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور ہونا اور کافروں کا مقہور ہونا۔

ف۲۶ دنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مآل کو فراموش کئے ہوئے ف۲۷ اور انھیں تمیز نہ ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کئے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے ف۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے ف۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے **شانِ نزول** جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اور کھاتے ہیں ف۲۶ جیسے چوپائے کھائیں ف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے
هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ
ف۲۸ قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار
لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
نہیں ف۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۰ اس ف۳۱ جیسا ہوگا جسکے برے عمل اسے بھلے
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ
دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ف۳۲ احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی
مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ
کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب کی
خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا
نہریں ہیں جسکے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لئے اس میں
مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے انکی برابر ہوجائیں گے جنھیں
وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ
ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں
حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ
ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰ علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انہوں نے کیا فرمایا ف۴۲
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ
یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنہوں نے

ف۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآنِ معجز اور معجزاتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہانِ قوی سے اپنے دین پر یقینِ کامل اور جزمِ صادق رکھتے ہیں۔
ف۳۱ اس کافر مشرک۔
ف۳۲ اور انھوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں
ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔
ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔
ف۳۵ خالص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اسکا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اسکے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ درد سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار ف۳۶ پیدائش ہی میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالئے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب ف۳۸ کفار ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ ف۴۰ یہ منافق لوگ تو ف۴۱ یعنی علماءِ صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تمسخر کے طور پر ف۴۲ یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے ف۴۳ یعنی جب انھوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے انکے قلوب کو مردہ کر دیا۔
ف۴۴ اور انھوں نے نفاق اختیار کیا۔

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
راہ پائی ف۴۵ اللہ نے انکی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی اور انکی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے کہ اسکی علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائیگی تو کہاں وہ اور کہاں
ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ع ۲ ۸ ۶
اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
کوئی سورت کیوں نہ اتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
گیا تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اسکا دیکھنا دیکھتے
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ قف
ہیں جس پر مُردنی چھائی ہو تو اُن کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ وقف فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
پھر جب حکم ناطق ہو چکا ف۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰىٓ اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور انکی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو

ف۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا کلام غور سے سُنا اور اس سے نفع اُٹھایا ف۴۶ یعنی بصیرت و علم و شرح صدر ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا

ف۴۸ کفار و منافقین۔

ف۴۹ جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔

ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالٰے کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے۔

ف۵۱ اپنے اشغال میں اور معاش کے کاموں میں۔

ف۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

ف۵۳ شان نزول مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالٰے کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اُترتی جس میں جہاد کا حکم ہوتا کہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔

ف۵۵ یعنی منافقین کو۔

ف۵۶ پریشان ہو کر۔

ف۵۷ اللہ تعالٰی اور رسول کی۔

ف۵۸ اور جہاد فرض کر دیا گیا۔

ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ف۶۰ رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ف۶۱ مفسد ف۶۲ کہ راہ حق نہیں دیکھتے۔

و۶۳ جو حق کو پہچانیں و۶۴ کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہونچنے ہی نہیں پاتی و۶۵ نفاق سے و۶۶ اور طریق ہدایت واضح ہو چکا تھا قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضحاک وسدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔

و۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انھیں اچھا سمجھے۔

و۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اُٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔

و۶۹ یعنی اہل کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر۔

و۷۰ یعنی مشرکین سے۔

و۷۱ قرآن اور احکام دین۔

و۷۲ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف اُن کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔

و۷۳ لوہے کے گرزوں سے۔

و۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

سوچتے نہیں و۶۳ یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں و۶۴ بیشک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے و۶۵

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی و۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا و۶۷ اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ

کی امید دلائی و۶۸ یہ اسلئے کہ انھوں نے و۶۹ کہا ان لوگوں سے و۷۰ جنھیں اللہ کا اتارا ہوا و۷۱ ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری

الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ

مانیں گے و۷۲ اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے اُن کی روح قبض کریں گے انکے منھ

وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

اور انکی پیٹھیں مارتے ہوئے و۷۳ یہ اسلئے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے و۷۴ اور اس کی

ع ۳ ۹ ۷

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

خوشی و۷۵ انھیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔ کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے و۷۶ اس

اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ انکے چھپے بیر ظاہر نہ فرمائیگا و۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں انکو دکھا دیں کہ تم انکی صورت سے پہچان لو

بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

و۷۸ اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے و۷۹ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے و۸۰

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اور ضرور ہم تمھیں جانچیں گے و۸۱ یہاں تک کہ دیکھ لیں و۸۲ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں و۸۳

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

بے شک وہ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے و۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت

و۷۵ ایمان و اطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا و۷۶ نفاق کی و۷۷ یعنی انکی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔
و۷۸ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو انکی صورت سے پہچانتے تھے۔
و۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال آپ سے چھپا نہ سکیں گے چنانچہ اسکے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اسکے نفاق کو اسکی بات سے اور اسکے فحوائے کلام سے پہچان لیتے تھے فائدہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو بہت وجوہ علم عطا فرمائے انہیں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی و۸۰ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال ہر ایک کو اسکے لائق جزا دیگا و۸۱ آزمائش میں ڈالیں گے و۸۲ یعنی ظاہر فرمادیں و۸۳ تاکہ ظاہر ہوجائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے و۸۴ اس کے بندوں کو۔

ف٨٥ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوا سکا ثواب ہی کیا شان نزول جنگ بدر کیلئے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش
کے دولتمندوں نے نوبت بنوبت اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکلکر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جسکے لئے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام عسفان میں نو اونٹ
پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہونچے وہاں مقبس جمحی
نے نو اونٹ ذبح کئے حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپکی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری
کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔
ف٨٦ یعنی ایمان وطاعت پر قائم رہو۔
ف٨٧ ریا یا نفاق سے شان نزول بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا انکے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لئے اطاعت خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اسکو باطل نہ کرے۔
ف٨٨ شان نزول یہ آیت اہل قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جسمیں مقتول کفار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اسکے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کیلئے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت نہ فرمائے گا اسکے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔
ف٨٩ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ
ف٩٠ کفار کو قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت وَاِنْ جَنَحُوْا اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

ان پر ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ انکا کیا دھرا اکارت کردیگا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

ف٨٥ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف٨٦ اور اپنے عمل باطل نہ کرو ف٨٧

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مرگئے

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ

تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف٨٨ تو تم سستی نہ کرو ف٨٩ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف٩٠ اور تم ہی غالب آؤ گے

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دیگا ف٩١ دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے ف٩٢

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ف٩٣

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنْتُمْ

اگر انہیں ف٩٤ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کردیگا ہاں ہاں یہ جو

هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَ

تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف٩٥ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور

مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

جو بخل کرے ف٩٦ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف٩٧ اور تم سب محتاج ف٩٨

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع ٤ ١٠ ٨

اور اگر تم منہ پھیرو ف٩٩ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف١٠٠

میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کرسکیں ف٩١ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا ف٩٢ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں۔
ف٩٣ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے ف٩٤ یعنی اموال کو ف٩٥ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے ف٩٦ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں ف٩٧ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف٩٨ اس کے فضل ورحمت کے ف٩٩ اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے ف١٠٠ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔

ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچسو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچسو انسٹھ حرف ہیں ف۲ شان نزول: یہ آیت حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے قریب مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو صحابہ کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ ہجری کو روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہو گیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہو گیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کیلئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کیلئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کیلئے بھیجا انہوں نے آ کر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کیلئے غسالہ شریف حاصل کرنے کیلئے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اپنے چہرے اور بدن پر برکت کیلئے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہو جاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ فتح مدنی ہے اور آیتیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ
بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ
پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے ف۵ اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور زمین کے ف۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ
کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ
اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
انہیں پر ہے بری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم

اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہو سکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کر دینگے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل رائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کر لیں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے ف۷ اور باوجود عقیدۂ آخرت کے

اطمینان نفس حاصل ہو ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا
آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لئے فرمایا ف۱۰ کہ وہ اپنے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے
والوں کی مدد نہ فرمائیگا۔

جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝
عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی
اَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
پاکی بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷
اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے
عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ
اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار
مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
پیچھے رہ گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں ف۲۲
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے
شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
کی خبر ہے بلکہ تم تو سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو

ع ۱۰ ۹

ف۱۱ عذاب و ہلاک کی۔
ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روز قیامت انکی گواہی دو۔
ف۱۳ یعنی مومنین متقین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا۔
ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں
ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔
ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔
ف۱۷ جن سے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔
ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔
ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔
ف۲۰ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر
تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کرکے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچکر نہ آئیں گے
سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مدد الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انھیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے
اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبرگیراں نہ تھا اس لئے ہم قاصر رہے ف۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔

ف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا ف۲۶ عذاب الٰہی کے مستحق ف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔
ف۲۸ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے۔
ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو۔
ف۳۰ خیبر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونیوالوں کیلئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انھوں نے بطمع غنیمت کہا
ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ف۳۲ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لئے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص انکے لئے ہے۔
ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔
ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ف۳۵ دین کی۔
ف۳۶ یعنی محض دنیا کی حتی کہ انکا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور اُمور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل)
ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جنکے تائب ہونے کی اُمید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انھیں

إِلَىٰٓ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِى قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ

واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے برا گمان کیا ف۲۵

وَكُنتُمْ قَوْمًۢا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ فَإِنَّآ أَعْتَدْنَا

اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷ بیشک ہم نے

لِلْكَٰفِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ

کافروں کیلئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ ٱلْمُخَلَّفُونَ

اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے

إِذَا ٱنطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ

ف۲۹ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں

أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ ٱللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ

اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا۟ لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾

ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُو۟لِى بَأْسٍ

ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے

شَدِيدٍ تُقَٰتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا۟ يُؤْتِكُمُ ٱللَّهُ أَجْرًا

ف۳۸ کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا

حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾

ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لئے حکم ہوا کہ اُن سے فرما دیجئے ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ف۳۹ مسئلہ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور انکی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر۔

ف۴۱ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحبِ عذر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اسکے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انہیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بیٹھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ یا کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جسکی خدمت اس پر لازم ہے اور اسکے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر

حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ؏ ۱۷ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳ اسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ ۱۸ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ف۴۵ تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی غنیمتیں

يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۱۹ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ

کہ تم لوگے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور اس لئے

اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ ۲۰ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

کہ ایمان والوں کے لئے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے ف۵۱ اور ایک اور ف۵۲ جو تمہارے

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۲۱

بل کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ

اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے

ع ۲ / ۱۰

ف۴۳ طاعت سے اعراض کریگا اور کفر و نفاق پر رہیگا ف۴۴ حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنیوالوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اسلئے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسبابِ ظاہر یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشرافِ قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائیگا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کرلیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہونچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کرینگے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہونچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جسکو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سنکر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجدیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو ناپدید کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اسکا پتہ بھی نہ چلا ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی ف۴۷ خیبر کی اور اہلِ خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی ف۴۹ کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہونچا سکے اسکا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کیلئے روانہ ہوئے تو اہلِ خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں رعب ڈالا اور انکے ہاتھ روک دیئے۔

لَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہرگز تم اللہ کا دستور

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

روک دیئے وادی مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

کام دیکھتا ہے وہ وہ ہیں ف۵۹ جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰ روکا

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

اور کچھ مسلمان عورتیں ف۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ف۶۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ف۶۴ تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں

مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ف۶۵ تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

دلوں میں اَڑ رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اَڑ ف۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ

اور ایمان والوں پر اُتارا ف۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ف۶۹ اور وہ اس کے زیادہ

ف۵۰ یعنی غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا ف۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو ف۵۲ فتح ف۵۳ مراد اس سے یا خاص فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔

ف۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔

ف۵۵ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی

ف۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کرتا ہے۔

ف۵۷ یعنی کفار کے۔

ف۵۸ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسّی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

ف۵۹ کفار مکہ۔

ف۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے۔

ف۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

ف۶۲ کہ مکہ مکرمہ میں ہیں۔

ف۶۳ تم انہیں پہچانتے نہیں۔

ف۶۴ کفار سے قتال کرنے میں۔

ف۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہوجاتے۔

ف۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لاکر

ف۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا

ف۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہوجاتی

ف۶۹ کلمۂ تقویٰ سے مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

و۷۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا و۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں و۷۲ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔

بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

سزاوار اور اس کے اہل تھے و۷۰ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے و۷۱ بیشک اللہ نے سچ کردیا اپنے

رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

رسول کا سچا خواب و۷۲ بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و اماں سے اپنے سروں کے و۷۳ بال منڈاتے یا و۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

معلوم نہیں و۷۵ تو اس سے پہلے و۷۶ ایک نزدیک آنیوالی فتح رکھی و۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے و۷۸ اور اللہ کافی ہے گواہ و۷۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے و۸۰ کافروں پر سخت ہیں و۸۱ اور آپس میں نرم دل و۸۲ تو انہیں

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ

دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے و۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے

فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ

چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے و۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت

فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

انجیل میں و۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی

عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے و۸۶ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں

ع ۹ ۳ ۱۱

۱۵ مع عند المتاخرین ۱۲

و۷۳ تمام و۷۴ تھوڑے سے۔ و۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لئے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔ و۷۶ یعنی دخول حرم سے قبل۔ و۷۷ فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اسکے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ و۷۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ و۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے۔ و۸۰ یعنی اُن کے اصحاب۔ و۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ انکا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور انکے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک) و۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنیوالے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہونچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ و۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نماز پر مداومت کرتے۔ و۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت انکے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے انکے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اسکا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے و۸۵ یہ مذکور ہے کہ و۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اسکی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپکو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اسکی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ٢٩ ع

ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ف٢٩ بخشش اور بڑے ثواب کا

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ف٢ اور اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ

بیشک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ف٣ اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٢ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ف٤ بیشک وہ جو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ف٥ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے

لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ٣ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے

وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٤ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ف٦ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

ع ٤ / ٣ / ١٢

ف٢٩ صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔ ف١ سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھیتر حرف ہیں ف٢ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہِ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں **شانِ نزول** چند شخصوں نے عید اضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف٣ یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربارِ رسالت کا ادب و احترام ہے۔

ف٤ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آ کر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں ف٥ براہِ ادب و تعظیم **شانِ نزول** آیہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف٦ **شانِ نزول** یہ آیت وفدِ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔

تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے ف۷ تو یہ اُنکے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اے ایمان والو
اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو ف۹ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ
ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں
اللّٰهِؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ
ف۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں
الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ
ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں
الْعِصْیَانَؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَۙ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةًؕ
ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ف۱۲ اللہ کا فضل اور احسان
وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا
اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ
میں صلح کراؤ ف۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ف۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو
تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا
یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو
بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان

ف۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انہیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اسکو بجا لاتے ف۸ انمیں سے اُن کے لئے جو توبہ کریں ف۹ کہ صحیح ہے یا غلط **شانِ نزول** یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں انکے اور اُن کے درمیان عداوت تھی جب ولید انکے دیار کے قریب پہونچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً انکے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کرکے ولید واپس ہوگئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لئے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔

ف۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاءِ حال کرکے تمہیں رسوا کردیں گے۔

ف۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دیدیں

ف۱۲ کہ طریقِ حق پر قائم رہے۔

ف۱۳ **شانِ نزول** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن اُبی نے ناک بند کرلی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہونچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے **مسئلہ** باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ ع

بھائی ہیں ف۱۵ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ف۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ف۱۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ف۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا

ف۱۹ اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور

تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ

آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر

بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا

فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں اے

الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ

ایمان والو بہت گمانوں سے بچو ف۲۴ بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے ف۲۵ اور

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن

عیب نہ ڈھونڈھو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ

اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنیوالا

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

مہربان ہے اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹ اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ

اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک

ع ۱۳

ف۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے ف۱۶ جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو ف۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مؤمنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے ف۱۸ شانِ نزول اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور انکے لئے جگہ خالی کردیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کیلئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انھوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمھیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اسکے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اسکا جسم دبا کر کہا کہ کون اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اسکی ماں کا نام لیکر کہا فلانی کا لڑکا اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کیلئے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھکر انکے ساتھ تمسخر کرتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی اور نہ تندرست اپاہج کی نہ بینا اسکی جسکی آنکھ میں عیب ہو۔

ف۱۹ صدق و اخلاص میں

ف۲۰ شانِ نزول یہ آیت ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انھیں معلوم ہوا تھا کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انھیں رنج ہوا اور روئیں اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا اے حفصہ خدا سے ڈرو (الترمذی وقال حسن صحیح غریب) ف۲۱ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا ف۲۲ جو انہیں ناگوار معلوم ہوں مسائل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہے اسکو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اسکو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہوگئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش اعرج ف۲۳ تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اسکو عیب لگا کر یا اسکا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ ف۲۴ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا ف۲۵ مسئلہ مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اسکا کوئی کلام سنکر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اسکے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال انکے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے

سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں ف۲۶ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور انکے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو انکے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اسکو رسوا نہ کرے اسکی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا آدمی کیلئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اسکا خون بھی اسکی آبرو بھی اسکا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی پردہ پوشی فرمائیگا۔

اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ

اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ف۳۵ ہاں

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا

یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا ف۳۷ اور اگر تم اللہ اور

اللّٰہَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ف۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دیگا ف۳۹ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا

مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۴۰

وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی

الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

سچے ہیں ف۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰہُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ

اور جو کچھ زمین میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳ اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے

اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ

ہیں کہ مسلمان ہو گئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے

هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ

تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴ بیشک اللہ جانتا ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۵

ف۲۷ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔

ف۲۸ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اسکو پیٹھ پیچھے برا کہنا اسکے مرنے کے بعد اسکا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اسکو ایذا ہوتی ہے اسیطرح اسکی بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب انکی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطبخ حضرت اسامہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے پاس کچھ رہا نہ تھا انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انھوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہو اسکے لئے دعائے مغفرت کرے مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں ف۲۹ مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی انکے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں ف۲۹ حضرت آدم علیہ السلام ف۳۰ حضرت حوا ف۳۱ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد ف۳۲ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے

باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اسکے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کیلئے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اسکو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے ف۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب **شانِ نزول** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازارِ مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہوگیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر اسکی وفات ہوگئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی —

ف۳۴ **شانِ نزول** یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستے میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔
ف۳۵ صدقِ دل سے۔
ف۳۶ ظاہر میں۔
ف۳۷ **مسئلہ** محض زبانی اقرار جسکے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔
ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر۔
ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا
ف۴۰ اپنے دین و ایمان میں۔
ف۴۱ ایمان کے دعوے میں **شانِ نزول** جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔
ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ق مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

عزت والے قرآن کی قسم ف۲ بلکہ انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

لایا ف۳ تو کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ

یہ پلٹنا دور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے پاس

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ف۶ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب

فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ

بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اسے کیسا بنایا ف۱۰ اور

زَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا

سنوارا ف۱۱ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ف۱۲ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے

رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى

ف۱۴ اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ

ہر رجوع والے بندے کے لئے ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اگائے

ف۴۴ اپنے دعوے میں ف۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ف۱ سورۂ قٓ مکیہ ہے اسمیں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے ف۳ جسکی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی انکے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اسکے انکا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب اور انکار کرنا قابلِ حیرت ہے ف۴ انکی اس بات کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۵ یعنی انکے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم انکو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے ف۶ جسمیں انکے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے ف۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جسکے ساتھ معجزاتِ باہرات ہیں یا قرآن مجید ف۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں ف۹ جسم بنا و لفظ اعتبار سے کہ اسکی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔

ف۱۰ بغیر ستون کے بلند کیا ف۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے ف۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں ف۱۳ پانی تک ف۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے ف۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ف۱۶ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کرکے اسکی طرف رجوع ہو ف۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے ف۱۸ طرح طرح کا گیہوں جو چنا وغیرہ ف۱۹ بارش کے پانی ف۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کردیا ف۲۱ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو ف۲۲ رسولوں کو ف۲۳ رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اسکے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے
ف۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے۔

جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا

اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی

لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

روزی کے لئے اور ہم نے اس ف۱۹ سے مردہ شہر جلایا ف۲۰ یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ف۲۲

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

نوح کی قوم اور رس والوں ف۲۳ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے

لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

ہمقوموں اور بَن والوں اور تُبّع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے

وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ف۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں

جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ

ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اسکا نفس ڈالتا ہے ف۲۸

ع ۱۵ / ۱۵

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ف۳۰

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اسکے پاس ایک محافظ

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ

تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲ اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴ یہ ہے جس سے تو

مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ

بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ف۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۶ اور ہر جان

ف۲۵ اسمیں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں اسکے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اسکے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔

ف۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔

ف۲۸ ہم سے اسکے سرائر و ضمائر چھپے نہیں۔

ف۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں ورید وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جزو میں پہونچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔

ف۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اسکی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔

ف۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اسمیں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا ہے خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اسکے ہاتھ میں دیدیے جائیں

ف۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اسکے لکھنے کیلئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونیکی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جنمیں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجتیں قائم کرنیکے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب انکی موت اور قیامت کے وقت پیش آنیوالی ہے اور صیغۂ ماضی سے انکی آمد کی تعبیر فرما کر اسکے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۳۳ جو عقل و حواس کو مختل و مکدر کردیتی ہے ف۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جسکو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنیوالے سے کہا جاتا ہے کہ موت ف۳۵ بعث کیلئے ف۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔

ف۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے ف۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود آپ کا اپنا نفس ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا۔

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۳۷ اور ایک گواہ ف۳۸ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا ف۳۹

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا ف۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۱ اور اس کا ہمنشین فرشتہ ف۴۲

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ

بولا یہ ہے ف۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جو بھلائی سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ف۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ

عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ف۴۵ ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہ کیا ف۴۶ ہاں یہ آپ ہی

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

دور کی گمراہی میں تھا ف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا تھا

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ

ف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں جس دن

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ

ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ف۵۱ اور پاس لائی جائے گی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵۳ ہر رجوع لانے والے

حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾

نگہداشت والے کے لئے ف۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ف۵۵

ف۳۹ دنیا میں۔

ف۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا۔

ف۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

ف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک وخازن)

ف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک)۔

ف۴۴ دین میں۔

ف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔

ف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اسے گمراہ نہ کیا

ف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کر لیا اس پر ارشاد الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ۔

۲ ع ۱۴ ۱۶ ف۴۸ کہ دار الجزاء اور موقف حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں۔

ف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھر دیگا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا۔

ف۵۱ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے

ف۵۲ عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہل موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائیگا ف۵۳ رسولوں کی معرفت دنیا میں ف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیب نے فرمایا اوّاب وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگہداشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا و رسول کے حکم بجا لائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے ؎ اگر تو پاسداری پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازیں پاس ؛ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ؛ ز جانت بر نیاید بے خدا دم ؛ ف۵۵ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل۔

وف۵۶ بے خوف وخطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمھیں عذاب ہو نہ تمھاری نعمتیں زائل ہوں وف۵۷ اب نہ فنا ہے نہ موت وف۵۸ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدار الٰہی و تجلی ربانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دار کرامت میں نوازے جائیں گے وف۵۹ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل وف۶۰ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں وف۶۱ اور جستجو میں جا بجا پھرا کئے وف۶۲ موت اور حکم الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
ان سے فرمایا جائیگا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ وف۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے وف۵۷ ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے
مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا
بھی زیادہ ہے وف۵۸ اور ان سے پہلے وف۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں ہلاک فرمادیں کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں وف۶۰
فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ
تو شہروں میں کاوشیں کیں وف۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ وف۶۲ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے
لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
جو دل رکھتا ہو وف۶۳ یا کان لگائے وف۶۴ اور متوجہ ہو اور بیشک ہم نے آسمانوں
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾
اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی وف۶۵
فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ
تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور
قَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ
ڈوبنے سے پہلے وف۶۶ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو وف۶۷ اور نمازوں کے بعد وف۶۸ اور کان لگا کر سنو
يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ
جس دن پکارنے والا پکاریگا وف۶۹ ایک پاس جگہ سے وف۷۰ جس دن چنگھاڑ سنیں گے وف۷۱ حق کے ساتھ یہ دن ہے
يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ
قبروں سے باہر آنے کا بیشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے وف۷۲ جس دن زمین ان سے
الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ
پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے وف۷۳ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں وف۷۴

وف۶۳ دل دانا شبلی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کیلئے قلب حاضر چاہیئے جس میں طرفۃ العین کے لئے بھی غفلت نہ آئے۔

وف۶۴ قرآن اور نصیحت پر۔

وف۶۵ شان نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالٰی نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا اس آیت میں انکا رد ہے کہ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ تھکے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت ہستی عطا فرماتا ہے شان الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرۂ مبارک پر سرخی نمودار ہو گئی تو اللہ تعالٰی نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

وف۶۶ یعنی فجر و ظہر و عصر کے وقت۔

وف۶۷ یعنی وقت مغرب و عشاء و تہجد۔

وف۶۸ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنیکا حکم فرمایا (بخاری)۔

حدیث سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف) وف۶۹ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام وف۷۰ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی اے گلی ہوئی ہڈیو بکھرے ہوئے جوڑو ریزہ ریزہ شدہ گوشتو پراگندہ بالو اللہ تعالٰی تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونیکا حکم دیتا ہے وف۷۱ سب لوگ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے وف۷۲ آخرت میں وف۷۳ مردے محشر کی طرف وف۷۴ یعنی کفار قریش۔

ف۵۷ کہ انھیں بزور اسلام میں داخل کرو آپکا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے اوکان ہذا قبل الامر بالقتال)۔ ف۱ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اسمیں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایکہزار دو سو انتالیس حرف ہیں ف۲ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں ف۳ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں ف۴ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں ف۵ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انھیں لیکر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کرکے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔
ف۶ یعنی بعث و جزا۔
ف۷ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔
ف۸ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں۔
ف۹ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر

ع ۳ ۱۶ ۱۷

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف۵۷ تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں ف۲ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف۳ پھر نرم چلنے والیاں ف۴ پھر حکم سے بانٹنے والیاں

اَمْرًا ﴿٤﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءِ

ف۵ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۶ ضرور سچ ہے اور بیشک انصاف ضرور ہونا ف۷ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھا

اُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿١١﴾

یا جانا ہو ف۱۰ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۱۱

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾

پوچھتے ہیں ف۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائیگا

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

چکھو اپنا تپنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵ بے شک پرہیزگار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٥﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

باغوں اور چشموں میں ہیں ف۱۶ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ

کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں ف۱۰ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انکے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ف۱۱ یعنی نشہ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں ف۱۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ ف۱۳ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے ف۱۴ اور انھیں عذاب دیا جائیگا ف۱۵ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جسکا وعدہ دیتے ہو ف۱۶ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جنمیں لطیف چشمے جاری ہیں۔

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ
اس سے پہلے ف۱۷ نیکو کار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸ اور

بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا ف۲۰

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ
اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ع ۲۳ ۱۸
یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وقف لازم
خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا
پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷ پھر اسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
کھاتے نہیں تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اسے ایک علم والے لڑکے

عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ
کی بشارت دی اس پر اسکی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ

عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾
ف۳۲ انھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں۔

ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے۔

ف۲۱ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسکی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔

ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بیشمار عجائب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے۔

ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کرکے زمین کو پیداوار سے مالامال کیا جاتا ہے۔

ف۲۴ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔

ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔

ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی۔

ف۲۷ نفیس بھنا ہوا۔

ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ف۳۰ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں ف۳۱ یعنی حضرت سارہ ف۳۲ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوّے ۹۰ یا ننانوے ۹۹ سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کئے جانے والا تھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ

بھیجے گئے ہیں ف۳۴ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾

بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی

لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

باقی رکھی ان کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اسے روشن سند

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾

لے کر فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ

تو ہم نے اسے اور اسکے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپکو ملامت کررہا تھا ف۴۲ اور عاد میں ف۴۳

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ

جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز

إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾

کی طرح کرچھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۴۷

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا ف۴۹ تو وہ

ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔

ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد۔

ف۳۸ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔

ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔

ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے۔

ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔

ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا۔

ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔

ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی۔

ف۴۵ خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس کو ہلاک کرکے ایسا کردیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے ف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں ف۴۷ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کرو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے ف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں ف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کردئے گئے۔

ف۵۰ وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے ف۵۱ اپنے دست قدرت سے ف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔

اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن

نہ کھڑے ہو سکے ف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم

قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا

نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۵۱ اور بیشک ہم

لَمُوسِعُونَ ﴿۴۷﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿۴۸﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ

وسعت دینے والے ہیں ف۵۲ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ

دو جوڑ بنائے ف۵۳ کہ تم دھیان کرو ف۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو ف۵۵ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے

مُّبِينٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۱﴾

صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ

یونہی ف۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجْنُونٌ ﴿۵۲﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵۷ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر

بِمَلُومٍ ﴿۵۴﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن

وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن

اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ

يُطْعِمُونِ ﴿۵۷﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۸﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ

وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲ تو بیشک ان ظالموں

ع ۲۳

ف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی و تری اور گرمی و سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور کفر و ایمان اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے۔

ف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اسکی عبادت اختیار کرو۔

ف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر و مجنون کہا ایسے ہی۔

ف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لئے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپکے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لئے جاری رہیگی چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں ف۶۱ میری خلق کے لئے ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔

ف۶۳ جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ف۶۴ حصہ بے نصیب ہے ف۶۵ یعنی امم سابقہ کے کفار کیلئے جو انبیاء کی تکذیب میں اُنکے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا۔
ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔
ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ
کیلئے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلئے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾
تو کافروں کی خرابی ہے اُنکے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ طور مکیہ ہے اس میں انچاس — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾
طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت معمور ف۴
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾
اور بلند چھت ف۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف۶ بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ف۷
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾
اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف۸ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف۹
فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف۱۰ وہ جو مشغلہ میں ف۱۱ کھیل رہے ہیں
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا
جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف۱۲ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا
تھے ف۱۳ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۴ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو
اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف۱۵ تمہیں اسی کا بدلا جو تم کرتے تھے ف۱۶

ع ۱۴ ۳/۲

ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچسو حرف ہیں۔
ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالٰے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا۔
ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔
ف۴ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انھیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔
ف۵ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس)۔
ف۶ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کردیگا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائیگی (خازن)۔
ف۷ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے۔
ف۸ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں ف۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا ف۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے ف۱۱ کفر و باطل کے ف۱۲ اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منھ کے بل جہنم میں ڈھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائیگا ف۱۳ دنیا میں ف۱۴ یہ ان سے اس لئے کہا جائیگا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کردی ہے۔
ف۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ف۱۶ دنیا میں کفر و تکذیب۔

ف۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔
ف۱۸ اور ان سے کہا جائے گا۔

ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کیئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَعِيمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِينَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَ
بیشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف۱۷ اور
وَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
انھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا ف۱۸ کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا
تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿۲۰﴾
ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمٰنٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی
وَمَآ أَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿۲۱﴾
ف۲۰ اور ان کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے کیے میں گرفتار ہیں ف۲۲
وَأَمْدَدْنٰهُمْ بِفٰكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۲﴾ يَتَنٰزَعُونَ فِيهَا كَأْسًا
اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳ ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ
لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
جام جس میں نہ بیہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمتگار لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں
مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوٓا إِنَّا كُنَّا
چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بیشک ہم اس سے
قَبْلُ فِيٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾
پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰
إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ أَنْتَ بِنِعْمَتِ
بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اسکی عبادت کی تھی بیشک وہی احسان فرمانیوالا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم

ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائیگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائیگا۔
ف۲۱ انھیں انکے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کیے۔
ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن)
ف۲۳ یعنی اہل جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔
ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے۔
ف۲۵ خدمت کے لئے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے۔
ف۲۶ جنھیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔
ع ۱ / ۲۸ / ۳
ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کیلئے ہوگا ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خلل ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کیے جانے کا بھی اندیشہ تھا ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر ف۳۰ یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف ف۳۲ کفار مکہ کو اور انکے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لئے۔

وف۳۳ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں وف۳۴ کہ جیسے اُن سے پہلے شاعر مر گئے اور انکے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ اُن کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے وف۳۵ میری موت کا وف۳۶ کہ تم پر عذاب الٰہی آئے چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل و قید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے وف۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر ساحر کاہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلاف عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر ساحر کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ وف۳۸ کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے وف۳۹ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے۔

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ
اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون یا کہتے ہیں وف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار

الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ
ہے وف۳۴ تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ وف۳۵ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں وف۳۶ کیا ان کی عقلیں

اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ
انھیں یہی بتاتی ہیں وف۳۷ یا وہ سرکش لوگ ہیں وف۳۸ یا کہتے ہیں انھوں نے وف۳۹ یہ قرآن بنا لیا

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ
بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے وف۴۰ تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں وف۴۱ اگر سچے ہیں کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ
وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے وف۴۲ یا وہی بنانے والے ہیں وف۴۳ یا آسمان اور زمین انھوں نے

وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
پیدا کئے وف۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں وف۴۵ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں وف۴۶ یا وہ

الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ
کروڑے ہیں وف۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے وف۴۸ جس میں چڑھ کر سُن لیتے ہیں وف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا
روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں اور تم کو بیٹے وف۵۰ یا تم ان سے وف۵۱ کچھ اجرت

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾
مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں وف۵۲ یا ان کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں وف۵۳

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ
یا کسی داؤں کے ارادہ میں ہیں وف۵۴ تو کافروں ہی پر داؤں پڑنا ہے وف۵۵ یا اللہ کے سوا

وف۴۰ اور دشمنی و خبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے۔

وف۴۱ جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو۔

وف۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا ہوئے جماد بے عقل ہیں یا جن پر حجت قائم نہ کی جائیگی، ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انھیں خدا نے نہیں بنایا

وف۴۳ کہ انھوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انھیں اقرار کرنا پڑیگا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔

وف۴۴ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے آسمان و زمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اسکی عبادت نہیں کرتے

وف۴۵ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی قدرت و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اسکے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔

وف۴۶ نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انھیں اختیار ہو جہاں چاہے خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں

وف۴۷ خود مختار جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

وف۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

وف۴۹ اور انھیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انھیں اس کا دعویٰ ہو۔

وف۵۰ یہ ان کی سفاہت اور بیوقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں وف۵۱ دین کی تعلیم پر وف۵۲ اور تاوان کی زیرباری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انھیں کیا عذر ہے وف۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں وف۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں وف۵۵ انکے مکر و کید کا وبال انھیں پر پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انھیں بدر میں ہلاک کیا۔

ف۵۶ جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ انکا کفر و عناد اس حد پر پہونچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اُسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہونگے ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے ف۵۹ غرض کسی طرح عذاب آخرت سے بچ نہ سکیں گے ف۶۰ انکے کفر کے سبب عذاب آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونیوالے ہیں ف۶۲ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو۔

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ
انکا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللہ کو پاکی ان کے شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا

السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ بادل ہے ف۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہانتک کہ وہ اپنے اس

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا هُمْ
دن سے ملیں جس میں بیہوش ہونگے ف۵۸ جس دن ان کا داؤں کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
مدد ہو ف۵۹ اور بیشک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر ان میں اکثر کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
خبر نہیں ف۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ف۶۲ کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو ف۶۳ اور اپنے رب

حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع
کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ف۶۴ اور کچھ رات میں اسکی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ف۶۵

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ اثْنَتَانِ وَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۃ النجم مکی ہے اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ
اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے ف۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ف۳ اور وہ کوئی بات اپنی

الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ
خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ف۴ انہیں ف۵ سکھایا ف۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ف۷ پھر اس

فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ
جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱ اس جلوے اور اس محبوب

ف۶۳ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے۔
ف۶۴ نماز کیلئے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنیٰ ہیں کہ ہر مجلس سے اُٹھتے وقت حمد و تسبیح بجا لایا کرو۔
ف۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔

ف۱ سورہ والنجم مکیہ ہے اس میں تین رکوع باسٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار چار سو پانچ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جسکا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی ع ۲۱/۴
ف۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذات گرامی ہادی برحق سید انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (خازن)۔
ف۳ صَاحِبُکُمْ سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں معنیٰ یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپکے دامن عصمت پر کبھی کسی امر مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپکے حاشیہ بساط تک نہ پہنچ سکا
ف۴ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بھٹکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے (کبیر) اور اسمیں یہ بھی ارشاد ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہونچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے (روح البیان) ف۵ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انکی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہونچا دینا ہے ف۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد تعلیم الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہونچانا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْ مِرَّۃٍ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی (تفسیر روح البیان) ف۸ عام مفسرین نے فَاسْتَوٰی کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اسکا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں انکی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور انکے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو انکی اصلی صورت میں نہیں دیکھا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد فَاسْتَوٰی سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استوٰی فرمانا ہے (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استوٰی فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ منتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انھوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استوٰی کی اسناد حضرت رب العزت عزوجل کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

قال فما خطبکم ۲۰

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۹ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۱۰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

ہیں دو ہاتھ کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

مَا رَاٰى ۱۱ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۱۲ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۱۳

ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا ف۱۶

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۱۴ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۱۵ اِذْ يَغْشَى

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ف۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۱۶ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۱۷ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

تھا جو چھا رہا تھا ف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ف۱۹ بے شک اپنے رب کی

اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۱۸ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ۱۹ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری منات کو

الْاُخْرٰى ۲۰ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ۲۱ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۲۲

ف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی تقسیم ہے ف۲۳

اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ف۲۴ اللہ نے ان کی

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ

کوئی سند نہیں اُتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ف۲۵

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۲۳ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۲۴

حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ف۲۷

ع ۲۵ ۱ ۵ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ۲۵ وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ

تو آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ف۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش

ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ اُفق اعلیٰ یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اسکے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا اسی طرح یہاں یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہونچے تو تجلی ربانی آپکی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۱۰ اسکے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورت اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے ف۱۱ اسمیں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہونچا اور با ادب احبا میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہونچی ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ

خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر انکے سوا کسی کو اطلاع نہیں بقلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی
اور محب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جنکو انکے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپکو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے
ایک تو علم شرائع و احکام جنکی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو اخص الخواص کو تلقین کیے جاتے ہیں اور
ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی انکا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان) ف۲۸ آنکھ نے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾
کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ف۲۹
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾
بے شک وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ف۳۱
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
اور انھیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
کچھ کام نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
کی زندگی ف۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا
نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ف۳۷ بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمہیں
الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ
مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۳۹

تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ
آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و
معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات
کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت
جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو
دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم
دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے
جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دو بار دیکھا
(رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے
رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول
حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم
کو خلت اور حضرت موسیٰ کو کلام اور سید عالم
محمد مصطفےٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا صلوات
اللہ تعالیٰ علیہم کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا
اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا
انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول
کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ
کہا اور سند میں لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ تلاوت
فرمائی یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی
میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے
کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ
کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی مسئلہ صحیح یہ ہے
کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بحر الامۃ ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی
حدیث ہے رَاَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِيْ وَبِقَلْبِيْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے
رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اسکو دیکھا اسکو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے
ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا ف۱۵ یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے ف۱۶ کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لئے چند بار عروج و نزول ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انھیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا ف۱۷ سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جسکی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اسکی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے ف۱۸ یعنی ملائکہ اور انوار ف۱۹ اسمیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ
وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک
اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ
رکھا ف۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۴۳ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں
صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
میں ہے موسیٰ کے ف۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا ف۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا
اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ
بوجھ نہیں اٹھاتی ف۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ف۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب
يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَ
دیکھی جائیگی ف۴۸ پھر اس کا بھرپور بدلا دیا جائے گا اور یہ کہ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۴۹ اور
اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ
دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے ذمہ
النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ
ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنیٰ دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شِعریٰ کا
الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ
رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور ان سے
نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ
پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بیشک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اس نے الٹنے والی بستی کو

ع ۲/۶

ف۲۰ یعنی حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپکا علم تمام معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہو گیا جیسا کہ حدیثِ اختصام ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری احادیث میں آیا ہے (روح البیان)۔
ف۲۱ لات عزیٰ اور منات بتوں کے نام ہیں جنھیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظرِ تحقیق و انصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ محض بے قدرت ہیں اور اللہ تعالیٰ قادرِ برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اسکا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلافِ عقل و دانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
ف۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اسکا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ در گور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو۔
ف۲۳ کہ جو چیز بری سمجھتے ہو وہ خدا کے لئے تجویز کرتے ہو۔
ف۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بیجا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود
ف۲۵ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل و علم و تعلیم الٰہی کے خلاف اتباع نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے
ف۲۶ یعنی کتاب الٰہی اور خدا کے رسول جنھوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ف۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں ف۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئیگا ف۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اسکے لئے شفاعت کرینگے جسکے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کیلئے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انھیں بارگاہ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل ف۳۰ یعنی کفار منکرین بعث ف۳۱ کہ انھیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں ف۳۲ امرِ واقعی اور حقیقت حال علم و یقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم و گمان سے ف۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے ف۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اسکا طالب ہوتا ف۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل و کم علم ہیں کہ انھوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ انکے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انھوں نے باندھ رکھے ہیں کہ معاذ اللہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں انکی شفاعت کرینگے اور اس وہم باطل پر بھروسہ کرکے انھوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی ف۳۶ گناہ وہ عمل ہے جسکا کرنیوالا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا

کرنیوالا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔ کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ
جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو ف۳۷ کہ آنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے ف۳۸ **شان نزول** یہ آیت اُن لوگوں کے حق
میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج ف۳۹ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ
تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداء ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے **مسئلہ** اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی

اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا
نیچے گرایا ف۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کریگا یہ
نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ
ف۶۱ ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانیوالوں کی طرح ف۶۲ پاس آئی پاس آنیوالی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی
اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَ
کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور
لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾
روتے نہیں ف۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ف۶۷

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ قمر مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا
پاس آئی قیامت اور ف۲ شق ہو گیا چاند ف۳ اور اگر دیکھیں ف۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ف۵ اور کہتے
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾
ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایا ف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار پا چکا ہے ف۸
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا
اور بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت پھر کیا
تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾
کام دیں ڈر سنانے والے تو تم ان سے منہ پھیر لو ف۱۱ جس دن بلانیوالا ف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائیگا ف۱۳
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ
نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی

گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور طاعت وعبادت پر مسرت اور اسکے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔
ف۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ۔
ف۴۱ اسلام سے **شان نزول** یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اسکو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھکو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس نے تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا۔
ف۴۲ باقی **شان نزول** یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ ف۴۳ کہ دوسرا شخص اسکا بار گناہ اٹھائے گا اور اسکے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔

ف۴۴ یعنی اسفار توریت میں ف۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انھیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پوری طرح ادا کیا اسمیں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا
بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات بھی اسکے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا
ف۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اسمیں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اسکے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانہ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اسکے بیٹے
یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اسکی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بار گناہ میں ماخوذ نہیں ف۴۷ یعنی عمل
مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کیلئے خاص تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سے منسوخ ہوگیا حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اسکی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں **مسائل** اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات وطاعات سے جو ثواب پہونچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لئے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ وطاعات وصدقات سے ثواب پہونچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اسکے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعت رزق یا تندرستی وغیرہ سے اسکا بدلہ دیدیا جائیگا تاکہ آخرت میں اسکا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائیگا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالٰی اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کیلئے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جسکے لئے کی گئی کیونکہ اسکا کرنیوالا مثل نائب ووکیل کے اسکا قائم مقام ہوتا ہے۔

مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھولدیئے زور کے بہتے

مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ

پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر

قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً

تھی ف۲۲ اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی ف۲۴ اسکے صلہ

لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ

میں ف۲۵ جسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اُسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنیوالا ف۲۷ تو کیسا ہوا

كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

میرا عذاب اور میری دھمکیاں اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے

مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا

والا ف۲۸ عاد نے جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانیکے فرمان ف۳۰ بیشک ہم نے ان

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ

پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کیلئے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَ

کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

ف۴۸ آخرت میں۔

ف۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا

ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور انکی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موت کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں۔

ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا۔

ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں جوزا کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اسکی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہے اس ستارہ کا رب بھی اللہ ہی ہے لہذا اسی کی عبادت کرو۔

ف۵۵ بادصرصر سے عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود انکو پہلی عاد کہتے ہیں اور انکے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انھیں کے اعقاب تھے۔

ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔

ف۵۷ غرق کرکے ہلاک کیا۔

ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انھوں نے دعوت قبول نہ کی اور انکی سرکشی کم نہ ہوئی ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنھیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈالدیا اور زیروزبر کردیا ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے ف۶۱ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اسکو ظاہر فرمائیگا یا یہ معنی ہیں کہ اسکے اہوال اور شدائد کو اللہ تعالٰی کے سوائے کوئی نہیں دفع کرسکتا اور اللہ تعالٰی دفع نہ فرمائیگا ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ف۶۶ اسکے وعدہ وعید سنکر ف۶۷ کہ اسکے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ کے اسمیں تین رکوع پچپن آیتیں اور تین سو بیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو تئیس حرف ہیں ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہوکر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چاند شق کرکے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوگیا

اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کر دی ہے اس پر انھیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے
تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہونگے اب جو قافلے آنیوالے ہیں انکی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو
بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنیوالوں سے دریافت کیا انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ
طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت کو پہونچ گئی ہے کہ اسکا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۲۲) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ (۲۳)
بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳
فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ (۲۴) ءَاُلْقِیَ
تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب
الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (۲۵) سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اتارا گیا ف۳۷ بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹
الْكَذَّابُ الْاَشِرُ (۲۶) اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
کون تھا بڑا جھوٹا اترونا ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱
وَاصْطَبِرْ (۲۷) وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ (۲۸)
اور صبر کر ف۴۲ اور انھیں خبر دیدے کہ پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جسکی باری ہے ف۴۴
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ (۲۹) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ (۳۰)
تو انھوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لیکر اسکی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ (۳۱)
ف۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانیوالے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۳۲) كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ
ف۵۰ اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو
بِالنُّذُرِ (۳۳) اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ (۳۴)
جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ بھیجا ف۵۲ سوائے لوط کے گھر والوں کے ف۵۳ ہم نے انھیں پچھلے پہر ف۵۴
نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ (۳۵) وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
بچا لیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بیشک اس نے ف۵۶

ع ۲۲ / ۸

ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کرنیوالی۔
ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے۔
ف۶ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے
ف۷ ان اباطیل کے جو شیطان نے انکے دلنشین کیں تھیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو انکی سرداری تمام عالم میں مسلم ہو جائیگی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہیگی۔
ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اسکو روکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہیگا۔
ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔
ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت
ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونیوالے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ)
ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر۔
ف۱۳ جسکی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہول قیامت و حساب ہے۔
ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے کہاں جائیں۔
ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔
ف۱۶ یعنی قریش سے۔
ف۱۷ نوح علیہ السلام۔
ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند و نصیحت اور وعظ و دعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کر دینگے سنگسار کر ڈالیں گے ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی۔
ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے اُبلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہونچے گا ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں۔
ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کرکے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دیگئی اور بعض مفسرین کے نزدیک تَرَكْنٰهَا کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک جودی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اسکو دیکھا ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اسکے ساتھ اشتغال رکھنے اور اسکو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اسکا حفظ سہل و آسان فرمانے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اسکو یاد کر لیتے ہیں سوائے اسکے کوئی مذہبی

كتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آچکے تھے۔
ف۳۱ بہت تیز چلنے والی نہایت ٹھنڈی سخت سنسنانے والی ف۳۲ حتی کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام
کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لاکر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا
کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝٣٦ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
انھیں ہماری گرفت سے ف۵۵ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۸ انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۹
اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝٣٧ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱ اور بیشک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا
مُّسْتَقِرٌّ ۝٣٨ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝٣٩ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٤٠ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
کوئی یاد کرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس رسول آئے ف۶۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٤٢ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ
ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں
بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ۝٤٣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝٤٤ سَيُهْزَمُ
میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹ کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝٤٥ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑوی اور سخت
وَاَمَرُّ ۝٤٦ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝٤٧ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِی
کڑوی ف۷۴ بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے
النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝٤٨ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ
جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی
بِقَدَرٍ ۝٤٩ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝٥٠ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ
ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ف۷۷ اور بیشک ہم نے تمہاری

ف۳۸ کہ نبوت کا دعوٰی کر کے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔
ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے
ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ نکالدیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی چنانچہ اللہ تعالٰی نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا۔
۲ ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ
ع ۱۸ کیا کیا جاتا ہے۔
۹ ف۴۲ ان کی ایذا پر۔
ف۴۳ ایک دن ان کا ایک دن ناقہ کا۔
ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔
ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لئے۔ ف۴۶ تیز تلوار۔
ف۴۷ اور اس کو قتل کر ڈالا۔
ف۴۸ جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے
ف۴۹ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز۔
ف۵۰ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کیلئے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روندکر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے یہ حالت ان کی ہو گئی۔
ف۵۱ اس تکذیب کی سزا میں۔
ف۵۲ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے۔

منزل ۷

ف۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں ف۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف۵۵ اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا اور شکرگزار وہ ہے جو اللہ پر اور
اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے ف۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۵۷ ہمارے عذاب سے ف۵۸ اور ان کی تصدیق نہ کی ف۵۹ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا
کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دخیل نہ ہوں انھیں ہمارے حوالہ کر دیں اور یہ انھوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انھوں نے حضرت لوط علیہ السلام
سے کہا کہ آپ انھیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی ف۶۰ فوراً وہ اندھے ہو گئے اور آنکھیں ایسی نابید ہو گئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا
چہرے سپاٹ ہو گئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں دروازے سے باہر کیا ف۶۱ جو تمھیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے
ف۶۲ جو عذاب آخرت تک باقی رہیگا ف۶۳ حضرت موسٰی و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے ف۶۴ جو حضرت موسٰی علیہ السلام کو دی گئیں تھیں ف۶۵ عذاب کے ساتھ۔

ف٦٦ اے اہلِ مکہ ف٦٧ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں ف٦٨ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذابِ الٰہی سے امن میں رہو گے ف٦٩ کفارِ مکہ
ف٧٠ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ف٧١ کفارِ مکہ کی ف٧٢ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہیگا **شانِ نزول** روزِ بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے یہ آیتِ کریمہ
نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ السلام نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی ف٧٣ یعنی اس
عذاب کے بعد انہیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ف٧٤ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد ف٧٥ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر) ف٧٦ حسبِ اقتضائے حکمت

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ

وضع کے ف٧٧ ہلاک کر دیے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف٧٩ اور انہوں نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ف٨٠ اور

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف٨١ بے شک پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف٨٢

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١ اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف٢ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان و مایکون کا بیان انہیں سکھایا ف٣

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف٤ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف٥ اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا

اللہ نے بلند کیا ف٦ اور ترازو رکھی ف٧ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ف٨ اور انصاف کے

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ف٩

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ف١٠ اور بھس کے ساتھ اناج ف١١

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

اور خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف١٢ اس نے آدمی کو بنایا

شانِ نزول یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
مسائل احادیث میں انہیں اس اُمت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو انکی عیادت کرنے اور مر جائیں تو انکے جنازے میں شرکت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔
٣ ع ١٥ ١٠
ف٧٧ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔
ف٧٨ کفار پہلی امتوں کے۔
ف٧٩ جو عبرت حاصل کریں اور نصیحت پذیر ہوں
ف٨٠ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظِ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں ف٨١ لوحِ محفوظ میں
ف٨٢ یعنی اسکی بارگاہ کے مقرب ہیں۔

ف١ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں۔
ف٢ **شانِ نزول** جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفارِ مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالٰی نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سکھایا (خازن)۔

ف٣ انسان سے اس آیت میں سیدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن)
ف٤ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کیلئے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انہیں پر ہے ف٥ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں ف٦ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا ف٧ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور انکی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے ف٨ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ف٩ جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں ف١٠ جن میں بہت برکت ہے ف١١ مثل گیہوں جو وغیرہ کے ف١٢ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اُسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اُسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالٰی کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی

وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب یہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد۔ (ترمذی وقال غریب)
ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہو گئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچ کے ہو گئی۔
ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلے سے ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿14﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿15﴾ فَبِاَیِّ
بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے ف۱۴ تو تم دونوں اپنے
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿16﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿17﴾ فَبِاَیِّ
رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ف۱۵ تو تم دونوں
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿18﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿19﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ
اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں
لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿20﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿21﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا
وَالْمَرْجَانُ ﴿22﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿23﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
نکلتا ہے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں
فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿24﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿25﴾ كُلُّ مَنْ
اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں
عَلَیْهَا فَانٍ ﴿26﴾ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿27﴾ فَبِاَیِّ
سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿28﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اسے ہر دن
هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿29﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿30﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ
ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد
الثَّقَلٰنِ ﴿31﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿32﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ

ف۱۶ شیریں اور شور۔
ف۱۷ نہ انکے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔
ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔
ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔
ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔
ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائیگا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کریگا
ع ۱ ۲۵ ۱۱ النصف
ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اسکے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس کے حضور سائل۔
ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔
شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اُس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اسکے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھکر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اسکے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دونگا وزیر نے اسکو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعت وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے ف۲۵ جن و انس کے۔

ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے ف۲۷ روزِ قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے ف۲۸ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزا جلانے والے نہ ہونگے کہ زمین کے اجزا شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائیگی جس کے سب اجزا جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ۔

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ
اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ
جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷

عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائیگا تو گلاب کے پھول سا ہو جائیگا ف۳۰ جیسے سرخ نری

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ
تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی

وَّ لَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے

بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ
جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے

بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ لِمَنْ خَافَ
اسی اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے

مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾
حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لئے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹

ف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔

ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہٗ)۔

ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔

ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہونگے۔

ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے

ع ۲ ۲۰ ۱۲

ف۳۵ اور ان سے کہا جائیگا۔

ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائیگا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ف۴۱
وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ
اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ
وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَیِّ
اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں ف۴۴ تو اپنے رب
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی ف۴۵ تو اپنے
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا
جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو
عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ
چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے

ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا۔ سبحان اللہ۔

ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔

ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔

ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔

ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اسکی جزا جنت ہے۔

ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

وَنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے انمیں عورتیں ہیں عادت کی نیک

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ف۴۷

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ

لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ

جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ع ۳ ۱۴ ۱۳

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکی ہے اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف۲ اس وقت اسکے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ف۳ کسی کو بلندی

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

دینے والی ف۴ جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائینگے جیسے روزن کی دھوپ میں

وقف لازم

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔

ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔

ف۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اور آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ کے اس سورت میں تین رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو تین حرف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن)۔

ف۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔

ف۳ جہنم میں گرا کر۔

ف۴ دخول جنت کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انھیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔

ف۵ حتی کہ اسکی تمام عمارتیں گر جائینگی۔

و۶ یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے و۷ یہ انکی تعظیم شان کے لئے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہونگے و۸ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے و۹ یہ انکی تحقیر شان کیلئے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہونگے و۱۰ نیکیوں میں و۱۱ دخول جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنیوالے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرینگے ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں۔

مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ

غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے و۶ کیسے دہنی طرف

الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

والے و۷ اور بائیں طرف والے و۸ کیسے بائیں طرف والے و۹ اور جو سبقت لے گئے و۱۰

السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے و۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے و۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے و۱۳ ان پر تکیہ

عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ

لگائے ہوئے آمنے سامنے و۱۴ ان کے گرد لئے پھریں گے و۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے و۱۶ کوزے

وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے و۱۷

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ

اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں و۱۸ اور بڑی آنکھ

حُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

والیاں حوریں و۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی و۲۰ صلہ ان کے اعمال کا

یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا

و۲۱ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری و۲۲ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام

سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ

سلام و۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے و۲۴ بے کانٹوں کی

و۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانۂ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے انکے بعد والے احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ)۔

و۱۳ جن میں لعل یاقوت موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہونگے۔

و۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک دوسرے کو دیکھکر مسرور و دلشاد ہوں گے۔

و۱۵ آداب خدمت کے ساتھ۔

و۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے۔

و۱۷ بخلاف شراب دنیا کے کہ اسکے پینے سے حواس مختل ہوجاتے ہیں۔

و۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اسکے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئیگا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہیگا جنتی کھائیگا پھر وہ اڑ جائیگا (خازن) و۱۹ ان کے لئے ہونگی و۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اسکی صفائی اپنی نہایت پر ہے اس طرح وہ حوریں اچھوتی ہونگی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو انکے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئینگی اور یاقوتی ہار انکے گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے و۲۱ کہ دنیا میں انھوں نے فرمانبرداری کی۔ و۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئیگی و۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرینگے ملائکہ اہل جنت کو سلام کرینگے اللہ رب العزت کی طرف سے انکی طرف سلام آئیگا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اسکے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے و۲۴ انکی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔

مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور بلند بچھونوں میں ف۲۸

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱ ۳۸ ۱۴

دہنی طرف والوں کے لئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾

اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے ف۳۴

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾

نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ رکھتے تھے

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ بیشک سب اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بیشک تم اے

ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔

ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔

ف۲۷ اہل جنت پھلوں کے لینے سے۔

ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہونگے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ عورتیں فضل وجمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔

ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔

ف۳۰ یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحاب رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔

ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔

ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہونگے۔

ف۳۳ جو نہایت تاریک وسیاہ ہوگا۔

ف۳۴ دنیا کے اندر۔

ف۳۵ یعنی شرک کی۔

ف۳۶ وہ روز قیامت ہے۔

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمٰلِـُٔوْنَ
گمراہ ہو و۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ
پیٹ بھروگے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
سخت پیاسے اونٹ پئیں و۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا و۳۹

فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ
تو تم کیوں نہیں سچ مانتے و۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو و۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
یا ہم بنانے والے ہیں و۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا و۴۳ اور ہم اس سے

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا
ہارے نہیں کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
خبر نہیں و۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان و۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے و۴۶

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾
تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں و۴۷

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
ہم چاہیں تو و۴۸ اسے روندن کردیں و۴۹ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ و۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی و۵۱

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ
بلکہ ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے

و۳۷ راہِ حق سے بہکنے والو اور حق کو۔
و۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔
و۳۹ نیست سے ہست کیا۔
و۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو
و۴۱ عورتوں کے رحم میں۔
و۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مُردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔
و۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہونچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔
و۴۴ یعنی مسخ کرکے بندر سور وغیرہ کی صورت بنا دیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔
و۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا
و۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مرے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔
و۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔
و۴۸ جو تم بوتے ہو۔
و۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔
و۵۰ متحیر اور نادم و غمگین۔
و۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہوگیا۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ف٥٢ ہم چاہیں تو اسے کھاری
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ
کردیں ف٥٣ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف٥٤ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف٥٥ کیا تم نے
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
اس کا پیڑ پیدا کیا ف٥٦ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے اسے ف٥٧ جہنم کا یادگار بنایا ف٥٨ اور
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
جنگل میں مسافروں کا فائدہ ف٥٩ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی
النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾
جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف٦٠ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ف٦١
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
محفوظ نوشتہ میں ف٦٢ اسے نہ چھوئیں مگر باوضو ف٦٣ اتارا ہوا ہے سارے جہان
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ
کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف٦٤ اور اپنا حصہ
رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ
یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف٦٥ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہونچے اور تم ف٦٦
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف٦٧ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف٦٨
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں ف٦٩ کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم

ف٥٢ اپنی قدرت کاملہ سے۔
ف٥٣ کہ کوئی پی نہ سکے۔
ف٥٤ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان وکرم کا۔
ف٥٥ دو تر لکڑیوں سے جن کو زندو زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔
ف٥٦ مرخ وعفار جن سے زندو زندہ لی جاتی ہے۔
ف٥٧ یعنی آگ کو۔
ف٥٨ کہ دیکھنے والا اسکو دیکھکر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔

ع ٢ ١٥

ف٥٩ کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔
ف٦٠ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت وجلال الٰہی کے۔
ف٦١ جو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔
ف٦٢ جس میں تبدیل وتحریف ممکن نہیں
ف٦٣ مسائل جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں ف٦٤ اور نہیں مانتے
ف٦٥ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔
ف٦٦ اے اہل میت۔
ف٦٧ اپنے علم وقدرت کے ساتھ۔
ف٦٨ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔
ف٦٩ مرنے کے بعد اٹھنا۔

ف۷ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اُٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہونچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔

صٰدِقِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۙ۬

سچے ہو ۔ پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے ف۱ تو راحت ہے اور پھول ف۲

وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ

اور چین کے باغ ف۳ اور اگر ف۴ دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ

سلام ہو دہنی طرف والوں سے ف۵ اور اگر ف۶ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو

الضَّآلِّیْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ف۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۸ یہ بیشک اعلیٰ درجہ کی

حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾

یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۹

ع ۳ ۲۴ ۱۶

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حدید مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اسی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ف۳ اور مارتا ہے ف۴ اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے وہی

الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ

اول ف۵ وہی آخر ف۶ وہی ظاہر ف۷ وہی باطن ف۸ اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ف۹ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا

ف۱ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لئے۔

ف۲ ابوالعالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔

ف۳ آخرت میں۔

ف۴ مرنے والا۔

ف۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔

ف۶ مرنے والا۔

ف۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔

ف۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔

ف۹ حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔

ف۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار رکوع اُنتیس آیتیں پانچسو چوالیس کلمے دو ہزار چار سو چھیتر حرف ہیں ف۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ف۳ مخلوق کو پیدا کرکے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ف۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ف۵ قدیم ہر شے سے قبل اول بے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا ف۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہیگا اسکے لئے انتہا نہیں ف۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر ف۸ حواس اسکے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یکشنبہ اور پچھلا جمعہ ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔

الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
اسکی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے و۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے و۱۱ اور جو آسمان
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
سے اترتا ہے و۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے و۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے و۱۴ تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ
کام دیکھ رہا ہے و۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں
الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ
کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے و۱۶ اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے و۱۷ اور وہ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ
دلوں کی بات جانتا ہے و۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکی راہ میں کچھ وہ
مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾
خرچ کرو جسمیں تمہیں اوروں کا جانشین کیا و۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور اسکی راہ میں خرچ کیا انکے لئے بڑا ثواب ہے
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَ
اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ و۲۰ اور
قَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ
بیشک وہ و۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے و۲۲ اگر تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر و۲۳
عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ
روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیریوں سے و۲۴ اجالے کی طرف لیجائے و۲۵ اور بیشک اللہ
بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ
تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

و۱۰ خواہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مردہ
و۱۱ خواہ وہ نباتات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز۔
و۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش
و۱۳ اعمال اور دعائیں۔
و۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً۔
و۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔
و۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے۔
و۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر۔
و۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔
و۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لئے دیدیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلۂ نائب و وکیل کے ہو انھیں راہ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تامل و تردد نہ ہو۔
و۲۰ اور براہین اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔
و۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ۔
و۲۲ جب اس نے تمہیں پشت آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔
و۲۳ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔
و۲۴ کفر و شرک کی۔
و۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔

مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ
آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ف٢٦ تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ
الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ
اور جہاد کیا ف٢٧ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور
وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾
ع ١ ١٠ ١٧
ان سب سے ف٢٨ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف٢٩ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے
مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ
کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ف٣٠ تو وہ اس کے لئے دونے کرے اور اس کو
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ
عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف٣١ دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ف٣٢ اُن کے
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ف٣٣ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ
جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
لیں کہا جائیگا اپنے پیچھے لوٹو ف٣٤ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ف٣٥ درمیان ایک دیوار
بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾
کھڑی کر دی جائیگی ف٣٦ جس میں ایک دروازہ ہے ف٣٧ اس کے اندر کی طرف رحمت ف٣٨ اور اس کے باہر کی طرف عذاب

ف٢٦ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ ف٢٧ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی اُن کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُد کی مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جو ناپے جاتے ہیں۔

شانِ نزول کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حمایت کی۔

ف٢٨ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی۔

ف٢٩ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔

ف٣٠ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

ف٣١ پل صراط پر۔

ف٣٢ یعنی ان کے ایمان وطاعت کا نور۔

ف٣٣ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

ف٣٤ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا تھا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لئے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہونگے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے ف٣٥ یعنی مومنین اور منافقین کے ف٣٦ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔

ف٣٧ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے ف٣٨ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت۔

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ

منافق ف۳۹ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ

اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم

غَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ

آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے

مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ

لیے جو اترا ف۴۷ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ

تو ان کے دل سخت ہو گئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو

اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں کہ

تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا

تمہیں سمجھ ہو بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا

حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ

ف۵۳ ان کے دونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر

ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے ف۴۰ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ف۴۱ نفاق و کفر اختیار کرکے ف۴۲ دین اسلام میں ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے ف۴۴ یعنی موت۔

ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کریگا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آئیں گے۔

ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔

ف۴۷ **شان نزول** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔

ف۴۸ یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں۔

ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا۔

ف۵۰ اور یاد الٰہی کے لئے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور مواعظ سے انھوں نے اعراض کیا۔

ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔

ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اسکے کہ خشک ہو گئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہو جانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انھیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔

ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

رُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ
ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں انکے لئے
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
انکا ثواب ف۵۶ اور انکا نور ہے ف۵۷ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ
۲ ع ۹ ۱۸
الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ
دوزخی ہیں جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش
تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ
اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینہ کی طرح
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ
جسکا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰ کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہوگیا ف۶۱
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَ
اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اسکی رضا ف۶۳ اور
مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴ بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش
رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ
اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى
اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں ف۶۷

ف۵۹ اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔

ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔

ف۶۲ اس کے لئے جو دنیا کا طالب ہوا اور زندگی لہو و لعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔

ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔

ف۶۴ یہ اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص آخرت میں دنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لئے علاقہ رکھے تو اس کے لئے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب ہو اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالاکر جنت کی طرف بڑھو

ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق ملا کر باہم ملا دئیے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا ف۶۷ قحط کی امساک باراں کی عدم پیداوار کی پھلوں کی کمی کی کھیتیوں کے تباہ ہونے کی۔

وف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی وف۶۹ لوح محفوظ میں وف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو وف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا وف۷۲ متاع دنیا وف۷۳ یعنی نہ اتراؤ وف۷۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہیں نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہیئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس

الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ

اور نہ تمہاری جانوں میں وف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے وف۶۹ قبل اسکے کہ ہم اسے پیدا کریں وف۷۰

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ (۲۲) لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا

بیشک یہ وف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس وف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش

بِمَاۤ اٰتٰىكُمْؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ (۲۳) الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ

نہ ہو وف۷۳ اس پر جو تم کو دیا وف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا وہ جو آپ بخل کریں وف۷۵

وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ

اور اوروں سے بخل کو کہیں وف۷۶ اور جو منہ پھیرے وف۷۷ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب

الْحَمِیْدُ (۲۴) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

خوبیوں سراہا بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب وف۷۸

وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ

اور عدل کی ترازو اتاری وف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں وف۸۰ اور ہم نے لوہا اتارا وف۸۱ اس میں

شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِؕ

سخت آنچ وف۸۲ اور لوگوں کے فائدے وف۸۳ اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اسکو جو بے دیکھے اسکی وف۸۴

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (۲۵) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ

اور اسکے رسولوں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا غالب ہے وف۸۵ اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور انکی

ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۲۶)

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی وف۸۶ تو ان میں وف۸۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ

پھر ہم نے انکے پیچھے وف۸۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔

وف۷۵ اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔

وف۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔

ع ۳ ۶ ۱۹

وف۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے۔

وف۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنے والی۔

وف۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں وف۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے وف۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انھیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا آگ پانی نمک وف۸۲ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں وف۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور انکے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں وف۸۴ یعنی اسکے دین کی وف۸۵ اسکو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنیکا جو حکم دیا گیا یہ انھیں لوگوں کے نفع کیلئے ہے وف۸۶ یعنی توریت و انجیل و زبور و قرآن وف۸۷ یعنی انکی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں وف۸۸ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔

ف۸۹ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے ف۹۰ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا تارک ہوجانا نکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا ف۹۱ بلکہ اس کو ضائع کردیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کرکے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دین مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہوجاتا ہے جن میں آجکل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بتاکر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

ع ۴ ۴ ۲۰

ف۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔

ف۹۳ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہوگئے۔

ف۹۴ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر یہ خطاب اہل کتاب کو ہی ان سے فرمایا جاتا ہے۔

الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ

عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ف۸۹

وَ رَهْبَانِیَّةَ ِ۟ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

اور راہب بننا ف۹۰ تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا ف۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو ف۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا

وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا

اور ان میں سے بہتیرے ف۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو ف۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ف۹۵

بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا ف۹۶ اور تمہارے لئے نور کردے گا ف۹۷

بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

جس میں چلو اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لئے کہ کتاب والے کافر

اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ

جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں ف۹۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے

اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ اثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مجادلہ مدنی ہے اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۹۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹۶ یعنی تمہیں دونا اجر دیگا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر بھی ف۹۷ صراط پر ف۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا شان نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہل کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کردیا گیا۔

ف۱ سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین رکوع بائیس آیتیں چار سو تہتر کلمے ایک ہزار سات سو بانوے حرف ہیں۔

ف۲ وہ خولہ بنت ثعلبہ تھیں اوس بن صامت کی بی بی **شانِ نزول** کسی بات پر اوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی خولہ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہوچکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہوگئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں انکے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہوجائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مرجائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے معاملہ میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکم جدید نازل نہیں ہوا دستورِ قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہوجاتی ہے عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسبِ خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یا اللہ تعالٰی میں تجھ سے اپنی محتاجی بیکسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرۂ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر آثارِ وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہوگئی فرمایا اپنے شوہر کو بلاؤ اوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھکر سنائیں۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ

بےشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللہ

اِلَى اللّٰهِ ﳓ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①

سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بےشک اللہ سنتا دیکھتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ف۵ اور وہ بےشک بری اور نری جھوٹ بات

مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ

کہتے ہیں ف۶ اور بےشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی

مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ

ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بری بات کہہ چکے ف۸ تو ان پر لازم ہے ف۹

قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ایک بردہ آزاد کرنا ف۱۰ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۱ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ

خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے ف۱۲ تو لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۳ قبل اس کے کہ

قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۴ پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں ف۱۵ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۶

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۷ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ف۱۸ اور

ف۳ یعنی ظہار کرتے ہیں ظہار اسکو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو محرماتِ نسبی یا رضاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جسکو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جسکو کل سے تعبیر کی جاتی ہو یا اس کے جزوِ شائع کو محرمات کے ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ تیرا سر یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اسکی ران یا میری بہن یا پھوپھی یا دودھ پلانے والی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظہار کہلاتا ہے ف۴ یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہوگئیں ف۵ **مسئلہ** اور دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بسبب کمالِ حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلٰی ہیں ف۶ جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اسکو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں ف۷ یعنی ان سے ظہار کریں **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظہار نہیں اگر اسکو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر نہ ہوگا ف۸ یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا ف۹ کفارۂ ظہار کا ادا ان پر ضروری ہے ف۱۰ خواہ وہ مؤمن ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر مرد ہو یا عورت البتہ مدبر و ام ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدلِ کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو ف۱۱ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی حرام ہیں ف۱۲ اسکی کفارہ ف۱۳ اس طرح کہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے نہ ان پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان میں کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو از سرِ نو روزے رکھنے پڑیں گے ف۱۴ **مسائل** یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اسکا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بی بی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے ف۱۵ یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بڑھاپے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو

مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ف۱۶ یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے مسئلہ اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتی کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ
کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور
رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ
اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بیشک ہم نے
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
روشن آیتیں اتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب
اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ
کو اٹھائے گا ف۲۱ پھر انہیں ان کے کوتک جتادیگا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى
تو چوتھا وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹
مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ
اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں کہیں ہوں پھر
يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ سب کچھ
عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ
جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں ف۳۱

ف۱۷ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دو۔

ف۱۸ ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔

ف۱۹ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔

ف۲۰ رسولوں کی صدق پر دلالت کرنے والی۔

ف۲۱ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا۔

ف۲۲ رسوا اور شرمندہ کرنے کے لئے۔

ف۲۳ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔

ف۲۴ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

ف۲۵ اور اپنے راز آپس میں گوش در گوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں۔

ع ۲

ف۲۶ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔

ف۲۷ سرگوشی ہو۔

ف۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ۔

ف۲۹ یعنی پانچ اور تین سے۔

ف۳۰ اپنے علم و قدرت سے۔

ف۳۱ شانِ نزول یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کی بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی

الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَ
کے مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے

يَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ
ف۳۴ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر ف۳۵ انہیں جہنم

جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی برا انجام اے ایمان والو

اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو

الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
ف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ
جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے ف۳۷ اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے

اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ
اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ
اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں

تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ
میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا ف۳۹ اور جب کہا جائے

ف۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کرکے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں۔

ف۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو کہے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔

ف۳۴ یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں عَلَیْکُمْ فرمادیتے۔

ف۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو۔

ف۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔

ف۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے میں نہیں رہتا۔

ف۳۹ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہوکر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ

اٹھ کھڑے ہو ف۴۰ تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا

اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا

ف۴۱ درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ

نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ

صدقہ دے لو ف۴۲ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں

تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

کچھ صدقے دو ف۴۳ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

فرمائی ف۴۴ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ

جن پر اللہ کا غضب ہے ف۴۵ وہ نہ تم میں سے نہ اُن میں سے ف۴۶ وہ دانستہ جھوٹی

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

قسم کھاتے ہیں ف۴۷ اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

ع ۲/۲

ف۴۰ نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لئے اور اسی میں داخل ہے تعظیم ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہونا ف۴۱ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ف۴۲ کہ اسمیں باریابی بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہونچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کرکے دس مسائل دریافت کئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر و شرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے عرض کیا حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر فرمایا ترک حیلہ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق و یقین کے ساتھ عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عاقبت عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اسکی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔
ف۴۳ بسبب اپنی غریبی و ناداری کے۔

ف۴۴ اور ترک تقدیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھالیا اور تمکو اختیار دے دیا ف۴۵ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور انکی خیرخواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے ف۴۶ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب ف۴۷ شان نزول یہ آیت عبداللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہونچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اسوقت ایک آدمی آئیگا جسکا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبتل آیا اسکی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوٓا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں　انھوں نے اپنی قسموں کو ف۴۸ ڈھال

فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ

بنا لیا ہے ف۴۹ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵۰ تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے ف۵۱ ان

تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ أُولٰٓئِكَ

کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام نہ دیں گے ف۵۲ وہ

أَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا

دوزخی ہیں　انھیں اس میں ہمیشہ رہنا　جس دن اللہ ان سب کو اٹھائیگا تو اس کے

فَيَحْلِفُونَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلٰى

حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں ف۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے

شَيْءٍ ؕ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

کچھ کیا ف۵۴ سنتے ہو بیشک وہی جھوٹے ہیں ف۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا

فَأَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ

تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی　وہ شیطان کے گروہ ہیں　سنتا ہے بے شک

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۱۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَآدُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗٓ

شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ف۵۶ بیشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

أُولٰٓئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ؕ

وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں　اللہ لکھ چکا ف۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ف۵۸

إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے　تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر

ف۴۸ جو جھوٹی ہیں

ف۴۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے

ف۵۰ یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنٰی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا۔

ف۵۱ آخرت میں۔

ف۵۲ اور روزِ قیامت انھیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکیں گے۔

ف۵۳ کہ دنیا میں مؤمن مخلص تھے۔

ف۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں

ف۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی۔

ف۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار۔

ف۵۷ لوحِ محفوظ میں۔

ف۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ۔

ف۵۹ یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اسکو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بےادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں ف۶۰ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

ف۶۱ اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور

ف۶۲ بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔

ف۶۳ اس کے رحمت و کرم سے۔

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی ف۵۹ اگرچہ وہ ان کے باپ

اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ف۶۰ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ف۶۱ اور انھیں باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف۶۲ اور وہ اللہ

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

سے راضی ف۶۳ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

کامیاب ہے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ حشر مدنی ہے اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۲

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ف۳ ان کے گھروں سے

---

۳ ع ۹ ۳

ف۱ سورہ حشر مدنیہ ہے اس میں تین رکوع چوبیس آیتیں چار سو پینتالیس کلمے ایک ہزار نو سو تیرہ حرف ہیں۔

ف۲ **شان نزول** یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انھوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور انکا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہونچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالےٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انھوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالےٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انھوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور انکا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انھیں حضور کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام و اریحا و خیبر کی طرف چلے گئے ف۳ یعنی یہود بنی نضیر کو۔

دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

نکالا ف۴ اُن کے پہلے حشر کے لئے ف۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ف۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے

يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ

ان کا گمان بھی نہ تھا ف۷ اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا ف۸ کہ اپنے گھر

بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲

ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں ف۹ اور مسلمانوں کے ہاتھوں ف۱۰ تو عبرت لو اے نگاہ والو

وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ

اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا ف۱۱

وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ

اور ان کے لئے ف۱۲ آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴

رسول سے پھٹے رہے ف۱۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

سے تھا ف۱۴ اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو

مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ

ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ ف۱۷ ہاں اللہ

(وقف النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ف۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے ف۵ یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائیگی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اسکے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔

ف۶ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحب قوت صاحب لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی جاگیردار صاحب مال۔

ف۷ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہوسکتے ہیں۔

ف۸ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔

ف۹ اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انھیں اچھی معلوم ہو وہ جلا وطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں

ف۱۰ کہ اُن کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انھیں مسلمان گرادیتے تھے تاکہ جنگ کیلئے میدان صاف ہوجائے

ف۱۱ اور انھیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود بنی قریظہ کے ساتھ کیا

ف۱۲ ہر حال میں خواہ جلا وطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔

ف۱۳ یعنی برسر مخالفت رہے۔

ف۱۴ شان نزول جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے درخت کاٹ ڈالنے اور انھیں جلادینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنان خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اسکا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انھیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسمیں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں انکا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن و اجازت سے ہیں ف۱۵ یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دیکر ف۱۶ یعنی یہود بنی نضیر سے ف۱۷ یعنی اسکے لئے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔

ف۱۸ اپنے دشمنوں میں سے مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ ہیں ف۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جسکو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ف۲۰ رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔

اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے ف۱۹ وہ اللہ اور رسول کی ہے

وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے

كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۗ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ

عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ف۲۷ وہی

الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سچے ہیں ف۲۸ اور جنہوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰ اور ایمان میں گھر بنا لیا ف۳۱

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ

دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت

ف۲۱ اور غربا اور فقرا نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لئے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کر لیں گے اللہ تعالیٰ نے اسکا رد فرما دیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

ف۲۲ غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اسکا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔

ف۲۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور انکے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔

ف۲۴ ان پر جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مال غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی۔

ف۲۵ اور انکے گھروں اور مالوں پر کفار کمہ نے قبضہ کر لیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء سے اموال مسلمین کے مالک ہو جاتے ہیں۔

ف۲۶ یعنی ثواب آخرت۔

ف۲۷ اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں۔

ف۲۸ ایمان و اخلاص میں قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالیٰ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں انکی حالتیں یہاں تک پہونچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے ف۲۹ یعنی مہاجرین سے پہلے یا انکی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ف۳۰ مدینہ پاک ف۳۱ یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں انکا یہ حال ہے کہ ف۳۲ چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں۔

ف۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی ف۳۴ مہاجرین یعنی مہاجرین کو جو اموال غنیمت دیے گئے انصار کے دل میں انکی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں ف۳۵ یعنی مہاجرین کو ف۳۶ شان نزول حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالٰی اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھالے اسلئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہل خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کریگا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائیگا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالٰی ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا

ف۳۸ یعنی مہاجرین و انصار کے اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں۔

ف۳۹ یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے **مسئلہ** جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں مہاجرین، انصار انکے بعد والے جو انکے تابع ہوں اور انکی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور انکے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لئے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں ف۴۰ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اور اسکے رفیقوں کو ف۴۱ یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر ف۴۲ مدینہ شریف سے ف۴۳ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ف۴۴ یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اسکے بعد اللہ تعالٰی منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے ف۴۵ یعنی یہود ف۴۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین انکے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی ف۴۷ جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق۔

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ انہیں
خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹
شدید محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی کامیاب ہیں
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
اور وہ جو ان کے بعد آئے ف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا
ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی
غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى
طرف سے کینہ نہ رکھ ف۳۹ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
منافقوں کو نہ دیکھا ف۴۰ کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں ف۴۱ سے کہتے ہیں
الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
کہ اگر تم نکالے گئے ف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی
اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
نہ مانیں گے ف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے
لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا
ہیں ف۴۴ اگر وہ نکالے گئے ف۴۵ تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی
لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۲
تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ف۴۶ اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ف۴۷ پھر مدد نہ پائیں گے

لَا۟ أَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِى صُدُورِهِم مِّنَ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

بیشک ف۴۸ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے ف۴۹ یہ اس لئے کہ وہ

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَٰتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِى قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

ناسمجھ لوگ ہیں ف۵۰ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

أَوْ مِن وَرَآءِ جُدُرٍۭ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ

یا دُھسّوں کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے ف۵۱ تم انہیں ایک

جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾

جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ف۵۲

كَمَثَلِ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا۟ وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَ

ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے ف۵۳ انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا ف۵۴

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۵۵ شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا

ٱكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ

کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان

ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَٰقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِى ٱلنَّارِ خَٰلِدَيْنِ فِيهَا

کا رب ف۵۶ تو ان دونوں کا ف۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے

وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُا۟ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۵۸

وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌ

اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے آگے بھیجا ف۵۹ اور اللہ سے ڈرو ف۶۰ بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی

ف۴۸ اے مسلمانوں۔

ف۴۹ کہ تمہارے سامنے تو اظہار کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔

ف۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے۔

ف۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی۔

ف۵۳ یعنی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں۔

ف۵۴ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔

ف۵۵ اور منافقین کا یہود بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے۔

ف۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہے سے وہ اہل اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔

ع ۲ ۵

ف۵۷ یعنی اس شیطان و انسان کا۔

ف۵۸ اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو۔

ف۵۹ یعنی روز قیامت کے لئے کیا اعمال کئے۔

ف۶۰ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ف۶۱ تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
اپنی جانیں یاد نہ رہیں ف۶۲ وہی فاسق ہیں دوزخ والے ف۶۳ اور جنت
وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
والے ف۶۴ برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہونچے اگر ہم یہ
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ف۶۵ تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾
خوف سے ف۶۶ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا ف۶۷ وہی ہے
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ف۶۸
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
نہایت پاک ف۶۹ سلامتی دینے والا ف۷۰ امان بخشنے والا ف۷۱ حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا ف۷۲
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ف۷۳ ہر ایک کو صورت دینے والا ف۷۴ اسی
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع ۳ ۶
کے ہیں سب اچھے نام ف۷۵ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ف۶۱ اس کی اطاعت ترک کی۔
ف۶۲ کہ ان کے لئے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے۔
ف۶۳ جن کے لئے دائمی عذاب ہے۔
ف۶۴ جن کے لئے عیش مخلد و راحت سرمد ہے۔
ف۶۵ اور اسکو انسان کی سی تمیز عطا کرتے۔
ف۶۶ یعنی قرآن کی عظمت و شان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔
ف۶۷ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی
ف۶۸ ملک و حکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک و حکومت ہے اور اس کی مالکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔
ف۶۹ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے
ف۷۰ اپنی مخلوق کو۔
ف۷۱ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو۔
ف۷۲ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اسکا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہونچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بندے کے لئے عجز و انکسار شایاں ہے۔
ف۷۳ نیست سے ہست کرنے والا ف۷۴ جیسی چاہے ف۷۵ ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں۔

ف۱ سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے اسمیں دو رکوع تیرہ آیتیں تین سو اڑتالیس کلمے ایک ہزار پانچسو دس حرف ہیں ف۲ یعنی کفار کو **شان نزول** بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرمارہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی اُس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کرکے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیوں آئی اس نے کہا محتاجی سے تنگ ہو کر بنی عبد المطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس سے ملے انھوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہل مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جسکا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہوسکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہل مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن ماردو۔ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا۔ یا خط نکال یا گردن رکھ جب اُس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادۂ قتل ہیں تو اپنے جوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب اس کا کیا باعث انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیازمندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں اُنکے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو اُنکے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالٰی اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانیوالا ہے میرا خط انھیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انکا یہ عذر قبول فرمایا اور انکی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن ماردوں حضور نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اللہ تعالٰی خبردار ہے جبھی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخشدیا یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیات نازل ہوئیں ف۳ یعنی اسلام اور قرآن ف۴ یعنی مکہ مکرمہ سے ف۵ یعنی اگر کفار تم پر موقع پاجائیں ف۶ ضرب وقتل کے ساتھ ف۷ سب وشتم اور ف۸ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہیئے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ف۲

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ

تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ف۳

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ

گھر سے جدا کرتے ہیں ف۴ رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ

تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ

تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو

اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶

وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ

اور اپنی زبانیں ف۷ برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہوجاؤ ف۸ ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا ف۱۰ اور اللہ تمہارے
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور اس
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
کے ساتھ والوں میں ف۱۲ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ف۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا ف۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
مالک نہیں ف۱۶ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی
الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا
طرف پھرنا ہے ف۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ف۱۸ اور ہمیں بخش دے اے
رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ
ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لئے ف۱۹ ان میں اچھی
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ
پیروی تھی ف۲۰ اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو ف۲۱ اور جو

ع ١٦

ف۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو۔
ف۱۰ کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور نافرمان جہنم میں۔
ف۱۱ حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔
ف۱۲ ساتھ والوں سے اہل ایمان مراد ہیں۔
ف۱۳ جو مشرک تھی۔
ف۱۴ اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی۔
ف۱۵ یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بنا پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرے۔
ف۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے (خازن)۔
ف۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرنا چاہیے۔
ف۱۸ انہیں ہم پر غلبہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔
ف۱۹ اے امت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں ف۲۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور راحت آخرت کا طالب ہو اور عذاب الٰہی سے ڈرے۔

يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ
منھ پھیرے ف۲۲ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ
جو ان میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کردے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
اور بخشنے والا مہربان ہے اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ
تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا
احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں اللہ
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ
گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ف۲۷ اور جو
يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں اے ایمان والو جب تمہارے پاس
جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ
مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو ف۲۸ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ
پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو

ع ۱

ف۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ف۲۳ یعنی کفار مکہ میں سے ف۲۴ اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں۔

شانِ نزول جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہوگئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر۔

ف۲۶ یعنی ان کافروں سے۔

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

ف۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔

ف۲۸ کہ ان کی ہجرت خالص دین کیلئے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لئے ہجرت کی ہے۔

ف۲۹ مسلمان عورتیں ف۳۰ یعنی کافروں کو ف۳۱ یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال مسئلہ عورت مسلمان ہوکر کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہوگئی ف۳۲ یعنی جو مہر انھوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ انھیں واپس کردو یہ حکم اہلِ ذمہ کے لئے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت (وان کان الامر بایتاء ما انفقوا للوجوب فھو منسوخ وان کان للندب کما ھو قول الشافعی فلا) مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جبکہ عورت کا کافر شوہر اسکو طلب کرے اور اگر نہ طلب کرے تو اسکو کچھ نہ دیا جائے گا مسئلہ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائیگا شانِ نزول یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لاکر

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ
نہ یہ ف۲۹ انہیں حلال ف۳۰ نہ وہ انہیں حلال ف۳۱ اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا ف۳۲

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ
اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو ف۳۳ جب ان کے مہر انہیں دو ف۳۴

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا
اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ف۳۵ اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ف۳۶ اور کافر مانگ لیں

مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
جو انہوں نے خرچ کیا ف۳۷ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت

حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں ف۳۸

فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
پھر تم کافروں کو سزا دو ف۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی رہی تھیں ف۴۰ غنیمت میں سے اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا

الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
ف۴۱ اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ
حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ
اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ف۴۲ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان

أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ
یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ف۴۳ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ف۴۴ تو ان سے بیعت لو

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اسکو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرمادیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کیلئے ہے عورتوں کی تصریح عہدنامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہوسکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کیلئے حلال نہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکمِ اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہدِ صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہدنامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں (لایاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ) یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہونچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔

ف۳۳ یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہوگئیں اور انکی زوجیت میں نہ رہیں۔

مسئلہ والحجۃ لابی حنیفۃ علی ان لاعدۃ علی المہاجرۃ فیجوز لہا التزوج من غیر عدۃ خلافا لہما۔

ف۳۴ مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کرلینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا ان کے شوہروں کو جو ادا کردیا گیا وہ اس میں مجرا و محسوب نہ ہوگا

ف۳۵ یعنی جو عورتیں دارالحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکہ مکرمہ میں تھیں

مسئلہ اگر مسلمان کی عورت معاذ اللہ مرتدہ ہو جائے تو اسکے قیدِ نکاح سے باہر نہ ہوگی (علیہ الفتوی زجرا وتیسیرا) ف۳۶ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرو جنھوں نے ان سے نکاح کیا ف۳۷ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کرکے دارالاسلام میں چلی آئیں انکے مسلمان شوہروں سے جنھوں نے ان سے نکاح کیا ف۳۸ شانِ نزول اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہر انکے کافر شوہروں کو ادا کردیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۹ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ ف۴۰ یعنی مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں تھیں ف۴۱ ان عورتوں کے مہر دینے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنھوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتدہ ہوگئیں رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے شوہروں کو مالِ غنیمت سے انکے مہر عطا فرمائے فائدہ ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انھیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ انکے مرتدہ ہوکر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتدہ ہوکر چلی گئی ہوں انھوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انھیں

ان ممانعت میں سے دیا یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے آیت سیف یا آیت غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے ف۴۲ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیال عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کر دیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے ف۴۳ یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکہ دیں اور اسکو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا ف۴۴ نیک بات اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری ہے ف۴۵ مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی خوف زدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپکو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا اور چوری نہ کرینگی تو ہند نے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے انکا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابوسفیان حاضر تھے انھوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا تو ہند بنت عتبہ ہے عرض کیا جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمائیے پھر حضور نے فرمایا اور نہ بدکاری کرینگی تو ہند نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا نہ اپنی اولاد کو قتل کریں ہند نے کہا ہم نے چھوٹے چھوٹے پالے جب بڑے ہو گئے تم نے انھیں قتل کر دیا تم جانو اور وہ جانیں اسکا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا ہند کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑینگی ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہمکو نیک باتوں اور بہتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کرینگی اس پر ہند نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اسلئے حاضر ہی نہیں

ع ۲
۸

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو ف۴۵ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ

لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے ف۴۶ وہ آخرت سے آس

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ⑬

توڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ف۴۸

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدنی ہے اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ②

حکمت والا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ف۲

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

رکھتا ہے انھیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی ف۳

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵

ہوئے کہ اپنے دلمیں آپکی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں مسائل بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطہ سے ف۴۶ ان لوگوں سے مراد یہود ہیں ف۴۷ کیونکہ انھیں کتب سابقہ سے معلوم ہو چکا تھا اور وہ یقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہود نے اسکی تکذیب کی تو اسلئے انھیں مغفرت کی امید نہیں ف۴۸ پھر دنیا میں لوٹ آنے کی یا یہ معنی ہیں کہ یہود ثواب آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسے کہ مرے ہوئے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو

جان کر ثواب آخرت سے بالکل مایوس ہیں ۔ ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو رکوع چودہ آیتیں دو سو اکیس کلمے نو سو حرف ہیں ف۲ شانِ نزول صحابۂ کرام کی ایک جماعت گفتگو کر رہی تھی، وہ وقت تھا جب تک حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے جاتے اسمیں ہمارے مال اور جانیں کام آجاتیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کی شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے ف۴ آیات کا انکار کرکے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگاکر۔

أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوٓا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب وہ ف۷ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیئے ف۸ اور

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿۵﴾ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ف۹ اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ

اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

أَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۶﴾

ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ اسے اسلام کی طرف

إِلَى الْإِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۷﴾ يُرِيدُونَ

بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں

لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

کہ اللہ کا نور ف۱۴ اپنے مونہوں سے بجھادیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں

الْكٰفِرُونَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿۹﴾ يٰٓأَيُّهَا

کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۱۶ پڑے برا مانیں مشرک اے

ع ۱ ۹ ۹

ف۵ یقین کے ساتھ۔

ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انھیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔

ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دیکر راہ حق سے منحرف اور۔

ف۸ انھیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کرکے۔

ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہوجاتا ہے۔

ف۱۰ اور توریت و دیگر کتب الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔

ف۱۱ حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر کفش برداری کی خدمت بجالاتا (ابوداؤد) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے ابو داؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا روح اللہ کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء علماء ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ف۱۲ اسکی طرف شریک اور ولد کی نسبت کرکے اور اس کی آیات کو جادو بتاکر ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتاکر ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایت الٰہی اسلام سے مغلوب ہوگیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
ایمان والو ف۱۷ کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے
اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
ف۱۸ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال
اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾
و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ف۱۹ اگر تم جانو ف۲۰
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں
الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾
رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے
وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ وَ بَشِّرِ
اور ایک نعمت تمہیں اور دیگا ف۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ف۲۲ اور اے محبوب مسلمانوں
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
کو خوشی سنادو ف۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے ف۲۴ عیسیٰ بن مریم نے
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ
حواریوں سے کہا تھا کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ
بولے ف۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا
اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
ف۲۶ اور ایک گروہ نے کفر کیا ف۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو

ف۱۷ **شانِ نزول** مؤمنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی ہے۔

ف۱۸ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔

ف۱۹ جان اور مال اور ہر ایک چیز سے۔

ف۲۰ اور ایسا کرو تو۔

ف۲۱ اس کے علاوہ جلد ملنے والی۔

ف۲۲ اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح

ف۲۳ دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی۔

ف۲۴ حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ۔

ف۲۵ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے انہوں نے عرض کیا۔

ف۲۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

ف۲۷ ان دونوں میں قتال ہوا۔

ف۲۸ ایمان والے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالئے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہو گئی ایک فرقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقے نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلا لیا تیسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول تھے اس نے اٹھا لیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانیوالوں کی ہم نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ف۲۸

سُوْرَۃُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ بادشاہ کمال پاکی والا

الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ف۳ کہ ان پر

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَ

اس کی آیتیں پڑھتے ہیں ف۴ اور انھیں پاک کرتے ہیں ف۵ اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف۶ اور

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

بیشک وہ اس سے پہلے ف۷ ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف۸ اور ان میں سے ف۹ اوروں کو ف۱۰ پاک کرتے

یَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ

اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا

دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ۗ بِئْسَ

تھی ف۱۳ پھر انھوں نے اسکی حکم برداری نہ کی ف۱۴ گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ف۱۵ کیا ہی

ع ۲
۵
۱۰

ف۱ سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے سات سو بیس حرف ہیں۔
ف۲ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہٗ کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں۔
ف۳ جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت نبی امی ہے اسکے بہت وجوہ ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ اُمت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے کتاب شعیا میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں امیوں میں ایک امی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردونگا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپکی بعثت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنے اور کتاب سے کچھ پڑھنے تھے اور یہ آپکی فضیلت تھی کہ بغایت حضور علم سے اسکی حاجت نہ تھی خط ایک صنعت ذہنیہ ہے جو آلہ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اسکے زیر فرمان ہو اسکو اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزۂ عظیمہ ہے کہ انھوں کو علم خط اور رسم کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہل حرفت کو حرفتوں کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی واخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپکو تمام خلق سے اعلم کیا ف۴ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف۵ عقائد باطلہ و اخلاق رذیلہ و خباثت جاہلیت و قبائح اعمال سے ف۶ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکام شریعت و اسرار الطریقت ف۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف۸ کہ شرک و عقائد باطلہ و خباثت اعمال میں گرفتار تھے اور انھیں مرشد کامل کی شدید حاجت تھی ف۹ یعنی امیوں میں سے ف۱۰ اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں انکو ف۱۱ انکا زمانہ نہ پایا انکے بعد آئے یا فضل و شرف میں انکے درجہ کو نہ پہونچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاسکتے ف۱۲ اپنے خلق پر کہ اس نے ان کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ف۱۳ اور اسکے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں ف۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے ف۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں

اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس
سے اعراض کریں ف١٦ جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ف١٧ کہ موت تمہیں اس تک پہونچائے ف١٨ اپنے اس دعوے میں ف١٩ یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے
صادر ہوئی ہے ف٢٠ کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے ف٢١ روز جمعہ اس دن کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا جمعہ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں
اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحاب سیر کا بیان ہے کہ

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
دیتا تم فرماؤ اے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥
اور لوگ نہیں ف١٦ تو مرنے کی آرزو کرو ف١٧ اگر تم سچے ہو ف١٨

وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو انکے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ف١٩ اور اللہ ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ
جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے ف٢٠

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادیگا جو

تَعْمَلُوْنَ ⑧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
ف٢١ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ف٢٢ اور خرید فروخت چھوڑ دو ف٢٣ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي
اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
اور اللہ کا فضل تلاش کرو ف٢٤ اور اللہ کو بہت یاد کرو

حضور علیہ السلام جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارھویں ربیع الاول روز دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقام قبا میں اقامت فرمائی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اذان سے مراد اذان اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع و شرا اسی سے متعلق ہے (کذا فی الدر المختار)

ع ١ ٨ ١١

ف٢٢ دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے تیاری شروع کردو اور ذکر اللہ سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

ف٢٣ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔ مسئلہ اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا مسئلہ جمعہ مسلمان مرد مکلف
آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لئے سات شرطیں ہیں (١) شہر جہاں فیصل مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناء شہر جو
شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اسکو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں (٢) حاکم (٣) وقت ظہر (٤) خطبہ وقت کے اندر (٥) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے
(٦) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (٧) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے ف٢٤ یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش
کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علما اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا

اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵

وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًاؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ

اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷ کھیل سے اور تجارت سے

اَلتِّجَارَةِؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝۱۱ ع ۲ ۱۲

بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّ فِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور

یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ ع

اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵ بیشک وہ بہت ہی

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی

برے کام کرتے ہیں ف۶ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝۳ وَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ

پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انہیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں

ف۲۵ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرمارہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے لئے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اسکی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہوجائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہئے۔

ف۲۷ یعنی نماز کا اجروثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت وسعادت۔

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے نو سو چھتر حرف ہیں۔

ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف۔

ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں۔

ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر

ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔

ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبداللہ بن اُبَی بن سلول وغیرہ کے۔

ف۸ ابن اُبی جسیم فصیح خوبرو خوش بیان آدمی تھا اور اسکے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں ف۹ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل ف۱۰ کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی گمی چیز ڈھونڈھتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لئے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبث نفس اور سوء ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ انکے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہو جس سے انکے راز فاش ہو جائیں ف۱۱ دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں ف۱۲ اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ۔

ف۱۳ اور روشن برہانیں قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔
ف۱۴ معافی چاہنے کے لئے۔
ف۱۵ شان نزول غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن اُبی کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہو گئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن اُبی منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہونچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہونچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابن اُبی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے ف۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۹
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ
ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ف۱۰ وہ دشمن ہیں ف۱۱ تو ان سے بچتے رہو ف۱۲ اللہ انہیں
اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ
مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ ف۱۴ رسول اللہ تمہارے لئے معافی
اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵
چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۵
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ
ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ
اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ
بخشے گا ف۱۶ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو
يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ
کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں
وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۷ مگر منافقوں کو
لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱۸ تو ضرور جو بڑی
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دیگا اسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۱۹ اور عزت تو اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے

اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور نے ابن اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اسکے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالٰی سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۶ اس لئے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں۔
ف۱۷ وہی سب کا رازق ہے ف۱۸ اس غزوہ سے لوٹ کر ف۱۹ منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ ع ۱ ۱۴

مگر منافقوں کو خبر نہیں ف۲۰ اے ایمان والو تمہارے مال

اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ف۲۱ اور جو ایسا کرے ف۲۲

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ف۲۳ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۲۴ قبل

اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ

اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۲ ۱۴

مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے ف۲۵ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تغابن مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اسی کا ملک ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اسی کی تعریف ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا

ف۲۰ اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا۔

ف۲۱ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے۔

ف۲۲ کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لئے راحت آخرت سے غافل رہے۔

ف۲۳ کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دار آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔

ف۲۴ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو۔

ف۲۵ جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

ف۱ سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے جو یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں دو سو اکتالیس کلمے ایک ہزار ستر حرف ہیں۔

ف۲ اپنے ملک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾

تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان ف۳ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ف۴

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور جانتا ہے

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾

جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ

کیا تمہیں ف۶ ان کی خبر نہ آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۷ اور اپنے کام کا وبال چکھا

اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

ف۸ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۹ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا

دلیلیں لاتے ف۱۰ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۱ تو کافر ہوئے ف۱۲ اور پھر گئے ف۱۳

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ

اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے

لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۚ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ

جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتا دیئے جائیں گے

وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِىْۤ

اور یہ اللہ کو آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ف۱۴

ف۳ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت و شقاوت فرشتہ بحکم الٰہی اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

ف۴ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو۔

ف۵ آخرت میں۔

ف۶ اے کفارِ مکہ۔

ف۷ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنھوں نے انبیاء کی تکذیب کی۔

ف۸ دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی

ف۹ آخرت میں۔

ف۱۰ معجزے دکھاتے۔

ف۱۱ یعنی انھوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا۔

ف۱۲ رسولوں کا انکار کرکے۔

ف۱۳ ایمان سے۔

ف۱۴ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

أَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ
جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ
ف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف۱۶ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اللہ اس کی برائیاں اتار دیگا اور اُسے باغوں میں لے جائیگا جن کے نیچے نہریں بہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَبِئْسَ
اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ
برا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ف۱۷ مگر اللہ کے حکم سے اور جو

يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا
اللہ پر ایمان لائے ف۱۸ اللہ اس کے دل کو ہدایت فرما دیگا ف۱۹ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو ف۲۰ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح

الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾
پہنچا دینا ہے ف۲۱ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
اے ایمان والو تمہاری کچھ بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ف۲۲

ع ۱ ۱۰۹ ۱۵

ف۱۵ یعنی روز قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہونگے
ف۱۶ یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا۔
ف۱۷ موت کی یا مرض کی یا نقصان مال کی یا اور کوئی۔
ف۱۸ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقت مصیبت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے۔
ف۱۹ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو۔
ف۲۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے
ف۲۱ چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرما دی
ف۲۲ کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں۔

ف٢٣ اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز رہو شان نزول چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر و فقیہ ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو ان سے احتیاط رکھو ف٢٣ اور اگر معاف کرو اور درگزرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ

مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ف٢٤ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا

ہے ف٢٥ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے ف٢٦ اور فرمان سنو اور حکم مانو ف٢٧ اور اللہ کی راہ

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا ف٢٨ تو وہی فلاح پانے والے ہیں

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ف٢٩ وہ تمہارے لئے اس کے دونے کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۚ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١ بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا

اے نبی ف٢ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو

الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا

ف٣ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ

يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ

نکلیں ف٤ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں ف٥ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں

ف٢٤ کہ کبھی آدمی انکی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان ہی میں مشغول ہو کر امور آخرت کے سرانجام سے غافل ہو جاتا ہے۔

ف٢٥ تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو۔

ف٢٦ یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ یہ تفسیر ہے اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کی۔

ف٢٧ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔

ف٢٨ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا۔

ف٢٩ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو براہ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اسکی جزا پائے گا۔

ع ٢ ٨ ١٦

ف١ سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو انچاس کلمے اور ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

ف٢ اپنی امت سے فرمادیجئے

ف٣ شان نزول یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایام مخصوصہ میں طلاق دی تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں اس آیت میں عورتوں سے مراد مدخول بہا عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں (صغیرہ حاملہ اور آئسہ نہ ہوں (آئسہ وہ عورت ہے جس کے ایام بڑھاپے کی وجہ سے بند ہو گئے ہوں انکا وقت نہ رہا ہو) مسئلہ غیر مدخول بہا پر عدت نہیں ہے باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو انکی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی مسئلہ غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں ہیں جنکی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جسمیں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اسکو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اسکو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اسکو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جسمیں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو مسئلہ طلاق بدعی مکروہ ہے مگر

واقع ہوجاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے ۔ وسم مسئلہ ۔ عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا ۔ وھ ان سے کوئی فسق ظاہر صادر ہو جس پر حد آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اسکے لئے انہیں نکلنا ہی ہوگا ۔ مسئلہ ۔ اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسکو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ کے حکم میں ہے ۔ مسئلہ ۔ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اسکو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اسکو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے ۔ مسئلہ ۔ جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اسکے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو ۔ مسئلہ ۔ اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے ۔ و۶ رجعت کا ۔

اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ

اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم

لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے و۶ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں و۷

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ

تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کرو و۸ اور اپنے میں دو

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو و۹ اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے

یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو و۱۰ اور جو اللہ سے ڈرے و۱۱ اللہ اسکے لئے نجات کی راہ

مَخْرَجًا ② وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ

نکال دیگا و۱۲ اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

کرے تو وہ اسے کافی ہے و۱۳ بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا

شَیْءٍ قَدْرًا ③ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ

ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی و۱۴ اگر تمہیں

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ

کچھ شک ہو و۱۵ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا و۱۶ اور حمل والیوں

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ

کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں و۱۷ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں

و۷ یعنی عدت آخر ہونے کے قریب ہو ۔

و۸ یعنی تمہیں اختیار ہے اگر تم انکے ساتھ بحسن معاشرت وموافقت رہنا چاہو تو رجعت کرلو اور دل میں پھر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرسکنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق ادا کرکے ان سے جدائی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ آخر عدت میں رجعت کرلو پھر طلاق دے دو اور اس طرح انہیں انکی عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو ایسا نہ کرو اور خواہ رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں دفع تہمت اور دفع نزاع کے لئے دو مسلمانوں کو گواہ کرلینا مستحب ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔

و۹ مقصود اس سے اسکی رضا جوئی ہو اور اقامت حق وتعمیل حکم الٰہی کے سوا اور کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو ۔

و۱۰ مسئلہ ۔ اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار شرائع واحکام کے ساتھ مخاطب نہیں ۔

و۱۱ اور طلاق دے تو طلاق سنی دے اور معتدہ کو ضرر نہ پہنچائے نہ اسے مسکن سے نکالے اور حسب حکم الٰہی مسلمانوں کو گواہ کرلے ۔

و۱۲ جس سے وہ دنیا وآخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی وپریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے شبہات دنیا غمرات موت وشدائد روز قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو انکی ہر ضرورت وحاجت کیلئے کافی ہے ۔ شان نزول ۔ عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی ونا داری کی شکایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لئے حلال ہیں حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی و۱۳ دونوں جہان میں و۱۴ بوڑھی ہوجانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہوں سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سن ایاس ہے و۱۵ اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے ۔ شان نزول ۔ صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حیض والی نہ ہوں انکی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۶ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے ف۱۷ مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی ف۱۸ احکام جو مذکور ہوئے ف۱۹ اور اللہ تعالٰی کے نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے ف۲۰ مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لئے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْؕ وَمَنْ يَّتَّقِ

آسانی فرما دے گا یہ ف۱۸ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے

اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ

ڈرے ف۱۹ اللہ اس کی برائیاں اتار دیگا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو

حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر ف۲۰ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو

عَلَيْهِنَّؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى

ف۲۱ اور اگر ف۲۲ حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّۚ وَاْتَمِرُوْا

بچہ پیدا ہو ف۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو ف۲۴ اور آپس میں

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ⑥

معقول طور پر مشورہ کرو ف۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو ف۲۶ تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

مقدور والا ف۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے

فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَاؕ

نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ⑦ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًاۙ وَّعَذَّبْنٰهَا

حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انہیں بری

ف۲۱ جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کرکے یا اور کوئی ایسی ایذا دیکر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔

ف۲۲ وہ مطلقات۔

ف۲۳ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔ مسئلہ نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

ف۲۴ مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ لے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے۔

مسئلہ کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔

ع ۱ ۱۷

مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولٰی۔

مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں ف۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں سختی ف۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ف۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ف۲۸ یعنی تنگی معاش کے بعد ف۲۹ اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغۂ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
مار دی ف۳۰ تو انھوں نے اپنے کیے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا
خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي
ہوا اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے
الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا مع ۱۴
عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمہارے لیے عزت اتاری ہے وہ رسول
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام
الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ
کیے ف۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا
صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ
اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ
رہیں بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے ف۳۵ اور انہی کی
مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اترتا ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو کہ اللہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع ۲ ۱۸
سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ تحریم مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

ف۳۰ عذاب جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے۔
ف۳۱ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔
ف۳۲ کفر و جہل کی
ف۳۳ ایمان و علم کے
ف۳۴ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔
ف۳۵ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچسو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچسو برس کی راہ
ف۳۶ یعنی سات ہی زمینیں
ف۳۷ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

ف۱ سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

ف۱ شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے انکی دلجوئی کیلئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک ابوبکر و عمر ہونگے (رضی اللہ تعالٰی عنہم) وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انھوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالٰی نے آپکے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انھیں اپنے لئے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کی رضا جوئی کے لئے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ف۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا ف۳

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى

اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی

بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ف۴ سے ایک راز کی بات فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

کردیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۸

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى

حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع

اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کرو تو ف۱۰ ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۱ اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۲ تو بیشک اللہ ان کا

مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد

ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا

پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے

مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں

اور ایک قول اس آیت کی شان نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے انکے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انھیں رشک ہوا انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا مقتضا معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اسکو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۳ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد انشاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حنث (قسم شکنی) نہ ہو۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا یمین یعنی قسم ہے۔

ف۴ یعنی حضرت حفصہ

ف۵ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلینے کی اور اسکے ساتھ یہ فرمایا کہ اسکا کسی پر اظہار نہ کرنا ف۶ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ف۷ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی ف۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ف۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اسکے بعد اللہ تعالٰی حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو خطاب فرماتا ہے ف۱۰ یہ تم پر واجب ہے ف۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ ف۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ناگوار ہو ف۱۳ جو اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرمانبردار اور ان کی رضا جو ہوں ف۱۴ یعنی کثیر العبادت۔

ف۱۵ یہ تخویف ہے ازواج مطہرات کو کہ اگر انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں طلاق دی تو حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ ...... اپنے لطف و کرم سے اور بہتر بی بی عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواج مطہرات متاثر ہوئیں اور انھوں نے سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دل جوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہذا آپ نے انھیں طلاق نہ دی۔

ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ
بیاہیاں اور کنواریاں ف۱۵ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ
نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
سے بچاؤ ف۱۶ جس کے ایندھن آدمی ف۱۷ اور پتھر ہیں ف۱۸ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں ف۱۹
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا
جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں ف۲۰ اے
ع ۱ / ۱۹ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧
کافرو آج بہانے نہ بناؤ ف۲۱ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ
اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے ف۲۲ قریب ہے کہ تمہارا رب
اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
ف۲۳ تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ
جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ ان کا نور
يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے ف۲۵ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے
وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ
ف۲۶ اور ہمیں بخشدے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور
الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ
منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی

ف۱۶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرکے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انھیں علم و ادب سکھا کر۔

ف۱۷ یعنی کافر۔

ف۱۸ یعنی بت وغیرہ مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔

ف۱۹ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں

ف۲۰ کافروں سے وقت دخول دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتش دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے

ف۲۱ کیونکہ اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

ف۲۲ یعنی توبۂ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ ف۲۳ توبہ قبول فرمانے کے بعد ف۲۴ اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا ف۲۵ صراط پر اور جب مؤمن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ف۲۶ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخول جنت تک باقی رہے ف۲۷ تلوار سے ف۲۸ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے۔

الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ
برا انجام اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور

امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوار قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
انہوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں

مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ
بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵ اور مجھے

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۱ وَمَرْيَمَ
فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور عمران

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲
پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

ع ۲ ۵ ۲۰

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۲۹ اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت پر عذاب کیا جائیگا اور اس کفر و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین و مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انہیں کچھ نفع نہ دے گی ف۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلاکر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

ف۳۱ ان سے وقت موت یا روز قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔

ف۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔

ف۳۳ کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔

ف۳۴ جن کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے

ف۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔

ف۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔

ف۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا انکی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔

ف۳۸ رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے ف۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں
ف۱ سورۃ الملک مکیہ ہے اسمیں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہانتک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہانتک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی وقال غریب)

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ۱

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ ۲ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

اور وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا

مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ

تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶ تجھے

تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ۳ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ

کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ف۷ نظر تیری طرف ناکام

الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ۴ وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ

پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف۸ اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۹ چراغوں سے آراستہ

وَجَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ ۵

کیا ف۱۰ اور انہیں شیطانوں کے لئے مار کیا ف۱۱ اور ان کے لئے ف۱۲ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ف۱۳

وَلِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۶

اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام

اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّهِىَ تَفُوۡرُ ۙ ۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ

جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں

مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ

پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔

ف۳ دنیا کی زندگی میں۔

ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔

ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم مستوی متناسب بنائے۔

ف۶ آسمان کی طرف بار دگر۔

ف۷ اور بار بار دیکھ۔

ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پاسکے گی۔

ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔

ف۱۰ یعنی ستاروں سے۔

ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے

ف۱۲ یعنی شیاطین کے۔

ف۱۳ آخرت میں۔

ف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے۔

ف۱۵ مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ۔

نَذِيرٌ ۝٨ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۥ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

ڈر سنانے والا نہ آیا تھا وہ ۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے وہ ۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے

اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝٩ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ

سنتے یا سمجھتے وہ ۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا وہ ۱۹

فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝١١ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝١٢ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ

وہ ۲۰ اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے وہ ۲۱ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝١٣ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ

دلوں کی جانتا ہے وہ ۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا وہ ۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا

الْخَبِيرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا ع

خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو

وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝١٥ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ وہ ۲۴ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے وہ ۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جسکی سلطنت آسمان میں ہے

يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝١٦ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ

کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے وہ ۲۶ جبھی وہ کانپتی رہے وہ ۲۷ یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان

أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝١٧ وَلَقَدْ

میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے وہ ۲۸ تو اب جانو گے وہ ۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بے شک

وہ ۱۶ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا۔

وہ ۱۷ اور انھوں نے احکام الٰہی پہونچائے اور خدا کے غضب اور عذاب آخرت سے ڈرایا۔

وہ ۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اسکو مانتے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار ادلہ سمعیہ و عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں ملزمہ ہیں۔

وہ ۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں۔

وہ ۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

وہ ۲۱ ان کی نیکیوں کی جزا۔

وہ ۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں۔

شانِ نزول مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا خدا سُن نہ پائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی۔ یہ کوشش فضول ہے۔

وہ ۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

وہ ۲۴ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی۔

وہ ۲۵ قبروں سے جزا کے لئے۔

وہ ۲۶ جیسا قارون کو دھنسایا۔

وہ ۲۷ تاکہ تم اسکے اسفل میں پہونچو۔

وہ ۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔

وہ ۲۹ یعنی عذاب دیکھکر۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ

پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲ اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا ف۳۳ سوا رحمٰن کے ف۳۴ بیشک وہ سب کچھ

بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھتا ہے یا وہ کونسا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

ف۳۵ کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اوندھا چلے ف۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

کتنا کم حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹

ف۳۰ یعنی پہلی امتوں نے ف۳۱ جب میں نے انہیں ہلاک کیا ف۳۲ ہوا میں اڑتے وقت ف۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ف۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شے ثقیل طبعًا پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔

ف۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔

ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا۔

ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔

ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مؤمن کے لئے ایک مثل بیان فرمائی۔

ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا۔

ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مؤمن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔

ف۴۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلاتِ علم ہیں لیکن تم نے ان قوٰی سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔
ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قوٰی اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لئے ف۴۶ مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں ف۴۹ یعنی عذابِ موعود کو۔

وٰ۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائینگی وٰ۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے وٰ۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی وٰ۵۳ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں وٰ۵۴ یعنی میرے اصحاب کو وٰ۵۵ اور ہماری عمریں دراز کرے وٰ۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔

وٰ۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

وٰ۵۸ یعنی وقت عذاب۔

وٰ۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہونچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے۔

وٰ۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادت میں اس قادر برحق کا شریک کرتے ہو

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے وٰ۵۰ اور ان سے فرما دیا جائیگا وٰ۵۱ یہ ہے جو تم

بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝۲۷ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ

مانگتے تھے وٰ۵۲ تم فرماؤ وٰ۵۳ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو وٰ۵۴ ہلاک کردے یا

رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۸ قُلْ هُوَ

ہم پر رحم فرمائے وٰ۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا وٰ۵۶ تم فرماؤ وہی

الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ

رحمٰن ہے وٰ۵۷ ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے وٰ۵۸ کون کھلی

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے وٰ۵۹ تو وہ کون ہے

يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰

جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا وٰ۶۰

(۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ قلم مکیہ ہے اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا وٰ۱

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲

قلم وٰ۲ اور ان کے لکھے کی قسم وٰ۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں وٰ۴

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴

اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے وٰ۵ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے وٰ۶

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝۵ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے وٰ۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے

ع ۱۶ ۲ ۲

وٰ۱ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۂ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں

وٰ۲ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے حکم الٰہی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے۔

وٰ۳ یعنی اعمال بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم۔

وٰ۴ اس کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحت تامہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کیلئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علی وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ وٰ۵ تبلیغ رسالت و اظہار نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا وٰ۶ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لئے مبعوث فرمایا وٰ۷ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا۔

ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کرے۔ ف۹ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن یغوث یا اخنس بن شریق آگے اسکی صفتوں کا بیان
ہوتا ہے ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسکے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی
سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا
ف۱۲ فاجر بدکار ف۱۳ بدمزاج بدزبان ف۱۴ یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۟ فَلَا تُطِعِ
جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے

الْمُكَذِّبِيْنَ ۟ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۟ وَلَا تُطِعْ كُلَّ
والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو

حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۟ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۟ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے

اَثِيْمٍ ۟ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۟ۙ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۟ؕ
والا گنہگار ف۱۲ درشت خو ف۱۳ اس سب پر طرہ یہ کہ اسکی اصل میں خطا ف۱۴ اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۟ سَنَسِمُهٗ عَلَى
جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اسکی سور کی سی

الْخُرْطُوْمِ ۟ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا
تھوتھنی پر داغ دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انھیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انھوں نے قسم

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۟ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۟ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ
کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اسکے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور ان شاء اللہ نہ کہا ف۲۱ تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۟ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۟ۙ فَتَنَادَوْا
پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵ پھر انھوں نے

مُصْبِحِيْنَ ۟ۙ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۟
صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۟ۙ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ
تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیے اس سے سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے۔
ف۱۵ یعنی قرآن مجید۔
ف۱۶ اور اس سے اسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اسکا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔
ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دینگے اور اسکی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کیلئے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی خبر لوری ہو کر رہی اور اسکی ناک ذلیل ہو گئی کہتے ہیں کہ بدر میں اسکی ناک کٹ گئی (کذا قیل خازن ومدارک وجلالین وقد اعترض علیہ بان ولید کان من المستھزئین الذین ماتوا قبل بدر)
ف۱۸ یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی چنانچہ
اہل مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کیے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے ف۱۹ اس باغ کا نام ضروان تھا یہ باغ صنعاء یمن سے دو فرسنگ
کے فاصلہ پر سر راہ تھا اسکا مالک ایک مرد صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلا لیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب
میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دیدیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دیدیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء
کے حقوق بہت زیادہ مقرر کیے تھے اسکے بعد اسکے تین بیٹے وارث ہوئے انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہو جائینگے
آپس میں ملکر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چلکر میوے توڑلیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھاکر سو گئے ف۲۲ یعنی باغ پر
ف۲۳ یعنی ایک بلا آئی بحکم الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی ف۲۴ وہ باغ ف۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے۔

ف۲۶ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دینگے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے ف۲۷ یعنی باغ کو کہ اسمیں میوہ کا نام و نشان نہیں ف۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہونچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے۔

مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا
آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھا ف۲۷ بولے بیشک ہم
لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل
راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے
لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾
نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہم ظالم تھے
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا
اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک
كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا
ہم سرکش تھے ف۳۲ امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت
رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا
لاتے ہیں ف۳۳ مار ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ
يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾
جانتے ف۳۵ بیشک ڈر والوں کے لئے ان کے رب کے پاس ف۳۶ چین کے باغ ہیں ف۳۷
أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کردیں ف۳۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ف۳۹
أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ
کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے اس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے اس میں جو تم پسند کرو یا
لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا
تمہارے لئے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہونچتی ہوئی ف۴۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ

ف۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کرکے۔

ف۳۰ اور اس ارادہ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے۔

ف۳۱ اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے متجاوز ہوگئے۔

ف۳۲ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا۔

ف۳۳ اس کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔

ف۳۴ اے کفار مکہ ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے۔

ف۳۵ عذاب آخرت کو اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔

ف۳۶ یعنی آخرت میں۔

ف۳۷ شان نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے ف۳۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاندہ باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد ف۳۹ جہالت سے ف۴۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی۔

وا۴ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر وکرامت کا اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے و۴۲ یعنی کفار سے و۴۳ کہ آخرت میں انھیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا و۴۴ جو اس دعوے میں انکی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں و۴۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ انکے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور موجود کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
دعویٰ کرتے ہو وا۴ تم ان سے و۴۲ پوچھو ان میں کونسا اس کا ضامن ہے و۴۳ یا انکے پاس کچھ شریک ہیں و۴۴
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ
تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں و۴۵ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی
سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً
(جسکے معنی اللہ ہی جانتا ہے) و۴۶ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے و۴۷ تو نہ کرسکیں گے و۴۸ نیچی نگاہیں
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
کئے ہوئے و۴۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہو گی اور بیشک دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے و۵۰
وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ
جب تندرست تھے و۵۱ تو جو اس بات کو و۵۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو و۵۳
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ
قریب ہے کہ ہم انھیں آہستہ آہستہ لیجائیں گے و۵۴ جہاں سے انھیں خبر نہ ہو گی اور میں انھیں ڈھیل دونگا بیشک
كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾
میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے و۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو و۵۶ کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں و۵۷
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ
یا ان کے پاس غیب ہے و۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں و۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو و۶۰ اور
لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَاۤ اَنْ
اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا و۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اسکا دل گھٹ رہا تھا و۶۲ اگر اسکے رب
تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾
کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہونچ جاتی و۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا و۶۴

مع ۱۵

و۴۶ جمہور کے نزدیک کشف ساق شدت وصعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب وجزا کے لئے پیش آئیگی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں
و۴۷ یعنی کفار ومنافقین بطریق امتحان وتوبیخ۔
و۴۸ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔
و۴۹ کہ ان پر ذلت وندامت چھائی ہوئی ہوگی۔
و۵۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے ساتھ انھیں نماز وسجدے کی دعوت دی جاتی تھی۔
و۵۱ باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔
و۵۲ یعنی قرآن مجید کو۔
و۵۳ میں اس کو سزا دونگا۔
و۵۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انھیں صحت ورزق سب کچھ ملتا رہیگا اور دمبدم عذاب قریب ہوتا جائیگا۔
و۵۵ میرا عذاب شدید ہے۔

و۵۶ رسالت کی تبلیغ و۵۷ اور تاوان کا ان پر ایسا بار گراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے و۵۸ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے و۵۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں و۶۰ جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو (قیل اِنَّہٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰیَۃِ السَّیْفِ) و۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں و۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے و۶۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر ودعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا و۶۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔

ف٦٥ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شانِ نزول منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دو تین روز بھوکے رہ کر نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آ چکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد بےعمل ان کے اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔

ف٦٦ براہِ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں۔

ف٦٧ یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف٦٨ جنوں کے لئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی یا ذکر بمعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کور باطنی ہے۔ (مدارک)

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٥٠ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قربِ خاص کے سزاواروں میں کر لیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں ف٦٥ اور کہتے ہیں ف٦٦

ع ١٩

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢

یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف٦٧ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کیلئے ف٦٨

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١ باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

وہ حق ہونے والی ف٢ کیسی وہ حق ہونے والی ف٣ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف٤ ثمود اور عاد نے اس سخت

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَاَمَّا عَادٌ

صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف٥ اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور

وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ

آٹھ دن ف٦ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف٧ دیکھو بچھڑے ہوئے ف٨ گویا وہ کھجور کے

اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ

ڈھنڈ ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف٩ اور فرعون

فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ

اور اس سے اگلے ف١٠ اور الٹنے والی بستیاں ف١١ خطا لائے ف١٢ تو انہوں نے اپنے رب کے

ف١ سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں دو سو چھپن کلمے ایک ہزار چار سو تئیس حرف ہیں۔

ف٢ یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی و قطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

ف٣ یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے

ف٤ جس کے احوال و اہوال اور شدائد تک فکرِ انسانی کا طائر پرواز نہیں کر سکتا ف٥ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف٦ چہار شنبہ سے چہار شنبہ تک آخر ماہ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف٧ یعنی ان دنوں میں ف٨ کہ موت نے انہیں ایسا ڈھا دیا ف٩ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انہیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا ف١٠ اس سے بھی پہلی امتوں کے کفار ف١١ نافرمانوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب ف١٢ افعال قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے

ف١٣ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے ف١٤ اور وہ درختوں عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا یہ بیان طوفان نوح کا ہے علیہ السلام کی ف١٥ جبکہ تم اپنے آباء کے اصلاب میں تھے حضرت نوح علیہ السلام۔

رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

رسولوں کا حکم نہ مانا ف١٣ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی گرفت سے پکڑا بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف١٤ ہم نے تمہیں ف١٥

فِى الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢

کشتی میں سوار کیا ف١٦ کہ اسے ف١٧ تمہارے لئے یادگار کریں ف١٨ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا

فَإِذَا نُفِخَ فِى الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ

ہو ف١٩ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥

اٹھاکر دفعۃً چورا کردئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف٢٠

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَّالْمَلَكُ عَلٰى

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ف٢١ اور فرشتے اس کے کناروں پر

أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧

کھڑے ہونگے ف٢٢ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف٢٣

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتٰبَهُ

اس دن تم سب پیش ہو گے ف٢٤ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ سکے گی تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ

بِيَمِينِهِ ۙ فَيَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّى ظَنَنْتُ أَنِّى

دیا جائیگا ف٢٥ کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١ فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢

پہونچوں گا ف٢٦ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف٢٧ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے

ف١٦ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا۔

ف١٧ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو

ف١٨ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو۔

ف١٩ کلام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے۔

ف٢٠ یعنی قیامت قائم ہوجائیگی

ف٢١ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔

ف٢٢ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہونگے پھر بحکم الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔

ف٢٣ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آجکل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہوجائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔

ف٢٤ اللہ تعالیٰ کے حضور حساب کے لئے۔

ف٢٥ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے ف٢٦ یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔

ف٢٧ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائیگا۔

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ
دنوں میں آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۹ کہے گا ہائے

يٰلَيْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا
کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ
طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف۳۰ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ف۳۱ میرا سب زور

سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ
جاتا رہا ف۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف۳۳ پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف۳۴ اسے پرو دو ف۳۵ بیشک وہ عظمت والے اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ
ایمان نہ لاتا تھا ف۳۶ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ف۳۷ تو آج یہاں ف۳۸

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾
اس کا کوئی دوست نہیں ف۳۹ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

ع ۳۷ / ۵ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا
اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار ف۴۰ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ
تم نہیں دیکھتے ف۴۱ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف۴۲ سے باتیں ہیں ف۴۳ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف۴۴

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
کتنا کم یقین رکھتے ہو ف۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف۴۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ف۴۷

ف۲۸ یعنی جو اعمال صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لئے کئے ف۲۹ جب اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر ف۳۰ اور حساب کے لئے نہ اٹھایا جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔

ف۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا۔

ف۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہو گی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اب اللہ تعالٰی جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا۔

ف۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اسکی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو۔

ف۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے۔

ف۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرویا جاتا ہے۔

ف۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔

ف۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔

ف۳۸ یعنی آخرت میں۔

ف۳۹ جو اسے کچھ نفع پہونچائے یا شفاعت کرے۔

ف۴۰ کفار بد اطوار۔

ف۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مَا تُبْصِرُوْنَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے آخرت مراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں ف۴۲ محمد مصطفٰے حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ جو ان کے رب عزوعلا نے فرمائیں ف۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں ف۴۵ بالکل بے ایمان ہو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ف۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتاب الٰہی کی نسبت کہتے ہیں ف۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اسکی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام۔

و۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو و۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہوجاتی ہے و۵۰ کہ وہ روز قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہونگے۔
و۵۱ کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں
و۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ
اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر
الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾
کہتے و۴۸ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے و۴۹
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بیشک یہ قرآن ڈر والوں کو
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ
نصیحت ہے اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بیشک وہ کافروں پر
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲ ۱۵ ۶
حسرت ہے و۵۰ اور بیشک وہ یقینی حق ہے و۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو و۵۲

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾
ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اسکا کوئی ٹالنے والا نہیں و۲
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ
وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے و۳ ملائکہ اور جبریل و۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا
ہیں و۵ وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے و۶ تو تم اچھی طرح

و۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو رکوع چوالیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو انتیس حرف ہیں۔
و۲ شان نزول نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انھوں نے حضور سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔
و۳ یعنی آسمانوں کا۔
و۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں۔
و۵ یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اوامر کا جائے نزول ہے و۶ وہ روز قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہونگے اور مومن کے لئے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا۔

جَمِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿٦﴾ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُونُ
صبر کرو وہ اسے ف۷ دور سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا

السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ
جیسی گلی چاندی اور پہاڑ ایسے ہلکے ہوجائیں گے جیسے اون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست

حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ
کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہونگے انھیں دیکھتے ہوئے ف۱۲ مجرم ف۱۳ آرزو کرے گا کاش اس دن

عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ
کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دیدے اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں

الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا
اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی

لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ
آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور منھ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت

فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
رکھا ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے برائی پہونچے ف۱۸ تو سخت

جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ
گھبرانے والا اور جب بھلائی پہونچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی جو اپنی

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے

مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ
ف۲۲ اسکے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں ف۲۴

ف۷ یعنی عذاب کو۔
ف۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں۔
ف۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔
ف۱۰ اور ہوا میں اڑتے پھرینگے۔
ف۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی
ف۱۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کرسکیں گے۔
ف۱۳ یعنی کافر۔
ف۱۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا۔
ف۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ، اے منافق میرے پاس آ۔
ف۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے۔
ف۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کئے۔
ف۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی۔
ف۱۹ دولت مندی و مال۔
ف۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔
ف۲۱ کہ فرائض پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں۔
ف۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر معین کرے تو اسے معین اوقات میں ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز و قابل مدح ہے ف۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انھیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انھیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی ف۲۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

ف۲۵ چاہیے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہیئے ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس آیت سے متعہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے استمنا کی حرمت ثابت ہوتی ہے ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور

الَّذِيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶ کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں

الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ف۲۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ

ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں کو کیا ہوا

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ

بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵

بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔

ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحبِ حق کا تلفِ حق گوارا کرتے ہیں۔

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔

ف۳۱ بہشت کے۔

ف۳۲ شانِ نزول یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزا کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے ف۳۳ ایمان والوں کی طرح ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔

إِنَّا لَقَٰدِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ

کہ ضرور ہم قادر ہیں کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا۟ وَيَلْعَبُوا۟ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ

نہیں جا سکتا ف۳۷ تو انھیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے

ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ان پر ذلّت

ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

ع ۲ ۹ ۸

سُورَةُ نُوحٍ مَّكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ — ثَمَانٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً وَّفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح مکی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

دردناک عذاب آئے ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں

أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳ اور اس سے ڈرو ف۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا ف۵

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ

اور ایک مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں مہلت دے گا ف۷ بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا

ف۳۶ اس طرح کہ انھیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں۔

ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہو سکتا۔

ف۳۸ عذاب کے۔

ف۳۹ محشر کی طرف۔

ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں۔

ف۴۱ یعنی روز قیامت۔

ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

ف۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو ننانوے حرف ہیں۔

ف۲ دنیا و آخرت کا۔

ف۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔

ف۴ نافرمانیوں سے بچ کر تاکہ وہ غضب نہ فرمائے۔

ف۵ جو تم سے وقت ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے۔

ف۶ یعنی وقت موت تک۔

ف۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا۔

ف۸ اس کو اور ایمان لے آتے ف۹ حضرت نوح علیہ السلام نے ف۱۰ ایمان و طاعت کی طرف ف۱۱ اور جتنی انھیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ ف۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف ف۱۳ تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں ف۱۴ اور منھ چھپا لئے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انھیں دین الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ⑤

کسی طرح تم جانتے ف۸ عرض کی ف۹ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف۱۰

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ⑥ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

تو میرے بلانے سے انھیں بھاگنا ہی بڑھا ف۱۱ اور میں نے جتنی بار انھیں بلایا ف۱۲ کہ تو ان کو بخشے

جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا

انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۱۳ اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے ف۱۴ اور ہٹ کی

وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ اِنِّیْۤ

ف۱۵ اور بڑا غرور کیا ف۱۶ پھر میں نے انھیں علانیہ بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان

اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑩ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ⑪ وَّ یُمْدِدْكُمْ

وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا مینھ بھیجے گا اور مال اور

بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ⑫

بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا ف۲۳

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ⑬ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ⑭ اَلَمْ

تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا ف۲۵ کیا تم

تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ⑮ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ

نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور ان میں چاند کو روشن

فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ⑯ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

کیا ف۲۶ اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

ف۱۵ اپنے کفر پر۔

ف۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

ف۱۷ بآنگ بلند محفلوں میں۔

ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی۔

ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالےٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہوگئے جانور مرگئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انھیں استغفار کا حکم دیا۔

ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لاکر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالےٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔

ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ۔

ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا۔

ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلت بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انھوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انھوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے) ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اسکی آفرینش میں نظر کرنا اسکی خالقیت و قدرت اور اسکی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث انکی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمان دنیا میں ہے ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے۔

الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ
زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں لے جائیگا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ نے
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾
تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو
ع ۲۰ ۹
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ
نوح نے عرض کی اے میرے رب انھوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہولیے جسے اسکے مال
وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ
خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور
نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾
نسر کو ف۳۸ اور بیشک انھوں نے بہتوں کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱
مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲ پھر آگ میں داخل کئے گئے ف۴۳ تو انھوں نے اللہ کے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ
کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بیشک اگر تو انھیں رہنے دیگا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور انکے
لَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ
اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور

ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کرکے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روز قیامت ف۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا حکم دیا تھا اس کو انھوں نے نہ مانا ف۳۲ ان کے عوام غرباء اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال و اولاد کے تابع ہوئے۔

ف۳۳ اور وہ غرور مال میں مست ہوکر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا۔

ف۳۴ وہ رؤسا۔

ف۳۵ کہ انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انھیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہونچائیں۔

ف۳۶ رؤساء کفار اپنے عوام سے

ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا۔

ف۳۸ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں جنھیں وہ پوجتے تھے بت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے ودّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سواع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر کرگس کی یہ بت قوم نوح سے منتقل ہوکر عرب میں پہونچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کرلیا

ف۳۹ یعنی یہ بت بہت سے لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ رؤساء قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کرکے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا

ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں۔

ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انھیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لاچکے قوم میں انکے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی ف۴۲ طوفان میں ف۴۳ بعد غرق ہونے کے ف۴۴ جو انھیں عذاب الٰہی سے بچاسکتا ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائیگا ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہوچکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لئے دعا فرمائی ف۴۷ کہ وہ دونوں مومن تھے۔

لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا

اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۴۸

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جن مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ

اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾

کرینگے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

ہرگز آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ

کچھ مردوں کے پناہ لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انہوں

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴

ف۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ع ۲/۸ النصف ۱۰

ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں۔

ف۲ اے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی۔

ف۴ نماز فجر میں بمقام نخلہ مکہ مکرمہ و طائف کے درمیان۔

ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جا کر۔

ف۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے۔

ف۷ یعنی توحید و ایمان کی۔

ف۸ جیسا کہ کفار جن و انس کہتے ہیں۔

ف۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک و اولاد اور بی بی بتاتا تھا۔

ف۱۰ اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لئے ہم انکی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شان الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں انکا کذب و بہتان ظاہر ہو گیا۔

ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے ف۱۲ یعنی کفار قریش نے ف۱۳ اے جنات ف۱۴ یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا۔

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
تو اُسے پایا کہ ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷ پہلے آسمان میں
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾
سننے کے لئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے ف۱۹
وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا انکے رب نے
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا
کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۱ کچھ نیک ہیں ف۲۲ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں
طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ
پھٹے ہوئے ہیں ف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
اسکے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا
لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ف۲۵ اور نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور
الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
کچھ ظالم ف۲۷ تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲
مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
تو ضرور ہم انھیں وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے

ف۱۵ فرشتوں کے۔
ف۱۶ تاکہ خبیثات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے۔
ف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے۔
ف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد۔
ف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے۔
ف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے۔
ف۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد۔
ف۲۲ مؤمن مخلص متقی و ابرار۔
ف۲۳ فرقے فرقے مختلف۔
ف۲۴ یعنی قرآن پاک۔
ف۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا۔
ف۲۶ بدلیوں کی۔
ف۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر۔
ف۲۸ اور ہدایت و راہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔
ف۲۹ کافر راہ حق سے پھرنے والے۔
ف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔
ف۳۱ یعنی انسان۔
ف۳۲ یعنی دین حق و طریقۂ اسلام پر۔
ف۳۳ کثیر مراد وسعت رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کردیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انھیں کثیر پانی اور فراخی عیش عنایت فرماتے۔
ف۳۴ کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں۔
ف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے۔

و۳۶ جس کی شدت دم بدم بڑھے گی و۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لئے بنائے گئے و۳۸ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

چڑھتے عذاب میں ڈالیگا و۳۶ اور یہ کہ مسجدیں و۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو و۳۸

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ و۳۹ اسکی بندگی کرنے کو کھڑا ہوا و۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں و۴۱

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اسکا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا و۴۲

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہونچاتا اور اس کی رسالتیں و۴۳

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے و۴۴ تو بیشک انکے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے و۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

کمزور اور کس کی گنتی کم و۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا

یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ

ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا و۴۷ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر و۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْ بَیْنِ

و۴۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے و۵۰ کہ ان کے آگے پیچھے

ع 19 1 11

و۳۹ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن نخلہ میں وقت فجر

و۴۰ یعنی نماز پڑھنے۔

و۴۱ کیونکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انھوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔

و۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ

و۴۳ یہ میرا فرض ہے جسکو انجام دیتا ہوں

و۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے۔

و۴۵ وہ عذاب۔

و۴۶ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔

شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

و۴۷ یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانئے۔

و۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن و بیضاوی وغیرہ)

و۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

و۵۰ تو انھیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلا اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے انکا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اسکا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضٰی رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضٰی رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

واہ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں وا۲ہ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیا معدود و محصور و متناہی ہیں۔

وا سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں و۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اسکے شانِ نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتدائے زمانۂ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہکر ندا کی ایک قول یہ

یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

پہرا مقرر کر دیتا ہے واہ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیام پہونچا دیے

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے وا۲ہ

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ مزمل مکیہ ہے اور اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے جھرمٹ مارنے والے و۲ رات میں قیام فرما و۳ سوا کچھ رات کے و۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

مِنْهُ قَلِیْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ

کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ و۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو و۶ بیشک عنقریب ہم

عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے و۷ بیشک رات کا اٹھنا و۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے و۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے

قِیْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

و۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں و۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو و۱۲

تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو و۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو

فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

اپنا کارساز بناؤ و۱۴ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو

جَمِیْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾

و۱۵ اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو و۱۶

ع ۲ ۹ ۱۲

ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادرِ رسالت کے حامل و لائق۔

و۳ نماز اور عبادت کے ساتھ۔

و۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لئے ہو باقی شب عبادت میں گزارئیے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

و۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہانتک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔

و۶ رعایتِ وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

و۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نواہی اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہونگے و۸ سونے کے بعد و۹ بہ نسبت دن کی نماز کے و۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریا و نمائش کا موقع نہیں ہوتا و۱۱ شب کا وقت عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے و۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اپنی قراءت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو و۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقے قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے و۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو و۱۵ وہذا منسوخ بآیۃ القتال و۱۶ بدر تک یا روز قیامت تک۔

إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾
بیشک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾
جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ ف۱۹ اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا
إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ
بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف۲۰ کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ف۲۱ جیسے ہم نے
فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا
فرعون کی طرف رسول بھیجے ف۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے
وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
پکڑا پھر کیسے بچو گے ف۲۳ اگر ف۲۴ کفر کرو اس دن ف۲۵ جو بچوں کو بوڑھا کردے گا
شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ
ف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا بیشک یہ نصیحت
تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ ع ۱۹ / ۱۲
ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۲۷ بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم
أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَآئِفَةٌ
قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت
مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن
تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا
تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ
شمار نہ ہوسکے گا ف۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰

ف۱۷ آخرت میں۔
ف۱۸ ان کے لئے جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کی۔
ف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔
ف۲۰ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔
ف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں۔
ف۲۲ حضرت موسٰی علیہ السلام۔
ف۲۳ عذاب الٰہی سے۔
ف۲۴ دنیا میں۔
ف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا۔
ف۲۶ اپنی شدت دہشت سے۔
ف۲۷ ایمان و طاعت اختیار کرکے۔
ف۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔
ف۲۹ اور ضبط اوقات نہ کرسکو گے
ف۳۰ یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قرات کی فرضیت ثابت ہوئی۔
مسئلہ اقل درجہ قرات مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

اللہ کا فضل تلاش کرنے ف۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ف۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ف۳۳ اور نماز قائم رکھو ف۳۴ اور زکوٰۃ دو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ

اور اللہ کو اچھا قرض دو ف۳۵ اور اپنے لیئے جو بھلائی آگے بھیجو گے

خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا

اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش

۲ ع ۱ ۱۴ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰

مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴

اے بالاپوش اوڑھنے والے ف۲ کھڑے ہوجاؤ ف۳ پھر ڈر سناؤ ف۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ف۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ف۶

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کیلئے صبر کئے رہو ف۸

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى

پھر جب صور پھونکا جائے گا ف۹ تو وہ دن کرّا دن ہے کافروں

ف۳۱ یعنی تجارت یا طلب علم کے لئے ف۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ف۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہوگیا ف۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں ف۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنھیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

ف۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں دو سو پچپن کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں۔

ف۲ یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے **شانِ نزول** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یا محمّد اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میں نے اپنے داہیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھکر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اڑھاؤ انھوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انھوں نے کہا يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

ف۳ اپنی خواب گاہ سے۔

ف۴ قوم کو عذاب الٰہی کا ایمان نہ لانے پر۔

ف۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انھیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔

ف۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

ف۷ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جسکو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دیدیگا اس قسم کے نیوتے اور ہدیے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شان نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصب عالی کے لائق یہی ہے کہ جسکو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو

ف۸ اوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں ف۹ مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔

ف۱۰ اسمیں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا ف۱۱ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے شانِ نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا ف۱۲ کھیتیاں اور کثیر مویشی اور تجارتیں مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا ف۱۳ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انھیں کسبِ معاش کے لئے سفر کی حاجت نہ تھی اس لئے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید بن ولید ف۱۴ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی عیش بھی دیا اور طول عمر بھی ف۱۵ باوجود ناشکری کے ف۱۶ یہ نہ ہوگا چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔

الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ
پر آسان نہیں ف۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے
لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾
وسیع مال دیا ف۱۲ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اسکے لئے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ
پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف۱۵ ہرگز نہیں ف۱۶ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ
صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ
صعود پر چڑھاؤں بیشک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو
كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾
کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا
فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ
پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے
سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾
دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً
اس پر انیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے
وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ
اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اس لئے کہ کتاب والوں کو
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
یقین آئے ف۲۲ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں

ف۱۷ شانِ نزول جب حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہیگا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہوگیا ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوجہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لئے روپیہ جمع کردیں گے انھیں خیال ہے کہ تو نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تعریف اسلئے کی ہے کہ تجھے انکے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے انکے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے انہیں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انھیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انھیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کہا تم انھیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انھیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انھیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپکا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپکو امین کہا کرتے تھے یہ سنکر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچکر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ انکی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہوجاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دلمیں اثر کرجاتا ہے اسکا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اسکا ذکر فرمایا گیا ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحقِ عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحقِ عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کردیئے جائیں ف۱۹ جلا کر ف۲۰ فرشتے ایک مالک اور اٹھارہ انکے ساتھی ف۲۱ کہ حکمتِ الٰہی پر اعتماد نہ کرکے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھکر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ف۲۳ یعنی اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے انکا اعتقاد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وحیِ الٰہی ہے اسلئے کتبِ سابقہ

أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی وہ۲۴

وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ
اور کافر کہیں اس اچنبھے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ
جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ ع ۱ ۳۱ ۱۵
اور وہ وہ۲۵ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ
اور صبح کی جب اجالا ڈالے وہ۲۶ بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے آدمیوں کو ڈراؤ اُسے

شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾
جو تم میں چاہے کہ آگے آئے وہ۲۷ یا پیچھے رہے وہ۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مع ۱۶
مگر دہنی طرف والے وہ۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ
تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم وہ۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
کو کھانا نہ دیتے تھے وہ۳۱ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
کے دن کو وہ۳۲ جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش

مطابق ہوتی ہے۔

وہ۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہو۔

وہ۲۵ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیات قرآن۔

وہ۲۶ خوب روشن ہو جائے۔

وہ۲۷ خیر یا جنت کی طرف ایمان لاکر۔

وہ۲۸ کفر اختیار کرکے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔

وہ۲۹ یعنی مؤمنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انھوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرالیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے منتفع ہیں۔

وہ۳۰ دنیا میں۔

وہ۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے۔

وہ۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روز قیامت ہے۔

ف۳۳ یعنی انبیاء و ملائکہ و شہداء و صالحین جنہیں اللہ تعالٰی نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔
ف۳۴ یعنی مواعظِ قرآن سے اعراض کرتے ہیں ف۳۵ یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سنکر بھاگتے ہیں ف۳۶ کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالٰی کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں ف۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے۔
ف۳۸ قرآن شریف۔

الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ
کام نہ دے گی ف۳۳ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے

حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ
ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾
کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں ف۳۶ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ف۳۷

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَ مَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
ہاں ہاں بیشک وہ ف۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾
اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ قیامہ مکیہ ہے آئیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ
روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ
ف۳ یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں

بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ
ف۴ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن

الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ
کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملا دیئے

ع ۱ ۲۵ ۱۶

ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو ننانوے کلمے چھ سو باون حرف ہیں۔
ف۲ باوجود متقی و کثیر الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔
ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافرِ منکرِ بعث ہے **شانِ نزول** یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالٰی بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کردیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیالِ فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔
ف۴ یعنی اسکی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں اور انکی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دیدی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا
ف۵ انسان کا انکارِ بعث اشتباہ و عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریقِ استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اسکے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر ہی کیے رہتا ہے اب توبہ کرونگا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے ف۶ اور حیرت و دہشت سے دنگ ہوگی ف۷ تاریک ہو جائیگا اور روشنی زائل ہو جائیگی۔

ف۸ یہ ملاد نیا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں ف۹ جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے ف۱۰ تمام خلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائیگا جزا دی جائیگی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا ف۱۱ جو اس نے کیا ہے ف۱۲ **شان نزول** سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہونچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرمادیا
ف۱۳ آپ کے سینۂ پاک میں۔
ف۱۴ آپ کا۔
ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے۔
ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہوجاتی تب پڑھتے تھے۔
ف۱۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے۔
ف۱۸ یعنی روز قیامت۔
ف۱۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مومنین کا حال ہے۔
ف۲۰ انھیں دیدار الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا۔
مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی میسر آئیگا یہی اہل سنت کا عقیدہ قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔
ف۲۱ سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار کا حال ہے۔
ف۲۲ یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔

وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾
جائیں گے ف۸ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ
اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا
وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ أَلْقَىٰ
جائیگا ف۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اسکے پاس جتنے بہانے
مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائیگا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اسکا محفوظ کرنا ف۱۳ اور
وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾
پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اسکی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے
كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۱۸ تر و تازہ
نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ
ہونگے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف۲۱ سمجھتے ہونگے کہ انکے
أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ
ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ف۲۲ ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۲۳ اور کہیں گے ف۲۴ کہ ہے کوئی
رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ
جھاڑ پھونک کرے ف۲۵ اور وہ ف۲۶ سمجھ لیگا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۲۷ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف۲۸ اس دن
رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ
تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف۲۹ اس نے ف۳۰ نہ تو سچ مانا ف۳۱ اور نہ نماز پڑھی ہاں

ع ۱ ۳۰ ۱۷

ف۲۳ وقت موت ف۲۴ جو اس کے قریب ہونگے ف۲۵ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو ف۲۶ یعنی مرنے والا ف۲۷ کہ اہل کمہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے ف۲۸ یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں ف۲۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا ف۳۰ یعنی انسان نے مراد اس سے ابوجہل ہے۔
ف۳۱ رسالت اور قرآن کو۔

ف۳۲ ایمان لانے سے ف۳۳ متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف۳۴ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى یعنی تیری خرابی آلگی اب آلگی پھر تیری خرابی آلگی اب آلگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ قوی زور آور صاحب شوکت و قوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اسکی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم۔

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

جھٹلایا اور منہ پھیرا ف۳۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف۳۳ تیری خرابی آلگی اب آلگی

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر تیری خرابی آلگی اب آلگی ف۳۴ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ف۳۵

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف۳۶ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف۳۷

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ

پھر ٹھیک بنایا ف۳۸ تو اس سے ف۳۹ دو جوڑ بنائے ف۴۰ مرد اور عورت کیا جس

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جلا سکے گا

ع ۲/۱۰ ۱۸

ف۳۵ کہ نہ اس پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں۔
ف۳۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنیوالے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔
ف۳۷ انسان بنایا۔
ف۳۸ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی۔
ف۳۹ یعنی منی سے یا انسان سے۔
ف۴۰ دو صنفیں پیدا کیں۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ دہر مدنی ہے اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

بیشک آدمی پر ف۲ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف۳

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف۴ کہ وہ اسے جانچیں ف۵ تو اسے سنتا

بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

دیکھتا کر دیا ف۶ بیشک ہم نے اسے راہ بتائی ف۷ یا حق مانتا ف۸ یا ناشکری کرتا ف۹ بیشک ہم نے کافروں کیلئے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف۱۰ اور طوق ف۱۱ اور بھڑکتی آگ ف۱۲ بے شک نیک پئیں گے اس

ف۱ سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے بعض نے اسکو مکیہ کہا ہے اس میں دو رکوع اکتیس آیتیں دو سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چون حرف ہیں
ف۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخ روح سے پہلے چالیس سال کا ف۳ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اسکو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اسکی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ ف۴ مرد و عورت کی ف۵ مکلف کر کے اپنے امر و نہی سے ف۶ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا استماع کر سکے ف۷ دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ف۸ یعنی مومن سعید ف۹ کافر شقی ف۱۰ جنھیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے ف۱۱ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ف۱۲ جس میں جلائے جائیں گے

ف۱۳ جنت میں ف۱۴ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے ف۱۵ منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادت اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعات غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں ف۱۶ یعنی شدت اور سختی۔

كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿۵﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے ف۱۳ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں

تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾

چاہیں بہا کر لے جائیں گے ف۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ف۱۵ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ف۱۶ پھیلی ہوئی ہے ف۱۷

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف۱۸ مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ

کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بیشک ہمیں اپنے

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾

اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے

مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر ف۲۰

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ

اور اس کے ف۲۱ سائے ان پر جھکے ہونگے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہونگے ف۲۲ اور ان پر چاندی

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا

کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا ف۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ف۲۵ جس کی ملونی

ف۱۷ قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں۔

ف۱۸ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

[illegible]

ف۱۹ لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لئے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں ف۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی ف۲۱ یعنی بہشتی درختوں کے ف۲۲ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں ف۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہونگے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہونگے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی ف۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ یہ سلیقہ جنتی خدام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں ف۲۵ شراب طہور کے۔

ف۲۶ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہوجائے گی ف۲۷ مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہل جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ ف۲۸ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہونگے نہ ان میں کوئی تغیر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا ف۲۹ یعنی جس طرح فرش مصفٰے پر گوہر آبدار غلطاں ہو اس حسن وصفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے ف۳۰ جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا ف۳۱ جس کی حد و نہایت نہیں نہ اسکو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے

زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

ادرک ہوگی ف۲۶ وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ف۲۷ اور انکے آس پاس خدمت میں پھریں گے

مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۲۸ جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ف۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ

ایک چین دیکھے ف۳۰ اور بڑی سلطنت ف۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ف۳۲ اور

اِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

قناویز کے ف۳۳ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے ف۳۴ اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی

طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ ع

ف۳۵ ان سے فرمایا جائیگا یہ تمہارا صلہ ہے ف۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ف۳۷

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

بے شک ہم نے تم پر ف۳۸ قرآن بتدریج اتارا ف۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف۴۰ اور

لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾

ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو ف۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف۴۲

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ف۴۳ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف۴۴ بیشک یہ لوگ ف۴۵ پاؤں تلے کی

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

عزیز رکھتے ہیں ف۴۶ اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ ہم نے انہیں پیدا کیا اور انکے

شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ف۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ف۴۹ بے شک یہ

ع ۱ ۲۲ ۱۹

ف۳۲ یعنی باریک ریشم کے۔

ف۳۳ یعنی دبیز ریشم کے۔

ف۳۴ حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔

ف۳۵ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کیجائیگی اسکو پینے سے انکے پیٹ صاف ہوجائینگے اور جو انھوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بنکر انکے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہوجائینگی

ف۳۶ یعنی تمہاری اطاعت وفرمانبرداری کا۔

ف۳۷ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔

ف۳۸ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۹ آیت آیت کرکے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔

ف۴۰ رسالت کی تبلیغ فرماکر اور اس میں مشقتیں اٹھاکر اور دشمنان دین کی ایذائیں برداشت کرکے۔

ف۴۱ شان نزول عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپکو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپکی خدمت میں حاضر کردوں ولید نے کہا کہ میں آپکو اتنا مال دیدوں کہ آپ راضی ہوجائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۲ نمازیں صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں ف۴۳ یعنی مغرب عشا کی نمازیں پڑھو اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا ف۴۴ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آگئی بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکر الٰہی میں مشغول رہو ف۴۵ یعنی کفار ف۴۶ یعنی محبت دنیا میں گرفتار ہیں ف۴۷ یعنی روز قیامت کو جسکے شدائد کفار پر بہت بھاری ہونگے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لئے عمل کرتے ہیں ف۴۸ انھیں ہلاک کردیں اور بجائے ان کے ف۴۹ جو اطاعت شعار ہوں۔

ف۵۰ مخلوق کے لئے ف۵۱ اس کی طاعت بجا لاکر اور اس کے رسول کا اتباع کر کے ف۵۲ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے ف۵۳ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔
ف۵۴ ایمان عطا فرما کر ف۵۵ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔ —— ف۱ سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں دو رکوع پچاس آیتیں ایک سو اسی کلمے آٹھ سو سولہ حرف ہیں۔

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا
نصیحت ہے ف۵۰ تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ
أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ
اللہ چاہے ف۵۲ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ف۵۳
فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾
جسے چاہے ف۵۴ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۵۵

ع ۲ ۹ ۳۰

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ مرسلات مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا ﴿٣﴾
قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ف۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ف۳
فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ إِنَّمَا
پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں ف۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس بات کا تم
تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾
وعدہ دیے جاتے ہو ف۵ ضرور ہونی ہے ف۶ پھر جب تارے محو کر دیے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں
وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿١٢﴾
اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ف۷ کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
روز فیصلہ کے لئے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے ف۸ جھٹلانے والوں کی اس
لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٥﴾ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ
دن خرابی ف۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ف۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے

شانِ نزول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے جب منیٰ کی غار میں پہونچے والمرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی بُرائی سے بچائے گئے وہ تمہاری بُرائی سے یہ غار منیٰ میں غار والمرسلات کے نام سے مشہور ہے۔

ف۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لئے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کئے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیات قرآن کی بعض نے نفوس کاملہ کی جو استکمال کے لئے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضا میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہ میں فرق کرتے ہیں اور ذات الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القا کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالٰی کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنٰی یہ ہیں کہ قسم اُن ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) ف۳ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قول اخیر پر جماعات ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا کہ فارقات و ملقیات سے جماعات ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے ف۴ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لاکر ف۵ یعنی بعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا ف۶ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں ف۷ کہ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لئے جمع کئے جائیں ف۸ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے ف۹ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روز آخرت و بعث و حساب کے منکر تھے ف۱۰ دنیا میں عذاب نازل کر کے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ﻭ١١ یعنی جو پہلی امتوں کے تکذیب کی راہ اختیار کرکے سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انھیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے ﻭ١٢ یعنی نطفہ سے۔

الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٨﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ
پہنچائیں گے ﻭ١١ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں
لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ
کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ﻭ١٢ پھر اسے ایک محفوظ
قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾
جگہ میں رکھا ﻭ١٣ ایک معلوم اندازہ تک ﻭ١٤ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ﻭ١٥
وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا
اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ
تمہارے زندوں اور مُردوں کی ﻭ١٦ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ﻭ١٧ اور ہم نے تمہیں خوب
مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى
میٹھا پانی پلایا ﻭ١٨ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ﻭ١٩ چلو اس کی طرف
مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ
جسے جھٹلاتے تھے ﻭ٢٠ چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں
شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
ﻭ٢١ نہ سایہ دے ﻭ٢٢ نہ لپٹ سے بچائے ﻭ٢٣ بیشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی
كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٣٤﴾
ہے ﻭ٢٤ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی
هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ﻭ٢٥ اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں ﻭ٢٦

ﻭ١٣ یعنی رحم میں ﻭ١٤ وقت ولادت تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔
ﻭ١٥ اندازہ فرمانے پر (جمیل)
ﻭ١٦ کہ زندے اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں۔
ﻭ١٧ بلند پہاڑوں کے۔
ﻭ١٨ زمین میں چشمے اور منبع پیدا پیدا کرکے یہ تمام باتیں مردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔
ﻭ١٩ اور روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔
ﻭ٢٠ یعنی اس عذاب کی طرف۔
ﻭ٢١ اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا ایک کفار کے سروں پر ایک ان کے دائیں اور ایک ان کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انھیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ۔
ﻭ٢٢ جس سے اس دن کی گرمی سے کچھ امن پا سکیں۔
ﻭ٢٣ آتشِ جہنم کی۔
ﻭ٢٤ اتنی اتنی بڑی۔
ﻭ٢٥ نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو انھیں کام دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت

بہت سے مواقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے ﻭ٢٦ اور درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انھیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی۔

ف۲۷ اے سید عالم محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو ف۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انھیں سب کو عذاب کیا جائیگا۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ‌ۚ جَمَعۡنٰكُمۡ

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا ف۲۷

وَالۡاَوَّلِيۡنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ كَيۡدٌ فَكِيۡدُوۡنِ ﴿٣٩﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ

اور سب اگلوں کو ف۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ف۲۹ اس دن جھٹلانے والوں

لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ ع ۱ ۴۰ ۲۱

کی خرابی بے شک ڈر والے ف۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو ان کا

مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا

جی چاہے ف۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ف۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ف۳۳ بیشک

كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿٤٤﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوۡا

نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۳۴ کچھ دن

وَتَمَتَّعُوۡا قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿٤٦﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٧﴾

کھالو اور برت لو ف۳۵ ضرور تم مجرم ہو ف۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿٤٨﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ

اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے

لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٤٩﴾ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٥٠﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

والوں کی خرابی پھر اس ف۳۷ کے بعد کونسی بات پر ایمان لائیں گے ف۳۸

سُوۡرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ اَرۡبَعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ نبا مکیہ ہے اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچالو۔ یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

ف۳۰ جو عذاب الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے۔

ف۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو ان کے حسب مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہل جنت سے کہا جائیگا

ف۳۲ لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تنغّص کا شائبہ نہیں۔

ف۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجالائے تھے۔

ف۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں۔

ف۳۵ اپنی موت کے وقت تک۔

ف۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

ف۳۷ قرآن شریف۔

ف۳۸ یعنی قرآن شریف کتب الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں ــــــــ ف۱ سورۂ نبا اسکو سورۂ تساؤل اور سورۂ عَمّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔

ف۲ کفار قریش ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں انکی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لئے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ ۝٢ الَّذِي هُمْ فِيهِ
یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ کئی راہ
مُخْتَلِفُونَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ
ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے
الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا
زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١
نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ف۱۲
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا
اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور پھر بدلیوں
مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ
سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے باغ
اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
ف۱۵ بیشک فیصلہ کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷
فَتَاْتُونَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّسُيِّرَتِ
تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِينَ
ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا
مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِينَ فِيهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤
ٹھکانا اس میں قرنوں رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

ف۴ بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا مسئلہ۔

ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ یہی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔

ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ انکی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اسکے بعد اسکو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کیلئے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

ف۷ کہ تم اسمیں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔

ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے۔

ف۹ مرد و عورت۔

ف۱۰ تمہارے جسموں کے لئے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔

ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے

ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔

ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔

ف۱۴ یعنی آفتاب جسمیں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیز ان اشیا کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اسمیں شک نہیں ف۱۶ ثواب و عذاب کے لئے ف۱۷ مراد اس سے نفخۂ اخیرہ ہے ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لئے موقف کی طرف ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے ف۲۳ لوح محفوظ میں ف۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقت عذاب ان سے کہا جائیگا۔

إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾

ف۲۲ اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲۴

فَذُوقُوا فَلَنْ نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵

حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

باغ ہیں ف۲۶ اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا ف۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۲۹ نہایت کافی عطا

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

رکھیں گے ف۳۰ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا ف۳۱ مگر

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ

جسے رحمٰن نے اذن دیا ف۳۲ اور اس نے ٹھیک بات کہی ف۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّآ أَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَّوْمَ

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے ف۳۴ ہم تمہیں ف۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا ف۳۶ جس دن

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۳۷ اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ف۳۸

ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔

ف۲۶ جنہیں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت

ف۲۷ شراب نفیس کا۔

ع ۱/۳۰/۱

ف۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔

ف۲۹ تمہارے اعمال کا۔

ف۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔

ف۳۱ اس کے رعب و جلال سے۔

ف۳۲ کلام یا شفاعت کا۔

ف۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مراد ہے۔

ف۳۴ عمل صالح کر کے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔

ف۳۵ اے کافرو۔

ف۳۶ مراد اس سے عذاب آخرت ہے۔

ف۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روز قیامت دیکھے گا۔

ف۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائیگا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائیگا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اُسے بدلہ دلایا جائیگا اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے یہ دیکھ کر کافر تمنا کریگا

ع ۲/۱۰/۲

کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالٰی کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کریگا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور انکی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدت عذاب میں مبتلا پائیگا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔

ف۱ سورۂ والنازعات مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو نانوے کلمے سات سو تریپن حرف ہیں ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی۔
ف۴ یعنی مؤمنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مؤمنین کی روحیں لے کر (کما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں (روح البیان) ف۷ یعنی امور دنیویہ کے انتظام جو ان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں، قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اولیٰ سے اضطراب میں آجائے گی اور تمام خلق مرجائے گی۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ النازعات مکیہ ہے اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی ف۸

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

ف۸ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے

نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

ف۱۳ بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۫ۖ﴿۱۷﴾

رب نے پاک جنگل طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳

ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذنِ الٰہی زندہ کردی جائے گی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔
ف۱۰ اس دن کی ہول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا۔
ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو۔
ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے۔
ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے۔
ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ ان کا بطریق استہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔
ف۱۵ نفخۂ اخیرہ۔
ف۱۶ جس سے سب جمع کرلئے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا۔
ف۱۷ زندہ ہو کر۔
ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾

پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ

ع ۱

دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ

مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی

اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾

رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

چوپاؤں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾

جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ

اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶ تو بیشک جنت ہی

ف۲۴ ید بیضا اور عصا۔

ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔

ف۲۶ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔

ف۲۷ فساد انگیزی کی۔

ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو۔

ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔

ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

ف۳۱ اللہ عزوجل سے اس کے بعد منکرین بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے۔

ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد۔

ف۳۳ بغیر ستون کے۔

ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں۔

ف۳۵ نور آفتاب کو ظاہر فرما کر۔

ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔

ف۳۷ چشمے جاری فرما کر۔

ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔

ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو۔

ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔

ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد۔

ف۴۲ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔

ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔

ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔

ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اُسے روز قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے۔

ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

ف۴۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کافر ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ۔

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ

ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے

مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾

بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

ع ۲ / ۴

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَبَسَ وَتَوَلّٰىۤ ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىۤ ﴿٣﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ف۵ تم اس کے تو پیچھے

تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

پڑتے ہو ف۶ اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا ف۸

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ

اور وہ ڈر رہا ہے ف۹ تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اسے

وقف لازم

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ

یاد کرے ف۱۲ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ

ف۱ سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچسو تینتیس حرف ہیں۔
ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ف۳ یعنی عبداللہ بن ام مکتوم۔
شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبداللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔

ف۴ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر ف۵ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ ف۷ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپکے ذمہ دعوت دینا اور پیام الٰہی پہونچا دینا ہے ف۸ یعنی ابن ام مکتوم ف۹ اللہ عزوجل سے ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیات قرآن مخلوق کے لئے نصیحت ہیں ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو ف۱۳ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَآ أَكْفَرَهُۥ ﴿١٧﴾ مِنْ أَىِّ
لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اسے کاہے
شَىْءٍ خَلَقَهُۥ ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ
سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ
يَسَّرَهُۥ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا
آسان کیا ف۱۹ پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے
يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا
ابتک پورا نہ کیا جو اسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح
الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾
پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا تو اس میں اُگایا اناج
وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَٰكِهَةً
اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے
وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾
اور دوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَٰحِبَتِهِۦ وَ
اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے
بَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ
ف۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ف۲۷ کتنے منہ
يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ
اس دن روشن ہوں گے ف۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ف۲۹ اور کتنے مونھوں پر

ف۱۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔
ف۱۷ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔
ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیلِ آفرینش تک۔
ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔
ف۲۰ کہ بعد موت بے عزت نہ ہو۔
ف۲۱ یعنی بعد موت حساب وجزا کیلئے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔
ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لاکر حکم الٰہی کو بجا نہ لایا۔
ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزّ وجل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔
ف۲۴ بادل سے۔
ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کردے گی۔
ف۲۶ ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔
ف۲۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مکلفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے۔
ف۲۸ نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے۔
ف۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت وکرم اور اسکی رضا پر اسکے بعد اشقیا کا حال بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت ——— ف۱ سورۂ کورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچسو تیس حرف ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روز قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہیئے کہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے (ترمذی)

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ

اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۳۰ یہ وہی ہیں

الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

کافر بدکار

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ ٧ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿﴾ هِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً ١

سورۂ تکویر مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انتیس آیتیں ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ف۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ف۳ اور جب پہاڑ چلائے

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

جائیں ف۴ اور جب تھلکی اونٹنیاں ف۵ چھوٹی پھریں ف۶ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں ف۷ اور

إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ

جب سمندر سلگائے جائیں ف۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ف۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ

ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم

الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ

رہیں ف۱۷ اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بیشک

ع ۱ ۴۳ ۵

ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے۔

ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارا اپنی جگہ باقی نہ رہے۔

ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں۔

ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آگیا ہو۔

ف۶ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگراں اس روز کی دہشت کا یہ عالم ہو اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔

ف۷ روز قیامت بعد بعث کہ ایک دوسرے سے بدلے لیں پھر خاک کر دیئے جائیں۔

ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں۔

ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔

ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کیلئے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے ف۱۳ دشمنان خدا کے لئے ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف۱۵ نیکی یا بدی ف۱۶ ستاروں ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد (کذا روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے۔

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾

بیشک یہ ف۲۰ عزت والے رسول ف۲۱ کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اسکا حکم مانا جاتا ہے

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ

ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳ اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بیشک انھوں نے

بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ

اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن

بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

جہان کے لئے اس کے لئے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو

اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

ع ۱ ۲۹ ۶

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۸۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیے

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

جائیں ف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ف۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ف۴ اور جو

اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ

پیچھے ف۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ف۶ جس نے

ف۲۰ قرآن شریف۔
ف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام۔
ف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔
ف۲۳ وحی الٰہی کا۔
ف۲۴ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۲۵ جیسا کہ کفار مکہ کہتے ہیں۔
ف۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں۔
ف۲۷ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر۔
ف۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو۔
ف۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

ف۱ سورۂ انفطار مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔
ف۲ اور شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں۔
ف۳ اور ان کے مردے زندہ کرکے نکالے جائیں۔
ف۴ عمل نیک یا بد۔
ف۵ چھوڑی نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔
ف۶ کہ تو نے باوجود اسکے نعمت و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی۔

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۟ۙ﴿۷﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾
تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸ پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۟ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۟ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا
کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بیشک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز
كَاتِبِيْنَ ۟ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ
لکھنے والے ف۱۴ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ف۱۵ بیشک نکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور
اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۟ۚۖ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا
بیشک بدکار ف۱۸ ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ
بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۟ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ
سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا
الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾
دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ف۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مطففین مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۟ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۟ؗۖ﴿۲﴾
کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں
مَّبْعُوْثُوْنَ ۟ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۟ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾
اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے ف۲ جس دن سب لوگ ف۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

ف۷ اور نیست سے ہست کیا۔
ف۸ سالم الاعضا، سنتا دیکھتا۔
ف۹ اعضا میں مناسبت رکھی۔
ف۱۰ لمبا یا ٹھگنا، خوب رو یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت۔
ف۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔
ف۱۲ اور روزِ جزا کے منکر ہو۔
ف۱۳ تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔
ف۱۴ تمہارے عملوں کے۔
ف۱۵ نیکی یا بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔
ف۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔
ف۱۷ جنت میں۔
ف۱۸ کافر۔
ف۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا (خازن)

ع ۱

ف۱ سورۂ مطففین ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔
شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

ف۲ یعنی روزِ قیامت اس روز ذرہ ذرہ کا حساب کیا جائے گا ف۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر۔

ف۴ یعنی ان کے اعمال نامے ف۵ سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے ف۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۸
بیشک کافروں کی لکھت ف۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے ف۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے ف۶
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۱۰ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ
وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۷ اس دن ف۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے
بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۱۲ اِذَا
ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش ف۱۰ جب
تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ
اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے انکی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بیشک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ
محروم ہیں ف۱۵ پھر بیشک انھیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائیگا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۱۷ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۱۸ وَ
تم جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچا محل علیین میں ہے ف۱۹ اور
مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۲۰ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۱
تو کیا جانے علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۲۲ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۲۳ تَعْرِفُ فِيْ
بیشک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو ان کے چہروں میں
وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۲۴ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۲۵ خِتٰمُهٗ
چین کی تازگی پہچانے ف۲۴ نتھری شراب پلائے جائینگے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اسکی مہر

ف۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔
ف۸ جبکہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا۔
ف۹ اور روز جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔
ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔
ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ۔
ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔
ف۱۳ ان معاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمال بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی)
ف۱۴ یعنی روز قیامت۔
ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اسکی توحید سے محروم رہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئیگی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائیگا ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمالنامے ف۱۹ علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے ف۲۱ علیین میں اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اسکی نعمتوں کو جو اس نے انھیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہونگے اور سرور قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہونگے ف۲۵ کہ ابرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

وف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر وف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے وف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے وف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤسا کفار کے وف۳۰ مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقراء مومنین کے وف۳۱ مومنین
وف۳۲ بطریق طعن و عیب کے۔

مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ
مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے وف۲۶ اور اس کی ملونی تسنیم
تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا
سے ہے وف۲۷ وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں وف۲۸ بے شک مجرم لوگ
كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾
وف۲۹ ایمان والوں سے وف۳۰ ہنسا کرتے تھے اور جب وہ وف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے
وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا
اشارے کرتے وف۳۲ اور جب وف۳۳ اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے وف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے
اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ
بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں وف۳۵ اور یہ وف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے وف۳۷ تو آج
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
وف۳۸ ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں وف۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں وف۴۰
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا وف۴۱

ع ۳۶ ۸

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — هِيَ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَةً

سورۂ انشقاق مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱ — اس میں پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ
جب آسمان شق ہو وف۲ اور اپنے رب کا حکم سنے وف۳ اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز
مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾
کی جائے وف۴ اور جو کچھ اس میں ہے وف۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے وف۶ اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے وف۷

شانِ نزول منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جا رہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

وف۳۳ کفار۔

وف۳۴ یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے

وف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وف۳۶ کفار۔

وف۳۷ کہ ان کے احوال و اعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بیوقوف بتانے اور انکی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

وف۳۸ یعنی روز قیامت۔

وف۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے مومن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے کافر اس سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہو جاتا ہے بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے وف۴۰ کفار کی ذلت و رسوائی اور شدت عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں وف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔ وف۱ سورۂ انشقت جسکو سورۂ انشقاق بھی کہتے ہیں مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پچیس آیتیں ایک سو سات کلمات چار سو تیس حرف ہیں وف۲ قیامت قائم ہونے کے وقت وف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اسکی اطاعت کرے وف۴ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے وف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر وف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے وف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔

ف۸ یعنی اسکے حضور حاضری کیلئے مراد اس سے موت ہے (مدارک) ف۹ اور اپنے عمل کی جزا پانا ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اسکے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعت و معصیت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے یہ سہل حساب ہے نہ اسمیں شدت مناقشہ نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اُسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئیگا اور وہ کوئی حجت نہ پائیگا رسوا ہوگا اللہ تعالیٰ مناقشہ حساب سے پناہ دے۔ ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر ف۱۴ اور وہ کافر ہے جسکا داہنا ہاتھ تو اسکی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائیگا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائیگا اسمیں اسکا نامۂ اعمال دیا جائیگا اس حال کو دیکھکر وہ جان لیگا کہ وہ اہل نار میں سے ہے تو ف۱۵ اور یا ثبوراہ کہے گا ثبور کے معنی ہلاکت کے ہیں ف۱۶ دنیا کے اندر۔ ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر و مغرور ف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اُٹھایا نہ جائیگا۔ ف۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رجوع کریگا اور مرنے کے بعد اُٹھایا جائیگا اور حساب کیا جائیگا۔ ف۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جسکے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشا شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء شفق سے سرخی مراد لیتے ہیں۔ ف۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے ف۲۲ اور اسکا نور کامل ہو جائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ ف۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد واہوال پھر مرنیکے بعد اُٹھنا پھر موقف حساب میں پیش ہونا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازل قرب میں واصل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپکو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور انکی تکذیب سے غمگین نہ ہوں ف۲۴ یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونیکے کیوں ایمان نہیں لاتے ف۲۵ مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے شانِ نزول جب سورۂ اقراء میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مؤمنین نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا انکے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جنکو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدۂ تلاوت کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کیلئے مثل طہارت

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو اپنا نامۂ

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ

اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں

اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ

کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾

موت مانگے گا ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائیگا بے شک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾

وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ف۱۸ ہاں کیوں نہیں ف۱۹ بیشک اُس کا رب اسے دیکھ رہا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اسمیں جمع ہوتی ہیں ف۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اور اچھے کام کئے ان کے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

ع ۱ ۹ ۲۵

اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے **مسئلہ** سجدہ کے اول و آخر اللہ اکبر کہنا چاہیئے **مسئلہ** امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے
مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائینگی اتنے ہی سجدے واجب ہونگے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا اور تفصیل فقہ کی کتاب التفسیر احمدی ا **ف۲۶** قرآن کو
اور مرنے کے بعد اٹھنے کو **ف۲۷** کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب **ف۲۸** انکے کفر و عناد پر ——— **ف۱** سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بائیس آیتیں ایک سو نو کلمے چار سو اٹھاون حرف ہیں
ف۲ جنکی تعداد بارہ ہے اور انمیں عجائب حکمت الٰہی نمودار ہیں آفتاب ماہتاب اور کواکب کی سیران میں معین انداز سے ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا **ف۳** وہ روز قیامت ہے **ف۴** مراد اس سے

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں بائیس آیتیں ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا **ف۱**

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

قسم آسمان کی جس میں برج ہیں **ف۲** اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے **ف۳** اور اس دن کی جو گواہ ہے **ف۴**

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں **ف۵** کھائی والوں پر لعنت ہو **ف۶** اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اسکے کناروں پر بیٹھے تھے

قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا

ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے **ف۸** اور انھیں مسلمانوں

نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ

کا کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾

لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

بیشک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو **ف۹** پھر توبہ نہ کی **ف۱۰**

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے **ف۱۱** اور انکے لئے آگ کا عذاب **ف۱۲** بیشک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ

اچھے کام کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ

بڑی کامیابی ہے بیشک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے **ف۱۳** بیشک وہ پہلے کرے اور

روز جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ **ف۵** آدمی اور فرشتے مراد اس سے روز عرفہ ہے۔ **ف۶** مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اسکا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھا دوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کردیا وہ جادو سیکھنے لگا راہ میں ایک راہب رہتا تھا اسکے پاس بیٹھنے لگا اور اسکا کلام اسکے دل نشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کرلیا ایک روز راستہ میں ایک مہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کردے وہ جانور اسکے پتھر سے مرگیا اسکے بعد لڑکا مستجاب الدعوۃ ہوا اور اسکی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے بادشاہ کا ایک مصاحب نابینا ہوگیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہوگیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہونچا اس نے کہا تجھے کس نے اچھا کیا کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے یہ کہکر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہانتک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا لڑکے پر سختیاں کیں اس نے راہب کا پتہ بتایا راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر اس نے انکار کیا تو اسکے سر پر آرا رکھکر چروا دیا پھر مصاحب کو بھی چروا دیا پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے سپاہی اسکو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اس نے دعا کی پہاڑ میں زلزلہ آیا سب گرکر ہلاک ہوگئے لڑکا صحیح وسلامت چلا آیا بادشاہ نے کہا سپاہی کیا ہو کہا سب کو خدا نے ہلاک کردیا پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کیلئے بھیجا لڑکے نے دعا کی کشتی ڈوب گئی تمام شاہی آدمی ڈوب گئے لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آگیا بادشاہ نے کہا وہ آدمی کیا ہوئے کہا سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جبتک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں کہا وہ کیا لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکالکر بسم اللہ رب الغلام کہکر مار ایسا کریگا تو مجھے قتل کرسکے گا بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہوگیا یہ دیکھکر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اسمیں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈالدو لوگ ڈالے گئے یہانتک کہ ایک عورت آئی اسکی گود میں بچہ تھا وہ ذرا جھجکی بچہ نے کہا اے ماں صبر کر جھجک تو سچے دین پر ہے وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈالدیئے گئے یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکی تخریج کی اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے **ف۷** کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے **ف۸** شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انھوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈالدیا مروی ہے کہ جو

مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالٰی نے انکے آگ میں پڑنے سے قبل انکی روحیں قبض فرماکر انھیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکلکر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہل مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنیکی ترغیب فرمائی گئی ف۹ آگ میں جلا کر ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے ف۱۱ آخرت میں بدلہ انکے کفر کا ف۱۲ دنیا میں کہ اسی آگ نے انھیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے ف۱۴ یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کیلئے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے ف۱۵ جنکو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے ف۱۷ اے سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم آپکی امت کے ف۱۸ ہو اور قرآن پاک کو جیساکہ پہلے کافروں کا دستور تھا۔
ف۱۹ اس سے انھیں کوئی بچانیوالا نہیں۔

يُعِيدُ ⑬ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ⑭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ⑮ فَعَّالٌ
پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا عزت والے عرش کا مالک ہمیشہ جو

لِّمَا يُرِيدُ ⑯ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ⑰ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ⑱
چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ف۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ⑲ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ⑳
بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں ہیں ف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انھیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۹

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ㉑ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ㉒
بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۃ الطارق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ② النَّجْمُ الثَّاقِبُ ③
آسمان کی قسم اور رات کو آنیوالے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنیوالا کیا ہے خوب چمکتا تارا

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤
کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہیئے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴

خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ⑥ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ⑦
جست کرتے پانی سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ف۶

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ⑧ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ⑨ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَ
بیشک اللہ اسکے واپس کر دینے پر قادر ہے ف۷ جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس کچھ نہ زور ہوگا نہ کوئی

لَا نَاصِرٍ ⑩ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ⑪ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ⑫
مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱

ع ۲۲ ۱ ۱۰

ف۱ سورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکسٹھ کلمے دو سو انتالیس حرف ہیں۔
ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔
شان نزول ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اسی درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔
ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اسکے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔
ف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روز جزا کے لئے عمل کرنا چاہیئے
ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔
ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انھیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر ف۸ چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنکو آدمی چھپاتا ہے روز قیامت اللہ تعالٰی ان سب کو ظاہر کر دیگا ف۹ یعنی جو آدمی منکر بعث ہے نہ اسکو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے ف۱۰ جو ارضی پیداوار نبات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے ف۱۱ اور نباتات کے لئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالٰی کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرت الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔

ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کردیتا ہے ف۱۳ جو نکمی اور بے کار ہو ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں ف۱۵ جس کی انھیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انھیں عذابِ الٰہی نے پکڑا (و نسخ الامہال بآیۃ السیف)

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں اُنیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَالَّذِي

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ

قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾

پر رکھ کر راہ دی ف۴ اور جس نے چارا نکالا پھر اسے خشک سیاہ کردیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کردینگے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى

عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہیگا جو سب سے بڑی

النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ

آگ میں جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں مرے ف۱۳ اور نہ جیے ف۱۴ بیشک مراد کو پہنچا

مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ

جو ستھرا ہوا ف۱۵ اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو

ع ۱۷ / ۱ / ۱۱

ف۱ سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بہتر کلمے دو سو اکیانوے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو (ابو داؤد)

ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔

ف۴ یعنی امور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی۔

ف۵ یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتابِ عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہوگئی (جمل)

ف۶ مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثنا واقع نہ ہوا اور اللہ تعالٰی نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں (خازن)

ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔

ف۸ اتباع قرآن مجید سے۔

ف۹ اور بعض لوگ اس سے منتفع ہوں۔

ف۱۰ اللہ تعالٰی سے۔

ف۱۱ پند و نصیحت ف۱۲ شانِ نزول بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے ف۱۵ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لئے طہارت کی اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے (تفسیر احمدی) ف۱۶ یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر ف۱۷ پنجگانہ **مسئلہ** اس آیت سے تکبیرِ افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالٰی کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تَزَکّٰی سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے (تفسیر مدارک و احمدی)

ف۱۸ آخرت پر اسی لئے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں ف۱۹ یعنی ستھروں کا مراد کو پہونچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے

الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

ف۱۸ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں

الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

ہے ف۲۰ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۃ الغاشیۃ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چھبیس آیتیں ہیں

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

بیشک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائیگی ف۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہونگے کام کریں

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ف۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے

لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾

لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ

کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت

مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ

ہیں اور چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی

مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ

چاندنیاں ف۱۰ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو

ع ۱ ۱۹ ۱۲

ف۱ سورۂ غاشیہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھبیس آیتیں بانوے کلمے تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

ف۲ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۳ خلق پر مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔

ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں گئے۔

ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہونگے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائیگا بعض کو غسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔

ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔

ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں۔

ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے۔

ف۹ چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔

ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب و لائق انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۱ بغیر ستون کے ف۱۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر ف۱۳ کہ جبر کرو ، ہذہ الآیۃ نسخت بآیۃ القتال ، ف۱۴ ایمان لانے سے ف۱۵ بعد نصیحت کے ف۱۶ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کریگا ف۱۷ بعد موت کے ۔ ف۱ سورۂ والفجر مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع انتیس یا تیس آیتیں ایک سو انتالیس کلمے پانچسو ستانوے حرف ہیں ف۲ مراد اس سے یا کم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا کم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید الضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلب رزق کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے ۔

كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ

کیسا اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو

كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ

کروڑا نہیں ف۱۳ ہاں جو منہ پھیرے ف۱۴ اور کفر کرے ف۱۵ تو اُسے اللہ بڑا عذاب دے گا

الْأَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

ف۱۶ بیشک ہماری ہی طرف انکا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بیشک ہماری ہی طرف انکا حساب ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾

اس صبح کی قسم ف۲ اور دس راتوں کی ف۳ اور جفت اور طاق کی ف۴ اور رات کی جب چل دے ف۵

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ﴿۵﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾

کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی ف۶ کیا تم نے نہ دیکھا ف۷ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُودَ

وہ ارم حد سے زیادہ طول والے ف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۹ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ

جنھوں نے وادی میں ف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا ف۱۲ جنھوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب

ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی ۔

ف۴ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے ۔

ع ۲۶ / ۱۳

ف۵ یعنی گزرے یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جسمیں بندگان خدا طاعت الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شب قدر مراد ہے جسمیں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرت ثواب کے لئے مخصوص ہے ۔

ف۶ یعنی یہ امور ارباب عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو انکے ساتھ مؤکد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جواب قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کئے جائیں گے اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں ۔

ف۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ف۸ جن کے قد بہت دراز تھے انھیں عاد ارم اور عاد اولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہل مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عاد اولیٰ جنکی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا تو یہ کافر اپنے آپکو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں ف۹ زور و قوت اور طول قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اسکے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سنکر براہ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اسکی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت حسن زمین کے ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کردیا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اسکی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لیکر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انھوں نے انھیں بلاکر حال دریافت کیا انھوں نے تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلاکر دریافت کیا

کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے انھوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا وہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے انمیں سے کوئی باقی نہ رہا
اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ کبود چشم قصیر القامت جس کی ابرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھکر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے۔
وف۱۰ یعنی وادی القریٰ میں وف۱۱ اور مکان بنائے انھیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا وف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا اب عاد و ثمود و فرعون ان سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

سَوْطَ عَذَابٍ ۚ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا

کا کوڑا بقوت مارا وف۱۳ بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں وف۱۴ لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا

آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں

بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾

وف۱۵ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے وف۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا

اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو وف۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو وف۱۸ ہاں ہاں

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے وف۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

اور اس دن جہنم لائی جائے وف۲۰ اس دن آدمی سوچے گا وف۲۱ اور اب اسے سوچنے کا وقت

الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ

کہاں وف۲۲ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب وف۲۳

عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي

جان وف۲۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے

وف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں انتہا کو پہونچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔

وف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کرکے۔

وف۱۵ یعنی عزت و ذلت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے عزت و ذلت طاعت و معصیت پر ہے کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

وف۱۶ اور باوجود دولتمند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انھیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں مقاتل نے کہا کہ اُمیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انھیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔

وف۱۷ اور حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو جاہلیت میں یہی دستور تھا۔

وف۱۸ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے

وف۱۹ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے۔

وف۲۰ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہوکر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ حضور یارب اُمتی اُمتی فرماتے ہونگے جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جمل) وف۲۱ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا وف۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں وف۲۳ یعنی اللہ کا سا وف۲۴ جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سر طاعت خم کرتی رہی یہ مؤمن سے وقت موت کہا جائیگا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے آیتیں ایک رکوع بیس آیتیں، بیاسی کلمے تین سو بیس حرف ہیں ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپکی امت مراد ہے (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسبِ معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اسکی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اسکو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اسکے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے کس گمان میں ہے اللہ قادرِ برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اسکے بعد اسکا مقولہ نقل فرمایا۔

فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

ع ۱ ۱۴

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بلد مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں بیس آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم

وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَن

کی قسم اور اسکی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز

لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾

اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا ف۷

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰

وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا

اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے

أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي

کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا

مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

ف۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہو

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

ان سے جو ایمان لائے ف۱۸ اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف۱۹

ف۷ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں۔

ف۸ یعنی کیا اسکا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کریگا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اسکو عبرت حاصل کرنیکا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے۔

ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے۔

ف۱۱ جن سے منھ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے۔

ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم۔

ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجا لا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اسکو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابو السعود)

ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اسکے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اسکی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

ف۱۵ غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح کہ مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے (روح البیان) ف۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے ف۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ نہ اسکے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو حدیث شریف میں ہے یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنیوالے اور بے تکان شب بیداری کرنیوالے اور مدام روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔
ف۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائیگا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار ف۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجا لانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مؤمن مبتلا ہو۔

ف۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں ف۲۱ جنہیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے ف۲۲ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے ف۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے۔

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ف۲۱ اور جنہوں نے ہماری آیتوں

ع ۴۰ بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ۱۵

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کردی گئی ف۲۳

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ٩١ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ الشمس مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶ بیشک مراد کو

أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

پہونچا جس نے اُسے ف۷ ستھرا کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی سے

بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

جھٹلایا ف۹ جبکہ اس کا سب سے بدبخت ف۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ

نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

کے ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انہوں نے اُسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے

۱ ع ۱۵ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾ ۱۶

ان کے گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی ف۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ف۱۶

ف۱ سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پندرہ آیتیں چوّن کلمے دو سو سینتالیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی غروب آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے

ف۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نور آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے

ف۵ اور قوائے کثیرہ عطا فرمائے نطق سمع بصر فکر خیال علم فہم سب کچھ عطا فرمایا۔

ف۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد بنادیا

ف۷ یعنی نفس کو۔

ف۸ برائیوں سے۔

ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو۔

ف۱۰ قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لئے۔

ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام۔

ف۱۲ کے درپے ہوئے۔

ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کردیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال دم زدن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انہیں ایذا پہونچا سکے۔

ف۱ سورۂ والیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس آیتیں اکہتر کلمے تین سو دس حرف ہیں ف۲ جہان پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے
اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے
اور مقبولان حق صدق نیاز سے مشغول مناجات ہوتے ہیں۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ الیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں اکیس آیتیں ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس ف۴ کی جس نے نر و مادہ
وَالْاُنْثٰٓى ۝۳ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵
بنائے ف۵ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۶ تو وہ جس نے دیا ف۷ اور پرہیزگاری کی ف۸
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ
اور سب سے اچھی کو سچ مانا ف۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دینگے ف۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۱ اور
وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰
بے پرواہ بنا ف۱۲ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ف۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۴
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲
اور اسکا مال اُسے کام نہ آئیگا جب ہلاکت میں پڑے گا ف۱۵ بیشک ہدایت فرمانا ف۱۶ ہمارے ذمہ ہے
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴
اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے
لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶ وَسَيُجَنَّبُهَا
نہ جائیگا اسمیں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸ اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت اس سے دُور رکھا جائیگا جو
الْاَتْقَى ۝۱۷ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰
بدلہ دیا جائے ف۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے

ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلب معاش میں مشغول ہونے کا۔
ف۴ قادر عظیم القدرت۔
ف۵ ایک ہی پانی سے۔
ف۶ یعنی تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کوئی طاعت بجا لاکر جنت کے لئے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لئے۔
ف۷ اپنا مال راہ خدا میں اور اللہ تعالے کے حق کو ادا کیا۔
ف۸ ممنوعات و محرمات سے بچا۔
ف۹ یعنی ملت اسلام کو۔
ف۱۰ جنت کیلئے اور اُسے ایسی خصلت کی توفیق دینگے جو اسکے لئے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اسکا رب راضی ہو۔
ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالٰی کے حق ادا نہ کئے
ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے۔
ف۱۳ یعنی ملت اسلام کو۔
ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اسکے لئے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اُسے جہنم میں پہنچائے
شانِ نزول یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ اشقی اُمیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اسکی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کیلئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈالکر تپتے ہوئے پتھر انکے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمۂ ایمان انکی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپکو اسکی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر انکو خرید کر آزاد کردیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اسمیں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ف۱۵ مرکر گور میں جائیگا یا قعر جہنم میں پہنچیگا ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کردینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریق لزوم و دوام ف۱۸ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے ف۲۰ اللہ تعالٰی کے نزدیک یعنی اسکا خرچ کرنا ریا و نمائش سے پاک ہے ف۲۱ شانِ نزول جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انھوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انھوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ فعل محض

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر
آزاد کیا ف۲۲ اس نعمت وکرم سے جو اللہ تعالیٰ انکو جنت میں عطا فرمائیگا ــــ ف۱ سورۂ والضحٰی مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایکسو بہتر حرف ہیں شان نزول ایک مرتبہ ایسا اتفاق
ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انکے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحٰی نازل ہوئی ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے
جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے مسئلہ چاشت کی نماز سنت ہے اور اسکا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ف۲۳

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحٰی مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم ف۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ف۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے ف۵

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ

ف۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا

تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

منگتا کو نہ جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ انشراح مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِىْ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

پیٹھ توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا ف۴ تو بیشک دشواری کے ساتھ

ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو
ع ۲۱ ۱۷ رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ
بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحٰی سے دن مراد
ہے ف۳ اور اسکی تاریکی عام ہوجائے امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے
مراد وہ چاشت ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے
فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نور جمال مصطفٰے صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپکے گیسوئے
عنبریں سے (روح البیان)
ف۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپکے لئے
مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و
رسل پر تقدم اور آپکی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا
اور آپکی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے
بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان
میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اسکے یہ معنی بھی بیان
فرمائے ہیں کہ آنیوالے احوال آپکے لئے گزشتہ سے
بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے
ع ۱ ۱۱ ۱۸ کہ وہ روز بروز آپکے درجے بلند کریگا اور عزت
پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائیگا
اور ساعت بساعت آپکے مراتب ترقیوں
میں رہیں گے ف۵ دنیا و آخرت میں ۔
ف۵ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے
جو آپکو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم
اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ
فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ
میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہینگی
اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق
و مغارب میں پھیل جانا اور آپکی امت کا بہترین امم
ہونا اور آپکے وہ کرامات و کمالات جنکا اللہ ہی

عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر
امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ داناہے
جبریل نے حسب حکم حاضر ہوکر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب
جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہو کہ ہم آپکو آپکی امت کے بارے میں عنقریب راضی کرینگے اور آپکو گراں خاطر نہ ہونے دینگے حدیث شریف میں ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہونگا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جسمیں رسول راضی
ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت

مقبول اور حسب مرضی مبارک گنہگاران امت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کیلئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو راضی کرنے کیلئے عطا عام کرتا ہے اسکے بعد اللہ تعالٰی نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپکے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے حمل دو ماہ کا تھا کہ آپکے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی آپکی خدمت کے متکفل آپکے دادا عبدالمطلب ہوئے جب آپکی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپکے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی انھوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپکے حقیقی چچا تھے آپکی خدمت و نگرانی کی وصیت

يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَ

آسانی ہے بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ف۵ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں ف۶ محنت کرو ف۷ اور

اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو ف۸

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

سورۂ تین مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طور سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی

سٰفِلِيْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ

طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انھیں بے حد

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ

ثواب ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب

بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ علق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں انیس آیتیں ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

کی ابوطالب آپکی خدمت میں سرگرم رہے یہاں تک کہ آپکو اللہ تعالٰی نے نبوت سے سرفراز فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم بمعنی یکتا و بے نظیر کے ہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے دُرّہ یتیمہ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپکو عز و شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپکو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپکے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپکو نبوت و اصطفا و رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن وجمل وروح البیان)

ع ۱ ۸ ۱۹

ف۸ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علوم ماکان وما یکون عطا کئے اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپکو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپکو آپکے ذات وصفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوت سے قبل بھی نبوت سے بعد بھی اور اللہ تعالٰی کی توحید اور اسکے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔

ف۹ دولت قناعت عطا فرما کر بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا ف۱۰ جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جسمیں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جسمیں یتیم کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

ع ۱ ۸ ۲۰

ف۱۱ یا کچھ دیدو یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کردو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اسکا اکرام کرنا چاہیئے اور جو اسکی حاجت ہو اسکا پورا کرنا اور اسکے ساتھ ترش روئی وبد خلقی نہ کرنا چاہیئے ف۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے۔ ف۱ سورہ الم نشرح مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع آٹھ آیتیں ستائیس کلمے ایکسو تین حرف ہیں ف۲ یعنی ہم نے آپکے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور موعظت و نبوت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالم غیب و شہادت اسکی وسعت میں سماگئے اور علائق جسمانیہ انوار روحانیہ کیلئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم الٰہیہ و معارف ربانیہ و حقائق رحمانیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے اور ظاہری شرح صدر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزول وحی کے وقت اور شب معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اسکی شکل یہ تھی کہ جبریل امین نے سینہ پاک کو چاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آب زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اسکو اسکی جگہ رکھدیا ف۳ اس بوجھ سے مراد وہ غم ہے جو آپکو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امت کے گناہوں کا غم جسمیں قلب مبارک مشغول رہتا تھا مراد یہ ہے کہ ہم نے

آپکو مقبول الشفاعت کرکے وہ بارِ غم دُور کردیا ۴؎ حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپکے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپکا بھی ذکر کیا جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں منبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اسکی تصدیق کرے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بیکار وہ کافر ہی رہیگا قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپکے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانیکا عہد لیا ۵؎ یعنی جو شدت و سختی

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

پڑھو ۴؎ اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ۵؎ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا

مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾

تھا ۶؎ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ۷؎

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے ۸؎ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز

صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾

پڑھے ۹؎ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ؕ﴿۱۴﴾

بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا ۱۰؎ اور منہ پھیرا ۱۱؎ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ۱۲؎ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ۱۳؎

كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ

ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ۱۴؎ تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ۱۵؎ کیسی پیشانی جھوٹی

خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ

خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ۱۶؎ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ۱۷؎ ہاں ہاں

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾

اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ۱۸؎ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ قدر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱؎ اسمیں پانچ آیتیں ہیں

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ﴿۲﴾ لَیْلَةُ

بیشک ہم نے اسے ۲؎ شب قدر میں اتارا ۳؎ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب

کہ آپ کفار کے مقابلہ میں برداشت فرماتے ہیں اسکے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپکو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے ۶؎ یعنی آخرت کی ۷؎ کہ دعا بعدِ نماز مقبول ہوتی ہے امر دعا سے مراد آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو اسمیں اختلاف ہے ۸؎ اُسی کے فضل کے طالب ہو اور اُسی پر توکل کرو ۱؎ سورۂ والتین مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع آٹھ آیتیں چونتیس کلمے ایکسو پانچ حرف ہیں ۲؎ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جسمیں فضلہ نہیں سریع الہضم کثیر النفع ملین محلل دافع ریگ مفتح سدہ جگر بلغم کا قرہ کرنیوالا بلغم کو چھانٹنے والا زیتون ایک مبارک درخت ہے اسکا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اسکا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جنمیں دہنیت کا نام نشان نہیں بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے ہزاروں برس رہتا ہے ان انجیر و زیتون میں قدرت الٰہی کے آثار ظاہر ہیں ۳؎ یہ وہ پہاڑ ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھلدار درخت ہوں ۴؎ یعنی مکہ مکرمہ کی۔

ع ۱۹ / ۳۱

۵؎ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف اعضا ناکارہ عقل ناقص پشت خم بال سفید ہو جاتے ہیں جلد میں جھریاں پڑجاتی ہیں اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اُس نے اچھی شکل و صورت کی شکرگزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اسفل ترین درکات کو ہم نے اسکا ٹھکانا کردیا۔ ۶؎ اگرچہ ضعفِ پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لاسکیں اور انکے عمل کم ہو جائیں لیکن کرمِ الٰہی سے انہیں وہی اجر ملیگا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل انکے لکھے جائیں گے ۷؎ اس بیانِ قاطع و برہانِ ساطع کے بعد اے کافر ۸؎ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث و حساب و جزا کا انکار کرتا ہے ـــــ ۱؎ سورۂ اقراء اسکو سورۂ علق بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع انیس آیتیں بانوے کلمے دو سو اسی حرف ہیں اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اسکی پہلی پانچ آیتیں مَا لَمْ یَعْلَمْ تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں فرشتے نے آکر حضرت سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا اِقْرَاْ یعنی پڑھئے فرمایا ہم پڑھنے والے نہیں اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا پھر چھوڑ کر اِقْرَاْ کہا پھر آپ نے وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اسکے ساتھ ساتھ آپ نے مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھا ۲؎ یعنی قرأت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو اس تقریر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ مستحب ہو ۳؎ تمام خلق کو ۴؎ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کیلئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرأت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کی تعلیم کیلئے پڑھئے ۵؎ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور انکے احوال اور انکے کلام محفوظ رہتے ہیں

کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد علم اسماء اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم و خازن) ف۷ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں اسکو کچھ مال ہاتھ آگیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کیے اور اسکا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا ف۹ شان نزول یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انھیں ایسا کرتا دیکھونگا تو معاذ اللہ گردن پاؤں سے کچل ڈالونگا اور چہرہ خاک میں ملا دونگا پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب ہوکر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور ہشتناک پر بازو پھیلائے ہوئے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اسکا عضو عضو جدا کر ڈالتے ف۱۰ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو بس جزا دے گا۔ ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا و آپکی تکذیب سے ف۱۵ اور اسکو جہنم میں ڈالیں گے ف۱۶ شان نزول جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اسکو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپکے مقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دونگا آپ جانتے ہیں کہ مکہ کر میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اسکو بالاعلان گرفتار کرتے ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ف۱ سورۃ القدر مدنیہ فیلقولے مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں تیس کلمے ایکسو بارہ حرف ہیں۔

الْقَدْرِ ﴿۲﴾ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا

قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۴ اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

ف۵ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ف۶ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف۷

سُوْرَةُ الْبَیِّنَةِ مَدَنِیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ ثَمَانِیْ اٰیٰتٍ

سورۂ بینہ مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

صحیفے پڑھتا ہے ف۶ ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ف۸ انکے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو ف۱۰ یہی

لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہوکر ف۱۲ اور نماز قائم کریں

وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام

ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اسکو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسکو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں انکی قدر کیجاتی ہے اسلئے اسکو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی اللہ تعالیٰ اسکے سال بھر کے گناہ بخشدیتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اسکی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں ف۴ جو شب قدر سے خالی ہوں اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امم گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپکو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپکے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو انکا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنیوالوں سے زیادہ ہو ۵ زمین کی طرف اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسکو سلام کرتے ہیں اور اسکے حق میں دعا واستغفار کرتے ہیں ۶ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کیلئے مقدر فرمایا ۷ بلاؤں اور آفتوں سے ــــ ۱ سورہ لم یکن اسکو سورہ بینہ بھی کہتے ہیں جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے اس سورت میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چورانوے کلمے تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ۲ یہود و نصاریٰ۔ ۳ بت پرست۔ ۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے ۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶ یعنی قرآن مجید۔ ۷ حق و عدل کی۔ ۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۹ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب نبی موعود تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عناداً کفر اختیار کیا ۱۰ توریت و انجیل میں۔ ۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہکر۔ ۱۲ یعنی تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہو کر ۱۳ اور انکے اطاعت و اخلاص سے۔ ۱۴ اور اس کے کرم و عطا سے۔ ۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔

ع ۱ ۸ ۲۳

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۶ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مخلوق میں بدتر ہیں ۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۷ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ

وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ

بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ

اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۸

ان سے راضی ۱۳ اور وہ اس سے راضی ۱۴ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ۱۵

سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

سورہ زلزال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۱ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۲

جب زمین تھرتھرا دی جائے ۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ۴

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۴ بِأَنَّ

اور آدمی کہے اُسے کیا ہوا ۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ۶ اس لئے کہ

رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۵ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا

تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ۸ کئی راہ ہو کر ۹ تاکہ اپنا کیا ۱۰

أَعْمَالَهُمْ ۶ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۷ وَمَنْ

دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۸

ذرہ بھر بُرائی کرے اُسے دیکھے گا ۱۱

ع ۱ ۸ ۲۴

۱ سورۂ اذا زلزلت جسکو سورۂ زلزلہ بھی کہتے ہیں مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں پینتیس کلمے اور ایکسو انتالیس حرف ہیں۔ ۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت ۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے ۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اُس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آپڑیں ۵ کہ ایسی مضطرب ہوئی اور ایسا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اسکے اندر تھا سب باہر پھینکدیا ۶ اور جو نیکی بدی اس پر کئی تھی سب بیان کرے گی حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اسکی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ (ترمذی) ۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں انکی خبریں دے ۸ موقف حساب سے ۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائیگا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف ۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا ۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روز قیامت اسکے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اسکی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخشدیگا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائیگا اور کافر کی نیکیاں رد کر دیجائینگی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اسکو عذاب کیا جائیگا محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اسکی جزا دنیا ہی میں دیکھ لیگا یہانتک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اسکے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائیگا تو آخرت میں اسکے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے بعض مفسرین

نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ العادیات مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اسمیں گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣

قسم انکی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں — پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں — بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨

ف۵ — اور بیشک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے — اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرا ہے ف۷

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝١٠

تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو سینوں میں ہے

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

بیشک ان کے رب کو اُس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ القارعہ مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ

دل دہلانے والی — کیا وہ دہلانے والی — اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲ — جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

آدمی ہوں گے — جیسے پھیلے پتنگے ف۳ — اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی

الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ

اون ف۴ — تو جس کی تولیں — بھاری ہوئیں ف۵ — وہ تو من مانتے عیش

ع ۱ — ۱۱ — ۲۵

ف۱ سورۂ والعادیات بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدنیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو تریسٹھ حرف ہیں

ف۲ مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

ف۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں

ف۴ دشمن کو۔

ف۵ کہ اسکی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔

ف۶ اپنے عمل سے۔

ف۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لئے کمزور۔

ف۸ مردے۔

ف۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

ف۱۰ یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے

ف۱۱ جیسی کہ بیشہ ہے تو انھیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دیگا

ف۱ سورۂ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھتیس کلمے ایک سو باون حرف ہیں

ف۲ مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول و ہیبت سے دل دہلیں گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔

ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا۔

ف۴ جس کے اجزا متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔

ف۶ یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائیگا ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ف۸ یعنی اس کا مسکن آتش دوزخ ہے ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے.

رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩

من بھاتی ہیں ف۶ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں ف۷ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۹

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَىٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥

پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

بیشک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف۸ پھر بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بیشک ضرور اس

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی ف۹

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اس زمانہ محبوب کی قسم ف۲ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

ف۱ سورۂ تکاثر مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں
ف۲ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے.
ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے.
ع ١/١١ ٢٦
ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنگیر خاطر رہی حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں اپس ہو جاتے ہیں (بخاری)
ف۵ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو
ف۶ قبروں میں۔
ف۷ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے.
ف۸ مرنے کے بعد.
ع ١/٨ ٢٧
ف۹ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے پوچھا جائیگا یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں انکا کیا شکر ادا کیا اور ترک شکر پر عذاب کیا جائیگا.

ف۱ سورۂ والعصر جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں چودہ کلمے اڑسٹھ حرف ہیں.
ف۲ عصر زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اسمیں احوال کا تغیر و تبدل ناظر کیلئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اسلئے ہو سکتا ہے
ع ١/٣ ٢٨
کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور عصر اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ضحٰی یعنی چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر یہی ہے جو حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں حضور کے مسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ لَعَمْرُكَ میں آپکی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اسمیں شان محبوبیت کا اظہار ہے ف۳ کہ اسکی عمر جو اسکا راس المال ہے اور اصل پونجی ہر وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ انکی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانیوالے ہیں۔

ف۱ سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع نو آیتیں تیس کلمے ایک سو تیس حرف ہیں ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبان طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اخنس بن شریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنیوالے کیلئے عام ہے ف۳ مرنے نہ دیگا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا۔ ف۴ یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالیگی ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتی کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائیگی اور جسم کے اندر بھی پہونچے گی اور دلوں کو بھی جلائیگی دل ایسی چیز ہیں جنکو

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيٰتٍ

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

خرابی ہے اسکے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۫ۖ﴿۴﴾ وَ

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسکا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائیگا ف۴ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

تو نے کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی

الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

ف۶ بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۂ فیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پانچ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی

فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں ف۳ کہ انھیں

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

کنکر کے پتھروں سے مارتے ف۴ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی ف۵

ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش جہنم کا ان پر استیلا ہوگا اور موت آئیگی نہیں تو کیا حال ہوگا دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائد باطلہ و نیات فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈالکر دروازے بند کر دیئے جائیں گے ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشین لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائیگی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشین ستونوں سے انکے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔

ف۱ سورۂ الفیل مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں ف۲ ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اسکا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعا میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنیوالے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں

ع ۱ ۹ ۲۹

عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اسکو نجاست آلودہ کر دیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لیکر چلا جسمیں بہت سے ہاتھی تھے اور انکا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جسکا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچکر اہل مکہ کے جانور قید کرلئے انمیں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ابرہہ نے انکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ

ع ۱ ۵ ۳۰

میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اسکے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کیلئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کیلئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اسکی حفاظت فرمائیگا ابرہہ نے آپکے اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انھیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچکر بارگاہ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہوکر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اسکا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالٰی نے چھوٹے چھوٹے پرندوں پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار میں ف۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اسکے خود کو توڑ کر سر سے نکلکر جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

ف۱ سورۂ القریش بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چار آیتیں سترہ کلمے تہتر حرف ہیں ف۲ یعنی اللہ تعالےٰ کی نعمتیں بیشمار ہیں انمیں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی انکی محبت انمیں ڈالی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انھیں اہل حرم کہتے تھے اور انکی عزت و حرمت کرتے تھے یمن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہونچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسباب معاش اللہ تعالےٰ کی یہ نعمت ظاہرہ ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے۔ ف۴ جسمیں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونیکے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انھیں جذام سے امن دی کہ انکے شہر میں انھیں کبھی جذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی برکت سے انھیں خوف عظیم سے امان عطا فرمائی۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چار آیتیں ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲

اسلئے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا ف۲

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ

تو انھیں چاہیئے اس گھر کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں سات آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶

جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں ف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ف۶

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

اور برتنے کی چیز ف۷ مانگے نہیں دیتے ف۸

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں تین آیتیں ہیں

ف۱ سورۃ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایکسو پچیس حرف ہیں

ع ۳۱

ف۲ یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونیکے **شان نزول** یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اسکا حق نہیں دیتا ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے ف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اسکے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپکو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں ف۶ عبادتوں میں آگے انکے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۷ مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے ف۸ مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہو اور انھیں عاریۃً دیا کرے۔

ع ۳۲

ف۱ سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں ف۲ اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جنکی نہایت نہیں ف۳ جس نے تمہیں عزت و شرافت دی ف۴ جسکے لئے اسکے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے ف۵ نہ آپ کیونکہ آپکا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا آپکی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپکے متبعین سے دنیا بھر جائیگی آپکا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونیوالے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپکا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپکے دشمن ہیں **شان نزول** جب سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپکو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب انکی نسل نہیں رہی انکے بعد اب انکا ذکر بھی نہ رہیگا یہ سب چرچا ختم ہو جائیگا اس پر یہ سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور انکا بالغ رد فرمایا — ف۱ سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حرف ہیں **شان نزول** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپکے دین کا اتباع کرینگے ایکسال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایکسال ہم آپکے معبود کی عبادت کرینگے سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اسکے ساتھ

غیر کو شریک کریں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگادیجئے ہم آپ کی تصدیق کردینگے اور آپ کے معبود کی عبادت کرینگے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انھیں پڑھکر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے ۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ۳ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے اور ہٰذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال ——
۱ سورۂ نصر مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں ۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیلئے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحاتِ اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْؕ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠ ﴿۳﴾

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۲ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو ۳ اور قربانی کرو ۴ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۵

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اسمیں چھ آیتیں ہیں

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُۚ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْۙ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُؕ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ۠ ﴿۶﴾

تم فرماؤ اے کافرو ۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ۳

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے اس میں تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُۙ ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًاۙ ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۠ ﴿۳﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں ۳ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ۴ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۵

۳ جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اقطار ارض سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے ۴ امت کیلئے ۵ اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منٰی نازل ہوئی اسکے بعد آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ نازل ہوئی اسکے نازل ہونیکے بعد اسّی روز سیدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۂ کلالہ نازل ہوئی اسکے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی اسکے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت مبارکہ کے نازل ہونیکے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سورت سنکر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالٰی نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اسکی لقاء قبول فرمائے اس بندہ نے لقاء الٰہی اختیار کی یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آبا ہماری اولادیں سب قربان۔

ع ۱ ۳۳ ع ۱ ۳۴ ع ۱ ۳۵ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱ سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہوجاؤ کیا تم نے ہمیں اسلئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ۲ ابولہب کا نام عبدالعزّٰی ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سیدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اسکی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اسکی ذات ہے ۳ یعنی اسکی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہو تو میں اپنی جان کیلئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کردونگا اس آیت میں اسکا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنیوالی نہیں ۴ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہونچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اسکو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی ۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز بوجھ اٹھا کر لارہی تھی کہ تھک کر

آرام لینے کیلئے ایک پتھر پر بیٹھی تھی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اسکے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور مر گئی — ف۱ سورۂ اخلاص مکیہ ہے بقولے مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے یعنی تین مرتبہ اسکو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اسکی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی (ترمذی) شانِ نزول کفار نے سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ رب العزت عزوعلا تبارک و تعالٰی کے متعلق طرح طرح کے سوال کیئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اسکا کون وارث ہوگا انکے جواب میں اللہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جنمیں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا۔ ف۲ ربوبیت و الوہیت میں صفات عظمت و کمال کیساتھ موصوف ہے مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ف۳ ہر چیز سے نہ کھائے نہ پیئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے ف۴ کیونکہ کوئی اسکا مجانس نہیں ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے ف۶ یعنی کوئی اسکا ہمتا و عدیل نہیں اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس و اعلیٰ مطالب بیان فرما دیئے گئے جنکی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔

ع ۱ ۵ ۳۶

ف۱ سورۂ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے (والاول اصح) اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئس کلمے چوہتر حرف ہیں شانِ نزول سورۂ فلق اور سورۂ الناس جو اسکے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جبکہ لبید بن اعصم یہودی اور اسکی بیٹیوں نے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اسکا اثر ہوا قلب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیجا انھوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اسکے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اسمیں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جسمیں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلا جسمیں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالٰی نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے مسئلہ تعویذ اور عمل جسمیں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کیئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور نے اجازت دی (ترمذی)

ع ۱ ۴ ۳۷

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اُسے کچھ کام نہ آیا اسکا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے　اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱　اسمیں چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اسکی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مکی ہے　اسمیں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ
تم فرماؤ میں اسکی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کی شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ
کے شر سے جب وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾
حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

ع ۵ / ۳۸

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورہ ناس مکی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾
تم کہو میں اسکی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے

صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾
دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ف۷

ع ۶ / ۳۹

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ف۲ تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لیئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کرکے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے۔

ف۳ جاندار ہو یا بے جان مکلف ہو یا غیر مکلف بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد یہاں خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

ف۴ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کرکے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کیلئے ہیں اسی وقت میں کیئے جاتے ہیں۔

ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں مسئلہ گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسمائے الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

ف۶ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ ف۱ سورۃ الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں ف۲ سب کا خالق مالک ذکر میں انسانوں کی تخصیص انکی تشریف کیلئے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا ف۳ انکے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ کہ الٰہ و معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے ف۵ مراد اس سے شیطان ہے ف۶ یہ اسکی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اسکے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بنکر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں آدمی کو چاہیئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۂ قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے مبارک ہتھیلیوں کو سر مبارک سے لیکر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَ اَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ اَذْكَی السَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَ سَیِّدِ اَنْبِیَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔